الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ کہ کتاب ہدایت مآب

الموضوعات الکبریٰ مشہور بہ

موضوعات کبیر

از تصنیف

ملا علی قاری

سنہ ۱۳۰۴ھ

حنفی

مترجم اردو

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب در مطبع صدیقی لاہور مطبوع گردید

صفحہ	مطلب
۴۳	جب عالم اور شاگرد دونو ایک گاؤن پر گذرین تو اللہ تعالے اُس گاؤن کے قبرو الون سے چالیس روز تک عذاب دور کر دیتا ہے۔
"	چھوٹی عورت کبھی لنبا بچہ جنتی ہے یہ حدیث نہین ہے۔
"	بہشت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت ابابکر صدیق کی ڈاڑھی ہوگی یہ حدیث صحیح نہین ہے
۴۴	خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ مینے عقل کے برابر کوئی چیز اشرف پیدا نہین کی یہ حدیث موضوع ہے
"	اللہ تعالے نے غنیون کی لذت فقیرون کے طعام مین کی ہے یہ حدیث موضوع ہے
"	اللہ تعالے نے خانہ کعبہ سے وعدہ کیا ہے کہ اسکا چھہ لاکھہ آدمی ہر سال مین حج کرینگے اگر ان سے کچھہ کم لوگ ہونگے تو فرشتونسے پورے ہو جاوینگے اس حدیث کا کچھہ اصل نہین۔
۴۵	اللہ کھاتا آدمی بے کار کو برا جانتا ہے یہ حدیث ثابت نہین ہے
۴۷	میت اپنے گھر مین سات دن تک آدمیونکو دیکھتی ہے یہ حدیث موضوع ہے
"	گلاب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینہ سے پیدا ہوا ہے یا براق کے پسینہ سے یہ حدیث موضوع ہے۔
۴۹	ایمان عقد بالقلب اور اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہے یہ حدیث موضوع ہے۔
۵۰	صبح کیوقت صدقہ دو اسلئے کہ اسکو بلا روند نہین یہ حدیث موضوع ہے
"	بخیل میری امت کے درزی ہین اس حدیث کا کچھہ اصل نہین۔
"	بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو اس حدیث کا کچھہ اصل نہین
۵۱	برکت چھوٹی سفتی مین اور نبی سی مین اور چھوٹی نہر مین ہے یہ حدیث باطل ہے
۵۲	جزیرہ اور اسکی فضائل مین جو حدیثین آئی ہین باطل ہین
۵۴	زمرد کی انگوٹھی پہنو یہ حدیث صحیح نہین ہے
"	وظیفہ کا تارک ملعون ہے اور حصا وظیفہ کا ملعون ہے
۵۵	میری امت ستر فرقون پر متفرق ہوگی سب جنت مین جاینگے مگر زندیق جنت مین نہ جاینگے
۵۵	تہتر فرقون کی حدیث صحیح ہے
۵۶	جو شخص پہنچا چالیس سال کو اور اوسنے بھلائی کو نہین بس کیا اور اوسنے نافرمانی کی اس حدیث کا کچھہ اصل نہین
۶۲	بلی کے ساتھہ محبت رکھنا یہ حدیث موضوع ہے
"	باتین کرنی مسجد مین نیکیون کو کھاتی ہین یہ حدیث نہین پائی گئی
۶۵	عالم کی مجلس مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے یہ حدیث موضوع ہے
"	الحمد للہ حسن کی چادر ہے اس حدیث کا کچھہ اصل نہین
"	حضرت علی نے دروازہ خیبر کا اٹھایا اس حدیث کے سب طرق واہی ہین۔
۷۰	یہ اذان کی دعا مین کہا جاتا ہے الدرجة الرفیعة سخاوی نے کہا ہے کہ مینے اسکو کسی روایت مین نہین دیکھا
"	پاکی زمین کی خشک ہونا اوسکا ہے
۷۲	رحمت کرے اللہ میرے بھائی خضر پر اگر زندہ ہوتا البتہ میری زیارت کرتا یہ روایت مرفوع طور سے ثابت نہین
"	رحمت کرے اللہ اوس شخص پر جو میری زیارت کرے اور اسکی اونٹنی کے بال اوسکے ہاتھہ مین ہون
۷۷	بے وقوف لوگ کے بچے جنت کے ہین کہا عسقلانی نے مین اسپر واقف نہین ہوا
۷۸	سلام نبی علیہ السلام پر قنوت مین کہنا سخاوی نے کہا مین اسپر واقف نہین ہوا۔
۷۸	مسواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہے یہ حدیث موضوع ہے
۷۹	عورتون سے مشورہ کرو اور اونکی مخالفت کرو یہ حدیث اس بنا سے صحیح نہین۔
۸۳	صاحب حاجت کا اندھا ہوتا ہے اس حدیث کی بنا صحیح نہین
۸۴	موذن کی الصلوة خیر من النوم سنکر یہ کہنا صدقت وبررت کہا اور یہ بھی صحیح نہین معلوم ہے کہ یہ کسکا قول ہے
"	روٹی چھوٹی کرو اور اونکی تعداد بہت کرو بہت برکت دی جاویگی اسناد اسکی واہی ہے
"	ایک نماز عالم کے پیچھے پڑھنی چار ہزار چار سو چالیس نمازون کے برابر ہے یہ حدیث باطل ہے
۸۶	جب دعا مانگو تو پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو
"	نمازین کا تتمہ ہے یہ حدیث منکر ہے باطل ہے
۹۴	ماہ رجب وغیرہ مہینونکی فضیلت کے حدیث موضوع ہے
۹۵	ناخون کٹانے اور اونکی کیفیت مین اور کسی دن کی تعیین کرنی اونکی تعیین کچھہ ثابت نہین
۹۸	کریم دوست اللہ کا ہے اگرچہ فاسق ہو اور بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو اس حدیث کا کچھہ اصل نہین
۱۰۱	ہر بدعت گمراہی ہے مگر بدعت عبادت مین اس حدیث کی سند مین ایک کذاب متہم ہے
۱۰۲	پہننا خرقہ صوفیہ کا اور حسن بصری کا علی سے یہ حدیث باطل ہے۔
۱۰۴	زبان اہل جنت کی عربی و فارسی دری ہے یہ حدیث موضوع ہے۔
۱۰۷	سوالی کیلئے حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے اس حدیث کا کچھہ اصل نہین
۱۱۱	اگر تو نہ ہوتا تو مین آسمانون کو پیدا نہ کرتا یہ حدیث موضوع ہے

فہرست مطالب کتاب موضوعات کبیر مترجم

	مطلب
۱۴۰	جو شخص قرأت الم نشرح اور الم ترکیف پڑھے اُسکی آنکھین بیمار نہین ہوتین
″	جو کوئی آخر جمعہ رمضان مین فوت شدہ نمازین قضا کرے تو ستر برس کی عمر تک اوسکی فوت نماز کا بدلہ ہو جاتا ہے یہ قطعاً باطل ہے
۱۴۱	جو شخص رات کے وقت بہت نماز پڑہے دن کے وقت اوسکا منہ روشن ہوتا ہے اسکا کچھ اصل نہین ۔
″	جو شخص زرد جوتا پہنے اُسکو غم کم ہوتا ہے یہ حدیث موضوع ہے
″	جو شخص شطرنج سے کھیلے وہ ملعون ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہین بلکہ کذب ہے
۱۴۲	جو شخص قبل ظہر کے چار رکعت ہمیشگی نہ کرے اُسکو میری شفاعت نہ پہونچیگی یہ حدیث موضوع ہے ۔
″	جس کے پاس صدقہ نہ ہو وہ یہود پر لعنت کرے یہ حدیث صحیح نہین ۔
″	جو شخص اپنے عیال پر عاشورہ کے دن فراخی کریگا اللہ تعالے اوسپر تمام برس فراخی کرے گا یہ حدیث صحیح نہین ۔
۱۴۴	مرد پہلے مرنے سے یہ حدیث ثابت نہین
″	مومن قریب کہا جاتا ہے یہ سعید بن جبیر کا کلام ہے ۔
۱۴۶	آدمی بادشاہون کے دین پر ہین کہا سخاوی نے مین اسکو حدیث نہین جانتا
″	آدمی سوئے ہوئے ہین جب مرتے ہین بیدار ہو جاتے ہین یہ حضرت علی کا قول ہے
۱۵۰	مشت زنی کرنے والا ملعون ہے اس

	مطلب
	حدیث کا کچھ اصل نہین ۔
۱۵۱	میرا وصی اور میرے بہید کی جگہہ اور اہل مین میرا خلیفہ اور بہتر اوس سے جسکو مین خلیفہ اپنے پیچھے بناون علی بن ابی طالب ہے یہ حدیث موضوع ہے ۔
″	سفید پہول میرے پسینے سے پیدا ہوا ہے الخ یہ حدیث موضوع ہے ۔
″	وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے یہ حدیث ضعیف ہے ۔
″	حرام زادہ جنت مین داخل نہوگا یہ حدیث باطل ہے
″	مین بادشاہ عادل کے زمانہ مین پیدا ہوا ہون یہ حدیث باطل ہے
۱۵۲	گدہے کے پیشاب سے کچھ خوف نہین یہ حدیث باطل ہے ۔
″	مشتری کے پاس مزہ چکھنے مین کچھ خوف نہین الخ یہ حدیث باطل ہے
۱۵۴	نہ دیکھ اوسکی طرف جسنے کہا ہے اور دیکھ جو کچھ اوسنے کہا ہے یہ حضرت علی کا قول ہے ۔
″	فاسق کی غیبت نہین یہ حدیث باطل ہے
″	نہین کوئی جوان مگر علی اور نہین تلوار مگر ذوالفقار اس حدیث کا کچھ اصل نہین ۔
۱۵۵	دس درم سے کم مہر نہین اسکی سند مین بشر بن عبید ہے اور وہ کذاب ہے
۱۵۶	ولد الزنا جنت مین داخل نہوگا یہ

	مطلب
	حدیث موضوع ہے ۔
۱۵۷	جب تو وضو کرے کہہ بسم اللہ والحمد لله یہ حدیث منکر ہے ۔
۱۵۸	اے علی جب تو توشہ لے تو پیاز نہ بہول کہا سخاوی نے یہ محض کذب ہے
″	اے علی جوتیان لوہے کی بنا اور انکو علم کی طلب مین فنا کر یہ حدیث موضوع ہے
۱۵۸	اے علی کاغذ اور دوات لا الخ یہ حدیث موضوع ہے ۔
۱۵۹	قوم کی امامت وہ کرائے جو سب سے خوب شکل ہو یہ حدیث موضوع ہے ۔
۱۶۰	بدھ کا دن ہمیشہ نحس ہے اس کا کچھ اصل نہین
۱۶۱	دن تمہاری روزی کا نحر کا دن ہے
۱۷۷	جو شخص ضحی کی اتنی اتنی رکعتین پڑہے ستر نبیون کے برابر ثواب پایا جائیگا
۱۷۸	اللہ تعالے نے آسمان کو عاشورہ کے دن پیدا کیا ہے یہ حدیث موضوع ہے
″	طعام کہا کر پیٹ بہرنے کیلئے پانی نہ پیو الخ یہ حدیث موضوع ہے ۔
″	اپنے دسترخوان پر ساگ رکھو اسلئے کہ یہ شیطانون کو ہانکتا ہے
۱۸۰	روغن بنفشہ تمام روغنون پر فضیلت رکہتا ہے ۔
″	کہیتی اور کرفس الیاس و الیسع کا طعام ہے موضوع ہے ۔
″	ہمیشہ لازم پکڑو کہانا انگور کا ساتھ روٹی کے موضوع ہے ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی انزل القرآن العظیم
القدیم۔ وبینه بالاحادیث الثابتة
علی النبی الکریم۔ بنقل الصحابة
والتابعین واتباعهم من ائمة الدین
المجتهدین فی الطریق القویم صلی
الله وسلم علیه وشرف وکرم لدیه
وعظم من انتسب الیه اما
بعد فیقول خادم الکلام
القدیم۔ ولازم الحدیث القویم
علی بن سلطان محمد القاری
الراجی عفو ربه الباری۔
ان کلام الله محفوظ بفضله وکرمه

سب حمد واسطے اللہ کے جسنے نازل کیا قرآن بزرگ
قدیم کو۔ اور بیان کیا اوسکو ساتھ احادیث محکمہ کے اوپر
نبی بزرگ کے۔ ساتھ نقل صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین کے اماماں دین مجتہدین سے بیچ راستہ
سیدھے کے رحمت ہو اللہ کی اور سلام اوپر
اور شرافت اور بخشش نزدیک اوسکے اور عزت
ہے اوس شخص کی جو منسوب ہو اوسکی طرف
بعد حمد اور صلوۃ کے پس کہتا ہے خادم کلام
قدیم کا اور ملازمت کرنیوالا حدیث محکم کا علی بن سلطان
محمد قاری امیدوار بخشش رب اپنے پیدا
کرنے والے کی کا۔ کہ کلام اللہ تعالے کی محفوظ
ہے ساتھ اوسکے فضل اور کرم کے

تمت

وللشيخين والترمذي عن المغيرة بن شعبة قال سمعت النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم يقول ان كذبا علي ليس ككذب على احد
من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار) وللبخاري وابي داود
والنسائي وابن ماجه والدارقطني عن عبد الله بن الزبير قال
قلت للزبير اني لا اسمعك تحدث عن رسول الله كما يحدث
فلان وفلان قال ما اني لم افارقه منذ اسلمت ولكن
سمعته يقول (من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار) زاد
الدارقطني والله ما قال متعمدا وانتم تقولون متعمدا و
للبخاري والدارقطني عن سلمة بن الاكوع قال عليه السلام
(من يقل علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار) و
للبخاري والترمذي والدارقطني والحاكم في المدخل عن ابن
عمرو قال عليه السلام (حدثوا عني ولا تكذبوا علي فمن
كذب علي فليتبوأ مقعده من النار) ولاحمد والدارمي
والترمذي وصححه وابن ماجه عن ابن مسعود قال عليه
السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
ولاحمد والدارمي وابن ماجة عن ابي قتادة قال سمعته
عليه السلام يقول على هذا المنبر (اياكم وكثرة الحديث عني
فمن قال علي فلا يقول الا حقا وصدقا ومن قال علي ما لم
اقل فليتبوأ مقعده من النار) ولابن ماجة عن ابي سعيد
الخدري مرفوعا (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من
النار) ولمسلم والترمذي والنسائي عن ابي سعيد مرفوعا
(لا تكتبوا عني شيئا سوى القران فمن كتب عني شيئا
غير القران فليمحه وحدثوا عن بني اسرائيل ولا حرج
وحدثوا عني ولا تكذبوا علي فمن كذب علي متعمدا فليتبوأ
مقعده من النار) ولابي يعلى والعقيلي والطبراني في

اور شیخین اور ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ کہا اوسنے
سنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تحقیق مجھپر جھوٹھ بولنا اور لوگون
پر جھوٹھ بولنے کے طرح نہین جو شخص مجھپر جھوٹھ بولے وہ اپنا ٹھکانا
آگ مین بنالے - اور بخاری و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و دارقطنی
مین عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ کہا اوسنے کہا مینے زبیر
کو مین تجھسے نہین سنتا کہ فلانے فلانے کی طرح رسول اللہ سے حدیثین
بیان کرین کہا اوسنے خبردار کہ جب کا مین اسلام لایا ہون اوس سے
جدا نہین ہوا لیکن مینے سنا ہے اوسکو کہتے جو کوئی مجھپر کذب بولے
وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنائے دارقطنی نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہین اللہ
کی قسم کہ اوسنے متعمدا کا لفظ نہین بولا اور تم متعمدا کا لفظ بولتے ہو اور بخاری
اور دارقطنی مین سلمہ بن اکوع سے ہے کہ کہا رسول اللہ نے جو کوئی کہے مجھپر وہ چیز کہ مینے
نہین کہی پس چاہیے اپنی جگہہ آگ مین بنالے - اور بخاری اور ترمذی اور دارقطنی مین اور
حاکم کی مدخل مین ابن عمر سے ہے کہ کہا رسول اللہ نے حدیث کرو مجھسے اور مجھپر جھوٹھ
نہ بولو پس جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنائے - اور احمد و دارمی
و ترمذی اور اوسنے اوسکو صحیح کیا ہے اور ابن ماجہ مین ابن مسعود سے ہے کہ کہا رسول
اللہ نے جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ بولے پس وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنائے اور احمد اور
دارمی اور ابن ماجہ مین ابی قتادہ سے ہے کہا اوسنے سنا مینے رسول اللہ کو اس منبر پر
فرماتے بچو تم بہت حدیثین بیان کرنیسے پس جو شخص کہے مجھپر پس کہے مگر حق اور
سچ اور جو شخص کہے مجھپر وہ چیز کہ مینے نہین کہی پس بنائے ٹھکانا آگ مین اور ابن ماجہ
مین ابے سعید خدری سے مرفوع روایت ہے جو شخص مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ بولے وہ اپنا
ٹھکانا آگ مین بنائے اور مسلم اور ترمذی اور نسائی مین ابے سعید سے مرفوع روایت ہے کہا
رسول اللہ نے مجھسے سوائے قرآن کے کچھہ نہ لکھو پس جو کوئی مجھسے سوائے قرآن کے لکھی ہو چاہیے
کہ اوسکو مٹا دے اور حدیث بیان کرو بنی اسرائیل سے اور کچھ بھی گناہ نہین اور حدیث
کرو مجھسے اور مجھپر جھوٹھ نہ بولو پس جو شخص مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ بولے وہ بنائے
ٹھکانا آگ مین بنائے اور ابی یعلی و عقیلی اور طبرانی اسکے مین

عن الخطأ فی نقطه وقلمه فی رسمه - وذلک
لقوله سبحانه (انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون)
وقد اقیم بحفظه جمع محافظون مع بعد
العهد عن زمانه علیه السلام الی یومنا
وهو المتجاوز عن الالف من الهجرة الی
مدینة الاسلام لکن الاحادیث المبینة
للاحکام - صارت ظنیة عند الانام - لاجل
بعد الایام - فلهذا وقعت احادیث موضوعة
بین العوام لکن العلماء الاعلام - قاموا بحق
القیام - ومیزوا بین الصحیح والسقیم -
والحسن والضعیف والمرفوع والموقوف
والمقطوع والموضوع - فقد روی الحافظ
ابونعیم فی الحلیة عن ابی هریرة مرفوعا
(ان لله عند کل بدعة کید بها الاسلام ولیا
من اولیائه یذب عن دینه - یدفع ما وضع
بعض اعدائه ثم ما تواتر عن علیه السلام معنی
کاد ان یتواتر مبنی ما اخرجه الشیخان والحاکم
عن ابی هریرة رضی الله عنه (من کذب علی
متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) وفی روایة
لهما وللترمذی والنسائی وابن ماجة والدارقطنی
عن انس انه قال انه لیمنعنی ان احدثکم حدیثا
کثیرا ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم قال
(من تعمد علی کذبا فلیتبوأ مقعده من النار)
ولهم ایضا عن علی رضی الله عنه قال قال
النبی صلی الله علیه وسلم (لا تکذبوا
علی فانه من کذب علی فلیلج النار)

خطا سے جو کسی نقطہ اور قلم اور رسم الخط میں واقع ہو - اور یہ بسبب
قول اللہ سبحانہ کے (بیشک ہم نے نازل کیا نصیحت کو اور بیشک
ہم ہی اوسکے نگہبان ہیں) اور تحقیق کھڑی ہوئی ہے اوسکی یادگاری کے
لئے ایک جماعت حافظوں کی باوجود دوری عہد آنحضرت کے زمانہ سے
آج دن تک اور یہ دن تجاوز کر گیا ہے ہزار سے جس دن سے آنحضرت
نے مدینہ اسلام کی ہجرت کی ہے لیکن وہ حدیثیں جو احکام کے بیان
کرنے والی ہیں خلقت کے نزدیک ظنی ہو گئی ہیں بسبب دوری زمانہ کے
پس اسی سبب سے احادیث موضوعہ عوام میں مروج ہو گئی ہیں لیکن بڑے
بڑے عالموں نے اچھی طرح سے کھڑے ہو کر صحیح اور سقیم اور حسن اور ضعیف
اور مرفوع اور موقوف اور مقطوع اور موضوع میں تمیز کر دی ہے
پس حافظ ابونعیم نے حلیہ میں ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت
کی ہے (بے شک اللہ تعالے کے لئے ہر بدعت سے جس سے اسلام میں
فریب ہوتا ہے ولیوں میں سے ایک ولی ہے جو اس بدعت
کو دور کر دیتا ہے یعنے جو کچھ کسی دشمن نے بنایا ہے اوسکو ہٹا
دیتا ہے - پھر آنحضرت سے یہ معنے بطور تواتر کے ثابت
ہوئی ہیں اور قریب ہے کہ الفاظ بھی اوسکے تواتر کو پہونچ
جاویں وہ یہ ہے جسکو شیخان اور حاکم نے ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو شخص مجھ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے
پس چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ ہی بناوے - اور دونوں کی ایک روایت
میں اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی میں انس سے
ہے کہ اوسنے کہا بے شک مجھ بہت احادیث بیان کرنے سے یہ بات
منع کرتی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر جان
بوجھ کر جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بناوے اور صحیحین
میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اوسنے فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر جھوٹ نہ بولو اس لئے کہ جو شخص
مجھ پر جھوٹ بولے وہ آگ میں داخل ہوگا

كان آخر ما عهد الينا ان قال (عليكم بكتاب الله و
سترجعون الى قوم يحبون الحديث عني فمن قال
علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار ومن حفظ شيئا
فليحدث به) وللاحمد وابي يعلى والطبراني عن عقبة بن عامر
مرفوعا (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
وللاحمد والبزار والطبراني عن زيد بن ارقم مرفوعا
(من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) و
لاحمد عن قيس بن عبادة الانصاري مرفوعا (من
كذب علي متعمدا فليتبوأ مضجعا من النار او بيتا في
جهنم) وللبزار والعقيلي في الضعفاء عن عمران بن حصين
مرفوعا (من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار) وللطبراني
في الاوسط عن عبد الله بن عمرو ان رجلا لبس حلة مثل
حلة النبي صلى الله عليه وسلم ثم اتى اهل بيت من المدينة
فقال انه عليه السلام امرني اي اهل بيت من المدينة شئت
استطلعت فاعدوا له بيتا وارسلوا رسولا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال لابي بكر وعمر رضي
الله عنهما (انطلقا اليه فان وجدتماه حيا فاقتلاه ثم
حرقاه بالنار وان وجدتماه قد كفيتماه فحرقاه) فاتياه
فوجداه قد خرج من الليل يبول فلدغته حية افعى فمات
فحرقاه بالنار ثم رجعا اليه صلى الله عليه وسلم فاخبراه
الخبر فقال عليه السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) ولابن عدي في الكامل عن بريدة قال كان حي
من بني ليث على ميلين من المدينة وكان رجل قد
خطب منهم في الجاهلية فلم يزوجوه فاتاهم وعليه حلة
فقال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كساني هذه

آخر عہد رسول اللہ کا ہمارے ساتھ یہ ہے کہ کہا اونے لازم پکڑو کتاب اللہ
کو اور قریب ہے کہ تم رجوع کروگی اس قوم کیطرف جو دوست رکھتے ہین مجھسے
حدیث کرنی کو پس جو شخص کہے مجھپر جو مینے نہین کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ
مین بناوے اور جو شخص کچھ یاد رکھے پس بیان کرے اور لمسند ابی یعلی وطبرانی مین عقبہ
بن عامر سے مرفوع روایت ہے جو شخص مجھپر جان بوجھکر کذب تو پس اپنا
ٹھکانا آگ مین بناوے اور احمد بزار وطبرانی مین زید بن ارقم سے مرفوع روایت ہے
جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ بولے پس اپنا ٹھکانا آگ مین بناوے - اور احمد
مین قیس بن عبادہ انصاری سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھپر دیدہ
دانستہ کذب بولی پس اپنی خوابگاہ آگ مین بناوے یا اپنا گھر دوزخ
مین - اور بزار وعقیلی سے ضعفا مین عمران بن حصین سے مرفوع
روایت ہے جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولی پس اپنا ٹھکانا آگ مین تلاش
کرے اور طبرانی سے اوسط مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح کپڑے پہنے پہر مدینہ کے ایک گہر مین آیا اور کہا کہ
رسول اللہ نے مجھے امر کیا ہے کہ مدینہ مین جس گھر والون کو دیکھنا چاہے
دیکھ لون او نہون نے اوسکے واسطے ایک گہر تیار کیا اور ایک آدمی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا اور خبر دی فرمایا رسول اللہ نے ابوبکر
و عمر رضی اللہ عنہما کو جاؤ تم اوسکی طرف اگر تم اوسکو زندہ پاؤ تو قتل کرو
پھر اوسکو آگ مین جلادو اور اگر اوسکو مردہ پاؤ تو تب بھی جلادو وہ آئے جب
تو دیکھا کہ وہ بول کرنیکے لئے رات مین نکلا اوسکو ایک زہری سانپ نے
کاٹا اور مرگیا اونہون نے اوسکو آگ مین جلادیا پہر حضرت حبیب خدا کے پاس جاکر اوسکی خبر دی
فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی جان بوجھکر مجھپر جھوٹھ بولی وہ اپنا
ٹھکانا آگ مین بناوے اور ابن عدی سے کامل مین بریدہ سے ہے کہ کہا اونے بنی
لیث سے ایک قبیلہ مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر رہتا تہا اور ایک آدمی
نے جاہلیت مین اونکی طرف منگنی کی تہی اونہون نے نکاح نکیا پہر آیا
اونکے گہر اور پہر کر آیا اور کہا کہ یہ لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پہنایا

ف
حکایت اوس
شخص کی جو پیغمبر

الاوسط عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه مرفوعا
(من کذب علی متعمدا او رد شیئا امرت به فلیتبوأ بیتا فی
جهنم) ولاحمد وابی یعلی عن عمر رضی الله عنه مرفوعا (من
کذب علی فهو فی النار) ولاحمد والبزار وابی یعلی والدارقطنی
والحاکم فی المدخل عن عثمان رضی الله عنه انه کان یقول ما
یمنعنی ان احدث عن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ان لا اکون
اوعی اصحابه عنه ولکنی اشهد لسمعته یقول (من قال
علی کذبا فلیتبوأ بیتا فی النار) ولابی یعلی والطبرانی عن طلحة
ابن عبید الله مرفوعا (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده
من النار) وللبزار وابی یعلی والدارقطنی والحاکم
فی المدخل عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انه علیه السلام
قال (ان کذبا علی لیس ککذب علی احد من کذب علی
متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) ولاحمد وهناد بن السری
فی الزهد والبزار والطبرانی والحاکم فی المدخل عن ابن عمر
مرفوعا (ان الذی یکذب علی یبنی له بیت فی النار) و
لاحمد والحارث بن ابی اسامة فی مسنده والطبرانی عن
معاویة بن ابی سفیان رضی الله عنهما مرفوعا (من کذب
علی فلیتبوأ مقعده من النار) ولاحمد والبزار وابی یعلی
والطبرانی عن خالد بن عرفطة مرفوعا من کذب علی متعمدا
ولفظ الدارقطنی من قال علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده
من النار ولاحمد والحارث بن ابی اسامة والبزار والطبرانی
والحاکم فی المدخل عن یحیی بن میمون الحضرمی ان ابا موسی
الغافقی سمع عقبة بن عامر الجهنی یحدث علی المنبر
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم احادیث فقال
ابو موسی ان صاحبکم هذا لحافظ او هالک انه علیه السلام

اوسط میں ابی بکر صدیق سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھپر جان بوجھکر
جھوٹ بولے یا رد کرے اس چیز کو جسکا میں حکم دیتا ہوں تو اپنا گھر
دوزخ میں بنائے اور احمد و ابی یعلی میں عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے
جو کوئی مجھپر کذب بولے وہ آگ میں ہے۔ اور احمد و بزار و ابی یعلی و دار قطنی
و حاکم کے مدخل میں عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کرتے تھے مجھے
حدیث بیان کرنے سے یہ بات منع نہیں کرتی کہ اونکے صحابیوں میں یاد رکھنے والا نہیں
لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے جو شخص مجھپر
جھوٹھ کہے وہ اپنا گھر آگ میں بنا لے۔ اور ابی یعلی اور طبرانی میں طلحہ
بن عبید اللہ سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھپر جان بوجھ کر جھوٹھ بولے
وہ اپنی جگہہ آگ میں بنا لے۔ اور بزار و ابی یعلی اور دار قطنی اور حاکم کی مدخل
میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا ہے جھوٹھ بولنا مجھپر اور دوسرے پر جھوٹھ بولنے کے برابر نہیں جو کوئی مجھپر جھوٹھ
بولے پس وہ اپنی جگہہ آگ میں بنا لے اور احمد و ہناد بن السری نے زہد میں
اور بزار اور طبرانی اور حاکم کی مدخل میں ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے تحقیق
جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولتا ہے اوسکا گھر آگ میں بنایا جاتا ہے اور احمد اور
حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے معاویہ بن ابی
سفیان سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص مجھپر جھوٹھ بولے تو وہ اپنی
جگہہ آگ میں بنائے۔ اور احمد اور بزار اور ابی یعلی و طبرانی میں خالد
بن عرفطہ سے مرفوع روایت ہے جو شخص مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ
بولے اور دار قطنی کے لفظ یہ ہیں جو شخص کہے مجھپر جو میں نے نہیں کہا پس بنا لیوے
جگہہ آگ میں بنا لے - اور احمد و حارث بن ابی اسامہ و بزار و طبرانی و حاکم
نے مدخل میں یحیی بن میمون حضرمی سے کہا اوسنے کہ ابو موسی غافقی نے سنا
عقبہ بن عامر جہنی کو حدیث کرتے منبر پر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ابو موسے نے تحقیق صاحب
تمہارا یہ حافظ ہے یا ہالک ہے تحقیق -

(متن)

والطبرانی فی الاوسط عن معاذ بن جبل رضی الله عنه مرفوعا
(من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) وللطبرانی عن عمرو
بن مرة الجهنی بهذا اللفظ وکذا الطبرانی فی الصغیر عن نبیط
بن شریط وکذا الطبرانی عن عمار بن یاسر وکذا له عن عمرو بن
عبسه وکذا له عن عمرو بن حریث وکذا له وللدارمی عن
ابن عباس وکذا له عن عتبة بن غزوان وکذا له ولابن عدی
عن العرث بن عمرة وکذا له وللدارمی عن یعلی بن مرة و
کذا له وللبزار عن ابی مالک الاشجعی عن ابیه واسمه طارق
بن اشیم وله ولابی نعیم والاسمعیلی فی معجمه عن سلمان
بن خالد الخزاعی مرفوعا بلفظ (من کذب علی متعمدا
فلیتبوأ بیتا فی النار) وللطبرانی عن عمرو بن دینار ان بنی
صهیب قالوا لصهیب یا ابانا اصحاب النبی یحدثون
عن ابائهم فقال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول
(من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) وللطبرانی
بهذا اللفظ عن السائب بن یزید وله عن ابی امامة الباهلی
بلفظ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده بین عینی جهنم
وله عن ابی قرصافة انه علیه السلام قال حدثوا عنی
بما تسمعون ولا یحل لرجل ان یکذب علی فمن کذب
علی او قال علی غیر ما قلت بنی له بیت فی جهنم یوقع فیه و
له عن رافع بن خدیج مرفوعا لا تکذبوا علی فانه لیس
کذب علی ککذب علی احد وله عن اوس بن اوس الثقفی
مرفوعا من کذب علی نبیه او علی عینیه او علی والدیه
لم یرح رائحة الجنة وله فی الاوسط عن حذیفة
بن الیمان لا تکذبوا علی ان الذی یکذب علی [illegible] وله
فی الاوسط عن ابی خلدة قال سمعت میمون الکردی

(ترجمہ)

اور طبرانی سے اوسط مین معاذ بن جبل سے مرفوع روایت ہی جو کوئی مجھپر جان
بوجھکر کذب بولی وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنائی اور انہی لفظون سے طبرانی مین عمرو
بن مرہ جہنی سے ہی۔ اور ایسا طبرانی نے صغیر مین نبیط بن شریط سے۔ اور ایسا ہی
طبرانی مین عمار بن یاسر سے۔ اور ایسا ہی اسمین عمرو بن عبسہ سے۔ اور ایسا ہی اسمین
عمرو بن حریث سے۔ اور ایسا ہی اسمین اور دارمی مین ابن عباس سے۔ اور ایسا ہی اسمین عتبہ
بن غزوان سے۔ اور ایسا ہی اس مین اور ابن عدی مین عرث بن عمرہ
سے اور ایسا ہی اسمین اور دارمی مین یعلی بن مرہ سے اور ایسا ہی اس
مین اور بزار مین ابی مالک اشجعی اپنی باپ سے روایت کرتا ہی اور نام اوسکا طارق
بن اشیم ہی۔ اور اسمین اور ابی نعیم مین و اسمعیلی سے معجم مین سلمان بن خالد
خزاعی سے ان لفظون سے مرفوع روایت ہے جو کوئی جھوٹھ بولی مجھپر جان
بوجھکر وہ اپنا گھر آگ مین بناوے اور طبرانی مین عمرو بن دینار سے ہی کہ صہیب کے
بیٹون نے اپنی باپ صہیب سے کہا اے ہمارے باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یار یون
حدیثین بیان کرتے ہین (اور تم کچھ بیان نہین کرتے) اوسنے جواب دیا کہ
مینے رسول کریم سے یہ سنا ہی جو شخص جان بوجھکر مجھپر جھوٹھ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ مین
بناوے۔ اور انہین الفاظ سے طبرانی مین سائب بن یزید سے ہی اور اسمین ابی امامہ باہلی
سے ان لفظون سے جو کوئی مجھپر جان بوجھکر کذب بولی وہ اپنی جگہہ بیچ دوزخ کے بناوے
اور اسمین ابی قرصافہ سے ہے فرمایا علیہ السلام جو مجھسے سنتے ہو وہ بیان کرو اور کسی آدمی
کو حلال نہین کہ مجھپر جھوٹھ بولے پس جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولی یا کہے میرے کہنے کی سوا اوسکیواسطے
گھر دوزخ مین تیار کیا جاتا ہی وہ اوسمین ڈالا جائیگا اور اسمین رافع بن خدیج سے مرفوع روایت
ہے نہ جھوٹھ بولو مجھپر کیونکہ مجھپر جھوٹھ بولنا اوروں پر جھوٹھ بولنے کیطرح نہین ہے
اور اسمین اوس بن اوس ثقفی سے مرفوع روایت ہی جسنے جھوٹھ بولا
اپنی نبی پر یا اپنی آنکھون پر یا اپنے ماں باپ پر جنت کی بو نہ سونگھیگا
اور اسیسے اوسط مین حذیفہ بن یمان سے مجھپر جھوٹھ نہ بولو مجھپر جھوٹھ
بولنے والا [illegible] ہے ..... اور اسی
اوسط مین ابی خلدہ سے ہے اوسنے کہا سنا مینے میمون کردی سے

وامرني ان احكم في اموالكم ودمائكم ثم انطلق فنزل على
تلك المرأة التي كان خطبها فارسل القوم الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال كذب عدو الله ثم ارسل رجلا فقال
ان وجدته حيا فاضرب عنقه وان وجدته ميتا فاحرقه
فوجده قد لدغته افعى فمات فحرقه بالنار فذلك قوله
عليه السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
وللطبراني عن عبد الله بن محمد بن الحنفية قال انطلقت
مع ابي الى صهر لنا من اسلم من اصحاب النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم يقول ارحنا بها يا بلال يعني الصلوة قلت سمعت
هذا من رسول الله فغضب واقبل يحدثهم انه عليه السلام
بعث رجلا الى حي من احياء العرب فلما اتاهم قال امرني عليه
السلام ان احكم في نسائكم بما شئت فقالوا سمعا وطاعة
لامر رسول الله وبعثوا رجلا اليه عليه السلام فقال ان فلانا
جاءنا فقال ان رسول الله امرني ان احكم في نسائكم فان كان
عن امرك فسمعا وطاعة وان كان عن غير ذلك فاحببنا
ان نعلمك فغضب عليه السلام وبعث رجلا من الانصار
وقال (اذهب فاقتله واحرقه بالنار) فانتهى اليه وقد مات
وقبر فامر به فنبش ثم احرقه بالنار ثم قال قال رسول الله
عليه السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
فقال اتراني اكذب على رسول الله بعد هذا وللطبراني
في الاوسط عن زيد بن ارقم والبراء بن عازب رفعاه
(من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) و
للطبراني عن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه مرفوعا
(من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)

اور امر کیا ہی کہ تمہارے مالون اور خونون مین حکم کرون پہر چلا گیا جس عورت
کی طرف منگنی کی تہی اوسکی گہر اترا اور اوس قوم نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی طرف آدمی بہیجا فرمایا کہ اللہ کے دشمن نے جہوٹھ بولا پہر آنحضرت نے ایک آدمی بہیجا
اور اوسکو کہا کہ اگر تو اوسکو زندہ پاوے تو اوسکی گردن مار اگر مردہ پاوے تو اوسکو
جلا دے جب پایا تو اوسکو زہری سانپ کی کاٹنے سے مرا ہوا پایا پہر اوسکو آگ مین
جلا دیا اور فرمایا جو کوئی مجہپر جان بوجہکر جہوٹھ بولے وہ اپنا ٹہکانا آگ مین بنالے
اور طبرانی مین عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ سے روایت ہی کہ کہا اوسنے مین اپنے
باپ کے ساتھ طرف سسرال اپنے کی جو قبیلہ اسلم سے صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے تہا چلا۔ پس مینے اوسکو سنا کہ کہتا تہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے۔ ای بلال ہمکو نماز سے خوش کر مینے کہا کیا تو نے یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی۔ یہ سن غصہ ہوا اور انکو حدیث سنانے لگا۔ کہ
رسول اللہ نے ایک آدمی طرف ایک قبیلے کی عرب کے قبیلون سے بہیجا۔ جب اونکے
پاس آیا تو کہا کہ مجہے رسول اللہ نے امر کیا ہی۔ کہ تمہاری عورتون مین جسطرح چاہون
حکم کرون۔ اونہون نے کہا سنا ہمنے اور مانا۔ امر رسول اللہ کا اور اونہون نے ایک
آدمی کے ہاتہہ حضرت صاحب کے طرف کہلا بہیجا۔ کہ ہمارے پاس فلان آدمی آیا۔ اور کہا
کہ مجہے رسول اللہ نے امر کیا ہی کہ تمہاری عورتون مین حکم کرون اگر آپکا حکم ہی تو ہمنے سنا
اور مانا۔ اگر کسی اور کا ہی تو ہم دوست رکہتے ہین کہ اوسمین آپکو خبر کرین پس نبی کریم غصے
ہوئے اور ایک آدمی انصار سے بہیجا اور کہا تو جا اور اوسکو قتل کرکے آگ مین جلا دے
پس جب اوسکی طرف پہونچا تو اوسے مردہ مدفون پایا پہر حکم دیا اور قبر کہود کر اوسکو
آگ مین جلا دیا پہر رسول علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی مجہپر جانبوجہکر جہوٹھ بولے وہ اپنا
ٹہکانا آگ مین بنالے۔ پس صحابی نے کہا کیا تو مجہپر گمان کرتا ہی کہ اس حدیث کے بعد مین
رسول اللہ پر جہوٹھ بولونگا اور طبرانی نے اوسط مین زید بن ارقم اور براء
بن عازب سے مرفوع روایت ہی جو کوئی جان بوجہکر مجہپر کذب بولے
وہ اپنی جگہہ آگ مین بنالے۔ اور طبرانی مین ابو موسی اشعری سے مرفوع روایت ہی
جو کوئی جان بوجہکر مجہپر جہوٹھ بولے وہ اپنا ٹہکانا آگ مین بنالے

الدارقطني عن رافع بن خديج قال كنا مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم فجاء رجل فقال يا رسول الله ان الناس
يحدثون عنك كذا وكذا قال ما قلته ما اقول الا ما نزل
من السماء ويحكم لا تكذبوا علي فانه ليس كذب علي
ككذب على غيري وللبزار عن ابن عمر مرفوعا (من افرى
الفرى الم تره ومن افرى الفرى من قال علي ما لم اقل) و
للعقيلي في كتاب الضعفاء عن ابي كبشة الانماري بلفظ
(من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وللعقيلي
عن غزوان بهذا اللفظ وله وللطبراني في الافراد عن ابي
رافع (من كذب علي فليتبوأ مقعده من جهنم) ولابن عساكر
في تاريخه عن واثلة بن اسقع سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان من اكبر الكبائر ان يقول الرجل علي ما لم اقل
ولابن عدي وللحاكم في المدخل من طريق آخر عن واثلة بن
الاسقع مرفوعا (ان من افرى الفرى من قولني ما لم اقله او
ارى عينيه في المنام ما لم تر) وللخطيب في تاريخه عن النعمان
بن بشير ولفظه من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار
وللطبراني عن اسامة بن زيد بلفظ (من قال علي ما لم اقل
فليتبوأ مقعده من النار) وللحاكم في المدخل عن جابر
بن عبد الله اشتد غضب الله على من كذب علي متعمدا
وللحاكم في المدخل عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده
مرفوعا (من كذب علي متعمدا فعليه لعنة الله والملئكة
والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل) وللحاكم في
المدخل عن حذيفة (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) وللحاكم في المدخل عن عبد الله بن الزبير
(من حدث عني كذبا فليتبوأ مقعده من النار) وللبزار

دارقطنی میں رافع بن خدیج سے ہے کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سو
ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے رسول خدا تجھسے آدمی ایسی ایسی حدیثیں بیان کرتے
ہیں فرمایا میں نے نہیں کہا میں نہیں کہتا مگر وہ جو آسمان سے نازل ہو اور محکم تم
جھوٹھ بولو مجھپر کیونکہ مجھپر جھوٹھ بولنا اوروں پر جھوٹھ بولنے کی طرح نہیں اور بزار
میں ابن عمر سے مرفوع روایت ہے بڑے سے بڑا افترا اوس چیز کا بیان کرنا ہے کہ
تو نے نہیں دیکھی اور بڑے سے بڑا مفتری وہ شخص ہے کہ کہے مجھپر جو میں نے نہیں کہا۔
اور عقیلی کی کتاب الضعفا میں ابی کبشہ انماری سے ان لفظوں سے ہے جو کوئی مجھپر
جھوٹھ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے۔ اور عقیلی میں غزوان سے انہیں الفاظ سے ہے اور
اسمیں اور طبرانی کی افراد میں ابی رافع سے ہے جو کوئی مجھپر کذب کہے تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
میں بنائے۔ اور ابن عساکر کی تاریخ میں واثلہ بن اسقع سے ہے سنا میں نے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے گناہوں سے ہے یہ کہ کہے آدمی مجھپر وہ چیز کہ میں نے نہیں
کہی اور ابن عدی اور حاکم کی مدخل میں دوسرے طریق سے واثلہ بن اسقع سے
مرفوع روایت ہے بڑے افتراؤں سے ہے کہنا مجھپر جو میں نے نہیں کہا اور کہنا
اپنی آنکھوں کو وہ خواب جو تو نے نہیں دیکھی اور خطیب کے تاریخ میں نعمان
بن بشیر سے ان لفظوں سے ہے جس شخص نے مجھپر کذب بولا وہ اپنی جگہہ آگ
میں بنائے۔ اور طبرانی میں اسامہ بن زید سے ان الفاظ سے جو کوئی کہے مجھپر جو
میں نے نہیں کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنائے۔ اور حاکم کے مدخل میں جابر
بن عبد اللہ سے ہے سخت ہے غضب اللہ کا اوس شخص پر جو مجھپر جھوٹھ
بولے۔ اور حاکم کے مدخل میں بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا
سے مرفوع روایت کرتا ہے جو شخص جھوٹھ بولے جان بوجھکر مجھپر
اوس پر اللہ تعالی اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے نہ اوس
سے مال قبول ہوگا اور نہ بدلا اور حاکم کے مدخل میں حذیفہ
سے ہے جو شخص مجھپر کذب بولے وہ اپنی جگہہ آگ میں بنائے۔
اور حاکم کے مدخل میں عبد اللہ بن زبیر سے ان الفاظ سے جو کوئی
مجھسے جھوٹھی حدیث بیان کرے وہ اپنی جگہہ آگ میں بنائے اور بزار

وهو عند مالك بن دينار وقال له مالك بن دينار ما للشيخ لا يحدث عن ابيه فان اباه قد ادرك النبي عليه السلام وسمع منه فقال كان ابي لا يحدثنا عنه عليه السلام مخافة ان يزيد او ينقص في الكلام وقال سمعته عليه السلام يقول (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وله عن سعد بن المدخاش عنه عليه السلام (من علم شيئا فلا يكتمه ومن كذب علي فليتبوأ بيتا في جهنم) ولابي محمد الرامهرمزي في كتاب المحدث الفاصل عن مالك بن عتاهية انه عليه السلام عهد الينا في حجة الوداع فقال (عليكم بالقران وسترجعون الى اقوام يحدثون عني فمن عقل شيئا فليحدث به ومن قال علي ما لم اقل فليتبوأ بيتا في جهنم) وللطبراني والرامهرمزي عن رافع بن خديج قال مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما ونحن نتحدث فقال ما تحدثون فقلنا ما سمعنا منك يا رسول الله قال (تحدثوا وليتبوأ من كذب علي متعمدا مقعده من جهنم) ولابن سعد والطبراني عن المقنع التميمي قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بصدقة ابلنا فامر بها فقبضت فقلت ان فيها ناقتين هدية لك فامر بعزل الهدية من الصدقة فمكثت اياما وخاض الناس انه عليه السلام بعث خالد بن الوليد الى رقيق مضر لصدقتهم فقلت والله ما عند اهلنا من مال فاتيته عليه السلام فقلت ان الناس خاضوا في كذا فرفع النبي عليه السلام يديه حتى نظرت الى بياض ابطيه وقال اللهم لا احل لهم ان يكذبوا علي قال المقنع فلم احدث بحديث عنه عليه السلام الا حديث نطق به كتاب او جرت به سنة يكذب عليه في حياته فكيف بعد مماته

جسوقت وہ مالک بن دینار کی پاس تہا مالک بن دینار نی اوسی کہا کیا ہوا شیخ کو کہ وہ حدیث اپنی باپ سے بیان نہین کرتا حالانکہ تیری باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہی اور اوس سے سنا ہی جواب دیا کہ میرا باپ اس خوف سے حدیث بیان کرتا تہا شاید کوئی لفظ کلام مین زیادہ ہو جاے یا کم اور اوسی کہا ہی کہ مینی رسول کریم سے سنا ہی جو کوئی جہوٹھ بولی مجہپر جان بوجہکر وہ اپنی جگہہ آگ مین بنائی ۔ اور اسمین سعد بن مدخاش رسول اللہ سے روایت کرتا ہی جو کوئی کچہہ علم جانتا ہی اوسکو نہ چہپائے چاہیے اور جو مجہپر جہوٹھ بولے تو وہ اپنا گہر دوزخ مین بنائے ۔ اور ابی محمد رامہرمزی سے کتاب محدث فاصل مین مالک بن عتاہیہ سے ہی کہ رسول کریم نے حجۃ الوداع مین ہمارے ساتھ عہد کیا ہی اور فرمایا تم لازم پکڑو قرآن کو اور شتابی تم ایسی قومونکی طرف رجوع کروگے جو مجہسے حدیث کرینگے پس جو کوئی یقیناً حدیث جانتا ہو سو وہ بیان کرے اور جو کوئی کہے مجہپر وہ چیز کہ مینے نہین کہی پس وہ اپنا گہر دوزخ مین بنائے اور طبرانی اور رامہرمزی مین رافع بن خدیج سے ہی کہا اوس نے ہم ایک دن باتین کر رہے تہے کہ رسول کریم ہمپر گذرے پس فرمایا کیا باتین کرتے ہو ہمنے عرض کی کہ جو کچہہ آپ سے سنا ہی فرمایا حدیثین بیان کرو اور جو کوئی مجہپر دیدہ دانستہ جہوٹھ بولیگا وہ اپنی جگہہ دوزخ مین بنائے ۔ اور ابن سعد اور طبرانی مین مقنع تیمی سے ہی کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے صدقہ کے اونٹ لایا رسول اللہ نے حکم دیا تو قبض کئے گئے پہر مینے عرض کی کہ اسمین دو اونٹ آپکے واسطے ہدیہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہدیے علیحدہ کرنیکا حکم کیا پہر مین کتنے دنون ٹہرا اور آدمی باتین کرنی لگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو مضر کے غلامونکی طرف صدقہ لینی کیواسطے بہیجا ہی مینی کہا قسم اللہ کی جو ہمارے پاس مال تہا سو وہ مین رسول اللہ کے پاس لایا ہون پہر مینے رسول اللہ کی خدمت مین عرض کی کہ آدمی یہ باتین کرتی ہین رسول اللہ نے دعا کیواسطے ہاتہہ اوٹہائے یہانتک کہ مینی سفید بغلون مبارک آپکی دیکہی اور فرمایا الٰہی مین انکو جہوٹھ کہنی حلال نہین کرتا کہ وہ مجہپر جہوٹھ بولین مقنع نی کہا مین کوئی حدیث رسول اللہ سے بیان نہین کرتا مگر وہ کہ جس سے کتاب اللہ ناطق ہو یا سنت جاری ہو رسول اللہ پر زندگی مین جہوٹھ کا یہ حال ہے پس خیال کرو

الی اهلها مساء فقال ان رسول الله بعثنی الیکم ان اتضیف
فی ای بیوتکم شئت وکان ینتظر بیوت المساء فاتی رجل منهم النبی
علیه السلام فقال ان فلانا اتانا یزعم انک امرته ان یبیت فی
ای بیوتنا شاء فقال کذب یا فلان انطلق معه فان
امکنک الله منه فاضرب عنقه واحرقه بالنار ولا
اراک الا قد کفیته فجاءت السماء فصبت فخرج لیتوضأ
فلسعته افعی فمات فلما بلغ ذلک النبی علیه السلام قال
(هو فی النار) ولابن قانع فی معجم الصحابة وابن الجوزی عن
عبدالله بن ابی وفی بلفظ (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ
مقعده من النار) وکذا للصماعن یزید بن اسد وکذا للحاکم
عن عفان بن جبیب وللجوزقانی وابن الجوزی عن رجل من الصحابة
ولفظه (من تقول علی ما لم اقل فلیتبوأ بین عینی جهنم مقعدا)
ولابن صاعد وغیره عن عائشة بلفظ (من قال علی ما لم اقل
فلیتبوأ مقعده من النار) وللدارقطنی وابن الجوزی
عن ام ایمن ولفظهما (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده
من النار) ولابن الجوزی عن علی ولفظه من کذب
علی رسول الله فانما یدمث مجلسه من النار ولابن
الجوزی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال العباس یا رسول
الله لو اتخذت لک عریشا تکلم الناس فوقه ویسمعون
فقال (لا ازال هکذا یصیبنی غبارهم ویطأون عقبی
حتی یریحنی الله منهم فمن کذب علی فمقعده النار) ولابن
عدی عن شعبة (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده
من النار) وکذا لابن خلیل عن زید بن ثابت وکذا له عن
عن کعب بن قطبة وکذا له عن والد ابی الشعراء وکذا لم
هذا ولابی نعیم عن عبدالله رغب ولابی نعیم عن جابر

رات کی وقت اوس عورت کی اہل کیطرف آیا اور اوسکو کہا کہ مین رسول
اللہ کا بھیجا ہوں مجھکو اونسی تمہارے طرف بھیجا ہے کہ تمہارے جس گھر مین چاہوں مہمان ہوں
اور وہ رات کیوقت اوسکے گھر کی انتظاری کرتا تھا پس ایک آدمی ان مین سے رسول
اللہ کیطرف آیا اور کہا کہ فلان آدمی ہمپاس آیا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے مجھے حکم دیا ہے کہ
تمہارے جس گھر مین چاہوں رات گذاروں پس فرمایا رسول اللہ نے اونے جھوٹھ کہا ہے اے
فلان تو اسکے ساتھ جا اگر تجھے اللہ تعالے اوسکو پکڑنے کی قوت دے تو اوسکی گردن مار
اور اوسکو جلا دے اور میرے پاس نہ آنا جب تک اوسکا کام نکرلینا پس مینہ آیا اور سو
آدمی وضو کرنیکے لئے نکلا اوسکو سانپنے کاٹا اور مرگیا جب رسول اللہ کو یہ خبر پہنچی فرمایا کہ
وہ آگ مین ہے اور ابن قانع کی معجم الصحابہ مین اور ابن جوزی نے عبداللہ بن ابی اوفی
سے ان الفاظ سے لایا ہے جو شخص مجھپر جانبوجھکر جھوٹھ بولے تو وہ اپنی جگہہ آگ مین بنائے
اور ایسا ہی دونو یزید بن اسد سے لائے ہین اور ایسا ہی حاکم مین عفان بن جبیب سے اور جوز
قانی اور ابن جوزی ایک مرد صحابی سے ان الفاظ سے لائے ہین جو شخص بنا کر کہے مجھپر
وہ چیز کہ مینے نہین کہی وہ اپنی جگہہ بیچ دوزخکے بنائے - اور ابن صاعد وغیرہ عائشہ سے ان الفاظ
سے لائے ہین جو شخص کہے مجھپر وہ چیز کہ مینے نہین کہی وہ اپنی جگہہ آگ مین بنا لے اور
دارقطنی مین اور ابن جوزی ام ایمن سے اور لفظ ان دونوکے یہ ہین جو شخص جانبوجھکر
مجھے جھوٹھ بولی وہ اپنی جگہہ آگ مین بنالے - اور ابن جوزی علی سے اور لفظ اوسکے یہ ہین جو
شخص جھوٹھ بولی رسول اللہ پر وہ اپنی جگہہ آگ سے نرم کرے - اور ابن جوزی ابن
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتا ہے عباس نے کہا یا رسول اللہ
اگر ہم آپکے واسطے منبر بنادین تاکہ آپ اوسپر لوگونسے کلام کرین اور لوگ سنین
پس فرمایا مجھے ہمیشہ انکا غبار پہونچتا رہیگا اور میرے پیچھا روندتے رہینگے تاکہ اللہ تعالے
مجھے اونسے خوش کریگا جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولیگا اوسکی جگہہ آگ ہے - اور ابن
عدی شعبہ سے جو شخص جھوٹھ بولی مجھپر دیدہ دانستہ اپنی جگہہ آگ مین بنالے
اور ایسا ہی ابن خلیل زید بن ثابت سے اور ایسا ہی وہ کعب بن قطبہ سے
اور ایسا ہی وہ والد ابی الشعراء سے اور ایسا ہی اسمین یہ ہے
اور ابی نعیم مین عبداللہ رغب سے اور ابی نعیم مین جابر

وابن عدی عن ابی هريرة مرفوعا (ثلاثة لا يريحون رائحة
الجنة رجل ادعى الى غير ابيه ورجل كذب على نبيه و
رجل كذب على عينيه) ولاحمد وهناد والحاكم في مستدركه
عن ابی هريرة بلفظ (من يقول على ما لم اقل فليتبوأ مقعده
من النار) وفي لفظه بيتا في جهنم ولابن صاعد في جمعه
لطرق هذا الحديث عن سعد بن ابی وقاص وفي لفظه (من
قال على ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار) وللخطيب في
التاريخ عن ابی عبيدة بن الجراح بلفظ (من كذب على
متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) ولابن عدی عن صهيب و
لفظه من كذب على كلف يوم القيمة ان يعقد بين
شعيرتين فذلك الذي يمنعني من الحديث وكذا للدارقطني
في الافراد والخطيب في التاريخ عن سلمان الفارسي وكذا ابن
الجوزي والحافظ يوسف خليل الدمشقي في جمعه لطرق
هذا الحديث عن ابی ذر وكذا لابن صاعد وغيره عن حذيفة
بن اسيد ولابن عدی عن ابی هريرة رضي الله عنه (من
احدث حديثا او اوى محدثا فعليه لعنة الله والملئكة و
الناس اجمعين ومن كذب على متعمدا) ولابن قانع
في معجمه عن اسامة بن زيد (من تقول على ما لم اقل فليتبوأ
مقعده من النار) وذلك انه بعث رجلا في حاجة فكذب
عليه فدعا عليه فوجد ميتا قد انشق بطنه ولم تقبله
الارض وللدارقطني وابن الجوزي عن عبد الله بن الزبير (من
كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) ولابن الجوزي
من وجه اخر عن عبد الله بن الزبير انه قال يوما لاصحابه
اتدرون ما تاويل هذا الحديث (من كذب على متعمدا
فليتبوأ مقعده من النار) + رجل عشق امرأة + فاتى

اور ابن عدی مین ابو ہریرہ سے مرفوع روایت ہے تین آدمی جنت کی بو نہ
سونگھینگے ایک وہ آدمی جسنے اپنے باپ کے سوا اور باپ کا دعوی کیا دوسرا وہ آدمی جسنے
اپنے نبی پر جھوٹھ بولا تیسرا وہ آدمی جسنے اپنی آنکھو پر جھوٹھ بولا - اور احمد و ہناد و حاکم کی مستدرک
مین ابو ہریرہ سے ان الفاظ سے ہے جو کوئی کہے مجھپر جو مینے نہین کہا وہ بنا ٹھکانا آگ مین بنالے
اور ایک روایت مین گھر بنا دوزخ مین ہے اور ابن صاعد اپنی جمع مین اس حدیث
کی طرق سے سعد بن ابی وقاص سے لایا ہے اور الفاظ اوسکی یہہ ہین جو شخص کہے مجھپر وہ
چیز جو مینے نہین کہی وہ اپنی جگہہ آگ مین بنالے اور خطیب کے تاریخ مین ابی عبیدہ
بن جراح سے ان لفظونسے ہے جو شخص جھوٹھ بولے مجھپر جان بوجھہ کر وہ اپنی جگہہ
آگ مین بنالے - اور ابن عدی مین صہیب سے ان لفظونسے جو شخص مجھپر جھوٹھ
بولیگا قیامت کے دن دو جو کی دانہ کی عقدہ کی تکلیف دیا جاویگا یہی
بات مجھے حدیث کرنی منع کرتی ہے - اور اسیطرح سے دارقطنی کی افراد اور خطیب کے
تاریخ مین سلمان فارسی سے - اور اسیطرح ابن جوزی اور حافظ یوسف بن خلیل
دمشقی اپنی جمع مین اس حدیث کے طرقون مین ابو ذر سے لایا ہے اور ایسا ہی ابن صاعد
وغیرہ حذیفہ بن اسید سے اور ابن عدی مین ابو ہریرہ سے ہے جو شخص نیا کام نکالے
دین مین یا جگہہ دے بدعتی کو اوسپر اللہ تعالی اور فرشتون اور سب آدمیونکی
لعنت ہے - اور اوس شخص پر جو مجھپر جھوٹھ بولے جان بوجھہ کر اور ابن قانع کے
معجم مین اسامہ بن زید سے ہے جو شخص بنا کر مجھپر جو مینے نہین کہا وہ اپنی
جگہہ آگ مین بنالے اور اس حدیث کی بیان کرنیکا یہ سبب ہوا کہ ایکدفعہ
رسول کریم نے ایک آدمی کسی کام کو بھیجا اوسنے رسول اللہ پر جھوٹھ بولا تو
پھر رسول اللہ نے اوسپر بددعا کی تو مرگیا اور اوسکا پیٹ پھٹ گیا اور اوسکو زمین نے
قبول نہ کیا - اور دارقطنی مین اور ابن جوزی عبد اللہ بن زبیر سے ہے جو کوئی جھوٹھ
بولے مجھپر جان بوجھکر وہ بنا ٹھکانا آگ مین بنالے اور ابن جوزی دوسرے وجہ سے عبد اللہ بن زبیر
سے نقل کرتا ہے کہ اوسنے ایک دن اپنے دوستون کو کہا کیا تم جانتے ہو تاویل
اس حدیث کی جو شخص جھوٹھ بولے مجھپر جان بوجھکر وہ اپنی جگہہ آگ
مین تلاش کرے - (ایک مرد ایک عورت پر عاشق ہوا)

على الله فانه (ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى) و
تقويه قوله في ما تقدم ما اقول الا ما نزل من السماء فاذا كان
كذلك (فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا) وانما يفترى الكذب
الذين لا يؤمنون بآيات الله اى الكذب على الله ورسوله
فان الكذب على غيرهما لا يخرجه عن الايمان باجماع
اهل السنة والجماعة **فصل** اخرج مسلم والترمذي
وصححه وابن ماجه عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال (من حدث عني حديثا وهو يرى انه كذب
فهو احد الكاذبين) يروى بصيغة الجمع والتثنية وكذا
اخرج مسلم وابن ماجه عن سمرة بن جندب مرفوعا ولابن ماجه
عن علي بلفظ (من روى عني حديثا وهو يرى انه كذب فهو
احد الكاذبين) وللبزار وابن عدي عن انس رضي الله عنه
ولفظه (من كذب علي في رواية حديث فليتبوأ مقعده من
النار) ولابن شاهين عن انس رضي الله عنه بلفظ (من
كذب علي في حديث جاء يوم القيمة مع الخاسرين) وللدارقطني
في الافراد عن انس رضي الله عنه مرفوعا (والذي نفس
ابي القاسم بيده لا يروي عني احد ما لم اقله الا تبوأ مقعده
من النار) ولاحمد وابن عدي عن ابن عباس رضي الله عنهما
بلفظ (اتقوا الحديث عني الا ما علمتم فانه من كذب
علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وللطبراني عن ابي امامة
ولفظه من حدث عني حديثا كذبا متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) قال النووي في شرح مسلم يحرم رواية الحديث
الموضوع على من عرف كونه موضوعا او غلب على ظنه
وضعه فمن روى حديثا علم وضعه فهو مندرج في الوعيد
قال ولا فرق في تحريم الكذب عليه عليه السلام بين ما كان في

اللہ تعالی پر افترا ہے کیونکہ نہین بولتا پیغمبر اپنی خواہش سے نہین بولتا
کچھہ مگر جو اوسکی طرف وحی ہو اور اوسکی تائید رسول اللہ کا قول جو پہلے گذر چکا ہے
مین نہین کہتا مگر جو آسمان سے نازل ہو پس جسوقت ایسا ہوا پھر کون ہے ظالم اوس
شخص سے جو اللہ تعالی پر کذب باندھے اور کذب وہ لوگ افترا کرتے ہین جو آیات اللہ پر
ایمان نہین لاتے یعنے کذب اللہ اور رسول اللہ پر کیونکہ کذب ماسوا اللہ و رسول کے
ایمان سے خارج نہین کرتا اسپر اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے **فصل** مسلم اور
ترمذی نے (اور اونہون نے اسکو صحیح کہا ہے) اور ابن ماجہ نے مغیرہ بن شعبہ سے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جو شخص مجھسے حدیث بیان کرے حالانکہ وہ جانتا
ہو کہ یہہ جھوٹھی ہے وہ ایک جھوٹھون کا ہے یہ لفظ صیغہ تثنیہ اور جمع سے مروی ہے
اور اسیطرح مسلم اور ابن ماجہ مین سمرہ بن جندب سے مرفوع روایت ہے۔ اور ابن
ماجہ مین علی سے ان الفاظ سے ہے جو کوئی مجھسے حدیث نقل کرے حالانکہ جانتا ہے کہ یہہ
جھوٹھی ہے پس وہ ایک جھوٹھونکا ہے۔ اور بزار اور ابن عدی انس سے ان الفاظ سے
بیان کرتے ہین جو شخص روایت حدیث مین مجھپر کذب بولے تو وہ اپنی جگہہ آگ
مین بنائے۔ اور ابن شاہین انس سے ان الفاظ سے جو شخص حدیث مین مجھپر کذب بولے
قیامت کے دن ٹوٹا کہانے والون کے ساتھ ہوگا۔ اور دارقطنی اپنی افراد مین
انس سے مرفوع نقل کرتا ہے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ نفس ابے القاسم کا
جسکے ہاتھہ مین ہے جو شخص میرے کہنے کی بخلاف روایت کریگا تو وہ اپنا ٹھکانا
آگ مین بنائے اور احمد اور ابن عدی ابن عباس سے ان لفظون سے مجھسے حدیث
کر نہین بچو مگر جو تم جانو کیونکہ جس شخص نے دیدہ دانستہ مجھپر کذب بولا وہ اپنا ٹھکانا
آگ مین بنائے اور طبرانی نے ابو امامہ سے اور لفظ اوسکی یہ ہین جو شخص جانبوجھکر
مجھسے جھوٹھی حدیث بیان کرے وہ اپنی جگہہ آگ مین بنائے۔ امام نووی
شرح صحیح مسلم مین لکھتے ہین حدیث موضوع کا بیان کرنا اوس شخص
پر حرام ہے جو یقینا جانتا ہو کہ یہ موضوع ہے یا اوسکو غالب گمان اوسکے
وضع کا ہو پس جو کوئی حدیث یقینی موضوع کو یا ظنی موضوع کو بیان کریگا
تو وہ وعید مین داخل ہوگا کہا امام نووی نے اور حرمت کذب مین جو آنحضرت پر بولا جاوے خواہ

بن جابس بلفظ (من قال علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده
من النار) **تنبيه** قال الحافظ السيوطي ورد هذا
الحديث اكثر من مائة من الصحابة وجمع طرقه اليهم جمع من
اهل النجابة وقد نقل ابن الجوزي عن ابي بكر محمد بن احمد
بن عبد الوهاب الاسفرائيني انه ليس في الدنيا حديث
اجتمع عليه العشرة المشهود لهم بالجنة غير حديث
من كذب علي الى اخره قال ابن الجوزي ما وقعت لي في
رواية عبد الرحمن بن عوف الى الان انتهى ومن لطيف
ما يذكر في ذلك ما رواه العلامة ابو القاسم عبد الرحمن
بن محمد الغوراني صاحب التصانيف قال حدثنا ابو بكر احمد بن
محمد بن علي المودب حدثنا ابو المظفر محمد بن عبد الله
بن الحسام السمرقندي قال سمعت الخضر والياس يقولان
سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول (من قال علي ما
لم اقل فليتبوأ مقعده من النار) قال الذهبي هذا الحديث
املاه ابو عمرو بن الصلاح وقال هذا وقع لنا في نسخة الخضر
والياس قال الذهبي هذه نسخة ما ادري من وضعها **فائدة**
قال شيخ مشائخنا الحافظ جلال الدين السيوطي لا اعلم
شيئا من الكبائر قال احد من اهل السنة بتكفير مرتكبه الا
الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم فان الشيخ ابا
محمد الجويني من اصحاب الشافعي وهو والد امام الحرمين قال
ان من تعمد الكذب عليه عليه السلام يكفر كفرا يخرجه عن
الملة وتبعه على ذلك طائفة منهم الامام ناصر الدين
ابن المنير من ائمة المالكية قلت ويؤيدهما قوله عليه السلام
(ليس الكذب علي كالكذب على غيري) وكذا امره بقتل من
كذب عليه واحراقه بعد موته وذلك ان الافتراء عليه افتراء

بن جابس سے ان الفاظ سے جو شخص کہے مجھپر وہ چیز جو مینے نہین کہی وہ اپنی جگہ آگ
مین بناوی **تنبیہ** حافظ سیوطی نے کہا ہے اس حدیث کو ایک سو سے زیادہ صحابیون نے
روایت کی ہے اور ایک جماعت اہل نجابت سے سب طرق اسکو جو صحابی
تک ہین جمع کئے ہین اور ابن جوزی نے ابے بکر محمد بن احمد بن عبد الوہاب
اسفرائینی سے نقل کرتا ہے کہ کوئی حدیث دنیا مین نہین جسپر عشرہ مبشرہ
جمع ہوئے ہون سوا اس حدیث کی۔ ابن جوزی کہتا ہے کہ مین اب
تک عبد الرحمن بن عوف کی روایت پر واقف نہین ہوا انتہے
اور عجیب لطیفہ جو ہمین ذکر کیا گیا ہے یہ ہی کہ جسکو علامہ ابو القاسم عبد الرحمن
بن محمد غورانی صاحب التصانیف نے روایت کی ہے کہا اوسنے
حدیث کی ہمکو ابو بکر احمد بن محمد بن علی المودب نے کہا اوسنے حدیث
کی ہمکو ابو المظفر محمد بن عبد اللہ بن حسام سمرقندی نے کہا اوسنے سنا مینے
خضر اور الیاس سے کہ دو نو کہتے تھے سنا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے جو شخص کہے مجھپر وہ چیز کہ مینے نہین کہی پس وہ اپنی جگہ
آگ مین بناوے ذہبی کہتا ہے ابو عمرو بن صلاح نے اس حدیث کو لکھا ہے
اور کہا اوسنے ہمنے اسکو نسخہ خضر والیاس مین دیکھا ہے ذہبی کہتا ہے کہ مین
نہین جانتا کہ کون اسکا بانی ہوا الاہی **فائدہ** ہمارے مشائخون کے شیخ حافظ
جلال الدین سیوطی نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ کسی نے اہل سنت سے کہا ہو
مرتکب گناہ کبیرے کا کافر ہو جاتا ہے مگر کذب سے آنحضرت پر کیونکہ شیخ
ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعی سے ہے اور والد امام الحرمین کا کہتا ہے کہ
جو شخص دیدہ دانستہ رسول اللہ پر جھوٹھ بولے وہ کافر ہو جاتا
ہے یعنے اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور ایک گروہ اوسکا
اسپر تابع ہوا ہے۔ انہین سے امام ناصر الدین ابن منیر اماماں مالکیہ
ہے۔ مین کہتا ہون ان دونو کو رسول علیہ السلام کا قول تائید
دیتا ہے مجھپر کذب بولنا اوروں پر کذب بولنے کی طرح نہین اور اسیطرح رسول اللہ
کا امر کرنا قتل کا اوس شخص کو جو اونپر کذب بولے اور جلانا اوسکا بعد مرنے کے اور اسلئے کہ افترا رسول

لم يسمعاه عنه باقامة البينة عليه انه فى ذلك و
كان على يستحلفه عليه وكان بعض المحتاطين من
المحدثين من الصحابة والتابعين كان يقول قريبا
من هذا او نحو هذا او شبيه هذا كل ذلك خوفا من
الزيادة والنقصان او السهو والنسيان وكان من جملة المحتاطين
فى هذا الامر والشان ابو حنيفة النعمان وقد اخبر عليه
السلام بما يقع فى اخر الزمان فى امته من الروايات
الكاذبة والاحاديث الباطلة فحذرهم عن ذلك
خوفا ان يقع هالك هنالك فقال (سيكون فى اخر
الزمان اناس من امتى يحدثونكم بما لم تسمعوا انتم
ولا آباؤكم فاياكم واياهم) اخرجه مسلم من حديث
ابى هريرة رضى الله عنه وهذا قيل الاسناد من الدين
لانه عليه مدار المجتهدين **فصل** قال الحافظ زين
الدين العراقى فى كتابه المسمى بالباعث على الخلاص
من حوادث القصاص ثم انهم يعنى القصاص ينقلون
حديثه عليه التسليم من غير معرفة بالصحيح و
سقيم قال وان اتفق انه نقل حديثا صحيحا كان
آثما فى ذلك لانه ينقل ما لا علم له به وان صادف
الواقع كان آثما باقدامه على ما لا يعلم قال وايضا
لا يحل لاحد ممن هو بهذا الوصف ان ينقل حديثا من
الكتب بل ولو من الصحيحين ما لم يقرأه على من
علم ذلك من اهل الحديث وقد حكى الحافظ ابو بكر
بن خير اتفق العلماء على انه لا يصح لمسلم ان يقول
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كذا حتى يكون عنده
ذلك القول مرويا ولو

جو انہوں نے سنی ہو اور مبادا سپر اوسکو خوف دلاتی تھی اور حضرت علی اُس
پر قسم لیتی تھی اور بعضے احتیاط والی محدثین صحابہ اور تابعین مین سے جب حدیث
بیان کرتی یہ لفظ فرماتی قریبا من ہذا او نحو ہذا او شبہہ یعنے وہ ان الفاظ کے
قریب تھی یا مثل اسکی یا اسکی مشابہ اور یہ بات اس خوف سے تھی کہ کہیں حدیث
مین یا دتی اور نقصان یا سہو اور نسیان نہ ہو اور جو شخص اس امر و شان
مین احتیاط کرتی تھے اونسے امام ابو حنیفہ بن نعمان تھی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی ہے کہ آخر زمان مین میری امت
مین احادیث کاذبہ اور روایات باطلہ پہیل جائینگے اور آنحضرت نے
ڈرایا کہ مت کوئی ایسے امر مین ہلاک ہو جاوی پس فرمایا آخر زمانہ
مین میری امت سے ایسی آدمی ہونگی کہ حدیثین بیان کرینگے جو نہ تمنے
سنی ہونگی اور نہ تمہارے باپون نے انسے بچنا امام مسلم نی ابوہریرہ سے یہ حدیث روایت
کی ہے اور اسیواسطے کہا گیا ہے کہ اسناد دین سے ہے اسلئے کہ اسپر مدار
مجتہدین کا ہے **فصل** اور حافظ زین الدین عراقی نے اپنی کتاب
مین جسکا نام باعث علی الخلاص من حوادث القصاص ہے فرمایا ہے
پہر وہ قصہ بیان کرنے والی حدیث پیغمبر علیہ السلام کے سوای معرفت
سقم اور صحت کے بیان کر دیتے ہین کہا حافظ نے اگر اتفاقا صحیح
حدیث بھی اوسنے نقل کر دی تو اسمین بھی گنہگار ہوگا کیونکہ اسنے
نقل کیا اوس چیز کو جسکو جانتا نہ تہا اگرچہ واقع کے مطابق بھی ہو گیا
تو بھی گنہگار ہوگا بسبب اقدام اوسکے اوس چیز پر جسکو جانتا نہ تہا کہا
حافظ نے جو شخص کہ ایسا ہو اوسکو حدیث بیان کرنی کتابسے
بھی جائز نہین بلکہ اگرچہ صحیحین ہون جب تک اہل حدیث سے
جو یہ جانتے ہون پڑھ نہ لے۔ اور حافظ ابوبکر بن خیر نے حکایت
کی ہے کہ علما نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ کسی مسلمان
کو یہ کہنا درست نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
یون فرمایا ہے جب تک اوسکے پاس کوئی روایت موجود نہ ہو اگرچہ

الاحكام وما لا حكم فيه كالترغيب والترهيب والوعظ
وغير ذلك من انواع الكلام فكله حرام من اكبر الكبائر
واقبح القبائح باجماع المسلمين الذين يعتد بهم في
الاجماع الى ان قال وقد اجمع اهل الحل والعقد على
تحريم الكذب على آحاد الناس فكيف بمن قوله شرع
وكلامه وحي والكذب عليه كذب على الله تعالى قال عز وعلا
(وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى) قال الحافظ
جلال الدين السيوطي اطلق علماء الحديث على انه لا يحل
رواية الموضوع في اي معنى كان الا مقرونا ببيان وضعه
بخلاف الضعيف فانه يجوز روايته في غير الاحكام و
العقائد قال وممن جزم بذلك النووي وابن جماعة و
الطيبي والبلقيني والعراقي **قلت** وقد صرح به حافظ
عصره العسقلاني في شرح نخبة وقال الدارقطني
توعد عليه السلام بالنار من كذب عليه بعد امره
بالتبليغ عنه ففي ذلك دليل على انه انما امر ان يبلغ عنه
الصحيح دون السقيم والحق دون الباطل لا ان يبلغ
عن جميع ما روي عنه لانه قال عليه السلام (كفى بالمرء اثما
ان يحدث بكل ما سمع) اخرجه مسلم من حديث ابي هريرة
رضي الله عنه ثم من روى عن النبي عليه السلام
حديثا وهو شاك فيه اصحيح او غير صحيح يكون كاحد
الكاذبين لقوله عليه السلام من حدث عني حديثا وهو
يرى انه كذب حيث لم يقل وهو يستيقن انه كذب و
للتحرز عن مثل ذلك كان الخلفاء الراشدون والصحابة
المنتجبون يتقون كثرة الحديث عنه عليه السلام وكان
ابو بكر وعمر يطالبان من روى لهما حديثا عنه عليه السلام

احکام مین ہو یا غیر احکام مین (مثل ترغیب اور ترہیب اور وعظ وغیرہ کی) حکم میں
کچھ فرق نہین ہے یعنی سب جھوٹ ہین بڑے گناہ ہونے اور بڑی قبیح چیزوں سے ساتھ
اجماع اون مسلمانوں کے جنکا اعتبار اجماع مین ہے یہانتک کہ کہا امام نووی نے
علماء اہل حل و عقد نے اجماع کیا ہی کہ کسی آدمی پر کذب بولنا جائز نہیں پس کیونکر
جائز ہوگا کہ جسکے کلام شرع ہے اور کلام اوسکی وحی ہی اوسپر کذب بولنا اللہ تعالی
پر کذب بولنا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور نہین بولتا (پیغمبر) اپنی خواہش
سے نہین کلام اوسکی مگر وحی جو اوسکی طرف وحی ہوتی ہے اور حافظ جلال الدین
سیوطی نے فرمایا ہی کہ علماء حدیث نے کہا ہی کہ نہین حلال بیان کرنا روایت
موضوع کا جس معنی مین ہو مگر اسطرح کہ اوسکا موضوع ہونا بھی بیان کیا
جاوے برخلاف حدیث ضعیف کے کہ روایت اسکی غیر احکام اور غیر عقائد مین جائز ہے
کہا اوسنے جن شخصوں نے کہ اوسپر جزم کیا ہی یہ ہین امام نووی اور ابن جماعہ اور
طیبی اور بلقینی اور عراقی مین کہتا ہوں حافظ عسقلانی نے شرح نخبہ مین وسکے
ساتھ تصریح کی ہے اور امام دارقطنی نے فرمایا ہی کہ آنحضرت نے وعید سنایا ہے
اوس شخص کو جو جھوٹھ بولی آپ پر بعد حکم کرنی آنحضرت کے تبلیغ احادیث کا
اوسکو اور اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ آنحضرت سے صحیح حدیثین پہونچانے سوا
ضعیفوں کے اور حق پہونچانے سوا باطل کے نہ یہ کہ جمیع احادیث مروی پہونچائے
اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کافی ہے آدمی کو گناہ کیلئے یہی بات کہ بیان
کرے جو اوسنے سنا ہی مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے پھر اگر کوئی شخص ایسے
روایت بیان کرے جسمین اوسکو خود شک ہو صحت سقم کا تو وہ بھی ایک
دو کاذبون سے ہی اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے جو شخص مجھسے حدیث
بیان کرے حالانکہ وہ اسکے کذب کا ظن کرتا ہو الخ یہانتک کہ آنحضرت نے یستیقن انہ
کذب نہین فرمایا یعنی یقین کرتا ہو کذب کا اور اسی پرہیز کے لئے خلفاء راشدین
اور صحابی برگزیدہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بہت حدیثین بیان
کرنے سے بچتی تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر گواہ طلب
کرتے تھے اس شخص سے جو ایسے حدیث بیان کرے آنحضرت سے

فان توهم متوهم ان المتكلم فيمن يروي حديثا
مردودا غيبة له يقال له ليس هذا كما توهمت في ذلك
ان اجماع اهل العلم على ان هذا واجب بيانه نصيحة للدين و
للمسلمين وقد حدثنا القاضي احمد بن كامل حدثنا
ابو سعيد الهروي حدثنا ابو بكر بن خلاد قال قلت
ليحيى بن سعيد القطان اما تخشى ان يكون هؤلاء
الذين تركت حديثهم خصماءك عند الله تعالى
فقال لان يكون هؤلاء خصماء احب الي من ان يكون النبي
عليه السلام خصمي يقول لم لم تذب الكذب عن حديثي
قال واذا كان الشاهد بالزور في حق يسير تافه
حقير يجب كشف حاله فالكاذب على رسول الله
احق واولى لان الشاهد اذا كذب في شهادته لم يعد
كذبه المشهود عليه والكاذب على رسول الله يحل
الحرام ويحرم الحلال ويتبوأ مقعده من النار فكيف
لا يجوز الوقيعة فيمن قد تبوأ مقعده من النار بكذبه
على النبي المختار ثم روي عن سفيان الثوري انه
كان يقول فلان ضعيف وفلان قوي وفلان خذوا
عنه وكان لا يرى ذلك غيبة قال وسئل مالك و
سعد وابن عيينة عن الرجل لا يكون يدلك في
الحديث فقالوا جميعا بين امره قال وقيل لشعبة هذا
الذي تكلم في الناس ليس هو غيبة فقال يا احمق
هذا دين وتركه مداهنة قال وقد قال محمد بن بندار
الجرجاني لاحمد بن حنبل انه ليشتد علي ان اقول فلان
ضعيف وفلان كذاب فقال احمد اذا سكت انت
فمتى يعرف الجاهل الصحيح من السقيم وروي ان سفيان

اگر کوئی شخص یہ شک کرے کہ جو شخص حدیث مردود بیان کرے اوسمین
کلام کرنی غیبت ہے تو اوسکو یون جواب دینا چاہئے کہ یہ شک باطل ہے کیونکہ
اہل علم نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ یہ کام رعایت دین اور خیر خواہی مسلمانون
کیلئے واجب ہے اور تحقیق حدیث کہی ہمکو قاضی احمد بن کامل نے اوسکو ابو سعید ہروی
نے اوسکو ابو بکر بن خلاد نے کہا ابو بکر بن خلاد نے مینے یحیی بن سعید قطان
سے کہا کیا تو خوف نہین کرتا اون شخصون سے جنکی تو حدیث چھوڑ
دیتا ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک تیری مخاصم ہونگی کہا اوسنے اونکا مخاصم
ہونا میرے نزدیک بہتر ہے اسی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے
مخاصم ہون اور کہین کہ میری حدیث سے تو نے کذب کیون نہ دور کیا- کہا
اوسنے اور جب تھوڑی شئی بی قدر پر جھوٹھی گواہ ہون تو اونکا حال ظاہر کرنا
واجب ہے پس جو شخص رسول اللہ پر جھوٹھ بولیگا تو اوسکا کشف حال بطریق
اولی واجب ہوگا کیونکہ گواہ جب اپنی گواہی مین جھوٹھ بولے تو اوسکا کذب اوس محکوم علیہ
سے تجاوز نہین کرتا اور کاذب جو رسول اللہ پر ہو وہ حلال کو حرام اور حرام
کو حلال کردیتا ہے اور اپنی جگہ آگ مین بناتا ہے پس کیونکر ایسے شخص کا
حال جو اپنی جگہ آگ مین بسبب کذب بولنے کے نبی علیہ السلام پر بنا چکا
ہو ظاہر کرنا ناجائز ہوگا- پھر سفیان ثوری سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے
تھے فلان (شخص) ضعیف ہے اور فلان قوی ہے اور فلانے سے حدیث لو اور فلانی
سے نہ لو اور اسکو غیبت نہ جانتا تھا- کہا اوسنے امام مالک اور سعد اور ابن عیینہ
سے ایک آدمی کا سوال ہوا جو حدیث مین قوت نہ رکھتا تھا پس سب نے
سائل سے کہا کہ اوسکا احوال بیان کر- کہا اوسنے شعبہ سے پوچھا گیا
کہ جو تو لوگون مین کلام کرتا ہے کیا یہ غیبت نہین پس کہا اوسنے اے احمق
یہ دین ہے اور چھوڑنا موجب خوف کا ہے- کہا اوسنے محمد بن بندار جرجانی
نے احمد بن حنبل سے کہا مین اپنے نفس پر یہ بات کہنی سخت دشوار جانتا
ہون کہ فلان ضعیف ہے اور فلان جھوٹھا ہے پس امام احمد نے کہا جب چپ تو رہیگا
تو جاہل کیونکر سقیم کو صحیح سے پہچانے گا- اور روایت کی گئی ہے کہ سفیان

ولو على اقل وجوه الروايات لقوله عليه السلام
(من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) وفی بعض الروايات
من كذب علی مطلقا من غير تقييد
فصل قال الجوزقانی بسنده الی ابی
العباس السراج يقول شهدت محمد بن اسمعيل
البخاری ودفع اليه كتاب من ابن كرام يسأله عن احاديث
منها حديث الزهری عن سالم عن ابيه مرفوعا الايمان
لا يزيد ولا ينقص فكتب محمد بن اسمعيل البخاری علی ظهر
كتابه من حدث بهذا استوجب له الضرب الشديد و
الحبس الطويل اورده الذهبی فی الميزان وفی الميزان
ايضا قال ابو داؤد سمعت يحيی بن معين يقول فی
سويد الانباری هو حلال الدم وقال الحاكم انكر علی
سويد حديثه فيمن عشق وعف وكتم وقال يحيی بن معين
لما ذكر له هذا الحديث لو كان لی فرس ورمح غزوت سويدا
وفی الميزان ايضا قيل لابن عتيبة روی معلی بن هلال
عن ابن ابی نجيح عن مجاهد عن عبد الله قال التقنع
من اخلاق الانبياء فقال ابن عتيبة ان كان المعلی حدث
بهذا الحديث عن ابن ابی نجيح ما الحجة ان يضرب عنقه
واخرج العقيلی عن عائشة قالت كان رسول الله عليه
السلام اذا اطلع علی احد من اهل بيته كذب بكذبة
لم يزل معرضا عنه حتی يحدث الله توبته واخرج العقيلی ايضا
انه عليه السلام ابطل شهادة رجل فی كذبة قال معمر لا
ادری ما تلك الكذبة اكذب علی الله ام كذب علی رسول
الله صلی الله تعالی عليه وسلم **فصل** قال الدارقطنی

ایک طریقے سے ہو کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے جو شخص قصداً مجھ
پر جھوٹھ بولی وہ اپنی جگہہ آگ مین بنائے۔ اور بعض روایتون میں یہ
ہے جو شخص مجھ پر جھوٹھ بولی سوائے قید متعمدا وغیرہ کی **فصل**
جوزقانی نے سند ابی العباس سراج تک بیان کرکے کہا ہے
کہ اوس نے کہا مین محمد بن اسمعیل بخاری کی خدمت مین حاضر
ہوا۔ اوسوقت اونکی پاس ایک کتاب ابن کرام کی طرف سے
آئی تھی جسمین اوس نے چند حدیثین پوچھی تھین ایک اونمین یہ تھا
جو زہری سالم سے اور سالم اپنے باپ سے مرفوع روایت کرتا ہے
ایمان کمی اور زیادتی قبول نہین کرتا پس محمد بن اسمعیل بخاری نے اوس کتاب کی پشت
پر لکھدیا کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے مین اوسکیلئے سخت مار اور لمبی قید
واجب کہتا ہون۔ ذہبی میزان مین یہ نقل لایا ہے اور یہ بھی میزان مین ہے کہا
ابو داؤد نے یحییٰ بن معین سے مینے سنا کہتے تھے سوید انباری کا خون حلال ہے
اور کہا حاکم نے مین سوید کی حدیث کا انکار کرتا ہون اوس شخص کے
حق مین کہ عاشق ہوا اور بچا اور چھپایا یحییٰ بن معین کے جب پاس یہ
حدیث ذکر کی گئے فرمایا اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو مین سوید کے ساتھ
جنگ کرتا۔ اور یہ بھی میزان مین ہے ابن عتیبہ سے کہا گیا معلی بن ہلال نے
ابن ابی نجیح سے اونسے مجاہد نے اونسے عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اوڑھنی
پہننا اخلاق انبیا سے ہے پس ابن عتیبہ نے فرمایا اگر معلی یہ حدیث ابن ابی نجیح
سے بیان کرتا ہے تو مین اوسکی قتل مین کچھ حجت نہین کرتا۔ اور عقیلی نے
حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اہلبیت
پر جھوٹھ کا ظن کرتے (کہ مثلاً فلان آدمی نے جھوٹھ بولا ہے) تو اوس سے
اعراض کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ اوسکے توبہ اوتارتا اور عقیلی نے یہ بھی روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی گواہی
اوسکے جھوٹھ کی سبب باطل کردی معمر کہتا ہے مین نہین جانتا کہ یہ
اوسنے اللہ تعالیٰ پر بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر **فصل** کہا امام دارقطنی

هذا الحديث فقال احمد بن حنبل و يحيى بن معين فقال
انا يحيى بن معين وهذا احمد بن حنبل ما سمعنا بهذا
قط في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كان
لا بد والكذب فعلى غيرنا فقال له انت يحيى بن معين قال
نعم قال لم ازل اسمع ان يحيى بن معين احمق ما تحققته
الا الساعة فقال له يحيى كيف علمت اني احمق قال كأن
ليس في الدنيا يحيى بن معين واحمد بن حنبل غيركما قد
كتبت عن سبعة عشر احمد بن حنبل ويحيى بن معين
فوضع احمد كمه على وجهه وقال دعه يقوم فقام
كالمستهزئ بهما وعن الطرطوشي لما دخل سليمان بن
مهران الاعمش البصرة نظر الى قاص يقص في المسجد فقال
حدثنا الاعمش عن ابي اسحق عن ابي وائل فتوسط
الاعمش الحلقة وجعل ينتف شعر ابطه فقال له القاص
يا شيخ الا تستحي نحن في علم وانت تفعل مثل هذا فقال له
الاعمش الذي انا فيه خير من الذي انت فيه قال كيف
قال لاني في سنة وانت في كذب انا الاعمش وما حدثتك
مما تقول شيئا وقال الذهبي في الميزان قال جعفر بن
الحجاج الموصلي قدم علينا محمد بن عبد الله السمرقندي
موصل وحدث باحاديث مناكير فاجتمع جماعة من
الشيوخ وصرنا اليه لننكر عليه فاذا هو في خلق من
العامة فلما ابصرنا من بعيد علم انا جئنا لننكر
فقال حدثنا قتيبة عن ابن لهيعة عن ابي الزبير عن
عن جابر انه عليه السلام قال القرآن كلام الله غير
مخلوق فلم نحسن ان نتقدم عليه خوفا من العامة و
رجعنا وعن الشعبي دخلت في مسجد اصلي فاذا الى

کہا اوسنے احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے کہا یحییٰ بن معین میں ہوں
بن معین اور یہ احمد بن حنبل ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیثوں میں یہ حدیث کبھی نہیں سنی اگر تونے ضرور جھوٹ ہی بولنا ہے
تو ہمارے غیر پر بولنا پھر اوسنے کہا تو یحییٰ بن معین ہے کہا اوسنے ہاں پھر کہا
اوسنے میں ہمیشہ سے سنتا تھا کہ یحییٰ بن معین احمق ہے لیکن اب
یقین ہو گیا پس یحییٰ نے اوسکو کہا تونے کسطرح معلوم کیا کہ میں احمق ہوں
اوسنے کہا کیا دنیا میں سوائے تم دو نوں کی اور کسی کا نام یحییٰ بن معین اور احمد بن
حنبل نہیں میں نے یہ حدیث سترہ احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین سے لکھی ہے
پھر امام احمد نے آستین اپنی منہ پر رکھی اور کہا یحییٰ کو چھوڑ اسکو جانے پس اونکو
ٹھٹھا کرتے ہوئے چلا اور طرطوشی سے ہے جب سلیمان ابن مہران یعنی اعمش
بصرہ میں داخل ہوا تو اوسنے دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں قصہ بیان کر رہا ہے
کہ کہا اوسنے حدیث کی ہمکو اعمش نے ابی اسحق سے اوسنے ابی وائل سے الخ
پس اعمش بیچ حلقہ کی بیٹھ کر بغلوں کے بال اوکھیڑنے شروع کیے تب قصہ
خوان نے اعمش سے کہا اے شیخ کیا تو شرم نہیں کرتا کہ ہم علم کی باتیں کر رہے
ہیں اور تو ایسا کرتا ہے اعمش نے کہا جسکام میں میں مشغول ہوں وہ بہتر ہے اوس سے
کہ جسمیں تو ہے اوسنے کہا کسطرح کہا اعمش نے اسلیے کہ میں سنت میں مشغول
ہوں اور تو جھوٹ میں کیونکہ میں اعمش ہوں اور میں نے تیرے پاس کبھی یہ حدیث بیان
نہیں کی اور امام ذہبی میزان میں لکھتے ہیں جعفر بن حجاج موصلی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس
محمد بن عبد اللہ سمرقندی موصل میں آیا اور منکر حدیثیں بیان کرنے لگا ایک جماعت شیوخ کی
جمع ہوئے اور ہم سب ملکر اوسکے طرف چلے تاکہ اوس پر اوسکے حدیثوں کا انکار کریں جاکر
دیکھا تو عام آدمیوں میں بیٹھا ہے جب اوسنے ہمکو دور سے آتے دیکھا تو معلوم کر گیا کہ ہم
پر انکار کرنیکے لیے آتے ہیں تب اوسنے یہ حدیث شروع کی حدیث کی ہمکو قتیبہ نے
ابن لہیعہ سے اوسنے ابی الزبیر سے اوسنے جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قرآن اللہ
کی کلام ہے مخلوق نہیں پس ہم اوسکے پاس آنے کی بسبب ہجوم عام آدمیوں کے دلیری نہ کر سکے اور
واپس چلے گئے اور شعبی سے ہے کہ میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کیلیے داخل ہوا

الثوری هو برجل فقال کذاب والله لولا انه لا یحل لی ان اسکت لسکت وعن الشافعی اذا علم الرجل من محدث الکذب لم یسعه السکوت علیه ولا یکون ذلک غیبة فان مثل العلماء کالنقاد فلا یسع الناقد فی دینه ان لا یبین الزیوف من غیره وکان شعبة بن الحجاج یقول تعالوا نغتاب فی دین الله وکذا روی عن ابن عیینة وفی المیزان قال ابن حبان سمعت جعفر بن ابان المصری یقول علی منبر مکة حدثنا محمد بن رمح حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر مرفوعا (من سر المؤمن فقد سرنی ومن سرنی فقد سر الله) الحدیث وبه ینادی یوم القیمة این بغضاء الله فیقوم سؤال المساجد فقلت یا شیخ اتق الله ولا تکذب علی رسول الله فقال لست منی فی حل انتم تحسدونی لاسنادی فلم ازل به حتی حلف ان لا یحدث بمکة بعد ان خوفته بالسلطان مع جماعة **فصل** روی انه صلی احمد بن حنبل ویحیی بن معین فی مسجد الرصافة فقام بین ایدیهم قاص فقال حدثنا احمد بن حنبل ویحیی بن معین قالا حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال لا اله الا الله خلق الله تعالی من کل کلمة منها طیرا منقاره من ذهب وریشه من مرجان واخذ فی قصة نحو من عشرین ورقة فجعل احمد بن حنبل ینظر الی یحیی ویحیی ینظر الی احمد فقال له انت حدثته بهذا فقال والله ما سمعت بهذا الا الساعة (فلما فرغ من قصة اخذ القطیعات ثم قعد ینتظر بقیتها قال له یحیی بن معین بیده تعال فجاء متوهما لنوال فقال له یحیی من حدثک

تو رمی ایک آدمی پر گذری پس فرمایا قسم اللہ کی یہ کذاب ہے اگر چپ کرنا منع نہ ہوتا تو مین چپ کرتا۔ اور امام شافعی سے ہے جب کوئی شخص کسی محدث مین جہوٹھ معلوم کرے تو اوسکو اوسپر چپ کرنا جائز نہین اور یہ غیبت نہوگا اسلیئے کہ علما پرکہنے والے کے طرح ہین پس جو شخص اپنے دین مین پرکہنے والا ہو اوسکو گنجایش نہین کہ ردی کو کہرے سے بیان نہ کرے۔ اور شعبہ بن حجاج کہتے تھے آؤ دین اللہ مین غیبت کرین اور ایسا ہی ابن عیینہ سے مروی ہے اور میزان مین ہے کہا ابن حبان نے مینے جعفر بن ابان مصری کو مکہ مین یہ پڑہتے سنا حدیث کی ہمکو محمد بن رمح نی اوسنے کہا حدیث کی ہمکو لیث نی نافع سے اوسنے ابن عمر سے مرفوع بیان کی ہے جسنے مومن کو خوش کیا اوسنے مجھکو خوش کیا اور جسنے مجھکو خوش کیا اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا (الحدیث) اور اسی سند سے کہتا تھا قیامت کے دن آواز کیا جائیگا کہان ہین اللہ کے دشمن پس سوالی مسجدونکی کہڑے ہونگے مینے کہا اے شیخ اللہ سے ڈر اور رسول اللہ پر جہوٹ مت کہہ اوسنے کہا نہین تو مجھسے حلت مین تم میرے اسناد کیلئے میرا حسد کرتے ہو مینے اسکے مفارقت نہ کی یہانتک کے اوسنے قسم کی کہ مین مکہ مین حدیث بیان نکرونگا جبکہ مینے اوسکو اوسکے ساتہیونکو بادشاہ کا خوف دلایا **فصل** روایت کیگئی ہے کہ امام احمد بن حنبل و یحیی بن معین نے مسجد رصافہ مین نماز پڑھی پہر اونکے سامنے ایک قصہ بیان کرنیوالا کہڑا ہوا اور کہا حدیث کی ہمکو احمد بن حنبل و یحیی بن معین نے ان دونو نے عبدالرزاق نے معمر سے اور اوسنے قتادہ سے اوسنے انس سے کہا انس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہے لا الہ الا اللہ تو اللہ تعالی اوسکے ہر ایک کلمہ سے جانور پیدا کرتا ہے چونچ اوسکی سونیکی اور اوسکی داڑہی اور گلیونسے الخ تو اوسنے اس قصہ کی قریب بیس ورقون کے بیان کیئے پس امام احمد بن حنبل یحیی کیطرف دیکھنے لگے اور کہا تو نے اوسکو یہ حدیث بیان کی ہے کہا اوسنے قسم اللہ کی مینے نہین سنی یہ حدیث مگر اس ساعت جبکہ وہ اپنے قصہ سے فارغ ہوا اور پیسے لیلئے اور بیٹھکر باقی پیسون کی انتظار کرنے لگا تو یحیی بن معین نے ہاتھ سے اوسکو بلایا وہ بخشش کا گمان کرکے آیا یحیی نے کہا تجھکو یہ حدیث کس نے بیان کی

ذلك فاصبحوا واذا القرطاس على القبر وفيه صدق
الحسن والحسين وصدق رسول الله عليه السلام قال و
العجب من هذا الذى بلغت به الوقاحة الى ان يصنف مثل
هذا وما كفاه حتى عرضه على كتاب الفقهاء فكتبوا عليه
تصويب هذا التصنيف وقال ابن عقيل اخذ بعض الوعاظ
يقول الله يا موسى من تريد قال اخى هرون يا محمد من تريد
قال عمى وامى يا نوح من تريد قال ابنى يا يعقوب من
تريد قال يوسف قال كلكم تريد منى اين من يريدنى
ثم اخذ وصلك الكرسى صكة وقال يا قارئ اقرأ
تريدون وجهه فقرء القارى وضج المجلس وصعق قوم
وخرقت ثياب قوم بتعبدة ذلك فاعتقد قوم
ان ما ذكره لباب الحق وعين العلم وفى بعض المجامع
ان قاصا جلس ببغداد فروى فى تفسير قوله تعالى
(عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا) انه يجلس معه
على عرشه فبلغ ذلك الامام محمد بن جرير الطبرى
فاحتد من ذلك وبالغ فى انكاره وكتب على باب داره
سبحان من ليس له انيس ولا له فى عرشه جليس فثارت عليه عوام
بغداد ورجموا بيته بالحجارة وعلت عليه

فصل

قال العقيلى بسنده الى حماد بن زيد يقول وضعت
الزنادقة على رسول الله عليه السلام اثنى عشر الف
حديث وقال ابن عدى باسناد الى جعفر بن سليمان قال
سمعت المهدى يقول اقر عندى رجل من الزنادقة انه
وضع اربعمائة حديث فهى تجول فى ايدى الناس واخرج ابن
عساكر عن الرشيد انه جئ اليه بزنديق فامر بقتله
فقال يا امير المؤمنين اين انت عن اربعة آلاف حديث

جب صبح ہوگئے تو لوگون نے ایک کاغذ اوسکی قبر پر پایا اور اوسپر لکھا تھا سچ کہا
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بڑا تعجب ہے اس شخص سے کہ بے حیائی
نے اوسکو ایسی تصنیف کی طرف پہونچایا ہے اور پھر اوسپر کفایت کی یہان
تک کہ اوسنے فقہا لوگون کے پیش کی اور وہون نے اوس تصنیف پر اپنی تصویب
لکھی (یعنے یہ کتاب حق ہے) اور کہا ابن عقیل نے ایک واعظ نے یہ بیان
کرنا شروع کیا کہا اللہ تعالی نے ای موسی تو کسکا ارادہ کرتا ہی کہا اپنے بہائی ہرون
کا ای محمد تو کسکو چاہتا ہی کہا اپنے چچا اور مان کو ای نوح تو کسکو چاہتا ہی کہا اپنے
بیٹے کو ای یعقوب تو کسکی خواہش کرتا ہی کہا یوسف کے کہا اللہ نے ہر ایک تم میں سے
ہے کسی کی خواہش کرے خاص مجہکو کون چاہتا ہی پہر وہ واعظ کہڑا ہوا اور کرسی پر ہاتہ
مارا اور کہا اے قاری پڑہ کہ تم اللہ کو چاہتے ہو پہر قاری نے پڑہا اور اہل مجلس میں شور ہوا اور
ایک قوم بیہوش ہو گئی اور ایک قوم نے کپڑے پہاڑے بسبب اوسکی فریب کے پس قوم
نے یقین کر لیا کہ جو کچہہ اوس نے ذکر کیا ہی حق ہے اور عین العلم ہی اور بعض مجلسونکا
ذکر ہی کہ ایک قصہ خوان بغداد میں بیٹہا اور اوسنے اس آیت عسی ان یبعثک ربک
مقاما محمودا قریب ہے کہ تیرا رب تجہکو مقام محمود پر اوٹہائیگا) کی تفسیر میں بیان
کیا کہ آنحضرت اللہ تعالی کے ساتہ عرش پر بیٹہینگے پس یہ خبر امام محمد بن جریر طبری
کو پہونچی اور کہڑا ہوا اور اوسکی انکار میں مبالغہ کیا اور اوس نے دروازہ پر
لکہا پاک ہی وہ ذات کہ جسکا کوئی انیس نہیں ہی اور نہ کوئی اوسکے عرش پر جلیس ہے
ہوا اس پر عوام الناس بغداد کی جہپٹ پڑی اور اوسکے گہر کو پتہرون سے رجم کیا یا کہ
پتہرون سے اوسکے دروازہ کو بند کر دیا اور اوسپر غالب آگئے فصل عقیلی نے حماد بن زید
تک سند بیان کی کہا ہی کہ کہا حماد نے زندیقون نے بارہ ہزار حدیث وضع کی
ہے اور ابن عدی نے جعفر بن سلیمان تک سند بیان کی کہا ہی کہ کہا اوس نے
میں نے مہدی سے سنا ہی کہتا تہا ایک زندیق نے میرے پاس اقرار کیا ہی کہ میں نے چار سو حدیث
بنائی ہے اور وہ لوگون میں پہیل رہی ہین اور ابن عساکر نے رشید سے
نقل کیا ہے کہ اوسکی پاس ایک زندیق لایا گیا اوس نے اوسکے قتل کا حکم کیا
اوس نے کہا ای امیر المومنین تو کیا کریگا چار ہزار حدیث کو

جنبی شیخ عظیم اللحیة قد اطاف به قوم فحدثهم
فقال حدثنی فلان عن فلان یبلغ به النبی علیه السلام
ان الله خلق صورین له فی کل صور نفختان نفخة
الصعق ونفخة القیمة قال الشعبی فلم اضبط نفسی ان
خففت صلوتی ثم انصرفت فقلت یا شیخ اتق الله
ولا تحدثن بالخطأ ان الله لم یخلق الا صورا واحدا
وانما هی نفختان نفخة الصعق ونفخة القیمة فقال
لی یا فاجر انما یحدثنی فلان وترد علی ثم رفع نعله فضربنی
بها وتتابع القوم علی ضربا معه فوالله ما اقلعوا عنی
حتی حلفت لهم ان الله تعالی خلق ثلاثین صورا له
فی کل صور نفخة فاقلعوا عنی وقال الحافظ ابوبکر
الخطیب البغدادی باسناده الی محمد بن یونس الکدیمی
قال کنت بالاهواز فسمعت شیخا یقص فقال لما زوج
النبی علیه السلام علیا فاطمة امر الله شجرة طوبی ان
تنثر لؤلؤ الرطب یتهاداه اهل الجنة بینهم فی الاطباق
فقلت له یا شیخ هذا کذب علی رسول الله علیه السلام
فقال ویلک اسکت حدثنیه الناس وقال ابن الجوزی
وقد صنف بعض قصاص زماننا کتابا فذکر فیه ان
الحسن والحسین دخلا علی عمر وهو مشغول ثم انتبه لهما
وقبلهما ووهب لکل واحد منهما الفا فرجعا فاخبرا
اباهما فقال سمعت رسول الله علیه السلام یقول عمر نور
الاسلام فی الدنیا وسراج اهل الجنة فی العقبی فرجعا
الی عمر فحدثاه فاستدعی دواة وقرطاسا وکتب حدثنی
سید شباب اهل الجنة عن ابیهما عن رسول الله علیه
السلام انه قال کذا وکذا فاوصی ان یجعل فی کفنه ففعل

دیکھا کہ میری ایک طرف شیخ بڑی داڑھی والا بیٹھا ہے اور اوسکے گرد ایک
قوم ہے یہ وہ اونکو حدیث سنانے لگا کہا اوسنے حدیث کی ہمکو فلانے فلانے
سے تاکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک اوسنے سند بیان کی کہ فرمایا آنحضرت نے
اللہ تعالی نے دو صور پیدا کئے ہیں ہر صور میں دو پھونک ہے ایک پھونک صعق کا جس سے
تمام آدمی بیہوش ہونگے اور دوسرا قیامت کا جس سے تمام کھڑے ہونگے شعبی نے کہا کہ
اپنے نفس کو قابو نہ کر سکا اور نماز میں جلدی کرکے اوسکی طرف لوٹ بیٹھا اور کہا میں نے
ای شیخ اللہ سے ڈر اور جھوٹی حدیثیں بیان نہ کر کیونکہ اللہ تعالی نے نہیں پیدا کی مگر ایک صور
اور پھونک دو ہیں ایک صعق کا اور دوسرا قیامت کا مجھے کہنے لگا ای فاجر مجھے فلانے
شخص بیان کرتا ہے اور تو مجھ پر رد کرتا ہے پھر جوتا پکڑ کر مجھے مارنے لگا اور قوم کے
اوسکی ہمراہ ہو کر مجھے مارنے لگی قسم اللہ کی مجھے اونہوں نے نہ چھوڑا یہانتک کہ
میں قسم کی کہ اللہ تعالی نے تیس صور پیدا کئے ہیں ہر صور میں ایک پھونک ہے
تب اونہوں نے مجھے چھوڑا اور حافظ ابوبکر خطیب بغدادی نے اسناد محمد بن یونس کدیمی
تک بیان کی کہا کہ میں اہواز میں تھا میں نے سنا کہ ایک شیخ قصہ بیان کر رہا ہے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کا نکاح علی سے کیا تو اللہ تعالی نے
درخت طوبی کو حکم کیا کہ موتی تر گرائے تاکہ اہل جنت اونکو طشت میں رکھ کر ہدیہ
بنائیں میں نے اوسکو کہا ای شیخ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کذب ہے کہا اوسنے چپ
یہ لوگوں کی باتیں ہیں اور ابن جوزی نے کہا ہے کہ بعض قصہ خوانوں نے ہمارے زمانہ
میں ایک کتاب بنائی ہے اوس میں اوسنے ذکر کیا ہے کہ امام حسن اور حسین ایک دفعہ
حضرت عمر کے پاس گئے اور وہ اپنے کام میں مشغول تھے پھر اونہوں نے معلوم کیا کہ آئے
ہوئے اور اونکو چوما اور ہر ایک کو ہزار (دینار یا درہم یا کچھ اور) بخشا پھر اون دونوں نے
نے لوٹ کر اپنے باپ کو خبر دی تب حضرت علی نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا ہے کہتے تھے (عمر دنیا میں اسلام کا نور ہے اور آخرت میں اہل
جنت کیلئے چراغ ہے) پھر دونو صاحبزادوں نے حضرت عمر سے یہ حدیث بیان کی اونہوں نے
کاغذ دوات منگوا کر لکھا کہ حدیث کی مجھکو جنتی جوانوں میں سردار نے اپنے باپ سے انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث کو اور وصیت کی کہ یہ حدیث میرے کفن میں رکھی جاوے

فترتفع فی نفسك ثم تقص فترتفع فی نفسك حتی
یخیل لك انك فوقهم بمنزلة الثریا فیضعك الله
تحت اقدامهم یوم القیمة بقدر ذلك وروی الطبرانی
بسند جید عن عمرو بن دینار ان تمیما الداری
استاذن عمر فی القصص فابی ان یاذن له ثم استاذنه
فقال ان شئت واشار بیده الذبح قال العراقی فانظر
توقف عمر فی اذنه فی حق رجل من الصحابة الذین
کل واحد منهم عدل مؤتمن واین مثل تمیم فی
التابعین ومن بعدهم واخرج ابن عساکر عن بکیر
ان تمیما الداری استأذن عمر فی القصص فقال له عمر
اتدری انك ترید الذبح ما یؤمنك ان ترفع نفسك حتی
تبلغ السماء ثم یضعك الله واخرج ابن عساکر عن حمید
بن عبد الرحمن ان تمیما الداری استأذن عمر فی القصص
سنین فابی ان یاذن له فاستأذنه فی یوم واحد فلما
اکثر علیه قال له ما تقول قال اقرأ علیهم القرآن وآمرهم
بالخیر وانهاهم عن الشر قال عمر ذلك الذبح ثم قال
عظ قبل ان اخرج فی الجمعة فکان یفعل ذلك یوما
واحدا فی الجمعة واخرج ابن عساکر عن ابی سهل بن مالك
عن ابیه عن تمیم الداری انه استاذن عمر فی القصص
فاذن له ثم عدا علیه بعد فضربه بالدرة قلت ولعله زاد
علی جلوسه المرة وروی ابن ماجه بسند حسن عن ابن
عمر قال لم یکن القصص فی زمن رسول الله علیه السلام
ولا زمن ابی بکر ولا زمن عمر وکذا رواه احمد والطبرانی عن
السائب بن یزید وروی الطبرانی من طریق مجاهد
وروی هذا عن العبادلة ای عبد الله بن عمر وعبد الله بن

تیرا نفس بلند ہوگا پہر قصہ کریگا پہر بلند ہوگا یہانتک کہ تو خیال کریگا کہ مین
ثریا کیطرح انکے اوپر ہون پس اللہ تعالی تجہکو اسی قدر کیموافق قیامت کے
روز انکے قدمونکے نیچے رکہیگا اور طبرانی نے باسند جید عمرو بن دینار سے
روایت کی ہی کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے وعظ کی بابت اذن مانگا انہون نے
نہ اذن دیا پہر اذن مانگا کہا عمر نے اگر تو ذبح ہونا چاہتا ہے (تو خیر) اور ہاتھ
سے گردن کیطرف اشارہ کیا عراقی کہتا ہی خیال کر کہ حضرت عمر نے صحابی
مرد کو وعظ کا اذن نہ دیا حالانکہ ہر ایک صحابیون مین سے عادل ور امین ہے اور
کہان ہے کوئی مثل تمیم تابعین مین اور انکے پیچہے والون مین۔ اور ابن عساکر نے
بکیر سے روایت کی ہی کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے وعظ کیلئے حکم مانگا اوسکو
حضرت عمر نے کہا کیا تو ارادہ ذبح ہونیکا رکہتا ہی تیرے نفس کا بلند ہونا تجہے
بے غم نہین کرتا کہ تو آسمان تک پہونچے پہر تجہے اللہ تعالی گرا دیگا اور ابن عساکر
نے حمید بن عبد الرحمان سے روایت کی ہے کہ تمیم داری حضرت عمر سے کئی
سال تک وعظ کی بابت اذن مانگتا رہا اور وہ انکار کرتے رہے تا کہ ایک
روز اوس نے اذن مانگا جب اوس نے بہت دفعہ کہا تو حضرت عمر نے کہا تو کیا
کہتا ہی کہا اوسنے مین اونپر قرآن پڑہونگا اور اونکو نیکی کا حکم کرونگا اور برے
کامون سے منع کرونگا کہا عمر نے یہ ذبح ہونا ہی پہر وعظ کر جمعہ کی روز میرے نکلنے سے پہلے
پس وہ جمعہ کی روز کیا کرتا تہا اور ابن عساکر ابی سہل بن مالک سے وہ اپنے
باپ سے وہ تمیم داری سے روایت کی ہے کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے
وعظ کی بابت حکم مانگا اوسکو حکم دیا پہر ایک روز اوسپر گذری تہی اوسکو
درون سے مارا مین کہتا ہون شاید اوسنے مجلس مقررہ پہ زیادتی کی ہو
اور ابن ماجہ نے سند حسن سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نہین
تہے وعظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور نہ ابو بکر کے زمانہ
مین اور نہ عمر کے زمانہ مین اور ایسے ہی احمد اور طبرانی نے
سائب بن یزید سے روایت کی ہے۔ اور طبرانی نے مجاہد کے طریق
سے یعنے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن +

ومنتها فيكم احرم فيها الحلال واحل فيه الحرام ما
قال النبي عليه السلام منها حرفا فقال الرشيد اين انت
يا زنديق عن عبد الله بن المبارك وابن اسحق الغوارے
يتخلانه فيخرجانه حرفا حرفا وفي كتاب العقيلي عن علي
بن عبد الرحمن الواسطي انه قال عند موته وضعت في
فضل علي سبعين حديثا واخرج الخطيب عن الربيع بن
خيثم ان من الحديث حديثا له ضوء كضوء النهار تعرفه
وان من الحديث حديثا له ظلمة كظلمة الليل تنكره

فصل ولما كان اكثر القصاص والوعاظ جاهلين
بالتفسير وروايته وبالحديث ومراتبه ورد لا يقص على
الناس الا اميرا ومأمورا ومراء رواه ابن ماجة بسند
صحيح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ولابي داود
بسند جيد عن عوف بن مالك بلفظ مختال بدل
مراء وللطبراني عن عبادة بن الصامت بلفظ متكلف
وروى الطبراني عن جناب بن الارت مرفوعا ان بني اسرائيل
لما هلكوا قصوا قال الزين العراقي ومن آفات القصاص
ان يحدثوا كثيرا من العوام بما لا يبلغه العقول ولا فهامهم
فيبلغوا في الاعتقاد السيئة هذا لو كان صحيحا فكيف
اذا كان باطلا وقد قال ابن مسعود ما انت محدث قوما
حديثا لا تبلغه عقولهم الا كان لبعضهم فتنة رواه
مسلم في مقدمة صحيحه قلت ومن آفاتهم ان يدخل
عليهم العجب والغرور في سائر الامور فروى الامام
احمد بسند صحيح عن الحارث بن معاوية انه ركب
الى عمر بن الخطاب فسأله عن القصص قال ما شئت قال
انا اردت ان انتهي الى قولك قال اخشى عليك ان تقص

احوال واعظون کا

جنکو مینے بنایا ہے او نمین حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا ہے او رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایک حرف بھی نہین رشید نے اوسکو جواب دیا او عبد اللہ بن مبارک
اور ابن اسحق غواری کے خبر نہین رکھتا کہ وہ دونو ہر ایک کو ایک ایک حرف کر کے
علیحدہ کر دینگے۔ اور عقیلی کی کتاب مین یعلی بن عبد الرحمن واسطی سے ہے کہ
اوسنے موت کے وقت کہا کہ مینے علی کی فضیلت مین ستر حدیثین بنائی ہین
اور خطیب نے ربیع بن خیثم سے نقل کیا ہے کہ بعض حدیثین جنکی روشنی دن
کیسی روشنی ہے تو پہچانتا ہے اور بعض حدیثین جنکا اندہیرا رات جیسا
اندہیرا ہے تو انکار کرتا ہے **فصل** اور جب کہ بہت قصہ خوان اور واعظ
تفسیر روایت اور حدیث اور اوسکی مراتب سے جاہل ہوتے ہین اسی لئے
وارد ہوا ہے کہ آدمیون پر قصہ نہین بیان کرتا مگر امیر یا جسکو حکم ہوا ہو یا ریاکار
ابن ماجہ نے سند صحیح سے عمرو بن شعیب سے اوسنے باپ سے اوسنے دادا سے روایت کی
ہے اور ابو داؤد مین جید سند کیساتھ عوف بن مالک سے مرائی کے بدلے لفظ
مختال کا ہے (یعنے دونو کی ایک ہین) اور طبرانی مین عبادہ بن صامت
سے لفظ متکلف ہے (یعنے تکلف سے باتین بنانی والا) اور طبرانی نے خباب
بن ارت سے مرفوع روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل بسبب قصہ خوانی کی ہلاک ہوئے
کہا زین عراقی نے قصہ خوانون کی آفتون سے یہ ایک آفت ہے کہ عوام الناس
کو ایسی حدیثین سناتے ہین جنکو عقل اور فہم نہین پہونچتی اس سبب سے
اونکی اعتقاد بری ہو جاتے ہین جب صحیح حدیث کی بیان کرنے سے یہ آفت
ہے تو باطل کا کیا حال ہے اور ابن مسعود نے کہا ہے جب تو کسی قوم کو ایسی
حدیث سنائے کہ جسکو عقل نہ پہونچ سکے تو بعضونکے لئے وہ فتنہ ہو تو اسکو
اسکو امام مسلم نے مقدمہ صحیح مین بیان کیا ہے مین کہتا ہون ہے کہ اونکی
آفتون سے ہے کہ اونکی دل مین خود پسندی اور غرور تمام کامون مین ہو جاتا ہے
امام احمد نے باسند صحیح حارث بن معاویہ سے روایت بیان کی ہے کہ حارث عمر بن خطاب کے طرف سوار
ہو کر گیا اور اونسے قصہ خوانی کی بابت پوچھا اونہون نے کہا تو کیا ارادہ رکھتا ہے کہا مین ارادہ رکھتا
ہون کہ آپکے قول کیطرف انتہا کرون کہا عمر نے مین تجھپر یہ خوف کرتا ہون کہ جب قصہ کریگا تو

فانصتوا وانشتو واخرج المروزی عن سالم ان
ابن عمر کان یلقی خارجا من المسجد فیقول ما اخرجنی
الا صوت قاصکم هذا واخرج ایضا عن مجاهد قال جاء
رجل قاص فجلس قریبا من ابن عمر فقال له قم فابی ان
یقوم فارسل الی صاحب الشرط وارسل الیه شرطیا فاقامه
وروی عن الحسن ان القصص بدعة وان رفع الصوت
بالدعاء لبدعة وان مد الایدی بالدعاء لبدعة وان
اجتماع الرجال والنساء لبدعة ومن اللطائف انه
کان فی مسجد الکوفة قاص یقال له زرعة فارادت
ام ابی حنیفة ان تستفتی فی شئ فافتاها ابو حنیفة
رحمه الله فلم تقبل وقالت ما اقبل الا ما یقول زرعة
القاص فجاء بها ابو حنیفة رحمه الله الی زرعة فقال
هذه امی تستفتیک فی کذا وکذا فقال انت اعلم منی
وافقه فافتها انت فقال ابو حنیفة قد افتیتها بکذا
وکذا فقال زرعة القول کما قال ابو حنیفة فرضیت
انصرفت واخرج ابن عدی عن الحسین الکرابیسی قال
کان ببغداد قاص یقال له ابو مرحوم القاص یجتمع
الناس الیه فقال یوما سلونی عن التفسیر وتفسیر
التفسیر فقام رجل من وراء الدار الذین فقال یا ابا
مرحوم اصلحک الله فقال اطعنه یا ابن الفاعلة
فقال له رجل دعا لک ثم تقول له مثل هذه المقالة
فقال نعم الم تسمع قول الله تعالی (ان الذین ینادونک
من وراء الحجرات اکثرهم لا یعقلون) فقال ماذا
تقول فی المزابنة والمحاقلة قال خلق الثیاب عند السماسرة
والمزابنة ان تسمی اخاک المسلم زبونا **فصل**

تو چپ رہو یا لوگوں کو پراگندہ کرو اور مروزی نے سالم سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ
ابن عمر مسجد سے نکلتے تھے تو اونہوں نے کہا مجھکو مسجد سے تمہارے واعظ نے
نکالا ہے اور اونہوں نے مجاہد سے بھی نقل کیا ہے کہ ایک آدمی قصہ خوان آیا اور
عبد اللہ ابن عمر کے پاس بیٹھا عبد اللہ نے کہا کھڑا ہو تو اوس نے کھڑا ہونے سے
انکار کیا پھر اونہوں نے حاکم کی طرف آدمی بھیجا اوس نے سپاہی بھیجا آکر اوسکو اٹھایا
اور حسن بصری سے روایت ہے قصہ خوانی بدعت ہے اور دعا میں اونچی آواز کرنا
بدعت ہے اور ہاتھ پھیلانا دعا میں بدعت ہے اور عورتوں مردوں کا جمع ہونا بدعت
ہے اور لطیفہ ہے کہ مسجد کوفہ میں ایک واعظ تھا اوسکا نام زرعہ تھا پس امام
ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ماں نے ارادہ کیا کہ کسی حادثہ میں مسئلہ پوچھے امام صاحب نے اوسکو
فتوی دیا اوس نے نہ قبول کیا اور کہنے لگی میں نہیں قبول کرونگی مگر جو زرعہ واعظ
کہے گا پس امام صاحب اپنی مائی صاحبہ کو لیکر زرعہ کے پاس آئے اور کہا
کہ یہ میری ماں ہے تجھسے فلانی حادثہ میں مسئلہ پوچھتی ہے پس واعظ نے
کہا آپ مجھسے زیادہ عالم اور زیادہ فقیہ ہو آپ فتوی دیجئے امام صاحب نے
فرمایا میں نے اوسکو اسطرح فتوی دیدیا ہے تو زرعہ نے کہا اسیطرح ہے جس
طرح امام صاحب نے فرمایا ہے پھر وہ راضی ہو گئی اور ابن عدی نے حسین کرابیسی
سے نقل کیا ہے کہ بغداد میں ایک واعظ تھا جسکا نام ابو مرحوم تھا اوسکے
پاس آدمی جمع ہوتے تھے ایک روز اوس نے کہا مجھسے تفسیر پوچھو اور تفسیر کی
تفسیر پس ایک آدمی نے گھر کے پیچھے سے کھڑا ہوا اور کہا یا ابا مرحوم اللہ تعالی
تیرا حال اچھا کرے تو ابا مرحوم نے اوسکو حرام زادہ کہکر طعن دیا پھر اوسکو
کسی آدمی نے کہا اوس نے تو تجھے دعا دی ہے اور تو اوسکو کہتا ہے
کہا ہاں تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے (تحقیق جو
لوگ تجھکو حجروں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں اکثر اونکے بے وقوف
ہیں) پھر کہا اوس نے تو مزابنہ اور محاقلہ کے حق میں کیا کہتا ہے کہا
محاقلہ یہ ہے کہ دلالوں کے نزدیک کپڑے پرانے کرنے اور مزابنہ یہ ہے کہ تو اپنے
مسلمان کو برا نام کہے (غرض کہ دونوں لفظوں کے معنی اوس نے غلط کئے

عباس و عبد الله بن الزبير و عبد الله بن عمرو قالوا قال
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم (القاص ينتظر المقت)
فهذا اخبار عن الغيب فيعد من المعجزات وخرق العادات
واخرج احمد في الزهد عن ابي المليح قال ذكر ميمون القصاص
فقال لا يخطى القاص ثلاثا اما ان يسمن قوله بما
يهزل دينه واما ان يعجب بنفسه واما ان يأمر بما
لا يفعل فلهذا قال عليه السلام (القاص ينتظر المقت)
ثم من جملة الآفات في مجلس القاص ما اخرج المروزي
في كتاب العلم وابو نعيم في الحلية عن ابي قلابة قال
ما امات العلم الا القصاص سنة فلا يتعلق منه
بشئ واخرج ابو نعيم عن سعيد بن عاصم قال كان
قاص يجلس قريبا من مسجد محمد بن الواسع فقال
يوما وهو يوبخ جلساءه مالي ارى القلوب لا تخشع
ومالي ارى العيون لا تدمع ومالي ارى الجلود لا تقشعر
فقال محمد بن واسع يا عبد الله ما ارى القوم اتوا الا
من قبلك اي الذكر اذا خرج من القلب وقع على
القلب واخرج المروزي في كتاب العلم وابو نعيم عن
الاعمش قال سمعت ابراهيم النخعي يقول ما احد
يبتغي بقصصه وجه الله غير ابراهيم ولوددت اني
انفلت منه كفافا لا علي ولا له واخرج ابو نعيم عن
ابراهيم النخعي قال من جلس يجلس اليه فلا تجالسوا
اليه واخرج ابو نعيم في الحلية عن الزهري قال اذا
طال المجلس كان للشيطان فيه نصيب واخرج ابن
المبارك عن عقبة بن المسلم قال الحديث مع الرجل
والرجلين والثلاثة والاربعة واذا عظمت الحلقة

عباس اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عمرو کہا انہوں نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قصہ خوان اسکی عذاب کی انتظاری
کرتا ہی) یہ خبر ہی غیب سے پس معجزات اور خرق عادات سے شمار کی جائیگی اور امام
احمد زہد میں ابی الملیح سے نقل کرتا ہی کہا اونے ذکر کیا میمون نے قصہ خوانوں کا
کہ قصہ خوان تین باتوں سے خطا نہیں کرتا یا تو اپنی بات کو فربہ کرتا ہی اسطرح کہ اپنے
دین پتلا کرتا ہی یا اپنے نفس کو پسند کرتا ہی یا امر کرتا ہی اوسکا خود نہیں کرتا
اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی (قصہ خوان اللہ کے غضب کے
انتظاری کرتا ہی) پہر اون آفتوں سے جو قصہ خوانوں کے مجلسوں میں ہیں ایک
ہے جسکو مروزی نے کتاب العلم میں اور ابو نعیم حلیہ میں ابی قلابہ سے روایت کی ہی کہا
اوسنے نہیں مارا علم کو مگر قصہ خوان اگر کوئی شخص کسی قصہ خوان کے ایک
سال تک صحبت کرے تو کچھہ شی اس سے حاصل نکریگا ابو نعیم نے سعید بن عاصم
سے نقل کیا ہی کہ ایک واعظ مسجد محمد واسع کی قریب بیٹھتا تہا ایک روز
تنبیہ کرکے اپنے ہم نشینوں کو کہنے لگا کیا ہوا مجھے کہ میں دیکھتا ہوں
دلوں کو ڈرتی نہیں اور آنکھیں روتی نہیں اور چمڑے پر رونگٹی نہیں کہڑی ہوتے
محمد بن واسع نے کہا ای عبد اللہ قوم نے کوئی کلمہ تیری دل نکلی نہیں دیکھا
یعنے نصیحت اگر تیری دل سے نکلتی تب اونکے دلپر گرتی اور مروزی کتاب العلم
میں اور ابو نعیم اعمش سے نقل کیا ہی کہا اوسنے سنا میں ابراہیم النخعی کو
کہتی تھے کوئی شخص سوائے ابراہیم کی واعظ سے اللہ کی رضامندی کی طلب نہیں
کرتا باوجود اسکی میں دوست رکھتا ہوں کہ وہ گناہ اور ثواب میں برابر برابر نکلے
نہ اوسپر گناہ ہو اور اوسکو ثواب ہو اور ابو نعیم ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے جو
شخص سلئے بیٹھے کہ اوسکی طرف آدمی بیٹھیں تو اوسکے پاس تم مت بیٹھو
اور ابو نعیم نے حلیہ میں زہری سے نقل کیا ہے کہا اوسنے
جب مجلس لمبی ہو تو اوس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے -
اور ابن مبارک عقبہ بن مسلم سے نقل کرتا ہے بات ایک
آدمی یا دو یا تین یا چار کی ساتھ ہے پس جب حلقہ بڑا ہو جائے

تلميذ السخاوي في مختصر مقاصده والشهور كما قال
العسقلاني في امثلة العرب اخر الدواء الكي **حديث**
آية من كتاب الله خير من محمد وآله قال العسقلاني
لم اقف عليه **حديث** الانبياء قادة والفقهاء سادة
ومجالستهم زيادة موضوع علا قالي الخلاصة **حديث**
ابو حنيفة سراج امتي موضوع باتفاق المحدثين +
حديث ابى الله ان يصح كتابه قال السخاوي لا اعرفه
حديث الابدال من الاولياء له طرق عن انس
مرفوعا بالفاظ مختلفة كلها ضعيف وذكره ابن الديبع
عن ابن الصلاح اقوى ما روينا في الابدال قول علي انه
بالشام يكون الابدال واما الادباء والنجباء والنقباء فقد ذكر
بعض مشائخ الطريقه ولا يثبت ذلك قلت قال
الزركشي في مسند احمد من حديث عبادة بن الصامت
مرفوعا الابدال في هذه الامة ثلاثون مثل ابراهيم
خليل الرحمن كلما مات رجل ابدل الله مكانه رجلا وهو
حسن وله شاهد من حديث ابن مسعود في الحلية قال
السيوطي وله شواهد كثيرة بينتها في التعقبات على
الموضوعات ثم افردتها بتأليف مستقل **حديث**
اتخذوا عند الفقراء ايادي فان لهم دولة يوم القيمة
فاذا كان يوم القيمة نادى مناد سيروا الى الفقراء
فيعتذر اليهم كما يعتذر احدكم الى اخيه في الدنيا
قال العسقلاني لا اصل له وقال السخاوي بعد ايراد
احاديث بمثله وكل هذا باطل وسبق الحكم بذلك
للذهبي وابن تيمية وغيرهما ذكره ابن الديبع قلت
قال شيخ مشائخنا الحافظ جلال الدين السيوطي

شاگرد سخاوی نے اپنے مختصر مقاصد مین کہا ہے اور مشہور یہی ہے جیسا کہ
عسقلانی کہا ہے عرب کی امثال ہے آخر دوا کا داغ ہے **حدیث**
ایک آیۃ کلام اللہ کی بہتر ہے محمد سے اور اوسکی آل سے کہا عسقلانی
نے مین اسپر واقف نہین ہوا **حدیث** انبیا کھینچنے والی ہین اور فقیہ
سردار ہین اور اونکی مجلس علم زیادہ کرتی ہے خلاصہ مین ہے کہ یہ
موضوع ہے **حدیث** ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے باتفاق محدثین
موضوع ہے **حدیث** انکار کیا اللہ نے مگر کہ اپنی کتاب کو صحیح رکھیگا کہا سخاوی
نے مین اسکو نہین پہچانتا **حدیث** ابدال اولیا مین سے ہین بہت طرق
انس سے مرفوعا مروی ہے اسکے سب ضعیف ہین اوسکو ابن دیبع نے ذکر کیا
ہے اور ابن صلاح سے ہے قویتر طریقون سے جو ابدال کی باب مین بیان کیے
ہین علی کا قول ہے کہ شام مین ابدال ہوتے ہین لیکن ادیب اور نجیب اور نقیب
بعض مشایخ نے انکو طرق بیان کیے ہین اور اونسے ثابت کوئی نہین ہین
کہتا ہون زرکشی نے کہا ہے کہ مسند امام احمد مین عبادہ بن صامت سے مرفوع
روایت ہے اس امت مین تیس ابدال ہین ہر ایک مثل ابراہیم خلیل اللہ
کے جب ایک انمین سے مرتا ہے تو اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرا کھڑا کر دیتا ہے یہ
حدیث حسن ہے ابن مسعود کے حدیث جو حلیہ مین ہے اوسکی شاہد ہے امام سیوطی
نے کہا ہے اوسکی بہت شاہد ہین میں نے تعقبات علی الموضوعات مین بیان کیے
ہین پھر مینے ایک رسالہ اس باب مین مستقل لکہا ہے **حدیث**
پکڑو تم فقیرونکے نزدیک نعمتین کیونکہ اونکی لیے قیامت کے دن دولت ہی
پس جب قیامت کا دن ہوگا آوازہ کرنیوالا آوازہ کریگا فقیرونکی طرف چلو پس
ہر ایک اونکی طرف عذر کریگا جیسا کہ ہر ایک تم مین سے دنیا مین اپنے بھائی کیطرف عذر
کرتا ہے کہا عسقلانی نے اوسکا کچھہ اصل نہین سخاوی نے پھر لانے اون احادیث کی
جو اوسکے معنی مین ہین کہا ہے یہ سب باطل ہین ابن دیبع نے ذکر کیا ہے کہ
ذہبی اور ابن تیمیہ اس باب مین ایسا حکم کرنی مین سبقت لے گئے ہین
مین کہتا ہون ہمارے مشایخ کے شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے فرمایا ہی

ولما رأيت جماعة من الحفاظ للسنة جمعوا الاحاديث
المشتهرة على الالسنة وبينوا الصحيح والحسن و
الضعيف وميزوا الموقوف والمرفوع والموضوع بالقاصد
الحسنة سنح بالبال الفاتر اختصار تلك الدفاتر
بالاقتصار على ما قيل فيه انه لا اصل له او موضوع باصله
ليكون سببا للضبط على احسن مصنوع في فصله فان
الاحاديث الثابتة لا تحد ولا تحصى ولا يمكن ان
جمعها يستقصى ثم ما اختلفوا في انه موضوع تركت
ذكره للحذر من الخطاء لاحتمال ان يكون موضوعا من
طريق وصحيحا من وجه اخر فان هذا كله بحسب ما
يظهر للمحدثين من حيث نظرهم الى الاسناد ولا
فلا مطمع للقطع في مقام الاسناد لتجويز العقل ان
يكون الصحيح في نفس الامر ضعيفا او موضوعا و
الموضوع صحيحا مرفوعا الا في الحديث المتواتر فانه افادة
العلم اليقيني يكون مقطوعا ولذا قال الزركشي بين
قولنا لم يصح وقولنا موضوع بون بين فان الوضع
اثبات الكذب وقولنا لم يصح انما هو اخبار عن عدم
الثبوت ولا يلزم منه اثبات العدم والله سبحانه
اعلم ثم اعلم انه قد يكون الحديث موضوعا بحسب
المبنى وان كان صحيحا مطابقا للكتاب او السنة بحسب
المعنى واسأل الله التوفيق على دلالة التحقيق وهو
الهادي الى سواء الطريق وها انا اذكر الاحاديث
على ترتيب حروف الهجاء من الافعال والحروف و
الاسماء حرف الهمزة - حديث اخر الطب
الكي كلام وليس بحديث قاله ابن الديبع اليماني

(۱)

فصل جب میں نے جماعت حافظان سنت کو دیکھا کہ اونہون نے حدیثیں جو زبانون پر
مشہور مین جمع کی ہین اور اونہون نے بیان کر دیا صحیح اور حسن اور ضعیف کو
اور علیحدہ کر دیا موقوف اور مرفوع اور موضوع کو اچھی طرح سے تو میرے سست دل
مین گذرا کہ اون دفترون کو مختصر کرون اس طرح سے کہ جو لوگون نے اونکے
حق مین کہا ہے وہی لفظ لکھون جیسے اوسکا کچھ اصل نہین یا اصل
اوسکا موضوع ہے تا کہ اچھی طرح سے اپنی فصل مین سبب اونکی ضبط کا
ہو کیونکہ احادیث ثابتہ اتنی ہین کہ اونکا شمار نہین ہو سکتا اور اونکا جمع کرنا
ممکن معلوم نہین ہوتا پھر جس حدیث کی موضوع ہونے مین اختلاف ہے اوسکو
مینے ترک کر دیا ہے اس خوف سے کہ شاید ایک طریقہ سے موضوع ہو اور دوسرے
طریقہ سے صحیح ہو کیونکہ یہ کل بات محدثین کو اسناد مین نظر کرنے سے ظاہر ہوتی
ہے اور اگر اسناد کیطرف خیال نہ کیا جاوے تو کوئی شئے اسناد کی مقام مین یقین
کا فائدہ نہین دیتی کیونکہ عقل جائز رکھتا ہے کہ جو حدیث نفس الامر مین
صحیح ہو ضعیف اور موضوع ہو جاوے اور موضوع مرفوع صحیح ہو جاوے
مگر حدیث متواتر کہ یہ یقینی علم کے فائدہ مین یقینی ہے اسی واسطے زرکشی
نے کہا ہے کہ ہماری ان دو قولون مین فرق ظاہر ہے یہ حدیث
صحیح نہین ہوئی اور یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ موضوع مین کذب کا
ثابت کر دینا ہے اور عدم صحت مین اوسکے ثبوت ہونیکی خبر دینی ہے
اور اس سے اثبات عدم کا لازم نہین آتا اور اللہ تعالی بہت جاننے والا ہے
جاننا چاہیئے کہ کبھی حدیث باعتبار بنیے کی موضوع ہوتی ہے اور باعتبار معنے
کے صحیح اور موافق واسطے کتاب اور سنت کے اور مین اللہ سے توفیق کا سوال
کرتا ہون کہ مجھے تحقیق پر دلالت کرے وہی ہدایت کرنیوالا ہے سیدھے
رستہ کی طرف اور مین حدیثون کو ترتیب حروف تہجی پر
ذکر کرتا ہون خواہ افعال ہون یا حروف یا اسماء حرف
الھمزہ - حدیث آخر طب کا داغ لگانا ہے
یہ کلام ہے حدیث نہین - یہ ابن دیبع یمانی نے +

راس صاحبه ونتفرقان عن هولاء الكلمات بسم الله ما شاء الله لا يسوق الخير الا الله ما شاء الله لا يصرف السوء الا الله ما شاء الله ما كان من نعمة فمن الله ما شاء الله لا حول ولا قوة الا بالله الحديث ذكره السيوطي **حديث** اجتمعوا وارفعوا ايديكم فاجتمعنا ورفعنا ايدينا ثم قال اللهم اغفر للعلمين ثلاثا كيلا يذهب القرآن واعز العلماء كيلا يذهب الدين موضوع وكذا اللهم اغفر للمسلمين واطل اعمارهم وبارك لهم في كسبهم موضوع كذا في اللآلي **حديث** احياء ابويه عليه السلام موضوع كما قال ابن دحية وقد صنفت في هذه المسئلة رسالة مستقلة **حديث** اختلاف امتي رحمة زعم كثير من الائمة انه لا اصل له لكن ذكره القرطبي في غريب الحديث مستطردا واشعر بان له اصلا عنده وقال السيوطي اخرجه نصر المقدسي في الحجة والبيهقي في الرسالة الاشعرية بغير سند واورده الحليمي والقاضي حسين وامام الحرمين وغيرهم ولعله خرج في بعض كتب الحفاظ التي لم يصل الينا والله اعلم انتهى وقال الزركشي اخرجه نصر المقدسي في كتاب الحجة مرفوعا والبيهقي في المدخل عن القاسم بن محمد قوله وعن عمر بن عبد العزيز قال ما سرني لو ان اصحاب محمد لم يختلفوا لانهم لو لم يختلفوا لم يكن رخصة قال السيوطي وهذا يدل على ان المراد اختلافهم في الاحكام وقيل المراد اختلافهم في الحرف والصناعات ذكره جماعة فسبحان من اقام العباد فيما اراد وفي مسند الفردوس من طريق جويبر عن الضحاك عن ابن عباس مرفوعا اختلاف اصحابي لكم رحمة وذكر ابن سعد في طبقاته عن

آپس میں سا تفکر تا ہوں اور بکلمات کہکر جدا ہوتی ہیں شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو اللہ چاہے نیکی کو کوئی نہیں لاتا مگر اللہ جو اللہ چاہے نہیں پھیرتا برائی کو مگر اللہ جو اللہ چاہے جس قدر نعمتیں ہیں اللہ سے ہیں نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت طرف نیکی کے مگر ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کی اس حدیث کو سیوطی نے ذکر کیا ہے **حدیث** جمع ہو جاؤ اور ہاتھ اوٹھاؤ پس ہم جمع ہو گئے اور ساتھ اوٹھائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا یا اللہ بخش دے مسلمانوں کو تاکہ قرآن مجید رفع ہو جائے اور علماؤں کو عزت دے تاکہ دین رفع ہو جائے موضوع ہے اور یہ بھی موضوع ہے یا اللہ بخش مسلمانوں کو اور اونکی عمریں لمبی کر اور اونکی کسب میں برکت دے ایسا ہی لآلی میں ہے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں باپ کا زندہ ہونا موضوع ہے جیسا کہ ابن دحیہ نے کہا ہے اور میں نے اس باب میں مستقل رسالہ لکھا ہے **حدیث** میری امت کا اختلاف رحمت ہے بہت اماموں نے کہا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں لیکن قرطبی نے اسکو غریب حدیث میں شمار کیا ہے اور کہا کہ اسکا کچھ اصل ہے اور کہا سیوطی نے نصر مقدسی نے اسکو حجت میں لایا ہے اور بیہقی رسالہ اشعریہ میں بغیر سند کے لایا ہے اور حلیمی اور قاضی حسین اور امام الحرمین وغیرہ اسکو لائے ہیں شاید بعض کتب حفاظ میں اسکی سند ہو جو ہم کو نہیں ملیں اور اللہ بہت جاننے والا ہے انتہی کہا زرکشی نے نصر مقدسی نے کتاب الحجت میں مرفوع اور بیہقی مدخل میں قاسم بن محمد کا قول لایا ہے عمر بن عبد العزیز سے ہے کہ کہا اونہوں نے مجھے کوئی شئے خوش نہ لگتی اگر اصحاب محمد کے اختلاف نہ کرتے کیونکہ اگر وہ اختلاف نہ کرتے رخصت نہ ہوتی کہا سیوطی نے یہ قول اس پر دلالت کرتا ہے کہ مراد اختلاف سے اختلاف فی الاحکام ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے اختلاف حرف اور صنعتوں کا ہے اسکو جماعت نے ذکر کیا ہے پس پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی بندوں کو قائم رکھا جس پر اسکا ارادہ ہے اور مسند فردوس میں جویبر سے روایت ہے اونہوں نے ضحاک سے اونہوں نے ابن عباس سے مرفوع حدیث روایت کی ہے کہ میرے اصحابوں کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے اور ابن سعد نے اپنی طبقات

روى ابو نعيم في الحلية عن ابي موسى حديث
وهو اتخذوا عند الفقراء ايادي فان لهم دولة
يوم القيمة حديث اتقوا البرد فانه قتل اخاكم
ابا الدرداء قال السخاوي لا اصل له فان كان واردا
فيحتاج الى تاويل فان ابا الدرداء عاش بعده عليه
السلام دهرا قال المنوفي ويمكن تاويله فانه عليه السلام
عبر عن المضارع بالماضي لتحقق وقوعه باخبار الصادق
حديث اتقوا العاهات قال السخاوي لم اقف عليه
بهذا اللفظ حديث اتقوا مواضع التهم هو معنى
قول عمر من سلك مسالك التهم اتهم رواه الخرائطي
في مكارم الاخلاق عن عمر موقوفا بلفظ من اقام نفسه
مقام التهم فلا يلومن من اساء الظن به حديث
اتق شر من احسنت اليه قال السخاوي لا اعرفه ويشبه
ان يكون من كلام بعض السلف وفي المجالسة للدينوري
عن علي رضي الله تعالى عنه موقوفا الكريم يلين اذا استعطف و
اللئيم يقسو اذا الطف حديث احذروا صفر الوجوه فانه
ان لم يكن من علة او سهر فانه من غل في قلوبهم للمسلمين
اورده الديلمي في مسنده عن ابن عباس قال العسقلاني
لم اقف له على اصل وان ذكره ابن القيم في الطب النبوي
له فذلك بغير سند حديث اجتماع الخضر والياس
عليهما السلام في الموسم كل عام قال الحافظ العسقلاني
لا يثبت فيه شيء اقول لعله اراد به عدم الصحة و
الا فقد اخرج العقيلي والدارقطني في الافراد وابن
عساكر عن ابن عباس عن النبي عليه السلام قال يلتقي
الخضر والياس كل عام في الموسم فيحلق كل واحد منهما

ابتدا اس حدیث کا ابو نعیم نے حلیہ مین ابو موسی سے اسطرح بیان کیا ہے
اور اون لوگون سے جو فقیر ہین انکے پاس نعمتین پکڑو کیونکہ اونکا غلبہ ہے
قیامت کے روز حدیث بچو سردی سے کیونکہ اوس نے تمہارے بھائی ابالدردا
کو قتل کیا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین اگر یہ آنحضرت سے ثابت ہوتی
تو تب بھی تاویل کے حاجت تھی کیونکہ ابالدرداء آنحضرت کے بعد بہت زمانہ
زندہ رہا منوفی کہا ہے اسکی تاویل اسطرح ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے زمانہ ماضی کو مضارع سے بیان کیا ہے کیونکہ اخبار آنحضرت وقوع
ہونا یقینی الثبوت ہے حدیث بچو آفتون سے کہا سخاوی نے مین ان لفظون سے
اسپر واقف نہین ہوا حدیث تہمت کی جگہہ سے بچو یہ حضرت عمر کے
قول کے معنے ہین وہ یہ ہے جو شخص تہمت کی رستہ پر چلیگا متہم ہوگا خرائطی نے
مکارم الاخلاق مین عمر سے موقوفا ان لفظونکے ساتھ روایت کیا ہے جس شخص نے
اپنے نفس کو مقام تہمت مین کھڑا کیا پس ملامت کرے اوسکو جس نے اوسکے حق
مین برا ظن کیا ہے حدیث بچو اوسکے شر سے جسکی طرف تونے نیکی کی ہے کہا سخاوی
نے مین اسکو نہین پہچانتا اور بعض سلف کی کلام سے مشابہ ہے اور مجالسہ دینوری
مین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے موقوف روایت ہے کریم نرم ہوتا ہے جب
اوسکی طرف کوئی نیکی کرے اور بخیل سخت ہوتا ہے جب نیکی کرے حدیث زرد منہ
والون سے خوف کرو کیونکہ یہ زردی بیداری اور بیماری سے نہین ہے بلکہ اس لیے ہے کہ انکے دلون مین
مسلمانون کیطرف فریب ہوتا ہے دیلمی اسکو اپنی مسند مین ابن عباس سے لایا ہے کہا عسقلانی
نے مین اسکی اصل پر واقف نہین ہوا اگرچہ ابن قیم نے اسکو طب نبوی مین ذکر
کیا ہے وہ بھی بلا سند ہے حدیث خضر اور الیاس علیہم السلام حج مین ہر
سال جمع ہوتے ہین حافظ عسقلانی نے کہا ہے اسمین کوئی شی ثابت نہین ہے
مین کہتا ہون شاید اس کا اس قول سے عدم صحت کا ارادہ ہوگا (یعنے اس
باب مین کوئی صحیح حدیث نہین) ورنہ عقیلی اور دارقطنی نے افراد
مین اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیے ہے ملتے ہین خضر اور الیاس ہر سال حج مین پس ہر ایک

يجوز استنقاؤه والافضل ابقاؤه بقدر ما ينتفع به
غيره والا فالافضل نقاؤه كما يقال بقوا او نقوا
حديث اذا جئت يا معاذ ارض الخصيب يعني
من اليمن فهرول فان فيها الحور العين قال السخاوي
لا اعرفه وقال المنوفي بل الحكم عليه بالوضع ظاهر
حديث اذا جلس المتعلم بين يدي العالم فتح الله
عليه سبعين بابا من الرحمة ولا يقوم من عنده
الا كيوم ولدته امه واعطاه الله بكل حرف ثواب ستين
شهيدا وكتب الله بكل حديث عبادة سنة موضوع كما
في الذيل **حديث** اذا حضر العشاء والعشاء
فابدؤا بالعشاء قال العراقي لا اصل له في كتب الحديث
بهذا اللفظ واصل الحديث في المتفق عليه بلفظ اذا
وضع العشاء واقيمت الصلوة فابدؤا بالعشاء قال
السيوطي ووهم من عزاه الى مصنف ابن ابي شيبة و
سبق به العسقلاني في فتح الباري حيث قال لفظ ابن
ابي شيبة وحضرت الصلوة كما اخرجه في مسنده لا
انه في المصنف بلفظ حضرت العشاء كما توهم **حديث**
اذا ذكر الصالحون فحيهلا بعمر ذكره عياض في الاكمال
من قول ابن مسعود وكذا القرطبي وابن الاثير وظاهر
كلام العراقي في الذخيرة في باب الاذان انه حديث
ولعله اراد به حديثا موقوفا **حديث** اذا
رأيت القارئ يلوذ بالسلطان فاعلم انه لص واذا
رأيته يلوذ بالاغنياء فاعلم انه مراء واياك ان تخدع
فيقال يرده مظلمة ويدفع عن مظلوم فان هذه
خدعة ابليس اتخذها القراء سلما من قول الثوري

سے ابقت ہو سکتی ہے برتن کا صاف کرنا جائز ہے اور کچھ باقی چھوڑنا بہتر
ہے اوس قدر کہ اوس سے دوسرا آدمی نفع اوٹھاوے مگر نا افضل صاف کرنا ہے جیسا کہ کہا
گیا ہے باقی چھوڑو یا صاف کرو **حدیث** اے معاذ جب تو سر زمین سنگریزہ کو آوے
تو جلدی کر کیونکہ اوسمیں حوریں کشادہ چشم والی ہیں کہا سخاوی نے میں اوسکو نہیں
پہچانتا اور کہا منوفی نے وضع کا اوسپر حکم کرنا ظاہر ہے **حدیث** جب شاگرد
اوستاد کے روبرو بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اوسپر ستر دروازے رحمت کے کھول دیتا
ہے اور جب اوس سے کھڑا ہوتا ہے تو ایسا ہوتا ہے جیسا اوسکو ماں نے آج جنا ہے اور
اللہ تعالیٰ اوسکو ہر ایک حرف کے بدلے ساٹھ شہید کا ثواب دیتا ہے اور ہر ایک
حدیث کے بدلے ایک برس کے عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث موضوع ہے
جیسا کہ ذیل میں ہے **حدیث** جب نماز عشاء اور کھانا حاضر ہو جاوے تو
پہلے کھانا کھاؤ کہا عراقی نے کتب حدیث میں ان لفظوں سے اسکا اصل نہیں
ہے اور بخاری مسلم میں اسکا اصل ان لفظوں سے ہے جب کھانا رکھا جاوے اور نماز
کھڑی ہو جاوے تو پہلے کھانا کھاؤ۔ کہا سیوطی نے جس شخص نے اسکو مصنف
ابن ابی شیبہ کی طرف منسوب کیا ہے وہم کیا ہے اور عسقلانی نے اسکے ساتھ
سبقت کی ہے جیسا کہ فتح الباری میں اوس نے کہا ہے لفظ ابن ابی شیبہ کے
یہ ہیں اور حاضر ہو نماز جیسا کہ اوس نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے یہ الفاظ اوس کے
مصنف میں نہیں ہیں حاضر ہو کھانا جیسا کہ بعضوں نے توہم کیا ہے **حدیث** جب نیکوں کا
ذکر کیا جاوے تو عمر کی طرف آ یعنے اونکا ذکر بھی کر۔ عیاض نے اکمال میں
قول ابن مسعود کا بیان کیا ہے اور ایسا ہی قرطبی اور ابن الاثیر نے بیان کیا ہے
اور ظاہر کلام عراقی کی ذخیرہ میں باب الاذان میں یہ ہے کہ یہ حدیث ہے شاید اوسکا
حدیث سے حدیث موقوف کا ارادہ ہو گا **حدیث** جب تو قاری کو
دیکھے کہ وہ سلطان سے پناہ پکڑتا ہے پس جان کہ وہ چور ہے اور جب اوسکو غنیوں کی پناہ پکڑتے دیکھے
تو پس جان کہ وہ ریاکار ہے اور بچ فریب کھانے سے اور کہا جاوے
ہے کہ ظلم کو رد کرتا ہے اور مظلوم سے دفع کرتا ہے پس تحقیق
یہ شیطان کا فریب ہے اسکو قاریوں نے سیڑھی بنا لیا ہے یہ قول ثوری کا ہے

القاسم بن محمد قال كان اختلاف اصحاب محمد رحمة
للناس قلت ومفهومه ان اختلاف غير هذه الامة
زحمة ونقمة ومما يؤيده معنے وان اختلف مبنى حديث
لا يجتمع امتى على ضلالة رواه ابن ابي عاصم في السنة
من حديث انس رواه الترمذي من حديث ابن عمر بلفظ
لا يجمع الله هذه الامة على ضلالة ابدا وفي مستدرك
الحاكم عن ابن عباس رضه لا يجمع الله هذه الامة
على ضلالة ويد الله مع الجماعة ورواه احمد في مسنده
والطبراني في الكبير عن ابي نضرة الغفاري مرفوعا في
حديث فيه سألت ربي ان لا يجمع امتى على ضلالة فاعطانيه
حديث اخروهن من حيث اخرهن الله يعني
النساء في الهداية حديث مشهور قال ابن الهمام لا يثبت
رفعه فضلا عن شهرته والصحيح انه موقوف على
ابن مسعود حديث اخفوا الختان واعلنوا النكاح
قال السخاوي لا اصل للاول وقد وردت احاديث
تشهد للاعلان بالختان حديث اذا اردت ان
اخرب الدنيا بدأت ببيتي فخربته ثم اخرب الدنيا قال
العراقي في تخريج الاحياء لا اصل له حديث اذا اراد
الله ان ينزل الى سماء الدنيا نزل عن عرشه بذاته
لم يحدثه دجال حديث اذا اكلتم فافضلوا ترجم له
السخاوي ولم يتكلم عليه قال ابن الديبع وما في صحيح البخاري
من شربه عليه السلام الفضلة من اللبن وكذا سلته
الفضلة في الصحيح يرده قلت لكن يوافقه حديث
لا خير في طعام ولا شراب ليس له سؤر وحديث اذا اشربتم
فاسئروا ذكرها عياض وابن الاثير الثاني فالجمع بانه

قاسم بن محمد سے ذکر کیا ہے کہا اونے کہ اختلاف اصحاب محمد کا لوگوں
کے لئے رحمت تھا۔ مین کہتا ہون مفہوم اسکا یہ ہے کہ اختلاف غیر اس
امت کا زحمت اور موجب عذاب ہے اور اسکی یہ حدیث باعتبار معنی کے
تائید کرتی ہے اگرچہ مبنی مین مختلف ہے میری امت گمراہی پر جمع نہو
ابن ابی عاصم نے سنت مین انس سے روایت کی ہے اور ترمذی ابن عمر
سے ان لفظوں سے لایا ہے نہ جمع کریگا اللہ تعالی گمراہی پر ہمیشہ اور مستدرک
حاکم مین ابن عباس سے مرفوع روایت ہے نہ جمع کریگا اللہ تعالی اس امت کو
گمراہی پر اور ہاتھ اللہ کا جماعت کے ساتھ ہے روایت کیا احمد نے مسند مین
اور طبرانی کبیر مین ابی نضرہ غفاری سے مرفوعا بڑی حدیث مین لایا ہے کہ
سوال کیا مینے اپنے رب سے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہو پس اللہ نے
میرا سوال قبول کیا ہے حدیث پیچھے کرو عورتونکو جسجگہ سے
اونکو اللہ نے پیچھے کیا ہے ہدایہ مین ہے کہ یہ حدیث مشہور ہے کہا ابن ہمام نے
اسکا مرفوع ہونا ہی ثابت نہین چہ جائی کہ مشہور ہو صحیح یہ ہے کہ ابن
مسعود پر موقوف ہے حدیث ختنہ پوشیدہ کرو اور نکاح کو مشہور کرو
کہا سخاوی نے پہلے کا کچھہ اصل نہین ہے بلکہ بعض حدیثین آئی ہین جو ختنہ کی علان
کے شاہد ہین حدیث جب مین ارادہ کرتا ہون کہ دنیا کو خراب کرون
تو اپنے گھر کو شروع ہوتا ہون پس خراب کرتا ہون پھر خراب کرتا ہون
دنیا کو کہا عراقی نے تخریج الاحیا مین اسکا کچھہ اصل نہین حدیث
جب اللہ تعالی آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ کرتا ہے تو اپنی عرش سے
بذاتہ اترتا ہے اسکے بیان کرنیوالے دجال ہین حدیث جب تم کہاؤ تو کچھہ فضلہ
چھوڑو سخاوی نے اسکو بیان کیا اور اسپر کچھہ کلام نہ کی کہا ابن دیبع نے جو صحیح بخاری
مین آنحضرت کا دودھ کا پس ماندہ پینا اور پیالہ کا چاٹنا ثبوت ہے اسکو
رد کرتا ہے مین کہتا ہون لیکن یہ حدیث اسکی موافقت کرتی ہے نہین
نیکی اوس طعام اور پانی مین جسکا جوٹھا نہو اور حدیث بھی اسکے موافق ہے جب
پانی پیو تو جوٹھا چھوڑو عیاض نے اوسکو ذکر کیا ہے دوسرے کو ابن اثیر نے پس ان

وذکرہ الحاکم فی تاریخ نیسابور وابونعیم فی الحلیۃ
من حدیث سلیمان التیمی عن محمد بن الفضل ابن عطیۃ
اتھم بالوضع والکذب قال الزرکشی ورواہ ابن عدی
من حدیث عائشۃ وقال منکر وقال المنوفی الاشبہ
ساق المشہور انہ کلام الحکماء **حدیث** الارز
لیس بثابت ذکرہ ابن الدیبع قلت قد اخرج ابونعیم
فی الطب النبوی عن علی مرفوعا سید طعام الدنیا
اللحم ثم الارز وکذا رواہ الدیلمی **حدیث**
الارض فی البحر کالاصطبل فی البر لم یوجد لہ اصل
حدیث الارضون سبع فی کل ارض نبی کنبیکم
یروی عن ابن عباس قال ابن کثیر بعد عزوہ لابن جریر
وھو محمول ان صح نقلہ ای عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما انہ اخذہ من الاسرائیلیات وذلک وامثالہ اذا
لم یصح سندہ الی المعصوم فھو مردود علی قائلہ **حدیث**
الارض المقدسۃ لاتقدس احدا انما یقدس الانسان
عملہ اورد مالک فی الموطا عن یحیی بن سعید ان
ابا الدرداء کتب الی سلمان ان ھلم الی الارض المقدسۃ
فکتب الیہ سلمان ان الارض الخ وذکرہ وھو مع کونہ
موقوفا منقطع وقد ذکر ابن الملک فی شرح خطبۃ
المشارق کان والدی یقول حاکیا عن مشائخہ ان
من دفن بمکۃ ولم یکن لائقا بھا ینقلہ الملئکۃ و
لکنی لم اجد فیہ روایۃ **حدیث** استفتحوا ابا الصدقات
او بقضاء الدین یدفع علی الالسنۃ ولم اجد بھذا
اللفظ ذکرہ ابن الدیبع **حدیث** اسعد الفرد فی
زمانہ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن طاوس قال کان

حاکم نے تاریخ نیشاپور میں اور ابونعیم نے حلیہ میں حدیث سلیمان تیمی
سے محمد بن فضل بن عطیہ سے ذکر کیا ہی کہ یہ وضع اور کذب سے متہم ہے کہا
زرکشی نے اور اسکو ابن عدی نے حدیث عائشہ سے روایت کیا ہے اور منکر کہا
اور کہا منوفی نے یہ حکما کی کلام سے مشابہ ہی **حدیث** چاول کے
ثابت نہین ہے اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا ہی مین کہتا ہون ابونعیم نے
طب نبوی مین علی سے مرفوع روایت کی ہے دنیا کے طعامون کا
سردار گوشت ہی بعد اوسکی چاول اور ایسا ہی دیلمی نے ذکر کیا ہی
حدیث زمین پانی مین مثل طویلہ کے ہی خشکی مین - اسکا اصل
نہین پایا گیا **حدیث** سات زمین ہین ہر زمین مین نبی ہے
مثل نبی تمہارے کے - ابن عباس سے مروی ہے کہا ابن کثیر نے بعد
اسکے نسبت کرنیکے ابن جریر کیطرف اگر یہ نقل ابن عباس سے ثابت
ہو جاوی تو اسپر محمول ہے کہ اوس نے اسرائیلیون سے لی ہوا اور یہ اور
مثل اسکے اگر سند انکی آنحضرت تک صحیح نہو تو اوسکے قائل
پر مردود ہین **حدیث** زمین مقدس کسیکو پاک نہین کرتی لیکن آدمی
کو اسکے عمل پاک کرتے ہین - مالک نے موطا مین یحیی بن سعید سے روایت
ہے کہ ابا الدردا نے سلمان کی طرف لکہا کہ تو زمین مقدس کی طرف
چلا آ - پس سلمان نے اوسکی طرف لکہا کہ زمین الخ اور ذکر کیا اوسے
باوجودیکہ یہ موقوف ہی منقطع بہی ہے - اور ابن ملک نے مشارق
کے خطبہ کی شرح مین ذکر کیا ہی کہ میرا والد بعض مشائخون سے حکایت
کرتا تہا جو شخص مکہ مین دفن کیا جاوے اور اسکے لائق نہ ہو اسکو
فرشتے اوٹھا دیتے ہین لیکن مینے اسمین کوئی روایت نہین دیکھی
حدیث طلب فتح کی کرو ساتہ صدقون کے یا ادا کرنے قرض
کے - یہ حدیث زبانون پر پہرتی ہے اور مینے اسکو ان لفظون
سے نہین دیکھا ذکر کیا اسکو ابن دیبع نے **حدیث** سعید کرنے والا
سردار کے لئے اسکے زمانہ مین ابونعیم نے حلیہ مین طاوس سے روایت کی کہا

وكذا القول اني لالقى الرجل ابغضه فيقول لي كيف
اصبحت فيلين له قلبي فكيف بمن اكل ثريده ثم وطي
بساطه ومن ثم ورد اللهم لا تجعل للفاجر عندي نعمة
يرعاه قلبي وقيل ما اقبح ان يطلب العالم فيقال هو ب
باب الامير وقد قيل بئس الفقير على باب الامير ونعم الامير
بباب الفقير **حديث** اذا صدقت المحبة سقطت
شروط الادب قال ابن الديبع ليس بحديث قلت بل هو
من كلام الجنيد كما في الرسالة القشيرية بلفظ سقطت
شروط ادبها ويقال سقط الادب **حديث** اذا
صليتم علي فعموا اى ادخلوا الانبياء معي وآلي واصحابي
قال السخاوي لم اقف عليه بهذا اللفظ **حديث**
اذا كان الفئ ذراعا ونصفا الى ذراعين فصلوا الظهر
باطل **حديث** اذا كبر ولدك وآخه لم يرد بهذا
اللفظ وهو معنى حديث اورده الطبراني في الاوسط وابو نعيم
والدارقطني مرفوعا الولد سبع سنين سيد وسبع عبد وسبع
سنين اخ ووزير فان رضيت مكانته والا فاضرب
على جنبه فقد اعذرت فيما بينك وبينه وسنده ضعيف
حديث اذا كتب احدكم فلا يكتب عليه بلع فانه
اسم شيطان ولكن يكتب عليه الله موضوع كما في اللآلي
حديث اذا كنت على الماء فلا تبخل بالماء قال السخاوي
لم اقف عليه **حديث** اذا وقع الذباب في اناء احدكم
فامقلوه صحيح واما فامقلوه ثم انقلوه فمصنوع موضوع
علمها في المغرب **حديث** اربع لا يشبعن من
اربع ارض من مطر وانثى من ذكر وعين من نظر و
عالم من علم موضوع كما ذكره ابن الجوزي قال السخاوي

اور ایسا ہی یہ قول اوسکا مین ایسے آدمی کو ملتا ہون جسکو مین دشمن رکھتا
جانتا ہون پس مجہے کہتا ہے کسطرح تو نے صبح کی تو میرا دل نرم ہو جاتا ہے
پس کسطرح حال ہے اوس شخص کا جو اوسکا ثرید کہائے اور اوسکے بچہائے فرش
اسیواسطے یہ بات وارد ہوئی ہے یا اللہ نکر فاجر کیلئے میرے پاس نعمت کہ
رعایت کرے اوسکی دل میرا اور کہا گیا ہے کیسی ہے قبیح بات ہے کہ طلب کیا جائے
عالم کو اور وہ امیر کے دروازہ پر آوے اور کہا گیا ہے برا ہے فقیر دروازے امیر پر اور اچہا ہے امیر
دروازہ فقیر پر **حدیث** جب محبت صادق ہو جاتی تو شرطین ادب کی گر جاتی
ہین کہا ابن دیبع نے یہ حدیث نہین مین کہتا ہون بلکہ یہ جنید کا کلام ہے جیسا کہ
رسالہ قشیریہ مین ان لفظون سے آیا ہے اوسکے ادب کے شرطین گر جاتی ہین اور کہا جاتا ہے
ادب گر جاتا ہے **حدیث** جب تم مجہپر درود بہیجو پس عام کرو یعنی دوسرے نبیون کو یا
میرے آل اور اصحاب کو میرے ساتہ بہی داخل کرو۔ کہا سخاوی نے مین ان لفظون کے
ساتہ اسپر واقف نہین ہوا **حدیث** جب سایہ ڈیڑہ گز تا دو گز تک ہو ظہر کی نماز
پڑہو باطل ہے **حدیث** جب بڑا ہو بیٹا تیرا تو اوسکو بہائی بنا۔ ان لفظون سے
نہین آئی ہے لیکن یہ معنے اوس حدیث کے ہین جو طبرانی اوسط مین لایا ہے اور ابو نعیم اور
دارقطنی مرفوعاً لائے ہین لڑکا سات برس کا سردار اور سات برس کا غلام
اور امیر اور سات برس کا بہائی اور وزیر ہے اگر تو اوسکی مرتبہ پر راضی ہوا (تو بہتر) ورنہ
اوسکے اطراف پر مار تو اسکی عذر کو جو درمیان تیرے اور اوسکے ہے پہونچ گیا اسکی سند ضعیف ہے **حدیث**
جب لکہے کوئی تم مین سے تو اوسپر بلع کا لفظ نہ لکہے کیونکہ یہ شیطان کا اسم ہے
لیکن اوسپر اللہ لکہے۔ موضوع ہے جیسا کہ لآلی مین ہے **حدیث**
جب تو پانی پر ہو تو پانی کے ساتہ بخل مت کر۔ کہا سخاوی نے مین اوسپر
واقف نہین ہوا **حدیث** جب مکہی کسی کے برتن مین گرے
تو اوسکو غوطہ دو۔ صحیح ہے لیکن غوطہ دو پہر نکالو یہ الفاظ موضوع
ہین جیسا کہ مغرب مین ہے **حدیث** چار چیزین نہین سیر
ہوتین چار سے زمین پانی سے اور عورت مرد سے اور آنکہ نظر سے اور عالم
علم سے موضوع ہے۔ جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہا سخاوی نے

او وقت التسبيح في السحر وقد يكون مات قبل الوقت
بكثير فيضعونه عند الكعبة حتى يصلي الصبح والعصر
ثم يصلى عليه قال الخطابي ولقد مت في
انكار ذلك وقد كان ينكر ذلك عليهم شيخنا العارف
بالله محمد بن عراق قلت وقد يعتذر لاهل مكة في
تاخيرهم انه لاجل اجتماع المسلمين في الصلوة وتشييع
الجنازة لاسيما في الازمنة الحارة والله اعلم بالمقاصد
الحسنة والبدع المستحسنة وقد صح عن ابن مسعود
مرفوعا وموقوفا ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله
حسن **حديث** اكرموا الخبز له طرق كلها مضطربة
وبعضها اشد في الضعف من بعض قال السخاوي
ولا يتهيأ عليه الحكم بالوضع لاسيما وفي المستدرك
للحاكم عن عائشة رضي الله عنها ان النبي عليه السلام
قال اكرموا الخبز وقال العسقلاني فهذا شاهد صالح
قلت وكذا اخرجه البغوي في معجم الصحابة بزيادة فان
الله انزله من بركات السماء **حديث** اكرموا الشهود
فان الله يستخرج بهم الحقوق ويدفع بهم الظلم قال
العقيلي انه غير محفوظ بل صرح الصغاني بانه موضوع
ولم يستدرك ذلك العراقي وقال السيوطي رواه الديلمي
عن ابن عباس قلت قد قال الحاكم صحيح الاسناد ذكره
عنه العراقي في تخريج احاديث الاحياء والسيوطي في
الاحاديث التي رد على ابن الجوزي في الموضوعات قال
سكت عنه الذهبي اي لم يتعقبه على الحاكم
حديث اكل الطين حرام على كل مسلم قال البيهقي
روي في تحريمه احاديث لا يصح منها شيء

اور وقت صبح کی حالانکہ وہ دیر پہلے صبح کے مرجاتا ہے اور اسکو کعبہ کے پاس
رکھہ چھوڑتے ہین صبح اور عصر کی نماز پڑھ کر پھر اوسکی جنازہ پڑھتے ہین
کہا خطابی نے جو سخاوی نے اہل مکہ پر انکار کیا ہے صحیح کیا ہے اور اونپر ہمارے
شیخ عارف باللہ محمد بن عراق اسپر انکار کرتا تھا اور کبھی اہل مکہ
کے تاخیر سے یہہ عذر کرتا تھا کہ مسلمان نماز مین بہت جمع ہوتی ہین
اور مشہور ہو جاتا ہے جنازہ خاصکر گرمی کے دنون مین اور اللہ بہتر
جاننے والا ہے اچھی مقصودونکو اور اچھی بدعتونکو اور ابن عباس سے مرفوع
اور موقوف روایت ہے ثابت ہو چکا ہے کہ جسکو مسلمان نیک سمجھین وہ
اللہ کی نزدیک نیک ہے **حدیث** روٹی کی تعظیم کرو۔ اسکے بہت
طرق ہین سب کے سب ضعیف اور مضطرب ہین اور بعض بعض سے زیادہ
ضعیف ہین کہا سخاوی نے اسپر حکم وضع کا کیا نہیں جا سکتا کیونکہ
مستدرک حاکم مین عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روٹی
کی تعظیم کرو اور کہا عسقلانی نے یہہ شاہد صالح ہے مین کہتا ہون
اسکو بغوی نے معجم صحابہ مین اس زیادتی سے نکالا ہے کیونکہ اللہ
نے اسکو آسمان کی برکتون سے نازل کیا ہے **حدیث**
گواہون کی تعظیم کرو کیونکہ اللہ تعالے بسبب انکے حقوق کو نکالتا ہے
اور بسبب انکی ظلم کو دفع کرتا ہے۔ کہا عقیلی نے یہ غیر محفوظ ہے
بلکہ صغانی نے تصریح کی ہے کہ یہ موضوع ہے اور عراقی نے اسکو
نہین پایا کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نے ابن عباس سے روایت
کیا ہے مین کہتا ہون حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے اور اوس سے عراقی
نے تخریج احادیث الاحیاء مین اور سیوطی نے اون احادیث مین جو
ابن جوزی پر موضوعات مین رد کیا ہے ذکر کیا ہے اور کہا
اس سے ذہبی چپ رہا ہے یعنی حاکم پر کچھہ تعقب نہیں کیا
حدیث مٹی کا کھانا حرام ہے ہر مسلمان پر کہا بیہقی نے
ایسے بہت حدیثین مروی ہین لیکن صحیح انمین کوئی نہین

يقال فذكره انتهى اورده السيوطي حديث اسمعي يا جارة قاله الحجاج لانس حين شكا منه انما مثلي ومثلك كمثل الذي قال اياك اعني واسمعي يا جارة حديث اشهد اني رسول الله قال الرافعي المنقول انه كان يقول في تشهده اشهد اني رسول الله قال العسقلاني في تلخيص تخريجه ولا اصل لذلك بل الفاظ التشهد متواترة عنه فانه كان يقول اشهد ان محمدا رسول الله وان محمدا عبده ورسوله واما في غير التشهد فقد ورد في حديث سلمة بن الاكوع لما خفت ازواد القوم فذكر الحديث ثم قال اشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله وكذا حين بشره جابر بوفاء دين ابيه وبالفضل لبركة دعائه قال اشهد اني رسول الله حديث اكرام الميت دفنه قال السخاوي لم اقف عليه مرفوعا وانما اخرجه ابن ابي الدنيا من جهة ايوب السختياني قال كان يقال من كرامة الميت على اهله تعجيله الى حفرته ويشهد له حديث اسرعوا بالجنازة قال وقد عقد البيهقي بابا لاستحباب تعجيل تجهيز الميت اذا بان موته واورد فيه ما رواه الطبراني بسنده مرفوعا لا ينبغي لجيفة مسلم ان تحبس بين ظهراني اهله الحديث وللطبراني من حديث ابن عمر مرفوعا اذا مات احدكم فلا تحبسوا واسرعوا به الى قبره وفي لفظ من مات في بكرة فلا يقيلن الا في قبره ومن مات عشية فلا يبيتن الا في قبره ثم قال السخاوي واهل مكة في غفلة عن هذا فانهم غالبا يجيئون بميتهم بعيد الظهر

کہا جاتا تھا پس اسی کو ذکر کیا اہی اسکو سیوطی لایا ہے حدیث سن تو اے ہمسائی والی حجاج نے انس سے کہا ہے جب وس نے اس سے شکایت کی میری مثال و تیری مثال وس شخص کیطرح ہے کہ کہا اوسنے میں مراد رکھتا ہون تجھ کو اور سن تو اے ہمسائے والے حدیث میں گواہی دیتا ہون کہ میں رسول اللہ کا ہون کہا رافعی نے منقول ہے یہ کہ آنحضرت اپنی تشہد کہتے تھے میں گواہی دیتا ہون کہ میں رسول اللہ کا ہون کہا عسقلانی نے تلخیص میں اسکا کچھہ اصل نہیں بلکہ الفاظ تشہد کی آنحضرت سے بطور تواتر کی ثابت ہیں پس آنحضرت کہتے تھے میں گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ کا ہے اور بتحقیق محمد اوسکا بندہ ہے اور رسول اوسکا ہے لیکن غیر تشہد میں حدیث سلمہ بن اکوع میں وارد ہوا ہے جب قوم کی خوراک کم ہوئے بعد اسکے حدیث کی بیان کیا میں گواہی دیتا ہون کہ سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کی نہیں ہے اور میں رسول اللہ کا ہون اور ایسا ہی جب جابر نے آنحضرت کو بشارت دی کہ میں نے آپکی دعا کی برکت سے اپنے باپکا قرضہ ادا کیا ہے اوسوقت آنحضرت نے فرمایا میں گواہی دیتا ہون کہ میں رسول اوسکا ہون حدیث میت کی تعظیم اوسکا دفن کرنا ہے کہا سخاوی نے میں اسکے مرفوع ہونے پر واقف نہیں ہوا لیکن اسکو ابن ابی الدنیا نے ایوب سختیانی سے نقل کیا ہے کہ کہا اوس نے کہا جاتا تھا تعظیم میت کی اسکے اہل پر یہ ہے کہ جلد لیجائیں اوسکو اوسکی قبر کیطرف اور یہ حدیث جلد کرو ساتھ جنازے کے اوسکی شاہد ہے کہا اوسنے بیہقی نے اسمین ایک باب منعقد کیا ہے جب میت کی موت کا وقت قریب ہو تو اوسکے تجہیز اسباب کی جلد کرنی مستحب ہے اور اسمین یہ روایت جو طبرانی نے اسناد مرفوع سے لایا ہے بیان کی ہے نہیں لائق مردہ مسلمان کو قید کرنا اوسکی اہل کے بیچ میں اور طبرانی میں ابن عمر سے مرفوع ہے جب کوئی تم میں سے مرے تو اوسکو قید نہ کرو اور جلدی لیجاؤ اوسکو قبر کیطرف اور دوسرے طرح ہے جو شخص صبح کو مرے پس قیلولہ کرے مگر اپنی قبر میں اور جو شخص عشا کیوقت مرے پس نہ رات گذارے مگر اپنی قبر میں بیہ کہا سخاوی نے اور اہل مکہ کے اس سے غافل ہیں کیونکہ وہ اکثر لاتے ہیں اپنے میتون کو بعد ظہر کے

ذکرہ ابن الدبیع **حدیث** الاعادۃ سعادۃ لم اره بهذا اللفظ ذکره ابن الدبیع قلت المشهور علی الالسنة ان الافادة خير من الاعادة لكن في الشمائل للترمذی انه عليه السلام كان يعيد الكلام ثلاثا لمزيد الاستفادة **حدیث** افضل العبادات احمزها اتعبها واصعبها قال الزركشي لا يعرف وسكت عليه السيوطي وقال ابن القيم في شرح المنازل لا اصل له قلت ومعناه صحيحا في الصحيحين عن عائشة الاجر على قدر التعب وهو في النهاية لابن الاسير منسوبا الى ابن عباس وهو بالمهملة والزای **حدیث** الاقربون اولى بالمعروف قال السخاوی وما علمته بهذا اللفظ ولكن قال عليه السلام لابی طلحة اری ان تجعلها فی الاقربين اخرجه الشيخان **حدیث** اقضاكم علی قال السخاوی ما علمته بهذا اللفظ مرفوعا بل صححه في مستدرک الحاكم وصححه عن ابن مسعود رضی الله عنه قال كنا نتحدث ان اقضى اهل المدينة علی قال السخاوی ومثل هذه الصفة حكمها المرفوع على الصحيح قلت وفيه نظر صريح وفي شرح المشارق لابن فرشته روی ان عمر رضی الله عنه كان يقول اقرأنا ابی واقضانا علی قلت واصرح منه ما رواه الترمذی ارحم امتی بامتی ابو بكر واشدهم فی امر الله واصدقهم حياء عثمان الحديث كما اخرجه السيوطی **وهما الفوائد** قال الحافظ السخاوی فی فتاواه سئلت عن الموطن الذی استحيت منه ملائكة الرحمن من سيدنا عثمان فاجبت لم اقف عليه فی

اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہے **حدیث** لوٹانا سعادت ہے میں نے ان لفظون سے نہیں دیکھی اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں مشہور زبانون پہ یہی فائدہ پہونچانا بہتر ہے اعادہ سے لیکن شمائل ترمذی میں ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کلام کو تین دفع اعادہ کرتے تھے زیادہ فائدہ کیلئے **حدیث** بہتر عبادتون سے وہ ہے جو کڑوی اور مشکل اور بھاری ہو کہا زرکشی نے نہیں معلوم کی گئی اور سیوطی اس پر چپ رہا ہے اور کہا ابن قیم نے شرح منازل میں اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں معنی اسکے صحیح ہیں جیسا کہ صحیحین میں عائشہ سے ہے اجر تکلیف کی مقدار پر ہے اور نہایہ ابن اسیر میں ابن عباس کے طرف منسوب ہے، احمز مہملہ اور زای سے ہے **حدیث** قرابت والی نیکی کرنے میں بہتر ہیں کہا سخاوی نے میں اسکو ان لفظون سے نہیں جانتا لیکن آنحضرت نے ابی طلحہ کو فرمایا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو اسکو قرابت والون میں رکھے اسکو بخاری مسلم نے نکالا ہے **حدیث** عمدہ قاضی تم سے علی ہے کہا سخاوی نے میں اسکو ان لفظون سے مرفوع نہیں جانتا بلکہ مستدرک حاکم میں اسکو صحیح کیا ہے اور ابن مسعود سے ثابت ہوا ہے ہم باتیں کرتے تھے کہ اچھا قاضی اہل مدینہ سے علی ہے کہا سخاوی نے صحیح مذہب میں ایسے صفت کا حکم مرفوع کا ہے میں کہتا ہوں اسمین نظر ظاہر ہے اور ابن فرشتہ کی شرح مشارق میں مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے بہت عمدہ قاری ابی ہے اور بہت عمدہ قاضی علی ہے میں کہتا ہوں جو ترمذی نے روایت کی ہے وہ اس سے زیادہ صریح ہے بہت رحمت کرنیوالا میری امت سے میری امت کے ساتھ ابو بکر ہے اور سخت بہت دین اللہ میں عمر ہے اور بہت صادق حیا میں عثمان ہے اور بہت عمدہ قاضی علی ہے۔ الحدیث جیسا کہ سیوطی نے روایت کی ہے **فائدہ** کہا حافظ سخاوی نے اپنے فتاوی میں مین پوچھا گیا ان مکانون سے جہان فرشتون نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حیا کیا ہے نہیں جانا کیا (جواب) کیونکہ میں کہے

وتبعه غيره في ذلك وهو كذلك ذكره السخاوي
وقال الزركشي حديث اكل الطين وتحريمه
فيه جزء واحاديثه لا تصح قلت لا يلزم من عدم
صحته نفي وجود حسنه وضعفه فقد ذكر السيوطي
في جامعه الصغير من رواية الطبراني عن ابي هريرة
رضي الله عنه مرفوعا من اكل الطين فكانما اعان
على قتل نفسه حديث اكل الهريسة في المختصر
شكوت الى جبريل ضعفي من الوقاع فدلني على الهريسة
وفي رواية فامرني باكل الهريسة طرقه موضوعة و
قيل ضعيفة واما قول معاذ هل اتيت يا رسول الله
بطعام من الجنة قال نعم اتيت بهريسة فاكلتها فزادت
في قوتي قوة اربعين وفي نكاحي نكاح اربعين وكان معاذ
لا يعمل طعاما الا بدأ بالهريسة فقد وضعه محمد بن
الحجاج اللخمي وكان صاحب هريسة وغالب طرق الحديث
يدور عليه وسرقه منه كذابون قيل له طريق آخر فيه
ابراهيم قال الازدي هو ساقط عنه وفي شرح ابن حجر
المكي لشمائل الترمذي ان الطبراني روى في الاوسط ان
جبرائيل اطعمني الهريسة يشد بها ظهري لقيام الليل
ورد بانه موضوع حديث اصفر النية ونمر في
البرهن ليس بحديث كما ذكره الديبع حديث اصل
كل داء البرد الا من النفس من كلام السلف وليس بحديث
كما قاله ابن الديبع حديث اعينوا الشاري لا اصل
بهذا اللفظ وكذا قوله المشتري معان ذكره ابن الديبع
اعوذ بالله من عامة صم لا اصل له كما قاله السيوطي
لا يشتد نقص او اصطلح هو من الامثال السائرة وليس

اور اسمین اور لوگ بھی اسکی تابع ہوئے ہیں اور ایسا ہی سخاوی نے
ذکر کیا ہے اور کہا زرکشی نے حدیث مٹی کی کہانی مین اور اسکی حرمت
مین ایک کتاب تصنیف ہو چکی ہے اور حدیثیں اسکی صحیح نہیں ہین
مین کہتا ہون عدم صحت سے نفی وجود حسن اور ضعیف اسکی کی لازم
نہیں آتی سیوطی نے جامع صغیر مین طبرانی کی روایت سے ابوہریرہ سے مرفوعاً
ذکر کیا ہے جس شخص نے مٹی کہائی گویا اوسنے اپنے نفس پر مدد کی حدیث
حلوہ کا کہانا۔ مختصر مین ہے اپنی ضعیف جماع کی شکایت جبرائیل علیہ السلام
سے کی پس اونہوں نے مجھے حلوے کے کہانی کیطرف راہ بتلائی ایک روایت
مین ہے مجھکو حکم کیا حلوے کے کہانی کا اسکے طرق موضوع ہین اور
بعضوں نے کہا ہے ضعیف ہین لیکن قول معاذ کا کیا یا رسول اللہ آپ جنت
کا طعام دیے گئے ہین فرمایا ہان دیا گیا ہون حلوا مینے اوسکو کہایا
اوس نے میری قوت مین چالیس مردونکی قوت زیادہ کی ہے اور میرے نکاح مین
چالیس دونکا نکاح اور معاذ جو طعام بناتا پہلے اوس سے حلوا بناتا اسکو محمد بن حجاج
لخمی نے بنایا ہے اور وہ صاحب ملیح تھا اور اکثر طرق حدیث کی اسی دور
کرتے ہین اور اسی کا ذبون نے چوری کی ہے کہا گیا ہے اسکا طریقہ اور ہے جسمین
ابراہیم ہے کہا ازدی نے وہ اس سے ساقط ہے اور ابن حجر مکی نے شرح
شمائل ترمذی مین لکھا ہے کہ طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہے کہ جبرائیل
علیہ السلام نے مجھے حلوا دیا جس سے میری پیٹھ رات کی بیداری پر سخت ہو
اور کہا کہ یہ موضوع ہے حدیث صاف کرنیت کو اور [illegible] گل مین [illegible]
حدیث نہیں جیسا کہ دیبع نے ذکر کیا ہے حدیث اصل ہر بیماری کا
روضا نفس کے ہے [illegible] پہلون کی کلام ہے اور حدیث نہیں جیسا کہ ابن دیبع نے
کہا ہے حدیث خریدار کی مدد کرو اسکا ان لفظون سے کچھ اصل نہیں ہے
اور ایسا ہی قول کا کچھ اصل نہیں مشتری مدد کیا جاتا ہے اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا
ہے حدیث پناہ مانگتا ہون مین [illegible] بہری اور گونگی عامہ سے اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ سیوطی
نے کہا ہے حدیث [illegible] مثال مشہور ہے اور حدیث نہیں

فجهلوا حذق التصرف فيها واقبلوا على آخرتهم فشغلوا انفسهم بها فاستحقوا ان يكون اكثر اهل الجنة واما الابله وهو الذى لا عقل له فغير مراد فى الحديث **حديث** اكرموا الخبز قال ابن تيمية موضوع وفى الذيل هو كما قال **حديث** السنة الخلق اقلام الحق لا اصل له كما ذكره ابن الديبع ◆ **حديث** اللهم اصلح الراعى والرعية قال العراقى لا اصل له **حديث** اللهم ايد الاسلام باحد العمرين لا اصل له بهذا اللفظ والعمران تغليب عمر على عمرو بن هشام اللقب فى الجاهلية بابى الحكم فغيره النبى عليه السلام بابى جهل ومعنى الحديث صحيح ثابت فقد رواه الامام احمد والترمذى فى جامعه وغيرهما عن ابن عمر مرفوعا بلفظ اللهم ايد الاسلام باحب هذين الرجلين اليك بابى جهل او بعمر بن الخطاب وفى بعض الروايات اللهم اعز الاسلام بعمر وفى رواية زيادة خاصة فجمع بين اللفظين انه دعا بالاول اولا فلما اوحى الله ان ابا جهل لن يسلم خص عمر بدعائه فاجيب فيه **حديث** اللهم صل على نبى قبلك يقوله العامة عند تقبيل الحجر الاسود فلا اصل له ولا يتصور ان يكون اصل بهذا اللفظ والمبنى فانه كفر بحسب المعنى وقد صنف العلامة عبد النبى المغربى عالم الشام فى زمانه تصنيفا فى ذلك وكفر قائله قلت اصل هذا الخطا انما نشأ من العوام حيث انهم سمعوا من بعض الاعلام اللهم صل على نبى قبله وهو صحيح ومن بعضهم صلى الله على نبى قبلك وهو صحيح ايضا

غافل ہین اور تیز ہی تصرف کے دنیا مین چھوڑ دی اور آخرت کی طرف متوجہ ہوئی اور اپنی نفسونکو اسی طرف مشغول کیا پس لائق ہوئی کہ اکثر اہل جنت کے ہو جائین لیکن ابلہ جسکو عقل نہ ہو اسکی حدیث مین مراد نہین ہے **حدیث** اپنی روٹیونکی تعظیم کرو۔ کہا ابن تیمیہ نی موضوع ہے اور ذیل مین بھی جیسا اوسنے کہا **حدیث** زبانین خلقت کی خدا کی قلمین ہین (زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو) اسکا کچھ اصل نہین جیسا کہ ابن دیبع نے ذکر کیا ہے **حدیث** یا اللہ نیک کر چرانی والی اور رعیت کو کہا عراقی نے اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** یا اللہ مدد کر اسلام کو ایک ساتھ دو عمرون سے۔ ان لفظون سے اسکا کچھ اصل نہین اور عمران تغلیب عمر کے ہی عمر بن ہشام پر جسکا جاہلیت مین ابی الحکم لقب تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی ابو جہل تغییر کیا اور معنے حدیث کی صحیح ثابت ہین اسکو امام احمد اور ترمذی نے اپنی جامع مین اور غیرونکے ابن عمر سی ان لفظون سے مرفوع بیان کیا ہی یا اللہ ذکر اسلام کو ساتھ دوست تر ان دو مردون کے تیری ابو جہل یا عمر بن خطاب سے اور بعض روایتون مین یہہ ہے یا اللہ غالب کر اسلام عمر سی اور ایک روایت مین زیادتی خاص عمر کی ہے پس تطبیق دونون مین اس طرح ہے کہ آنحضرت نی پہلے تو ابو جہل کیلئے دعا کی جب اللہ تعالی وحی کر کہ ابو جہل اسلام نہین لائیگا تب حضرت عمر کیلئے دعا کی تو اونکے حق مین دعا مقبول ہوئی **حدیث** یا اللہ رحمت بھیج اوس نبی پر جو پہلے تیری ہی۔ عام لوگ اسکو حجر اسود چومنے کے وقت کہتے ہین اسکا کچھ اصل نہین اور قیاس ہے نہین ہو سکتا کہ اسکا ان لفظون اور معنے سی کچھ اصل ہو کیونکہ باعتبار معنے کے یہ کفر ہی اور علامہ عبد النبی مغربی نی جو اپنے زمانہ مین شام کا عالم ہے اس مسئلہ مین تصنیف کی ہے اور اسکے قائل کو کفر کیطرف منسوب کیا ہی۔ مین کہتا ہون اصل اس خطا کا عوام الناس سے پیدا ہوا ہے جب انہون نی بعض عالمون سے یہہ سنا یا اللہ رحمت بھیج اوس نبی پر جو پہلے اس نبی سکے ہی اور یہ صحیح ہی اور بعضون سے رحمت ہو اللہ کی اوس نبی پر جو پہلے اس تیری سے تھی اور یہ بھی صحیح ہے

حدیث متعمد ولکن افاد شیخنا البدر النسابة فی
بعض مجامیعه عن الجمال الکازرونی انه لما اخی علیه
السلام بین المهاجرین والانصار بالمدینة فی غیبة
انس بن مالك وتقدم عثمان لذلك كان صدره
مكشوفا فتاخرت الملئكة حياء فامره عليه السلام بتغطية
صدره فعادوا الى مكانهم فسألهم عليه السلام عن
سبب تاخرهم فقالوا حياء عثمان حديث اكثر
اهل الجنة البله رواه البزار مضعفا والقرطبي مصححا
كذا فى المقاصد وروى بزيادة وعليون لذوى الالباب
وهى ليس لها اصل كما قال العراقى بل هى مدمجة من
كلام احمد بن ابى الحوارى قال العراقى اخرجه البزار وضعفه
وصححه القرطبى فى التذكرة وليس كذلك فقد قال
ابن عدى انه منكر ثم قيل المراد الابله فى دنياه و الفقيه
فى دين مولاه عكس ارباب الدنيا (يعلمون ظاهرا
من الحيوة الدنيا وهم عن الاخرة هم غافلون) وفسر
سهل التسترى بانهم الذين وهت قلوبهم وشغلت
بالله انتهى ولا يخفى انه لا يناسب الاكثرية والاظهر ما
قاله بعضهم من ان البله كالعجائز والبله وامثالهم
هم بهلوا فى دينهم وثبتوا ولم يتزلزلوا على يقينهم وقال
بعض المحققين من الصوفية هم الذين قنعوا بالجنة و
ما فيها من الحور والقصور وانواع السرور والحبور
عن اللقاء فى مقام المشاهدة والحضور وفى النهاية
ان البله جمع الابله وهو الغافل عن الشر المطبوع على
الخير وقيل هم الذين غلبت عليهم سلامة الصدر
وحسن الظن بالناس لانهم عقلوا امر دنياهم

حدیث معتبر ہو واقف نہیں مگر ہمارا شیخ بدر النسابہ نے اپنی بعض
تصانیف میں جمال کازرونی سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے درمیان انصار اور مہاجرین کے مدینہ میں بھائی چارہ کیا اور انس بن مالک غائب
ہونیکے وقت کرلوی اور حضرت عثمان پیش ہوئے تو انکا سینہ مبارک کھلا تھا
تو فرشتے حیا کی مارے پیچھے ہٹ گئے اسوقت آنحضرت نے انکو سینہ ڈھانپنے
کا حکم کیا تب فرشتے اپنے مکان کی طرف لوٹ آئے آنحضرت نے انکو ان سے
پیچھے ہٹنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمکو عثمان سے حیا آیا
حدیث اکثر اہل جنت کی بھولے لوگ ہیں اسکو بزار نے سند ضعیف سے روایت
اور قرطبی نے صحیح سند سے اور ایسا ہی مقاصد میں ہے اس زیادتی سے مروی ہے اور علیون
صاحبان دانائی کیلئے ہیں اور اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ عراقی نے کہا ہے بلکہ یہ احمد بن
ابی الحواری کے کلام درج کی ہوئی ہے کہا عراقی نے اسکو بزار نے خارج کیا ہے اور
ضعیف کیا ہے اور قرطبی نے تذکرہ میں صحیح کیا ہے حالانکہ اسطرح نہیں کیونکہ
ابن عدی نے اسکو منکر کہا ہے بعضوں نے کہا ہے مراد ابلہ سے وہ لوگ ہیں جو دنیا میں
بھولے ہوں اور اللہ کے دین میں [illegible] فقیہ ہوں نیک لوگوں کا عکس (ظاہر
حیاتی دنیا کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں) اور سہل تستری نے یوں
تفسیر کی ہے کہ وہ وہ لوگ ہیں جنکے دل دنیا سے بیزار ہو کر اللہ کے ساتھ مشغول ہوئے
ہیں انتہی اور پوشیدہ نہیں کہ یہ معنے اکثریت کی مناسب نہیں ہیں اور ظاہر وہ ہے
جو بعضوں نے کہا ہے کہ بلہ وہ لوگ ہیں جو مثل بڑھیا کی مستحکم ہوں اور بلہ اور امثال
انکی اون لوگونسے ہیں جو اپنے دین میں مستحکم اور مضبوط ہوں اور اپنے یقین سے نہ ہٹیں
اور بعض محققین صوفیہ نے یہ کہا ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دیدار الٰہی کے مشاہدہ
اور حضور سے اعراض کرکے اور جنت اور جو اسمیں ہے حور اور محل اور قسمیں خوشیوں اور خوشی
کی انہوں کے ساتھ قناعت کی۔ اور نہایہ میں بلہ جمع ابلہ کے ہے اور اسکے معنے
یہ ہیں جو غافل ہو شر سے اور نیکی پر بالطبع مائل ہو اور کہا گیا ہے وے
وہ لوگ ہیں جن پر سینہ کا سلامت رہنا اور حسن ظن لوگوں
سے غالب ہو کیونکہ وہ دنیا کے کاموں سے + +

يا علي انك لسيد المسلمين و يعسوب المؤمنين و اليعسوب امير النحل على ما في القاموس و رواه الطبراني من حديث ابي ذر ذكره الزركشي و رواه ابن عساكر من حديث سلمان قاله السيوطي **حديث** انا افصح من نطق بالضاد معناه صحيح ولكن لا اصل له في مبناه كما قاله ابن كثير و قال ابن الجوزي في نصه والحديث المشهور على الالسنة انا افصح من نطق بالضاد لا اصل له ولا يصح قلت و العجب من الجلال المحلي مع جلالة محله ذكره في شرح جمع الجوامع من غير تنبيه وكذا ذكره الشيخ زكريا في شرح المقدمة الجزرية **حديث** انا افصح العرب بيد اني من قريش قال السيوطي اورده اصحاب الغرائب و لا يعلم من خرجه ولا اسناده **حديث** انا عند المنكسرة قلوبهم من اجلي قال السخاوي ذكره الغزالي في البداية انتهى ولا يخفى ان الكلام في هذا المقام لم يبلغ الى غاية قلت و تمامه انا عند المندرسة قبورهم لاجلي ولا اصل لهما في المرفوع **حديث** انا مدينة العلم و علي بابها رواه الترمذي في جامعه و قال انه منكر وكذا قال السخاوي وقال انه ليس له وجه صحيح وقال ابن معين انه كذب لا اصل له وكذا قال ابو حاتم و يحيى بن سعيد واورده ابن الجوزي في الموضوعات و وافقه الذهبي وغيره على ذلك وقال ابن دقيق العيد هذا الحديث لم يثبتوه وقيل انه باطل و قال الدارقطني غير ثابت وسئل عنه الحافظ العسقلاني فاجاب بانه حسن لا صحيح كما قال الحاكم ولا موضوع كما قال ابن الجوزي ذكره السيوطي وقال الحافظ ابو سعيد العلائي الصواب

اے علی تو سردار مسلمانوں کا ہے اور یعسوب مومنوں کا ہے اور قاموس میں لکھا ہے کہ یعسوب کے معنی امیر شہد کی مکھیوں کے ہین اور زرکشی نے ذکر کیا ہے کہ اسکو طبرانی نے ابوذر سے روایت کی ہے اور سیوطی نے کہا ہے ابن عساکر نے اسکو سلمان سے روایت کی ہے **حدیث** مین زیادہ فصیح ہون اونسے جو ضاد بولتے ہین۔ معنے اسکے صحیح ہین لیکن جس چیز پر اسکی بنا ہے اوسکا کچھ اصل نہین ہے جیسا کہ ابن کثیر نے کہا ہے۔ اور کہا ابن جوزی نے یہ حدیث جو زبانون پر مشہور ہے کہ مین زیادہ فصیح ہون اون سے جو ضاد بولتے ہین اسکا کچھ اصل نہین ہے اور نہین صحیح ہو سکتی اور جلال الدین محلی سے باوجود یکہ بڑا مرتبہ اونکا ہے تعجب ہے کہ اونہون نے اس حدیث کو شرح جمع الجوامع مین بغیر تنبیہ کی (کہ یہ کیسی ہے) ذکر کیا اور ایسا ہی شیخ زکریا نے شرح المقدمۃ الجزریہ مین ذکر کیا ہے **حدیث** مین زیادہ فصیح ہون عرب سے بعد اسکے کہ مین قریش سے ہون۔ کہا سیوطی نے اسکو صاحب غرائب لائے ہین اسکی سند اور اسکا مخرج معلوم نہین **حدیث** مین اونکی پاس ہون جنکو دل میری لئے ٹوٹی ہین کہا سخاوی نے اسکو غزالی نے بدایہ مین ذکر کیا ہے انتہی اور پوشیدہ نہین کہ کلام اس مقام مین نہایت کو نہین پہونچی اور تمام اسکا یہ ہے مین اونکی پاس ہون جنکی قبرین میرے لئے کہنہ ہوئی ہین ان دونو کا اصل مرفوع نہین ملتا **حدیث** مین علم کا مدینہ ہون اور علی دروازہ اوسکا ہے ترمذی نے جامع مین روایت کی ہے اور کہا کہ منکر ہے اور ایسا ہی سخاوی نے کہا ہے اور کہا کہ اسکے واسطے کوئی وجہ صحیح نہین ہے اور کہا ابن معین نے یہ کذب ہے اسکا کچھ اصل نہین اور ایسا ابو حاتم اور یحیی بن سعید نے کہا ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین لایا ہے اور ذہبی وغیرہ نے اسپر موافقت کیا ہے اور کہا ابن دقیق العید نے اس حدیث کو محدثین نے ثابت نہین کیا اور کہا گیا ہے کہ یہ باطل ہے اور کہا دارقطنی نے ثابت نہین ہے حافظ عسقلانی سے سوال ہوا جواب پایا کہ یہ حسن ہے صحیح نہین جیسا کہ حاکم نے کہا ہے اور موضوع ہے نہین جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہے اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے اور کہا حافظ ابو سعید علائی نے صواب

فخلطوا الكلمتين وجمعوا العبارتين فحصل من التداخل
هذا الفساد والله رؤف بالعباد وينبغي ان يحمل على
الالتفات عند من قال به على حسن الظن بالمتكلم حيث
لا يريد به ما يتبادر الى الفهم فانه صريح فنجعل قبلك
جملة مستانفة نحو قوله عليه السلام في خطبة حجة
الوداع هل بلغت قالوا نعم قال اللهم فاشهد فالتفت
عنهم في اثناء كلامه وتوجه الى الله لتمام مرامه ولا
نجعل صفة نبي لما قيل من ان شرط الالتفات ان يكون
المتحدث عنه واحدا فتامل فانه موضع ذلل والاظهر
في دفع الخلل ان يقدر مضاف فيقال قبل نبيك ❊
حديث امان لعبد امانة قال ابن الهمام لا يعرف له اصل
حديث امرت ان احكم بالظاهر والله يتولى السرائر
اشتهر بين الاصوليين والفقهاء الاكابر بل وقع في شرح
مسلم للنووي في قوله عليه السلام اني لم اؤمر ان انقب
عن قلوب الناس الحديث اي افتش ولا وجود له في كتب
الحديث المشهورة ولا الاجزاء المنثورة وجزم العراقي
بانه لا اصل له وكذا انكره المزني وغيره وممن انكره الحافظ
ابن الملقن في تخريج البيضاوي وقال الزركشي لا يعرف
بهذا اللفظ وقال السيوطي هذا من كلام الشافعي في الرسالة
وقال الحافظ عماد الدين بن كثير في تخريج احاديث المختصر
لم اقف له على سند حديث امرنا بتصغير اللقمة
في الاكل وتدقيق المضغ قال النووي لا يصح حديث
امير النحل علي لا اصل له ذكره ابن الديبع وفيه ان
الديلمي رواه عن الحسن بن علي قال علي رضي الله عنه انا
يعسوب المؤمنين ورفعه الى النبي عليه السلام انه قال

پس دونوں نے دونوں لفظوں کو ملا دیا اور دونوں عبارتوں کو جمع کر دیا تو اس
تداخل سے یہ فساد حاصل ہوا اور اللہ تعالی مہربان ہے ساتھ اپنے بندوں کے اور اس
شخص کے نزدیک جو اسکو کہتا ہے التفات پر حمل کرنا چاہیے بسبب حسن ظن کے
ساتھ مسلمان کے کیونکہ وہ جو متبادر الفہم ہے مراد نہیں اسلئے کہ وہ کفر
صریح ہے پس ہم لفظ قبلک کے جملہ مستانفہ کرتے ہیں جیسا کہ قول آنحضرت
کا خطبہ حجۃ الوداع میں ہے تحقیق میں نے پہونچا دیا کہا لوگوں نے ہاں فرمایا آن
حضرت نے یا اللہ تو گواہ رہ سو اسجگہ آنحضرت نے اثنار کلام میں اُنسے التفات کر کے
اللہ تعالی کیطرف توجہ کیا واسطے تمام کرنی مقصود کی اور صفت نبی کی ہم نہیں
کرتے کیونکہ شرط التفات کی یہہ ہے کہ جسکی بات کیجائے وہ ہر جگہ ایک ہونا چاہیے فکر
کیونکہ یہ مکان پھسلنے کا ہے اور ظاہر دفع خلل میں یہ ہے کہ مضاف مقدر کرنا چاہیے پس کہا جائے
پہلے نبی اپنے کی حدیث امانت بندے کی امانت ہے کہا ابن ہمام نے اسکا اصل نہیں
معلوم ہوا حدیث مجھکو حکم ہوا ہے کہ ظاہر قول کیساتھ حکم کروں اور اللہ تعالی
والی ہے رازوں کا اکابر فقیہوں اور اصولیوں میں مشہور ہے بلکہ شرح مسلم نووی میں
آنحضرت کی اس قول میں واقع ہوا ہے مجھے آدمیوں کے دلوں کی تفتیش کا حکم
نہیں ہوا الحدیث مشہورہ کتب حدیث میں اور اجزائے منتشرہ میں اسکا
وجود نہیں ہے اور عراقی نے یقین کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی
مزنی وغیرہ نے اسکا انکار کیا ہے اور جنہوں نے انکار کیا ہے انسے ایک تو حافظ
ابن الملقن تخریج بیضاوی میں کہتا ہے اور کہا زرکشی نے ان لفظوں سے
معلوم نہیں ہے اور کہا سیوطی نے یہ کلام شافعی کی ہے رسالت میں اور
کہا حافظ عماد الدین بن کثیر نے تخریج احادیث المختصر میں میں اسکی سند
پر واقف نہیں ہوا حدیث ہمکو کہانے کیوقت چھوٹا لقمہ لینے کا
اور چبا کر باریک کرنیکا حکم ہوا ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہیں ہے حدیث
مکھیوں کا امیر علی ہے ابن دیبع نے ذکر کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں اور دیلمی
نے حسن بن علی سے روایت کی ہے کہا علی نے میں سردار مسلمانوں کا ہوں
اور اوسکو آنحضرت کی منسوب کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بالحجر يعني انه مدرج من كلام بعض [illegible]
حديث ان الشيطان بين السماء والارض وله
اولاد من صلبه ثمانية امثال ولد آدم من
الجنود والخليفة يقال له مرة قال ابن الجوزي
موضوع حديث ان العالم والمتعلم اذا مرا
على قرية فان الله تعالى يرفع العذاب عن مقبرة
تلك القرية اربعين يوما فقال الحافظ جلال الدين
لا اصل له حديث ان العبد لينشر له من
الثناء بين المشرق والمغرب ما يزن عند الله جناح
بعوضة كذا في الاحياء وقال العراقي لم اجده هكذا
وفي الصحيحين من حديث ابي هريرة رضي الله عنه انه
ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيمة لا يزن عند
الله جناح بعوضة حديث ان القصيرة قد
تطيل اي تلد ولدا طويلا ذكره الجوهري في
صحاحه وقال صاحب القاموس انه مثل وليس
بحديث كما وهم فيه الجوهري حديث
ان لابراهيم الخليل ولابي بكر الصديق لحية
في الجنة لم يصح ولا اعرف ذلك في شي من كتب
الحديث المشهورة ولا الاجزاء المنثورة قال
العسقلاني قال شيخنا وكذا ما ورد في الطبراني
من ان اهل الجنة جرد مرد الا موسى عليه السلام
فان له لحية تضرب الى سرته وكذا ما ذكره
[illegible]
[illegible]
لا اصل [illegible] حديث

ہے جو بعض کا کلام ہے حدیث شیطان آسمان اور
زمین کے درمیان ہے اور اوسکا [illegible] ہے آٹھ قسم کے آدمی
کے ساتھ اوسکا لشکر ہیں اور ایک اوسکا خلیفہ ہے جسکا نام
مرہ ہے کہا ابن جوزی نے موضوع ہے حدیث جب عالم
اور شاگرد دونوں ایک گاؤں پہ گذریں تو اللہ تعالی اوس گاؤں کے
قبروں سے چالیس روز تک عذاب دور کر دیتا ہے۔ کہا حافظ جلال الدین
نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے حدیث قیامت کی روز بعض
آدمیوں کی ثنا مشرق اور مغرب کے درمیان منتشر کی جائیگی
حالانکہ اللہ کی نزدیک مچھر کے برابر نہیں ہوگی۔ ایسا احیاء میں ہے
کہا عراقی نے میں نے اسکو اسطرح نہیں پایا اور صحیحین میں ابو ہریرہ
سے ہی البتہ لایا جائیگا ایک آدمی بڑا موٹا قیامت کی روز اللہ کے
پاس پر مچھر کے پر برابر اوس کا قدر نہ ہوگا حدیث چھوٹی
کبھی لمبا بچہ جنتی ہے جوہری نے صحاح میں ذکر کیا ہے اور
کہا صاحب قاموس نے یہ مثال ہے حدیث نہیں جیسا کہ
جوہری نے وہم کیا ہے حدیث جنت میں ابراہیم
خلیل اللہ کے اور ابو بکر صدیق کے داڑھی ہوگی صحیح نہیں
ہوئی اور کتب مشہورہ حدیث میں اور اجزاء منتشرہ میں
اسکو نہیں پہچانا کہا عسقلانی کہا ہمارے شیخ نے جو طبرانی میں
ہے کہ اہل جنت بے ریش ہونگے مگر موسے علیہ السلام
اونکے لئے داڑھی ہوگی ناف تک) ایسے ہی [illegible]
ایسا ہی ہے جو قرطبی نے ذکر کیا ہے کہ ہارون
علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئی ہے اور بیٹے
[illegible] ہارون کے خدا کا کہا ہوا دیکھا ہے کہ یہ حدیث
[illegible] علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئی ہے اور
[illegible] سے ثابت نہیں حدیث

انه حسن باعتبار طرقه لا صحيح ولا ضعيف فضلا عن
ان تكون موضوعا على ما ذكره الزركشي **حديث**
انا من الله والمؤمنون مني قال العسقلاني انه كذب
مختلف فيه وقال الزركشي لا يعرف وقال ابو تيمية
موضوع وقال السخاوي هو عند الديلمي بلا اسناد
عن عبد الله بن جراد مرفوعا انا من الله والمؤمنون مني
فمن اذى مؤمنا فقد اذاني **حديث** انصف
بالحق من اعترف قال السخاوي لا اعرفه **حديث**
انفق ما في الجيب يأتك ما في الغيب لا اصل لمبناه ولكن
يصح معناه لقوله تعالى (وما انفقتم من شيء فهو يخلفه)
والحديث المتفق عليه انفق انفق عليك واما قولهم انفق
ابو بكر رضي الله عنه ما معه حتى تخلل بالعباء فليس في
المرفوع لكن معناه صحيح **حديث** ان الارض لتنجس
من بول الاقلف اربعين يوما فيه داود الوضاع **حديث**
ان بلالا كان يبدل الشين في الاذان سينا قال المزني
فيما نقله عنه البرهان السفاقسي انه اشتهر على
السنة العوام ولم نره في شيء من الكتب **حديث**
ان الشمس ردت على علي بن ابي طالب قال احمد لا اصل له
وادعى ابن الجوزي انه موضوع لكن قال السيوطي اخرجه ابن
منده وابن شاهين وابن مردويه وصححه الطحاوي و
القاضي عياض اقول ولعل المنفي ردها بامر علي والمثبت
بدعاء النبي عليه السلام وتفصيله في السير **حديث**
ان الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم فضيقوا
مجاريه بالجوع ذكره في الاحياء قال العراقي متفق عليه
من حديث صفيه دون قوله فضيقوا مجاريه

یہ حدیث حسن ہے باعتبار کثرت طرق کی نہ صحیح نہ ضعیف ہے چہ جائیکہ موضوع
ہو جیسا کہ زرکشی نی ذکر کیا ہی **حدیث** میں اللہ سے ہون اور مومن مجھسے
ہین کہا عسقلانی نے یہ کذب ہے مختلف فیہ ہے اور کہا زرکشی نے یہ معلوم نہین
ہی اور کہا ابو تیمیہ نی ضعیف ہے وہ دیلمی کے پاس بلا اسناد عن عبد اللہ
ابن جراد سے مرفوع میں ہے کہ میں اللہ سے ہون اور مومن مجھسے ہین جسنے مومن کو ایذا
دی اوسنے مجھکو ایذا دی **حدیث** منصف ساتھ حق کی وہ ہے جو
اقرار کرے کہا سخاوی نے میں اسکو نہیں جانتا **حدیث** خرچ کر اپنی
جیب سے ملیگا تجھکو غیب سے اسکا کچھ اصل نہین لیکن معنے اسکی صحیح
ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے (اور جو تم خرچ کرو کسی چیز سے پس وہ خلیفہ
ہوتا ہے اسکا) اور حدیث متفق علیہ میں ہے خرچ کر میں تجھپر خرچ کرونگا لیکن
لوگون کا یہ قول کہ ابو بکر نے خرچ کیا جو کچھ اونکے پاس تھا تاکہ
اونے گودڑی کو ٹانکا لگایا یہ مرفوع نہین ہے لیکن معنے اسکی صحیح
ہین **حدیث** زمین اونٹ کی بول سے چالیس دن تک
پلید رہتی ہے اسکی سند میں داؤد ہے جو وضاع ہے **حدیث**
بلال اذان میں شین کی جگہ سین کہتا تھا۔ برہان سفاقسی نے مزنی سے نقل کیا
کہ یہ حدیث عوام الناس کی زبانوں پر مشہور ہے اور کتب حدیث میں ہمنے
اسکو کہیں نہیں دیکھا **حدیث** سورج حضرت علی پر رد کیا گیا تھا
کہا امام احمد نے اسکا کچھ اصل نہین اور ابن جوزی نے دعوی کیا ہے کہ یہ
موضوع ہے لکن سیوطی نے کہا ہے کہ ابن منده اور ابن شاہین اور
ابن مردویہ اسکو اپنی کتاب میں لائے ہین اور طحاوی اور قاضی عیاض
نے اسکی تصحیح کی ہے اور شاید امام احمد وغیرہ کی نفی امر علی کی سے
ہو اور مثبت حضرت کی دعا سے ہوا اسکی تفصیل کتب سیر میں ہے **حدیث**
شیطان آدمی کی خون کی جگہ میں گھس جاتا ہے اوسکے گھسنے کی جگہ بھوک سے
تنگ کرو۔ یہ حدیث احیا میں مذکور ہے کہا عراقی نے یہ حدیث صفیہ
کی روایت سے متفق علیہ ہے سوای اس قول کی اسکی جگہہ بھوک سے تنگ کرو

ان الله يكره الحبر السمين قال الزركشي لم اجده

قال السخاوي [illegible] من حديث [illegible]

[illegible] الله [illegible] المؤمن [illegible]

حديث ان الله يحب ان يرى عبده تعبا في طلب الحلال

[illegible] ان هذا اخذ من مفهوم المعنى لصحيح

النبي ولا اظن ان احدا يقول به من المحدثين الا ان

يقال المراد السيوطي انه صحيح معناه واقوى في صحة

مبناه ما في سنن سعيد بن منصور عن ابن مسعود

موقوفا اني لاكره ان ارى الرجل فارغا لا في عمل الدنيا

ولا في عمل الآخرة **حديث** ان الله يكره الرجل المطلاق

قال السخاوي لا اعرفه كذلك لكن ثبت حديث ابغض

الحلال الى الله الطلاق وحديث لا احب الذواقين

والذواقات **حديث** ان الله يكره العبد المتميز

على اخيه قال ابن الديبع لا اعرفه قلت في جزء تمثال

النعل الشريف لابي اليمن ابن عساكر يروى ان النبي

عليه السلام قال وذكر قصة ان الله يكره من عبده

ان يراه متميزا على اصحابه **حديث** ان لله ملكا

ينقل الاموات قال السخاوي لا اصل له وقد تقدم

من عبد الملك مثله **حديث** ان لله ملكا

ما بين شفري عينيه مسيرة خمسمائة عام لم

يوجد له اصل **حديث** انكم في زمان الهمتم

فيه العمل وسياتي قوم يلهمون الجدل ذكره في الاحياء

وقال العراقي لم اجد له اصلا **حديث** ان من اقل ما

اوتيتم اليقين وعزيمة الصبر ومن اعطي حظه

منهما لم يبال ما فاته من قيام الليل وصيام النهار

اللہ تعالیٰ موٹے عالم کو برا جانتا ہے کہا زرکشی نے نہیں پایا میں نے اسکو

اور کہا سیوطی نے [illegible] حدیث [illegible] سے ہے سند حسن [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے مومن [illegible] کو اور دیلمی نے

[illegible] سے ہے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھے اپنے بندے کو طلب حلال کی سختی میں اور

اور پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ لیا گیا ہے بسبب صحت معنے کی سمجھنے سے مگر [illegible] اور میں نہیں

ظن کرتا کہ کوئی محدثین سے اس کا قائل ہو مگر کہا جائے مراد سیوطی کی یہ ہے کہ اسکے

معنے صحیح ہیں اور اسکی بنا کی صحت کیلئے وہ روایت ہے جو سنن سعید

بن منصور میں ابن مسعود سے موقوف ہے بڑی قوی ہے میں مکروہ جانتا ہوں

کہ مرد کو فارغ دیکھوں نہ دنیا کے کام میں ہو اور نہ آخرت کے کام میں **حدیث**

اللہ تعالیٰ مکروہ جانتا ہے مرد بہت طلاق دینے والے کو کہا سخاوی نے میں اسکو اس طرح

نہیں جانتا لیکن یہ حدیث ثابت ہے غصہ لانے والی حلال امروں سے

اللہ تعالیٰ کو طلاق ہے اور یہ حدیث میں نہیں دوست رکھتا مزہ لذت پکڑنے والے

کو اور عورت لذت پکڑنے والی کو **حدیث** اللہ تعالیٰ مکروہ جانتا ہے اوس

آدمی کو جو اپنے میں متمیز ہو کہا ابن دیبع نے میں اسکو نہیں جانتا ہوں کہتا

ہوں اور جزو تمثال النعل الشریف میں ہے جو ابی الیمن ابن عساکر کی

ہے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا راوی نے آنحضرت نے قصہ بیان کیا اور

فرمایا اللہ تعالیٰ اوس آدمی کو مکروہ جانتا ہے جو اپنے دوسروں سے متمیز ہو **حدیث**

اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو مردوں کو نقل کرتے ہیں کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور

عبد الملک سے اسکی مثل گذر چکا **حدیث** اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے

جسکے دونوں آنکھوں میں فرق پانچ سو برس کی مسافت کا رستہ ہے اسکا اصل نہیں

پایا گیا **حدیث** تم ایسے زمانہ میں ہو کہ تمہاری طرف عمل الہام کیا گیا

اور آویگی قوم جو جھگڑے کا الہام کی جاویگی احیاء میں ذکر ہے اور کہا

عراقی نے میں نے اسکو نہیں پایا **حدیث** کم ہے جو تم دیے گئے ہو یقین

اور صبر [illegible] اور جس شخص کو حصہ اس سے دیا گیا تو پرواہ نہیں

[illegible] جو اوس سے قیام رات اور صوم دن سے فوت ہو [illegible]

ان الله لما خلق العقل قال له اقبل فاقبل ثم قال له
ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ما خلقت خلقا
اشرف منك فبك آخذ وبك اعطی قال ابن تیمیة
وتبعه غیره انه کذب موضوع باتفاق کذا فی
المقاصد لکن ذکره فی الاحیاء قال العراقی اخرجه
الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابونعیم باسنادین ضعیفین
حدیث ان الله لا یقبل دعاء ملحونا اثبت ورد
التقی السبکی والاظهر ان المراد بالملحون الخطاء فی
الاعراب والبناء وقیل المراد به الدعاء بغیر حق
حدیث ان الله جعل لذة الاغنیاء فی طعام الفقراء
حکم علیه العسقلانی بالوضع وذکر الجلال السیوطی فی
آخر کتاب الموضوعات انه سئل عن حدیث ان الله نقل
لذة طعام الاغنیاء الی طعام الفقراء فاجاب بانه موضوع
حدیث ان الله تعالی اخذ المیثاق علی کل مؤمن
ان یبغض کل منافق وعلی کل منافق ان یبغض کل
مؤمن لم یوجد حدیث ان الله تعالی وعد
هذا البیت ان یحجه فی کل سنة ستمائة الف فان
نقص کملهم الله بالملائکة وان الکعبة تحشر کالعروس
المزفوفة کل من حجها یتعلق باستارها یسعون حولها
حتی تدخل الجنة فیدخلون معها کذا فی الاحیاء و
قال العراقی لم اجد له اصلا حدیث ان الله
یحب الرجل الشعرانی ویکره المراة الشعرانیة قال عبد
الغافر الفارسی فی مجمع الغرائب فی الحدیث ان الله
یبغض الرجل الازب ویبغض المراة الذلفاء الازب
الکثیر الشعر کذا السیوطی وسکت علیه حدیث

خدا تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا اوس سے کہا آگے آ وہ آگے آئی
پھر کہا پیچھے جا وہ پیچھے ہٹی پھر کہا اللہ تعالیٰ
نے قسم ہے مجھے میری عزت اور بزرگی کی نہیں کوئی مخلوق
تجھ سے اشرف پیدا نہیں کی تیرے سبب سے عذاب کروں گا اور تیرے
سبب سے بخشش کرونگا۔ کہا ابن تیمیہ وغیرہ نے باتفاق کذب
موضوع ہے ایسا ہی مقاصد میں ہے لیکن اسکو احیا میں ذکر
کیا ہے کہا عراقی نے طبرانی کبیر اور اوسط میں اور ابونعیم دو اسناد ضعیف
سے لائے ہیں حدیث اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا دعا جو لحن سے ہو
ثابت کیا اور رد کیا اسکو التقی السبکی نے اور اظہر یہ ہے کہ ملحون سے
خطا اعراب اور بنا مراد ہے اور کہا گیا ہے کہ مراد اس سے دعا ہے جو ناحق
ہو حدیث اللہ تعالیٰ نے غنیوں کی لذت فقیروں کی طعام میں کی ہے
عسقلانی نے اسپر وضع کا حکم کیا ہے اور جلال الدین سیوطی نے آخر کتاب
موضوعات میں ذکر کیا ہے کہ مجھ سے اس حدیث کی بابت سوال ہوا کہ نقل
کی اللہ تعالیٰ نے لذت طعام اغنیا کی فقیروں کی طعام کی طرف تو میں نے جواب دیا
کہ وہ موضوع ہے حدیث اللہ تعالیٰ نے ہر مومن سے عہد لیا ہے کہ ہر منافق کو
دشمن رکھے اور ہر منافق سے عہد لیا ہے کہ ہر مومن کو دشمن رکھے وہ نہیں ملی
حدیث اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ سے وعدہ کیا ہے کہ اسکا چھ لاکھ آدمی ہر سال
حج کریں اگر ان سے کوئی کم ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پورا کریگا اور
کعبہ شریف کو دلہن آراستہ کی طرح اٹھایا جائیگا جس شخص نے اسکا حج کیا ہوگا
پردوں سے متعلق ہوگا اوسکے گرد دوڑیں گے وہ جنت میں داخل ہوگا اسکے ساتھ
وہ لوگ بھی داخل ہونگے ایسا ہی احیا میں ہے کہا عراقی نے نہیں پایا اسکی اصل
پایا حدیث اللہ تعالیٰ بہت بال والے مرد کو دوست رکھتا ہے اور دشمن رکھتا ہے
بال والی عورت کو کہا عبد الغافر فارسی نے مجمع الغرائب میں حدیث میں
ہے اللہ تعالیٰ مرد کثیر الشعر کو دوست رکھتا ہے اور عورت کثیر الشعر کو
دشمن رکھتا ہے سیوطی نے ذکر کیا ہے اور چپ رہا حدیث

ایمان البدان یشتی فی الحدیث منکر حدیث ان المیت یری الناس فی بیتہ سبعۃ ایام قال البیہقی فی مناقب احمد سئل عنہ احمد فقال باطل لا اصل لہ قال السخاوی وینظر معناہ قال النووی فی منتہ کلام مظلم واضعہ مجرم قبح اللہ من وضعہ ولا برد مضجعہ حدیث ان نسبۃ الفائدۃ الی مفیدھا من الصدق فی العلم وشکرہ وان السکوت عن ذلک من الکذب فی العلم وکفرہ من کلام سفیان الثوری کما ذکرہ ابن جماعۃ من منسکہ الکبیر قلت ومن الفائدۃ فی الاسناد الی صاحب الفائدۃ من زیادۃ العائدۃ ما قیل علمان خیر من علم واحد مع ما فی الاضافۃ من براءۃ من الخیانۃ حدیث ان الورد خلق من عرق النبی علیہ السلام او من عرق البراق قال النووی لا یصح وقال العسقلانی موضوع وسبقہ لذلک ابن عساکر ذکرہ السخاوی وقال الزرکشی لہ طرق فی مسند الفردوس وکتاب الریحان لابن فارس حدیث ان کان الکلام من فضۃ فالصمت من ذھب ھو من قول سلیمان ولقمان لابنہ کما ذکرہ ابن الدبیع قال الخطابی وھذا محمول علی ما لیس فیہ فائدۃ شرعیۃ والا فقد یکون النطق فی بعض المواضع واجبا وفی بعضہا مندوبا اقول فیحمل حدیث من صمت نجا علی الاول کما یشیر الیہ حدیث من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت وفیہ تنبیہ نبیہ علی ان کلام الخیر خیر من السکوت عن الشر فان نفع الاول متعد والثانی قاصر کما فی النہی عن المنکر حدیث

زبان سے یہی کہ اپنی سب کلاموں مین استثنا کری شکر ہے حدیث میت اپنی گھر مین سات دن تک آدمیون کو دیکھتی ہے کہا بیہقی نے امام احمد کی مناقب مین انسی اس حدیث کی بابت سوال ہوا جواب دیا کہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین کہا سخاوی نے اسکے معنے دیکھے جاتی ہین کہا نووی نے اسکے متن مین بڑی کلام ہے اسکا واضع مجرم ہے قبیح کری اللہ اسکے واضع کو اور اوسکی خوابگاہ کو سرد نہ کری حدیث فائدہ کو منسوب کرنا اوس شخص کے طرف جسنی فائدہ دیا ہے آدمی کی صدق اور شکر پر دلالت ہے (یعنے نسبت کرنیوالا صادق اور شاکر ہے) اور اسے چھپانا اوسکی کذب اور ناشکری پر دلالت ہے (یعنے یہ کاذب اور ناشکر ہے) سفیان ثوری کے کلام ہے جیسا ابن جماعت نے اسکی بڑی منسک سے بیان کیا ہے مین کہتا ہون فائدہ کو صاحب فائدہ کیطرف نسبت کرنے مین زیادتی علم کا فائدہ ہے جیسا کہ کہا گیا ہے دو علم بہتر ہین ایک علم سے باوجود یکہ نسبت کرنے مین خوف سے برات ہے حدیث گلاب حضرت کی پسینہ سے پیدا ہوا ہے یا براق کی پسینہ سے - کہا نووی نے صحیح نہین ہے اور کہا عسقلانی موضوع ہے اور اس مین ابن عساکر سبقت لی گیا ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا زرکشی نے مسند فردوس مین اور کتاب الریحان ابن فارس مین اسکے بہت طرق ہین حدیث اگر بولنا چاندی جیسا ہے تو چپ کرنا سونی جیسا ہے یہ کلام سلیمان کی یا لقمان کے اپنے بیٹے کو ہے جیسا کہ ابن دبیع نی ذکر کیا ہے کہا خطابی نے یہ اسپر محمول ہے جسمین فائدہ شرعی نہو ورنہ بولنا بعض جگہہ مین کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب مین کہتا ہون یہ حدیث جسنے چپ کی اوس نے نجات پائی اسکو پہلی بات پر حمل کرنا چاہئے جیسا کہ اسکے طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے جو شخص اللہ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے چاہئے کہ نیک بات کہی یا چپ رہی اور اس مین تنبیہ ہے کہ کلام خیر شر کے سکوت سے بہتر ہے کیونکہ پہلی کا نفع متعدی ہے اور دوسرے کا قاصر ہے جیسا کہ بری باتون سے منع کرنی مین حدیث

كذا في الاحياء وقال العراقي لم اقف له على اصل وروي الديلمي عن حديث معاذ ما انزل الله شيئا اقل من اليقين قلت وهو مستفاد من قوله تعالى (وما اوتيتم من العلم الا قليلا) واما عزيمة الصبر في العمل فكذا قليل كما قال الله تعالى (ان الذين آمنوا وعملوا الصالحت وقليل ما هم) **حديث** ان من الذنوب ذنوبا لا يكفرها الا الوقوف بعرفة ذكره في الاحياء وقال اسنده جعفر بن محمد الى رسول الله عليه السلام وقال العراقي لم اجد له اصلا **حديث** ان من العصمة ان لا يقدر من كلام الصوفية وهو من جملة ما اعجب الشافعي من كلامهم عن عبد الله ابن احمد في زوايد الزهد عن عوف بن عبد الله انه كان يقول ان من العصمة ان تطلب لشيء من الدنيا فلا تجده ذكره السيوطي **حديث** ان المسافر وماله على قلت بفتح القاف واللام وبالمثناة الفوقية اي هلاك قال النووي في تهذيبه ليس هذا خبرا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وانما هو من كلام بعض السلف فقيل انه عن علي كرم الله وجهه وذكر ابن السكيت والجوهري انه عن بعض الاعراب انتهى وقد ورد لو علم الناس رحمة الله بالمسافر لاصبح الناس وهم على سفر اي المسافر ورحله على قلت الا ما وقى الله رواه الديلمي عن ابي هريرة مرفوعا بلا سند وكذا ابن الاثير في النهاية وهو ضعيف وللديلمي بسند عن ابي هريرة يرفعه لو علم الناس ما للمسافر لاصبحوا وهم على ظهور سفر ان الله بالمسافر لرحيم وهو ضعيف ايضا ففي الجملة ثابت غير موضوع **حديث** ان من تمام

ایسا ہی احیا میں ہے اور کہا عراقی نے میں اسکی اصل پر واقف نہیں ہوا اور دیلمی نے حدیث معاذ سے روایت کی ہے اللہ تعالیٰ نے کسی شے کو یقین سے کم نہیں نازل کیا میں کہتا ہوں یہ اس قول اللہ تعالیٰ سے مستفاد ہے (نہیں دیا گیا تمکو علم مگر قلیل) لیکن صبر عزیمہ عمل میں وہ بھی کم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور وہ کم ہیں **حدیث** بعض گناہ ایسے ہیں کہ انکا کفارہ سوائے وقوف عرفہ کی اور چیز کوئی نہیں احیا میں مذکور ہے اور کہا اسکو جعفر بن محمد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مسند کیا ہے اور کہا عراقی نے میں اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** پاکی سے ہے کہ (آدمی کسی چیز پر) قادر ہو۔ صوفیہ کے کلام سے ہے یہ ان جملوں سے ہے جن سے شافعی متعجب ہوا عبد اللہ بن احمد کی کتاب زوائد الزہد میں اسمعیل عوف بن عبد اللہ سے ہے کہ وہ کہتا تھا تیری پاکی سے ہے کہ تو جس چیز دنیا کو طلب کرے پھر اسکو نہ پائے۔ اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے **حدیث** تحقیق مسافر اور اسکا مال ہلاکت پر ہے کہا نووی نے تہذیب الاسماء میں کہ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے لیکن یہ بعض سلف کی کلام ہے بعضوں نے کہا ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ سے ہے اور ابن اسکیت اور جوہری نے ذکر کیا ہے کہ یہ بعض اعراب سے ہے انتہے اور وارد ہوا ہے اگر جان لیں آدمی اللہ کی رحمت جو مسافر پر ہے تو سب آدمی سفر پر ہی صبح کریں یعنے مسافر اور اسکا اسباب ہلاکت پر ہے مگر جسکو اللہ نگاہ رکھے دیلمی نے ابو ہریرہ سے مرفوع بلا سند روایت کی ہے اور ایسا ہی ابن الاثیر نہایہ میں اور وہ ضعیف ہے اور دیلمی میں ابو ہریرہ سے مرفوع سند سے ہے اگر معلوم کریں آدمی جو مسافر کے لئے ہے البتہ صبح کریں حالانکہ وہ مسافر ہوں اللہ تعالیٰ مسافر کے ساتھ رحیم ہے اور یہ بھی ضعیف ہے الحاصل کہ یہ حدیث ثابت ہے موضوع نہیں **حدیث** آدمی کے تمام

ابن عباس والسجع المذموم هو التكلف الصادر
من نحو الكهنة واما السجع الوارد من الوضعيات
فلا منع له بل ورد في الشرع نحو اللهم اعوذ بك من علم لا
ينفع وقلب لا يخشع ونفس لا تشبع ودعاء لا يسمع ومن
هؤلاء الاربع **حديث** اى شئ لا يخفى قال ما يكون
قال العسقلاني لا اعرف له اصلا قال ونحوه **حديث**
من اخفى سريرة صالحة او سيئة البسه الله منها رداء
بين الناس يعرف به ولو دخل المؤمن كوة حائط وعمل
عملا صالحا اصبح الناس يتحدثون به قلت ويقوى معناه
قوله تعالى (والله مخرج ما كنتم تكتمون) وقد فسر قوله تعالى
(فانه يعلم السر واخفى) اى ما في الباطن وقيل ما لا يكون فانه
عالم بالموجودات والمعدومات وانه اى شئ يكون واى شئ
لا يكون ولو كان كيف يكون وانه اذا قال للشئ كن فيكون
حديث الايمان عقد بالقلب واقرار باللسان وعمل
بالاركان قال السخاوى رواه ابن ماجه بسنده من طريق
عبد السلام بن صالح الى على رفعه هذا وحكم عليه
ابن الجوزى بالوضع لكن قال السيوطي اورده ابن الجوزي
في الموضوعات ولم يصب قلت قال الفيروزآبادي في كتابه
الصراط المستقيم الحديث المشهور ان الايمان قول وعمل
ويزيد وينقص والايمان لا يزيد ولا ينقص كله غير صحيح
وذكر الزركشي في اول كتابه عن البخاري انه سئل عن
حديث الايمان لا يزيد ولا ينقص فكتب من حدث بهذا
استوجب الضرب الشديد والحبس الطويل **حرف**
الباء الموحدة **حديث** الباذنجان لما اكل
له لا اصل له قال العسقلاني لم اقف عليه قال

ابن عباس سے اسی طرح ہے اور سجع مذموم وہ ہے جو آدمی تکلیف کرکے اس
طرح بنائے لیکن وہ سجع جو آدمی کی بالطبع خارج ہو وہ منع نہیں ہے بلکہ
شرع میں بھی وارد ہوا ہے جیسا کہ اس عبارت میں جسکے معنے یہ ہیں یا
اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو
نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو اور ان چاروں چیزوں سے
حدیث کون شی پوشیدہ نہیں ہے جو کہا جاتا ہے کہا عسقلانی نے میں
اسکا اصل نہیں جانتا اور کہا ایسا ہی یہ حدیث ہے جو شخص اپنے راز کو چھپاتا ہو بُرا یا بھلا
پوشیدہ کریگا اللہ تعالی اسکو ویسی چادر آدمیوں کے بیچ پہنائیگا جس سے وہ معلوم ہو اگر
کوئی مومن دیوار کے بدان میں داخل ہو کر نیک عمل کرے البتہ صبح کو آدمی
اوسکی باتیں کرینگے میں کہتا ہوں قول اللہ تعالی کا اسکا مساعد ہے (اللہ تعالی
نکالنے والا ہے جو تم پوشیدہ کرتے ہو) اور آیت کی (وہ جانتا ہے ستر کو پوشیدہ کو)
تفسیر اسطرح کی ہے یعنے جو باطن میں ہو اور کہا گیا ہے جو ابھی تک نہیں ہوا کیونکہ وہ موجودات
اور معدومات کو جانتا ہے اور جو ہونے والی ہو اور جو نہ ہونی ہو اگرچہ کسی طرح کے ہونے ہو اور وہ
جب کسی شی کو حکم کرتا ہے کہ ہو جا تو ہو جاتی ہے **حدیث** ایمان عقد بالقلب
اور اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہے۔ کہا سخاوی نے ابن ماجہ نے عبد السلام
بن صالح کی طریق سے علی تک روایت اوسکو مرفوع کیا ہے اور ابن جوزی نے
اسپر حکم موضوع کا لگایا ہے لیکن سیوطی نے کہا ہے ابن جوزی نے اسکو موضوعات میں
لایا ہے اور صواب نہیں کیا میں کہتا ہوں فیروزآبادی نے کتاب صراط المستقیم
میں کہا ہے کہ یہ مشہور حدیث ایمان قول اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے
اور کم ہوتا ہے اور یہ حدیث ایمان نہیں زیادہ ہوتا اور نہ کم یہ تمام غیر صحیح ہیں
اور زرکشی نے اول کتاب میں بخاری سے نقل کیا ہے کہ اس سے اس حدیث (ایمان
نہیں زیادہ ہوتا نہ کم) کی بابت پوچھا گیا اوسنے لکھا جو شخص یہ حدیث
بیان کرے سخت مار اور بہت قید کی لائق ہے **حرف با۔ حدیث**
بینگن اسی شے کیلئے ہے جسکے لئے کھایا جائے یعنے جس غرض کے لئے کھایا جائے
اسکے فائدہ کرتا ہے اسکی کچھ اصل نہیں کہا عسقلانی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا

ان لم یكن العلماء اولیاء الله فلیس لله ولی قاله ابو حنیفة
والشافعی وقد قیل من اطلق لسانه فی العلماء بالثلب العیب
وقال بعضهم غیبة العلماء كبیرة وقیل لحم العلماء سم قاطع
حدیث انی لاجد نفس الرحمة من قبل الیمن او من جانب
الیمن قال العراقی لم اجد له اصلا حدیث اول ما خلق
الله العقل تقدم فی ان الله لما خلق العقل الحدیث رواه
ابن داود المحبر قال السخاوی ولیس ابن المحبر كذابا وقد قال
شیخنا یعنی العسقلانی والوارد فی اول ما خلق الله القلم
وهو اثبت من حدیث العقل حدیث ایاكم وخضراء
الدمن اخرجه الدارقطنی فی الافراد والعسكری من
حدیث الواقدی وقال الدارقطنی لا یصح من وجه وذكره ابن الدیبع
قال السیوطی رواه الدیلمی عن ابی سعید قلت فلا یكون
موضوعا سواء یكون موقوفا او مرفوعا وذكره صاحب تحفة
العروس عن عمر موقوفا ولفظه ایاكم وخضراء الدمن
فانها تلد مثل اصلها وعلیكم بذات الاعراق
فانها تلد مثل ابیها وعمها واخیها ثم الدمن بفتح وكسر
جمع دمنة بكسر الدال المهملة وهی البعر شبهت المرأة
الحسناء الفاسدة بالنبات ینبت علی البعر فی الموضع
الخبیث فان ظاهره حسن وباطنه فاسد والاعراق
جمع عرق والمراد به الاصل حدیث ایاك والسجع یا
ابن رواحة كذا فی الاحیاء وقال العراقی لم اجده هكذا
وفی كتاب الریاضة لابن السنی وابی نعیم فی الحلیة من
حدیث عائشة باسناد صحیح انها قالت للسائب ایاك و
السجع فان النبی علیه السلام واصحابه كانوا لا یسجعون
ولابن حبان واجتنب السجع وفی البخاری نحوه من قوله

اگر علما اولیا الله نہیں ہیں تو پھر الله تعالی کا کوئی ولی نہیں ہے
اسکو امام ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا ہے اور کہا گیا ہے جس نے علما کی عیب
کی زبان کھولی اوس کو الله تعالے دل کی موت سے آزمائش
کرتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے علما کی غیبت گناہ کبیرہ ہے اور کہا گیا ہے علما کا
گوشت زہر قاتل ہے حدیث میں رحمت کو یمن کی طرف سے پاتا ہوں
کہا عراقی نے میں نے اسکا اصل نہیں پایا حدیث پہلے الله تعالی نے عقل
کو پیدا کیا - اسکا حال اس حدیث (ان الله لما خلق العقل) میں گذر چکا
اسکو ابن داود المحبر نے روایت کیا ہے کہا سخاوی نے ابن المحبر کذاب نہیں ہے اور
کہا شیخ عسقلانی نے اس حدیث کی جگہ یہ حدیث زیادہ ثابت ہے پہلے سب سے
الله نے قلم کو پیدا کیا اور یہ حدیث عقل سے زیادہ ثابت ہے حدیث بچو تم عورتین
حسین بد باطن سے - اسکو دارقطنی نے افراد میں لایا ہے اور عسکری نے واقدی سے اور کہا دارقطنی
نے کسی وجہ سے صحیح نہیں اس کو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نے
ابو سعید سے روایت کی ہے میں کہتا ہوں تو موضوع نہیں ہوسکتے خواہ موقوف
ہو یا مرفوع اور صاحب تحفۃ العروس نے عمر سے موقوف روایت کی ہے اوسکے یہ الفاظ
ہیں بچو تم عورتین حسین خراب باطن سے کیونکہ وہ اپنی اصل کی مثل جنتی ہیں اور
لازم پکڑو اصیل عورتوں کو کیونکہ وہ اپنی باپ چچا اور بھائی کے مثل جنتی ہیں
دمن بفتح دال و بکسر دال جمع دمنہ بکسر دال کی ہے معنے اسکے مینگنی کے ہیں تشبیہ خراب
عورت کو انگور سے تشبیہ دی گئی ہے جو خبیث جگہ میں پیدا ہوا اسلئے کہ ظاہر اسکا
اچھا ہے اور باطن اسکا فاسد ہے اور اعراق جمع عروق کی معنے اسکے اصل کے
ہیں حدیث ای ابن رواحہ کی سجع سے بچ - ایسا ہی احیا میں ہے اور کہا
عراقی نے میں نے اسکو اس طرح نہیں پایا اور ابن السنی کی کتاب الریاضۃ
میں اور ابو نعیم کے حلیہ میں عائشہ سے صحیح اسناد سے روایت ہے کہ
اونہوں نے کہا سائب کو بچ تو سجع سے کیونکہ رسول الله صلے الله
علیہ وسلم اور اوسکے اصحاب سجع نہیں بولتے تھے اور ابن حبان
میں ہے پرہیز کر سجع سے اور بخاری میں ہے

وكذا لفظ البخيل لا يدخل الجنة ولو كان عابدا و
السخي لا يدخل النار ولو كان فاسقا **حديث**
البرد عدو الدين ليس بحديث بل هو من كلام سعيد بن
عبد العزيز الدمشقي الامام الكبير **حديث** البر ابا
باها من كلام العامة ولعله ماخوذ من تقديم البر على
البحر في قوله تعالى (هو الذي يسيركم في البر والبحر) و
من قوله سبحانه وتعالى (الم نجعل الارض كفاتا احياء
وامواتا) اي منامة كضم الام اولادها كما يشير اليها
قوله تعالى (منها خلقناكم) **حديث** البركة
في البنات قال السخاوي وعن ابن عباس ان رجلا دعا
على بناته بالموت فقال عليه السلام لا تدع فان البركة
في البنات وفي سنده من اتهم بالوضع وهو لا ينافي
ان موت البنات من المكرمات فان الحالات تختلف بتفاوت
المقامات فقد روى الطبراني في الكبير والاوسط و
غيرهما عن ابن عباس رضي الله عنه ان النبي عليه السلام
لما عزي بابنة رقية قال الحمد لله دفن البنات من
المكرمات وفي رواية البزار موت البنات وهو غريب و
لابن ابي الدنيا عن ابن عباس رضي الله عنه انه
ماتت له ابنة فاتاه الناس يعزونه فقال لهم عورة
سترها الله ومؤنة كفاها الله واجر ساقه الله و
اجتهد المتاخرون ان يزيدوا فيها حرفا فما قدروا
كذا في المقاصد واقول ويمكن ان يقال انه لرابع
امر قضاه الله لا حول ولا قوة الا بالله **حديث**
البركة في صغر القرص وطول الرشاء وصغر الجدول
نظر الماء ذكره السخاوي في المقاصد في حديث صغروا

اور ایسا ہی اسکا بھی کچھہ اصل نہین بخیل جنت مین داخل نہوگا اگرچہ عابد
ہوا اور سخی آگ مین داخل ہوگا اگرچہ فاسق ہو ترجمہ پہلی جزء کا (بخیل اگر
بود زاہد بحر و بر - بہشتی نباشد بحکم خبر) **حدیث** سردی دین کی دشمن ہے
یہ حدیث نہین ہے بلکہ امام کبیر سعید بن عبد العزیز دمشقی کی کلام ہے **حدیث**
خشکی اپنی اہل کیساتھ بہت لائق ہے عوام الناس کی کلام ہے شاید اس آیت سے
ماخوذ ہی جسمین بر کا لفظ بحر پر مقدم ہے (اللہ تعالی ایسا ہی جو تمکو خشکی اور دریا مین
سیر کراتا ہی) اور اس آیت سی (کیا نہین کیا ہمنے واسطی تمہارے سبب معاش کا زندہ
اور مردے یعنے ملانی والی جیسا کہ مان اپنی اولاد کو ملاتی ہی جیسا کہ قول اللہ تعالی
کا اسکی طرف اشارہ کرتا ہی (اس سے ہمنے تمکو پیدا کیا) **حدیث**
بیٹیون مین برکت ہی کہا سخاوی نے ابن عباس سے کہ ایک آدمی نے اپنے
بیٹیون پہ موت کی دعا کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مت کر
کیونکہ برکت بیٹیون مین ہی اسکی سند مین ایک شخص ہے جسکو وضع کی تہمت ہے
اور یہ روایت اسکو منافی نہین ہے بیٹیون کے موت بزرگیون سے ہی کیونکہ حالات بسبب
تفاوت مقامات کی مختلف ہوتی ہین طبرانی نی کبیر اور اوسط مین اور غیر
اسکے نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ جب آنحضرت نی اپنی بیٹی رقیہ کو دفن
کیا فرمایا الحمد للہ بیٹیون کا دفن کرنا بزرگیون سے ہی اور بزار کی روایت مین
دفن کیجگہ موت کا لفظ ہی اور یہ روایت غریب ہے اور ابن ابی الدنیا نے
ابن عباس سے ہی کہ آنحضرت کی شہزادی فوت ہوئی اور آدمی ماتم پرسی
کیلئے آئی فرمایا آنحضرت نی اونکو یہ عورت ہے اللہ تعالے نی اسکو ڈھانپ
لیا اور تکلیف ہی اللہ تعالی اسکا کافی ہوا اور اجر ہی چلایا اسکو اللہ اور
متاخرین نے اسبات مین کوشش کی کہ اسمین کوئی لفظ زیادہ کرین لیکن وہ قادر
نہوئے ایسا ہی مقاصد مین ہے مین کہتا ہون شاید یہ چوتھا امر ہے
اللہ نی اوسکو پورا کیا نہین قوت باز رہنی کی گناہ سی اور نہین قوت نیکی کے مگر
توفیق اللہ سے **حدیث** برکت چھوٹی روٹی مین ہے اور لمبی رسے مین اور چھوٹے
نہر مین - سخاوی نے مقاصد مین اسکو ذکر کیا اور ایک مین ہی چھوٹا کرو

بعض الحفاظ انه من وضع الزنادقة وقال الزركشي
وقد لهج به العوام حتى سمعت قائلا منهم يقول هو
اصح من حديث ماء زمزم لما شرب له وهذا خطاء
فيه وكل ما روي فيه باطل قال السيوطي ولم اقف له
على اسناد الا في تاريخ بلخ وهو موضوع وفي الفتاوى
الحديثية له ان هذا القائل مخطئ اشد الخطاء
فان حديث الباذنجان كذب باطل موضوع باجماع ائمة
الحديث نبه على ذلك ابن الجوزي في الموضوعات و
الذهبي في الميزان وغيرهما وحديث ماء زمزم
مختلف فيه فقيل صحيح وقيل حسن وقيل ضعيف ولم يقل
احد انه موضوع **حديث** باعدوا بين انفاس
الرجال والنساء غير ثابت وانما ذكره ابن الحاج في المدخل
في صلوة العيدين وذكره ابن جماعة في منسكه في الطواف
ولفظه ويروى عن النبي عليه السلام باعدوا بين انفاس
الرجال والنساء **حديث** الباقلاء ليس له اصل ذكره
ابن الديبع وقال الزركشي احاديث الباقلاء والعدس
باطلة **حديث** باكروا بالصدقة فان البلاء لا
يتخطاها قال ابن الجوزي هو موضوع وقال العسقلاني
لكن لا يتبين لي انه كذلك وقال السيوطي رواه الطبراني في
الاوسط من حديث علي وابو الشيخ من حديث انس
حديث بخلاء امتي الخياطون قال السخاوي لم اقف
عليه قال ابن الديبع بل لا اصل له فان حديث عمل الابرار
من الرجال الخياطة وعمل الابرار من النساء الغزل
الذي رواه تمام في فوائده وغيره عن سهل ابن سعد يرده
حديث البخيل عدو الله ولو كان راهبا لا اصل له

اور بعض حافظوں نے کہا ہے بعض زندیقوں نے بنائی ہے اور کہا زرکشی نے
یہ عوام الناس کے آوازہی تا کہ میں نے ایک قائل کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہ اس حدیث
سے صحیح ہے (پانی زمزم کا اسی واسطے ہے جس کے لئے پیا جائے) اور یہ
سخت خطا ہے اور جو اس باب میں روایت ہے وہ باطل ہے اور کہا سیوطی
نے میں اسکے اسناد پر واقف نہیں ہوا مگر تاریخ بلخ میں اور وہ بھی
موضوع ہے اور فتاوی حدیثیہ میں ہے کہ اس قائل نے بہت سخت خطا کی ہے
کیونکہ حدیث بینگن کے کذب باطل موضوع اجماع اہل حدیث سے ہے یہ
ابن جوزی نے موضوعات میں اور ذہبی نے میزان میں اور غیروں
نے لکھا ہے اور حدیث پانی زمزم مختلف ہے بعضوں نے کہا ہے صحیح
اور بعضوں نے حسن اور بعضوں نے ضعیف اور کسی نے موضوع نہیں کہا
حدیث عورتوں اور مردوں کے بیچ فرق کرنا ثابت نہیں ہے
اسکو ابن حجاج نے مدخل میں صلوۃ العیدین میں ذکر کیا ہے اور ابن جماعت
نے منسک میں طواف النسا میں ذکر کیا ہے اور الفاظ اسکے یہ ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدمیوں میں یعنی عورتوں اور
مردوں میں فرق کرو **حدیث** لوبیا اسکا کچھ اصل نہیں ہے اسکو
ابن دیبع نے ذکر کیا ہے اور کہا زرکشی نے حدیثیں لوبیا اور مسور کی باطل
ہیں **حدیث** صبح کے وقت صدقہ دو اسلیئے کہ اسکو بلا روندتی
نہیں - کہا ابن جوزی نے موضوع ہے کہا عسقلانی نے مجھے اب معلوم
نہیں ہوتا اور کہا سیوطی نے اسکو طبرانی نے اوسط میں علی سے روایت کی ہے
اور ابو الشیخ نے انس سے **حدیث** بخیل میری امت کے درزی ہیں
کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا کہا ابن دیبع نے بلکہ اسکا
اصل کچھ نہیں کیونکہ یہ حدیث اسکو رد کرتی ہے عمل نیک مردوں
کا سینا ہے اور عمل نیک عورتوں کا کاتنا ہے روایت کے
اسکو تمام نے فوائد میں اور غیروں نے سہل بن سعد سے
حدیث بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو اسکا کچھ اصل نہیں

في رواية اخيتكم ولا تشبهوا باليهود وذكر القرطبي في شرح اسماء الحسنى انه رواه البزار في مسنده ولكن الرافعي بسنده عن ابي هريرة رضي الله عنه تنظفوا بكل ما استطعتم فان الله بنى الاسلام على النظافة ولن يدخل الجنة الا نظيف **حديث** البلاء موكل بالقول اورده ابن الجوزي في الموضوعات من حديث ابي الدرداء وابن مسعود قال الربيع وهو عند الخطيب في تاريخه عن ابن مسعود بلفظ البلاء موكل بالمنطق فلو ان رجلا عير رجلا برضاع كلبة لرضعها قال السخاوي وهو ضعيف قلت في لفظ الزركشي بالنطق وقال رواه ابن لال في مكارم الاخلاق من حديث ابن عباس والديلمي من حديث ابي الدرداء قال السيوطي والديلمي ايضا من حديث ابن مسعود مرفوعا واحمد في الزهد عنه موقوفا وابن السمعاني في تاريخه من حديث علي مرفوعا **حديث** بيت المقدس طشت من ذهب مملو عقارب ليس بحديث بل هو مما ينسب الى التورية **حرف**

التاء المثناة من فوق

حديث تحية البيت الطواف قال السخاوي لم ار بهذا اللفظ قلت المراد بالبيت هو الكعبة وهو بيت الحرام ومعناه صحيح كما في الصحيح عن عائشة اول شئ بدا به النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة انه توضأ ثم طاف الحديث وذلك لان كل من يدخل المسجد الحرام يسن له ان يبدأ بالطواف فرضا ونفلا ولا يأتي بصلوة تحية المسجد الا اذا لم يكن في نيته ان يطوف لعذر او لغيره وليس معناه ان تحية المسجد ساقطة عن هذا

اور ایک روایت مین اپنی جیمون کو او رمشابہت یہود سے نکر و اور قرطبی نے شرح اسماء الحسنے مین ذکر کیا ہے کہ اسکو بزار نے اپنی مسند مین روایت کیا ہی اور رافعی نے ابو ہریرہ سے اسناد کی ساتھ بیان کیا ہے پاکی کرو تم کی جسقدر تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالی اسلام کی پاکی پر بنا کی ہے اور نہ داخل ہوگا جنت مین مگر پاک آدمی **حدیث** بلا قول کیساتھ سپرد کی گئی ہی۔ ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ابی الدردا او رابن مسعود سے لایا ہے کہا ربیع نے تاریخ خطیب مین ابن مسعود سے ان لفظون سے ذکر کی ہے بلا کلام کی سپرد کی گئی ہی اگر کوئی آدمی کسی کو تہمت کرے تو وہ چیز عیب لگانے والے کو البتہ وہ بھی ضرور پہنچےگا۔ کہا سخاوی نے یہ ضعیف ہے مین کہتا ہون زرکشی کے لفظ یہ ہین کلام کی جگہ نطق ہی جسکے معنے بولنا ہی اور کہا کہ اسکو ابن لال نے مکارم الاخلاق مین ابن مسعود سے اور دیلمی نے ابی الدردا سے روایت کی ہی کہا سیوطی نے دیلمی نے ابن مسعود سے مرفوع روایت اور احمد نے زہد مین اونہی سے موقوف روایت نقل کی ہی اور ابن سمعانی نے تاریخ مین علی سے مرفوع روایت کی ہی **حدیث** بیت المقدس سونی کا طشت ہے بچھون سے پر ہی۔ یہ حدیث نہین بلکہ یہ کلام توریت کیطرف منسوب ہے۔ **حرف تاء** ۔ **حدیث** گھر کا تحفہ طواف اس کا ہی کہا سخاوی نے مینے اسکو ان لفظون سے نہین دیکھا مین کہتا ہون مراد گھر سے خانہ کعبہ ہے اور معنے صحیح ہین جیسا کہ عائشہ سے صحیح بخاری مین ہے اول سب سے جسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین آتی ہے شروع کیا تھا یہ تھا کہ وضو کیا پھر طواف کیا الحدیث اسلیے جو کوئی مسجد حرام مین داخل ہو اس کو سنت ہے کہ ابتدا طواف سے کرے خواہ نفل ہو یا فرض اور نماز تحیت المسجد کی شروع کرکے مگر جب کہ اسکا ارادہ طواف کا نہو عذر سے یا بلا عذر اور یہ معنے نہین مین کہ تحیت المسجد اس مسجد سے ساقط ہے

الخبز وقال انه باطل وكانه تبع النسائی فيما نقل عنه انه كذب قلت واما حديث البركة فقد ذكره السيوطی فی جامع الصغير عن ابی الشيخ فی الثواب عن ابن عباس رضی الله عنه والسلفی فی الطيوريات عن ابن عمر واما حديث صفروا فسيأتی عليه الكلام فی محله حديث برمة الشرك لا تفور ليس بحديث كما قال ابن الديبع حديث البشاشة خير من القرى ای الضيافة قال السخاوی لا اعرفه حديث بشر القاتل بالقتل قال السخاوی لا اصل له حديث البطيخ وفضائله صنف فيه ابو عمر التوقانی جزء و احاديثه باطلة ذكره ابن الديبع وكذا قال الزركشی قلت اما فضائله فكذلك واما ما ورد فيه انه عليه السلام اكله فثابت لا سيما مع الرطب كما فی شمائل الترمذی وغيره حديث البطنة تذهب الفطنة ليس له اصل فی مبناه وهو عن عمرو بن العاص وغيره من الصحابة من بعدهم بمعناه حديث بنی الدين على النظافة ذكره فی الاحياء وقال [illegible] لم اجده ذكره ابن الديبع قلت لفظه لم اجد [illegible] فی الضعفاء لابن حبان من حديث عائشة تنظفوا فان الاسلام نظيف و للطبرانی بسند ضعيف جدا من حديث ابن مسعود النظافة تدعو الى الايمان انتهى قال السيوطی واقرب مما اخرجه الترمذی عن سعد بن ابی وقاص مرفوعا ان الله نظيف يحب النظافة فنظفوا افنيتكم [illegible] الترمذی من حديث سعد بن [illegible] ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة [illegible] كريم يحب الكرم جواد يحب الجود فنظفوا قال اراه افنيتكم

روشیون کو اور کہا کہ یہ باطل ہے گویا کہ نسائی کا تابع ہوا جو انسے منقول ہے کہ یہ کذب ہے میں کہتا ہوں حدیث برکت کی حدیث کو سیوطی نے جامع صغیر میں ابی الشیخ سے ثواب میں ابن عباس سے ذکر کیا ہے اور سلفی نے طیوریات میں ابن عمر سے لیکن اس حدیث (صفروا) میں اسکی جگہہ پر کلام ہوگی **حدیث** مشرک کی ہانڈی جوش نہیں مارتی - ابن دیبع نے کہا کہ یہ حدیث نہیں ہے **حدیث** بشاشت بہتر ہے اچھی ہے ضیافت سے - کہا سخاوی نے میں اسکو نہیں جانتا **حدیث** قاتل کو قتل کے خوشخبری کر دی - کہا سخاوی نے اسکا اصل نہیں ہے **حدیث** تربوز کی اسکے فضائل میں ابو عمر توقانی ایک کتاب تصنیف کی ہے ابن دیبع نے ذکر کیا ہے کہ اوسکی تمام حدیثین باطل ہیں اور ایسا ہی کہا زرکشی نے - میں کہتا ہوں فضائل اسکے اور لیکن یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہایا ہے ثابت ہے بلکہ ساتھ کھجور تر کے جیسا کہ شمائل ترمذی وغیرہ میں ہے **حدیث** زیادہ گفتگو عقل کو لے جاتی ہے - اسکا اصل ثابت نہیں اور عمرو بن عاص وغیرہ صحابہ سے اسکے معنے ثابت ہیں **حدیث** دین پاکی پر بنایا گیا ہے - احیا میں مذکور ہے اور کہا کہ میں اسکے مخرج نہیں پائی اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اسطرح تو معلوم نہیں ہوئے لیکن ضعفا ابن حبان میں عائشہ سے اسطرح مروی ہے پاکی کرو کیونکہ اسلام پاک ہے اور طبرانی میں بہت ضعیف سند سے ابن مسعود سے ہے پاکی ایمان کیطرف بلاتی ہے - انتہی کہا سیوطی نے جو ترمذی نے سعد بن ابی وقاص سے مرفوع روایت کیا ہے وہ اسکی زیادہ قریب ہے اللہ پاک ہے پاکی کو دوست رکھتا ہے تم اپنے مکانون کو پاک رکھو اور ترمذی نے سعد بن وقاص سے روایت کی ہے اللہ تعالی صاف ہے صفائی کو دوست رکھتا ہے پاک ہے پاکی کو دوست رکھتا ہے کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے سخاوت کو پسند [illegible] کہتا ہے میں [illegible]

تسليم الغزالة اشتهر على الالسنة وفي المدائح
النبوية قال ابن كثير وليس له اصل ومن نسبه الى
النبي صلى الله عليه وسلم فقد كذب ذكره ابن الديبع و
ذكر القسطلاني مقول ابن كثير ثم قال لكنه ورد في
الجملة عدة احاديث يتقوى بعضها ببعض اورده
شيخ الاسلام العسقلاني وذكره ابن السبكي ان تسليم
الغزالة رواه الحافظ ابو نعيم الاصفهاني والبيهقي
في دلائل النبوة قلت وكذا رواه الدارقطني والحاكم وشيخهم
ابن عدي كما ذكره الدميري في حيوة الحيوان والله المستعان
حديث تعاد الصلوة من قدر الدرهم يعني من الدم قال
النووي في شرح خطبة مسلم انه حديث ذكره البخاري
في تاريخه وهو حديث باطل لا اصل له عند اهل
الحديث **حديث** يفترق امتي على سبعين فرقة
كلهم في الجنة الا فرقة واحدة قالوا يا رسول الله من هم
قال الزنادقة وهم القدرية قال في اللآلي بهذا اللفظ
والا فحديث يفترق الامة على ثلاث وسبعين فرقة
اخرجه ابو داود والترمذي وقال حسن صحيح وابن ماجه
وابن حبان والحاكم في صحيحهما وقال الحاكم انه
حديث كبير في الاصول قال الزركشي وقد رواه البيهقي و
صححه من حديث ابي هريرة وغيره قلت ورواه
الاربعة عن ابي هريرة رضي الله عنه ولفظه افترق
اليهود على احدى وسبعين فرقة وتفرقت النصارى
على اثنين وسبعين فرقة وتفترق امتي على ثلاث
وسبعين فرقة كما في الجامع الصغير للسيوطي وفي
رواية الترمذي عن ابن عمر بلفظه ان بني اسرائيل

ہرن کا سلام کرنا - یہ زبانون پر مشہور ہی اور مدائح نبویہ مین کہا ابن
کثیر نی اسکا کچھ اصل نہین اور جسنی اسکو حضرت کی طرف منسوب کیا ہے
اسنے جھوٹ بولا یہ ابن دیبع نی ذکر کیا ہے قسطلانی نی ابن کثیر کا قول
ذکر کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث بہت طرق سے آئی ہی بعض کو بعض سے
تقویت ہوتی ہے اسکو شیخ الاسلام عسقلانی نے ذکر کیا ہی
اور کہا ابن سبکی نی اس حدیث کو حافظ ابو نعیم اصفہانی اور بیہقی
نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے مین کہتا ہون ایسا ہی
دارقطنی اور حاکم اور اونکے شیخ ابن عدی نے روایت کی ہے
جیسا کہ دمیری نے حیات الحیوان مین ذکر کیا ہی **حدیث**
لوٹاؤ نماز کو ایک درہم خون سے - کہا نووی نے مسلم کی خطبہ کی
شرح مین اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہی یہ حدیث
باطل ہے اسکا کچھ اصل اہل حدیث کی نزدیک نہین ہے **حدیث**
میری امت ستر فرقون پر متفرق ہوگی سب جنت مین جائینگے مگر
ایک فرقہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ وہ کون ہے کہا زندیق اور وہ
قدریہ ہین - کہا لآلی مین ان لفظون سے ہی ورنہ یہ حدیث متفرق
ہوگی امت میری تہتر فرقون پر اسکو ابوداؤد اور ترمذی (اور کہا اسنے
یہ حسن صحیح ہی) اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم نے
اپنی صحیحون مین روایت کیا ہی اور کہا حاکم نے یہ حدیث اصول
مین بہت ذکر کی ہی کہا زرکشی نی اسکو بیہقی نی روایت کیا ہی اور
لوگون نے ابو ہریرہ وغیرہ سے اسکی تصحیح کی ہی مین کہتا ہون اسکو سنن
اربعہ والون نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور اونکی یہ لفظ ہین
متفرق ہوگئی یہود اکہتر فرقون پر اور متفرق ہوگئے نصارے
بہتر فرقون پر اور متفرق ہوگی میری امت تہتر فرقون پر جیسا
کہ جامع صغیر سیوطی مین ہے اور ترمذی کے ایک روایت
مین ابن عمر سے ان لفظون سے ہی تحقیق متفرق ہوئی بنی اسرائیل

السجد كما توهم بعض الاغبياء من مفهوم هذه

العبارة الصادرة عن الفقهاء وغيرهم حديث

تختموا بالزبرجد فانه يسر لا عسر فيه قال العسقلاني

موضوع واما التختم بالياقوت ينفي الفقر يريد انه اذا

ذهب ماله باعه فوجد فيه غنى والاشبه ان صح

الحديث ان يكون لخاصة فيه كما ذكره السيوطي في مختصر

النهاية حديث تختموا بالزمرد فانه ينفي الفقر

اورده الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنهما ولا يصح

ايضا كما ذكره ابن الديبع حديث تختموا بالعقيق له

طرق كلها واهية كما قاله ابن الديبع لكن رواه

الديلمي من حديث انس وعمر وعلي وعائشة رضي الله

عنهم باسانيد متعددة فيدل على ان الحديث له اصل

وفي اليواقيت للمطرزي ان ابراهيم الحربي سئل عنه

فقال صحيح قال ويروى ايضا بالياء التحتية اي اسكنوا

بالعقيق واقيموا به ذكره الزركشي وقال السيوطي عند ابن

عدي بسند ضعيف من حديث عائشة مرفوعا تختموا

بالعقيق فانه مبارك حديث تارك الوتر ملعون

وصاحب الوتر ملعون باطل لا اصل له حديث ترك العادة

عداوة لا اصل له كما ذكره ابن الديبع حديث ترك

العشاء مهرمة اي مظنة للهرم قال القتيبي هذه الكلمة

جارية على السنة الناس لست ادري أرسول الله

عليه السلام ابتدأها ام كانت تقال قبله كذا في النهاية

وكانه غفلة عن حديث تعشوا ولو بكف من حشف فان

ترك العشاء مهرمة اخرجه الترمذي وقال هذا

منكر انتهى ففي الجملة له اصل كما لا يخفى حديث

جیسا کہ بعض ناسمجھوں نے سمجھا اس عبارت سے جو کہ فقیہوں

اور غیر فقیہوں سے صادر ہوئی ہے سبھی ہیں حدیث زبرجد کے

انگوٹھی بنواؤ کیونکہ اسمین آسانی ہے تکلیف نہیں کہا عسقلانی نے

یہ موضوع ہے لیکن یہ حدیث انگوٹھی یاقوت کی فقر کو دور کرتی ہے

معنے اسکے یہ ہیں جب آدمی کا مال دور ہو جائے تو اسکو بیچ کر غنا حاصل

کر سکتا ہے اور اگر یہ حدیث صحیح ہو جائے تو شاید اس میں خاصہ ہو گا جیسا

کہ سیوطی نے مختصر نہایہ میں ذکر کیا ہے حدیث زمرد کی انگوٹھی پہنو کیونکہ

یہ فقر کو دفع کرتی ہے۔ یہ دیلمی ابن عباس سے لایا ہے اور صحیح نہیں جیسا کہ

ابن ربیع نے ذکر کیا ہے لیکن اسکو دیلمی نے بہت سندوں سے انس اور عمر اور

علی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اون سے معلوم ہوتا ہے

کہ اسکا کچھ اصل ہے اور یواقیت مطرزی میں ہے کہ ابراہیم حربی نے

اسکی بابت سوال ہوا کہا کہ یہ صحیح ہے پھر کہا کہ یہ لفظ یا تحتانیہ

سے بھی مروی ہے یعنے قرار پکڑو ساتھ عقیق کے اور محکم

رہو ساتھ اسکے اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی

نے ابن عدی میں سند ضعیف سے عائشہ سے مرفوع روایت ہے

انگوٹھی پہنو عقیق کی کیونکہ اسمین برکت ہے حدیث وظیفے

کا تارک ملعون ہے اور صاحب وظیفی کا بھی ملعون ہے، باطل ہے

اسکا کچھ اصل نہیں حدیث عادت کا چھوڑنا نفس سے

دشمنی ہے۔ اس کا کچھ اصل نہیں جیسا کہ ابن ربیع نے

ذکر کیا ہے حدیث کھانا شام کا چھوڑنا ضعف پیدا کرتا ہے۔ کہا

قتیبی نے یہ کلمہ لوگوں کی زبان پر جاری ہے اور میں نہیں جانتا کہ پہلے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا یا آنحضرت سے پہلے تھا ایسا نہایہ میں

ہے اسکی غفلت کا موجب ہے اس حدیث سے کہانا کھاؤ اگرچہ ایک چلو بھر ردی کھجور

کیونکہ کھانا شام کا چھوڑنا ضعف کرتا ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ

منکر ہے انتہی۔ حاصل یہ کہ اسکا کچھ اصل ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں حدیث

حدیث عقیق کی انگوٹھی پہنو اسکے پہننے ... [illegible] ... جیسا ابن ربیع نے ذکر کیا ہے

علی انہ کلام تام وکذا الحکم فی القراءۃ فان المستحب فیہا ھو الوقف علی الفواصل **حدیث** التکلف حرام قال ابن الدیبع لا اعلم ہذا اللفظ بل فی صحیح البخاری عن عمر قال نہینا عن التکلف قلت والحاصل ان معناہ ثابت ویؤیدہ ما اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ عن الزبیر بن العوام بلفظ اللہم انی وصلحی امتی براء من التکلیف واخرجہ ایضا بلفظ انا وامتی براء من التکلف عن الزبیر بن ابی ھالۃ وھو ابن خدیجۃ زوج النبی علیہ السلام وقد یقتبس ذلک من قولہ تعالی (وما انا من المتکلفین) **حدیث** تمکث احدیکن شطر عمرھا لا تصلی ولفظ الزرکشی شطر دھرھا قال ابن مندۃ لا یثبت وقال ابن الجوزی لا یعرف وقال النووی باطل وقال البیہقی طلبتہ فلم اجد لہ اسنادا والحاصل انہ لا اصل لہ بہذا اللفظ من حیث مبناہ والاقرب من معناہ ما اتفق علیہ الشیخان من حدیث ابی سعید مرفوعا الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم فذالک من نقصان دینہا **حدیث** تناسلوا انا اباھی بکم یوم القیمۃ جاء معناہ عن جماعۃ من الصحابۃ وفی ابی داود والنسائی والبیہقی وغیرھم من حدیث معقل بن یسار مرفوعا تزوجوا الولود فانی مکاثر بکم الامم ولاحمد والبیہقی عن انس کذلک وصححہ ابن حبان والحاکم **حدیث** التوکاء علی العصا من سنۃ الانبیاء کلام صحیح ولیس لہ اصل صریح وانما یستفاد من قولہ تعالی (ما تلک بیمینک یا موسی) ومن فعل نبینا علیہ السلام فی بعض الاحیان کما بینتہ فی رسالۃ

اسلئے کہ یہ کلام تام ہے اور ایسا ہی حکم ہے قرارت مین کیونکہ اسمین وقف کرنا فاصلون پر مستحب ہے **حدیث** تکلف حرام ہے۔ کہا ابن دیبع نے مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا بلکہ صحیح بخاری مین عمر سے اسطرح ہے کہا کہ ہم منع کئے گئے ہین تکلف سے۔ مین کہتا ہون حاصل یہ کہ معنے اسکے ثابت ہین اور اسکا مؤید وہ ہے جسکو ابن عساکر نے تاریخ مین زبیر بن عوام سے ان لفظون سے روایت کیا ہے یا اللہ مین اور میری امت کی صالحین بری ہین تکلف سے اور ان لفظون سے بھی مروی ہے مین اور میری امت بھی بری ہے تکلف سے یہ زبیر بن ابی ہالہ سے ہے جو خدیجہ آنحضرت علیہ السلام کی بیوی کا لڑکا ہے اور یہ حدیث قول اللہ تعالی سے بھی اقتباس ہو سکتی ہے (اور نہین ہون مین تکلف کرنیوالا) **حدیث** ٹہرتی ہے بعض تم سی نصف عمر تک اس حالت پر کہ نماز نہین پڑہتی۔ اور لفظ زرکشی کے اصف زمانہ تک ہین کہا ابن مندہ نے یہ ثابت نہین ہے اور کہا ابن جوزی نے یہ معلوم نہین ہوا اور کہا نووی نے باطل ہے اور کہا بیہقی نے مینے اسکو طلب کیا اور اسکے کوئی سند پائی اور حاصل یہ ہے کہ اسکا ان لفظون سے کچھ اصل نہین ہے اور قریب اسکے معنے کی ہے جسپر شیخان نے ابی سعید سے اتفاق کیا ہے کیا نہین یہ بات کہ جب عورت حائض ہو نہین نماز پڑہتی اور نہین روزہ رکہتی یہ اسکے دین کا نقصان ہے **حدیث** نسل بڑہاؤ مین قیامت کی دن تمسے فخر کرون گا۔ اسکے معنے بہت صحابہ سے مروی ہین اور ابی داود اور نسائی اور بیہقی وغیرہ مین معقل بن یسار سی مرفوع روایت ہے نکاح کرو جننے والیون کو کیونکہ مین تم سی امتونپر فخر کرونگا اور احمد اور بیہقی مین انس سے ایسا ہی ہے اور ابن حبان اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے **حدیث** لاٹھی پر تکیہ لگانا پیغمبرون کی سنت ہے کلام صحیح ہے اور اسکا کچھ اصل صریح نہین ہے لیکن معنے اسکے قول اللہ تعالی سے مستفاد ہو سکتے ہین (کیا ہے تیری داہنے ہاتھ مین اے موسے) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے[۲] جیسا کہ مینے اسکو رسالہ مین بیان کیا ہے

التوکاء علی العصا من سنۃ الانبیاء علیہم السلام

[۲] بعض وقت کے فعل سے بہی

تعرفت على ثنتين وسبعين ملة كلهم في النار
الا ملة واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال ما انا عليه
واصحابي وفي رواية احمد وابي داود عن معاوية
ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة
والحديث في المشكوة وشرحه المرقات **حديث**
تفقهوا قبل ان تسودوا من قول عمر قيل معناه
قبل ان تزوجوا فتصيروا ارباب بيوت وخدم ولذا
قيل ضاع العلم في افخاذ النساء وقال الثوري من
اسرع الرياسة اضر بكثير من العلم ومن لم يسرع كيت
ثم كيت ثم كيت وهذا المعنى اعم والله سبحانه
اعلم **حديث** تفكر ساعة خير من عبادة سنة
ذكره الفاكهاني بلفظ فكر ساعة وقال انه من كلام
السري السقطي وقال ابن عباس وابو الدرداء فكر ساعة
خير من قيام ليلة نقله الخطابي وذكر السيوطي في
الجامع بلفظ فكر ساعة خير من عبادة ستين سنة
حديث التكبير على المتكبر صدقة قال الرازي هو كلام
مشهور قلت لكن معناه ماثور **حديث** التكبير جزم قال
السخاوي لا اصل له في المرفوع مع وقوعه في الرافعي وانما
هو من قول ابراهيم النخعي حكاه الترمذي في جامعه
عنه فقال روي عن ابراهيم النخعي انه قال التكبير جزم
والتسليم جزم وقال السيوطي رواه سعيد بن منصور
في سننه عن ابراهيم النخعي قوله التكبير جزم والقراءة
جزم واخرج من وجه آخر عنه قال كانوا يجزمون
التكبير والمراد عدم التمطيط والترديد اقول الاظهر
انه اراد بالجزم الوقف دون الوصل بما بعده بناء

تفکر ساعة خیر من عبادة سنة

بہتر فرقے پر اور میری امت تہتر فرقے پر متفرق ہوگی سب آگ میں جائینگے
مگر ایک فرقہ کہا لوگوں نے وہ کون ہے یا رسول اللہ کہا جس پر میں ہوں اور
میرے اصحاب ہیں اور ایک روایت احمد اور ابی داؤد میں معاویہ سے یوں ہے بہتر
ناری ہیں اور ایک جنتی اور وہ اہل سنت و جماعت ہیں اور یہ حدیث
مشکوۃ میں اور شرح اسکے مرقات میں ہے **حدیث** فقاہت
سیکھو پہلے سردار بننے سے یہ قول عمر کا ہے بعضوں نے کہا ہے معنے اسکے
یہ ہیں پہلے اسکے کہ نکاح کرو پس ہو جاؤ تم مالک گھروں اور خادموں
کے اور اسیواسطے کہا گیا ہے ضائع ہو گیا ہے علم عورتوں کی [illegible]
توری نے جو شخص جلدی کرے ریاست کو اوسنے بہت سے علم کو ضائع کیا اور
جسنے جلدی نکی تو وہ کیسا ہی پھر کیسا ہی پھر کیسا ہوا اور یہ معنی عام ہیں اور
اللہ پاک بہت جاننے والا ہے **حدیث** ایک گھڑی فکر کرنا ایک برس
کے عبادت سے بہتر ہے اسکو فاکہانی نے ان لفظوں سے ذکر کیا ہے اور کہا یہ کلام
سری السقطی کی ہے اور کہا ابن عباس اور ابو الدرداء نے فکر ایک گھڑی کا
رات کی کھڑا ہونے سے بہتر ہے اسکو خطابی نے نقل کیا ہے اور سیوطی نے جامع
میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے فکر ایک گھڑی کا ساٹھ برس کے عبادت سے بہتر ہے
حدیث متکبر کے اوپر تکبر کرنا صدقہ ہے کہا رازی نے یہ کلام مشہور ہے میں
کہتا ہوں لیکن معنے اسکے مروی ہیں **حدیث** تکبیر جزم ہے کہا سخاوی
نے اسکا کچھ اصل نہیں باوجودیکہ رافعی میں واقع ہوئی ہے اور یہ قول
ابراہیم نخعی کا ہے یہ حدیث صاحب جامع نے ترمذی سے
نقل کی ہے کہا اوسنے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ اوسنے کہا تکبیر جزم ہے
اور سلام جزم ہے اور کہا سیوطی نے اسکو سعید بن منصور
نے سنن میں ابراہیم نخعی سے اسطرح روایت کیا ہے تکبیر جزم ہے اور
قراءۃ جزم ہے اور اوسنے وجہ دوسرے سے اس سے روایت کی ہے تھے وہ لوگ
جزم کرتے تکبیر پر اور مراد اس سے یہ ہے کہ نہ ملانا (ایک کو دوسرے) میں کہتا
ہوں اظہر یہ ہے کہ مراد جزم سے وقف ہے سوا وصل کے اپنے مابعد سے

وبغض من اساء اليها قال السخاوي يروى مرفوعا وموقوفا
وهو باطل من الوجهين وقول ابن عدي ثم البيهقي ان الموقوف
معروف من الاعمش يحتاج الى تاويل فانهما اوردا
كذلك بسند من يتهم بالكذب والوضع بسبب اجل الاعمش
عن مثله قال ودعاء يستأنس بما يروى اللهم لا تجعل
الفاجر عندي نعمة يرعاه بها قلبي وبحديث الهدية تذهب
السمع والبصر وهو ضعيف حديث الجزاء من جنس
العمل قال السخاوي لم اقف بهذا اللفظ ويشير اليه قوله
تعالى (وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به) (و
جزاء سيئة سيئة مثلها) وكما تدين تدان حديث
جنبوا مساجدكم صبيانكم قال البزار ليس له اصل و
تعقبه السخاوي بانه اخرجه ابن ماجه مطولا وسنده ضعيف
وقال السيوطي حديث جنبوا مساجدكم مجانينكم وصبيانكم
رواه ابن ماجه عن واثلة بن الاسقع والطبراني عن ابي الدرداء
وابي امامة حديث جهد المقل دموعه قال
ابن الديبع هو معنى حديث افضل الصدقة جهد المقل
دموعه الذي اخرجه ابوداود وغيره عن ابي هريرة
مرفوعا قلت والفرق بين المعنيين اذ الاول يشير الى انه
لا يملك شيئا غير دموعه مبالغة في فقره وفاقته والحديث
يراد به انه اذا كان فقيرا واعطى شيئا قليلا مما عنده
فهو افضل الصدقة كما ورد سبق درهم مائة الف درهم
حديث جور الترك ولا عدل العرب كلام ساقط لا اثر
ذكره ابن الديبع واقول هو كفر بظاهره حيث فضل
ظلم جماعة على عدل جماعة مع ان اهل العدل من الاجناس
الناس في اهل الجور اضلهم الاجناس حديث الجوع

اور دشمنی اوس شخص سے جو اونکی طرف برائی کرے کہا سخاوی نے یہ مرفوع
اور موقوف روایت کی گئی ہے اور دونو وجہ سے باطل ہے اور قول ابن عدی کا
بعد اوسکے بیہقی کا (موقوف معروف ہے اعمش سے) تاویل کا محتاج ہے کیونکہ ان دونو
نے ایسے شخص سے روایت کی ہے جو کذب اور وضع سے متہم ہے بسبب اس قرینہ کی کہ
اعمش اپنی مثلون سے بڑا ہے کہا کہ اس روایت سے بھی اوسکے تقویت ہو سکتی ہے
یا اللہ نہ کر فاجر کیلئے نعمت جو رعایت کرے اوسکی بسبب اوسکے میرا دل
اور اس حدیث سے ہدیہ کان اور آنکھ دور کردیتا ہے۔ اور یہ ضعیف ہے حدیث
جزا شے کی جنس عمل سے ہے کہا سخاوی نے میں ان لفظوں سے واقف
نہیں ہوا اور اسکی طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہے (اگر تم عذاب
دو تو عذاب دو اوسقدر جس قدر تم عذاب کئے گئے ہو) (اور جزا برائی کے
برائی ہے اوسکی مثل) اور جیسا کہ تو بدلہ دیگا ویسا ہی دیا جائیگا حدیث
اپنی مسجدوں سے اپنے لڑکوں کو دور رکھو۔ کہا بزار نے اسکا کچھ اصل نہیں اور سخاوی
نے اسطرح سے اسکا پیچھا کیا ہے کہ اسکو ابن ماجہ نے لمبی حدیث میں روایت کیا
ہے اور اوسکی سند ضعیف ہے اور کہا سیوطی نے یہ حدیث دور رکھو اپنی مسجدونکو
اپنے دیوانوں اور لڑکوں سے اسکو ابن ماجہ نے واثلہ بن اسقع اور طبرانی نے ابی الدردا اور ابی امامہ
سے روایت کیا ہے حدیث کوشش تنگدست کے اوسکی آنسو ہیں کہا ابن دیبع نے
یہ اس حدیث کی معنے ہیں افضل صدقہ کا کوشش تنگدست کی ہے جو آنسو اوسکی ہیں
اسکو ابوداود وغیرہ نے ابی ہریرہ سے مرفوعا نکالی ہے اور فرق دونو معنوں
میں یہ ہے پہلا قول اسکی طرف اشارت کرتا ہے کہ وہ سوائے آنسوون کے کچھ
کا مالک نہیں بطور مبالغہ کی فقر اور بھوک میں اور حدیث سے یہ مراد ہے کہ جبکہ وہ فقیر
ہو اور دے تھوڑی شے سے جو اوسکے پاس ہے سو یہ افضل صدقہ ہے جیسا کہ وارد
ہوا ہے ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لیجاتا ہے حدیث ظلم ترکونکا
عدم عدل عرب کا برابر ہے یہ کلام بی اعتبار ہے حدیث نہیں اسکو ابن دیبع نے
ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں لیکن ظاہر میں کفر ہے اسلیے کہ ایک جماعت کے ظلم کو ایک جماعت کے عدل
پر فضیلت دی ہے باوجود کہ عادل لوگ بہتر خلقت کے ہیں [illegible]

واما حدیث من بلغ الاربعین ولم یمسک العصا فقد
عصی فلیس له اصل حدیث التهنیة بالشهور و
الاعیاد مما اعتاده الناس فی بعض البلاد لم یرد فیه
شئ مرفوع فی هذا الباب ولکنه صحیح فی المعنی فقد
لقی خالد بن معدان واثلة بن الاسقع فی یوم عید
فقال تقبل الله منا ومنك فقال نعم تقبل الله منا
ومنك واسنده الی النبی صلی الله علیه وسلم ولکن الاشبه
فیه الوقف وقد ثبت ان آدم لما حج بیت الله الحرام
قالت الملائکة بر حجك فقد حججنا قبلك وفی الصحیحین قیام
طلحة لکعب وتهنیة بتوبة الله علیه ویروی فی حقوق
الجار من المرفوع ان اصابه خیر هناه او مصیبة
عزاه الی غیره ما هو فی مبناه ومعناه حرف
المثلثة - حدیث الثقة بکل احد عجز
قال السخاوی لا اعرفه بهذا اللفظ قلت ومعناه صحیح
اذ لا ینبغی لاحد ان یثق بغیر الله فان من توکل
علیه کفاه ومن تعذر بالعبید اذله الله وفی المثل لا تذ
مله وهو بنت ضعیف ولا حول ولا قوة الا بالله و
یقویه حدیث الحزم سوء الظن حدیث ثلاث
لا یرکن الیها الدنیا والسلطان والمرأة کلام صحیح فی
معناه ولیس بحدیث فی مبناه حرف الجیم
حدیث الجار الی اربعین المعروف ما رواه البخاری فی الادب
المفرد انه من قول الحسن البصری وقد سئل عن الجار
فقال اربعون دارا امامه واربعون خلفه واربعون
عن یمینه واربعون عن شماله وکذا جاء عن الاوزاعی
حدیث جبلت القلوب علی حب من احسن الیها

لیکن یہ حدیث جو شخص پہونچا چالیس سال کو اور اوسنے لاٹھی کو
نہین مس کیا اوسنے نافرمانی کی۔ اسکا کچھہ اصل نہین حدیث سال کی
بعض مہینون مین اور عیدون مین جیسا کہ عادت پکڑ لی ہے لوگون نے
بعض شہرون مین۔ اسمین کوئی شی وارد نہین ہوئی لیکن یہ معنے مین
صحیح ہے اسلئے کہ خالد بن معدان واثلہ بن اسقع کو عید کے دن ملا اور
کہا قبول کرے اللہ تعالی ہمسے اور تمسے اوسنے کہا ہان قبول کرے
اللہ تعالی ہمسے اور تمسے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
منسوب کیا لیکن وقف اسمین اشبہ ہے اور ثابت ہوچکا ہے کہ جب آدم علیہ
السلام نے بیت اللہ کا حج کیا تو فرشتون نے کہا اچھا ہوا حج تیرا ہمنے تجھسے
پہلے حج کیا ہے اور صحیحین مین ہے کھڑا ہونا طلحہ کا کعب کے لئے اور اوسکو مبارکباد
دینی ساتھہ توبہ اللہ تعالی کی اور حقوق ہمسایہ مین مرفوع روایت ہے اگر پہنچے
اوسکو نیکی مبارکباد دے اوسکو اور اگر پہونچی اسکو مصیبت تو تعزیت دے
اسکو اور یہی حدیثین اس معنے مین آئی ہین حرف ثا - حدیث
اعتماد کرنا ہر ایک پر سبب عجز کا ہے - کہا سخاوی نے مین اسکو ان لفظون سے
نہین جانتا مین کہتا ہون اسکے معنے صحیح ہین اسلئے کہ کسی کو لائق نہین
کہ اعتماد کرے سوائے اللہ تعالی کے کسی پر کیونکہ جو شخص توکل کرے اوسپر تو وہ
اوسکو کافی ہے اور جو شخص آدمیون کے آگے عذر کرے تو اللہ تعالی اوسکو ذلیل کرتا ہے
اور مثل ہے پناہ پکڑی اوسنے کرمی مکڑی کے ساتھ ایک قسم کی ضعیف انگور ہے
نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت نیکی کی مگر ساتھہ مدد اللہ کے اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی
ہے محکمی کرنی ایک کام پر بدظنی کرنا ہے) حدیث تین چیزین ہین انکیطرف میل کرے
دنیا اور بادشاہ اور عورت - یہ کلام اپنے معنے مین صحیح ہے اور حدیث نہین ہے حرف جیم حدیث
ہمسایہ چالیس گھر تک ہے - مشہور یہ ہے جو بخاری نے ادب مفرد مین روایت کی ہے
کہ یہ قول حسن بصری کا ہے اور اوس سے ہمسایہ کی بابت سوال ہوا جواب دیا چالیس
گھر آگے ہین اور چالیس پیچھے اور چالیس داہنی اور چالیس بائین اور ایسا ہی اوزاعی
سے آیا ہے حدیث پیدا کئے گئے ہین دل محبت اوس شخص کی جو انکی طرف نیکی کرے

السخاوی لم اقف علی لفظ ثلاث الا فی موضعین
من الاحیاء وفی تفسیر آل عمران من الکشاف وما رأیتها
فی شئ من طرق هذا الحدیث بعد مزید التفتیش قال
وزیادته مخلفة للمعنی فان الصلوة لیست من الدنیا
قلت وصحته من جهة المبنی فقد قال السیوطی فی تخریج
احادیث الشفاء لکن عند احمد من حدیث عائشة
کان یعجب نبی الله من الدنیا ثلاثة اشیاء النساء و
الطیب والطعام فاصاب اثنتین ولم یصب واحدة اصاب
النساء والطیب ولم یصب الطعام قال اسناده صحیح الا
ان فیه رجلا لم یسم قلت فیصیر اسناده حسنا و
صحته من جهة المعنی فلو فرع قرة عینه فی الدنیا
جعل کانه سهلو ویؤیده ما جاء فی روایة الطیب والنساء
وقرة عینی فی الصلوة وهل المراد بالصلوة العبادة
الموضوعة لسائر الانام والصلوة علیه علیه السلام حدیث
حبک الشئ یعمی ویصم رواه ابوداؤد وقد بالغ الصغانی
فیه وحکم بالوضع علیه قال السخاوی ویکفینا سکوت
ابی داؤد علیه فلیس بموضوع ولا شدید الضعف فهو حسن
قلت وفی ذکر الزرکشی عن ابی الدرداء وقال الوقف اشبه
وروی عن معاویة بن ابی سفیان ولا یثبت وسکت علیه
السیوطی مع انه ذکره فی الجامع الصغیر وقال رواه احمد و
البخاری فی تاریخه وابوداؤد عن ابی الدرداء والخرائطی
فی اعتلال القلوب عن ابی هریرة رضی الله عنه وابن
عساکر عن عبد الله بن انیس انتهی فالحدیث اما صحیح
لذاته او لغیره فیرتقی عن درجة الحسن لذاته لکثرة رواته
وقوة صفاته حدیث الحبیب لا یعذب حبیبه

سخاوی نے کہا میں لفظ تین پر واقف نہیں ہوا مگر احیا کی دو جگہہ میں اور
کشاف کی تفسیر آل عمران میں اور میں نے ان دونو کو کسی جگہہ اس حدیث کے
طرق میں نہیں دیکھا حالانکہ بہت تلاش کیے ہیں کہا اوسنے زیادتی
اسکے معنون کو مخلف کرتی ہے کیونکہ نماز دنیا سے نہیں ہے میں کہتا ہوں
صحت اسکے مبنی کی جہت سے یہ ہے کہا سیوطی نے تخریج احادیث شفا میں
لیکن احمد کی نزدیک عائشہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ کو دنیا سے تین چیزیں
پسند آتی تہیں عورتیں اور خوشبوئی اور طعام آنحضرت کو دو
چیزیں ملیں اور ایک نہ ملی آنحضرت کو عورتیں اور خوشبوئے
اور نہ ملا طعام کہا اوسنے اسناد اسکی صحیح ہے مگر اس میں ایک آدمی
ہے اوسکا نام معلوم نہیں میں کہتا ہوں اب اسناد اسکی حسن ہو گئے
لیکن صحت اسکے جہت معنے سے اسطرح ہے کہ آرام آنکھونکا دنیا سے گویا
اسی سے ہے اور اسکی تائید یہ روایت کرتی ہے خوشبو اور عورتیں اور آرام آنکھونکا نماز میں اور
مراد صلوة سے عبادت ہے جو تمام خلقت کیلئے بنائی گئی ہے اور درود آنحضرت پر
ہو اللہ تعالی کی اوسپر حدیث محبت تیری کسی شی سے تجھے اندھا
اور بہرا کرتی ہے روایت کیا اسکا ابوداؤد نے اور صغانی نے اس میں مبالغہ کرکے
اسپر وضع کا حکم کیا کہا سخاوی نے ہمکو اسپر ابوداؤد کا چپ کرنا کفایت کرتا ہے
پس یہ موضوع نہیں ہے اور نہ سخت ضعیف بلکہ حسن ہے میں کہتا ہوں زرکشی نے
ابی الدرداء سے ذکر کیا ہے اور کہا اسکا وقف اچھا ہے اور معاویہ بن سفیان سے روایت
کی گئی ہے اور ثابت نہیں ہوئے اور سیوطی نے اسپر چپ کیے ہیں باوجودیکہ
اوسنے اسکو جامع صغیر میں ذکر کیا ہے اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور بخاری
نے تاریخ میں اور ابی داؤد نے ابی الدرداء سے اور خرائطی نے اعتلال القلوب
میں ابی ہریرہ سے اور ابن عساکر نے عبداللہ بن انیس سے
انتہی۔ پس حدیث یا تو صحیح لذاتہ ہے یا لغیرہ درجہ حسن لذاتہ
سے بڑھ کر ہے بسبب کثرت رواۃ کی اور قوت صفات کے
حدیث دوست نہیں عذاب دیتا دوست کو +

كافر لا يرحم على صاحبه في حاله وقاتله من اهل الجنة
اي دافعه عن مسلم مضطر من اهل الجنة فمعناه صحيح
واما مبناه فكما قال ابن الديبع انه كلام يدور في الاسواق
وليس بحديث **حديث** الجيزة روضة ومصر خزائن
الله في ارضه قال العسقلاني كذب موضوع وفي النهاية
ان الجيزة بكسر الجيم وسكون الياء قرية قبالة مصر
على النيل

حرف الحاء المهملة

حديث حاكوا الباعة فانه لا ذمة لهم كذا ذكره ابن الديبع بتشديد
الكاف مدغما ولفظ السيوطي حاكِكوا بالفك وقال لا
اصل له وفي مسند ابي يعلى من حديث الحسين بن علي
مرفوعا المغبون لا ماجور ولا محمود واخرجه ابو القاسم
البغوي من طريق كامل بن طلحة عن ابي هشام القنادي
قال كنت احمل المتاع من البصرة الى الحسين بن علي بن
ابي طالب فكان يماكسني فيه فلعلي لا اقوم من عنده حتى اهب
عامته قلت يا ابن رسول الله لجئتك بالمتاع من البصرة
تماكسني فيه فلعلي لا اقوم حتى اهب عامته فقال ان ابي
حدثني يرفع الحديث الى النبي عليه السلام قال المغبون لا
ماجور ولا محمود قال البغوي الوهم من كامل ورواه غيره
عن ابي هشام قال كنت احمل المتاع الى علي بن الحسين و
قال العسقلاني ورد بسند ضعيف بلفظ ماكسوا
الباعة فانه لا خلاق لهم قال وورد بسند قوي عن سفيان
الثوري انه قال كان يقال ماكسوا الباعة فانه لا خلاق
لهم **حديث** حبب الي من دنياكم ثلاث الطيب و
النساء وجعلت قرة عيني في الصلوة قال الزركشي رواه
النسائي والحاكم من حديث انس بدون لفظ ثلث وقال

کافر ہے اپنی صاحب کی کسی حال مین رحم نہین کرتی اور اوسکا قاتل اہل
جنت سی ہے یعنی دفع کرنیوالا ہیو کہ کا مرد مسلمان بیقرار سی اہل جنت سی ہے
معنے اسکے صحیح ہین لیکن بنا اسکے ایسی ہی جیسا کہ ابن دبیع نے فرمایا ہے
یہ کلام بازارون مین پہرتی ہے حدیث نہین **حدیث** جیزہ باغ ہے
اور شہر مصر اللہ تعالے کا خزانہ ہی زمین مین کہا عسقلانی نے کذب ہے موضوع
ہے اور نہایہ مین ہے جیزہ کسر جیم اور سکون یا سی نام گاؤن کا ہی قریب مصر کے
نیل پر

حرف حا

حدیث سختی کرو بیچنے والون سے اس لیے
کہ یہ اونکو لازم ہے - ایسا ہی اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہی تشدید کاف سے
اور سیوطی کا لفظ فک ادغام سے ہی اور کہا کہ اسکا کچھ اصل نہین ہے اور مسند
ابی یعلی مین حسین بن علی سے مرفوع روایت ہی مغبون نہ ماجور
ہے اور نہ محمود اور اوسکو ابو القاسم بغوی نے طریق کامل بن طلحہ
سے اوس نے ابی ہشام القنادی سے روایت کی ہے کہا اوس نے مین
بصرہ سے اسباب حسین بن علی بن ابی طالب کیطرف لاتا تہا وہ
مجہے اوس مین کم دیتا تہا اور مین اوسکے پاس سے نہ کہڑا ہوتا تک جب تک
وہ تمام اسباب بخش نہ دیتا مین نے کہا اے بیٹے رسول اللہ کے
کیا مین لایا ہون تیری پاس اسباب بصرہ سے تو مجہی اوسمین کم دیتا ہے
اور مین نہین کہڑا ہوتا تا کہ تو تمام بخش دیتا ہی کہا مجہے میرے باپ نے
مرفوع روایت کی ہی کہ مغبون نہ ماجور ہی اور نہ محمود کہا بغوی نے وہم کامل
سے ہی اور غیرون نے ابی ہشام سی روایت کی ہی کہا اوس نے مین ویتا تا
تہا اسباب علی بن حسین کے طرف اور کہا عسقلانی نے یہ سند ضعیف ہے ان لفظون
سے وارد ہوئے ہین بیع کی نقصان کرنیوالون کیلئے کچہہ نصیبہ نہین ہے کہا اوس نے سند
قوی سے سفیان ثوری سے مروی ہے وہ کہتا تہا بیع کے نقصان کرنیوالون
کیلیے کچہہ نصیبہ نہین ہے **حدیث** مجہے تمہاری دنیا سی تین چیزین پسند
ہین خوشبو اور عورتین اور میری آنکہونکا آرام نماز مین کیا گیا ہے کہا زرکشی
نے روایت کیا اسکو نسائی اور حاکم نے انس سے سوے لفظ تین کے اور

اناکتبنا علیہم) فانہ دل علی حبہم وطنہم مع عدم
تلبسہم بالایمان اذ ضمیر علیہم للمنافقین وتعقبہ
بعضہم بانہ لیس فی کلامہ انہ لایحب الوطن المؤمن و
انما فیہ ان حب الوطن لاینافی الایمان انتہی ولایخفی
ان معنی الحدیث حب الوطن من علامۃ الایمان وہی
لاتکون الا اذا کان الحب مختصا بالمومن فاذا وجد
فیہ وفی غیرہ لایصلح ان یکون علامۃ فبقولہ ومعناہ
صحیح نظرا الی قولہ تعالی حکایۃ عن المؤمن (ومالنا
الا نقاتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا) فصح
معارضۃ لقولہ تعالی (ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا)
ثم الاظہر فی معنی الحدیث ان صح مبناہ ان یحمل علی ان
المراد بالوطن الجنۃ فانہا المسکن الاول لابینا آدم
علی خلاف فیہ انہ خلق فیہا او دخل بعد ماتکمل وتم
او المراد بہ مکۃ فانہا ام القری وقبلۃ العالم او الرجوع
الی اللہ تعالی علی طریقۃ الصوفیین فانہ المبدأ والمعاد
یشیر الیہ قولہ تعالی (وان الی ربک المنتہی) او المراد
الوطن المتعارف لکن بشرط ان یکون حبہ سبب صلۃ
ارحامہ واحسانہ الی اہل بلدہ من فقرائہ وایتامہ
ثم التحقیق انہ لایلزم من کون الشیئ علامۃ لہ
اختصاصہ بہ مطلقا بل یکفی غالبا الا تری الی حدیث
حسن العہد من الایمان وحب العرب من الایمان مع انہما
یوجدان فی اہل الکفران واللہ المستعان وحدیث حب
الہرۃ موضوع کما قالہ الصغانی وغیرہ وقد بسطت علیہ
بعض الکلام فی رسالۃ مستقلۃ لتحقیق المرام والتعمیم
فی تعلیم من خصال اہل الایمان وہو لاینافی ما تصف

ہم لکھتے اونپر) پس اس قول نے دلالت کی ہے اس بات پر کہ ونکو
محبت اپنی وطنوں سے ہے باوجودیکہ انہیں ایمان نہیں ہے اسلیے کہ
ضمیر علیہم کا منافقین کے طرف ہے اور بعضوں نے اسکا اسطرح پیچھا کیا
کہ اوس کلام میں یوں نہیں کہ نہیں دوست رکھتا وطن کو مگر مومن
بلکہ اسمیں یہ ہے کہ حب وطن کے منافی ایمان کی نہیں انتہی اور پوشیدہ
نہیں کہ معنے حدیث کی حب وطن کی ایمان کی علامت ہے اور یہ
نہیں ہو سکتی مگر جب حب مختص مومن سے ہو اور جب مومن اور غیر مومن
مین پائی گئے تو اوسکے قبول کی علامت نہیں ہو سکتے اور معنے اوسکے
بعد نظر کے قول اللہ تعالی کی طرف جسمیں حکایت مومنوں کی کے ہے
صحیح معلوم ہوتے ہین اور کیا ہے ہمکو کہ ہم اللہ کی رستہ مین جنگ کرینگے
حالانکہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے ہین) پس اسکا معارضہ اس قول اللہ
تعالی سے صحیح ہوگیا (اور اگر ہم لکھتے اونپر کہ قتل کرو) پھر ظاہر معنے حدیث
یہ نکلتا ہے کہ اگر اسکے بنا صحیح ہو جائے تو اوسپر حمل کرنا چاہیے کہ مراد وطن
سے جنت ہے کیونکہ وہ مسکن پہلا ہے ہمارے باپ آدم علیہ السلام کا
لیکن اس بات مین خلاف ہے کہ پہلے جنت مین پیدا ہوئے یا بعد پیدایش کے داخل جنت
کئے گئے یا مراد وطن سے مکہ ہے کیونکہ وہ ماں گاؤں کی ہے اور جہان کا قبلہ ہے یا مراد اوس سے رجوع
اللہ تعالی کی طرف اوپر قول صوفیوں کے کیونکہ وہی مبدا اور معاد ہے جیسا کہ اوسکی طرف قول اللہ تعالی
کا اشارت کرتا ہے (اور طرف تیرے رب کی ہے بازگشت) یا مراد اوس سے متعارف وطن ہے لیکن
اسطرح سے کہ اسکی نیت ہو کہ مین اپنے کنبہ سے صلہ کروں اور اہل شہر اور یتیموں پر احسان کروں
اسکے تحقیق یہ ہے کہ ایک شئ کی علامت ہونے سے اوسکے خصوصیت اوس سے لازم نہیں بلکہ
اکثر اوسمیں پائے جاتی ہے کیا تو اس حدیث کیطرف نہیں دیکھتا حسن عہد کا ایمان سے
ہے باوجودیکہ یہ دونو اہل کفر مین سے پائی جاتی ہین - اور اللہ تعالی مدد کرنیوالا
ہے حدیث محبت بلی کے - موضوع ہے جیسا کہ صغانی وغیرہ
نے کہا ہے اور اس مین فقیر نے ایک رسالہ مستقل لکھا ہے اور صحیح یہ ہے
کہ اسطرح کہنا چاہیے کہ یہ خصلتیں اہل ایمان کے ہین اور یہ منافی نہین

قال السخاوی ما علمته فی المرفوع وقوله تعالی (وقالت الیهود والنصاری نحن ابناء الله واحباؤه قل فلم یعذبکم بذنوبکم) یشیر الیه ای الی صحة معناه وان لم یثبت مبناه **حدیث** حب الدنیا رأس کل خطیئة قال بعضهم موضوع ومنهم ابن تیمیة حیث جزم بانه من قول جندب البجلی وقد رواه البیهقی فی الشعب باسناد حسن الی الحسن البصری رفعه مرسلا قال السیوطی وقد عد الحدیث فی الموضوعات وتعقبه شیخ الاسلام ابن حجر بان المدینی اثنی علی مراسیل الحسن والاسناد الیه حسن وقد اورده الدیلمی من حدیث علی بن ابی طالب فی مسند ولم یذکر له اسنادا وهو فی تاریخ ابن عساکر عن سعد بن مسعود الصدفی التابعی بلفظ حب الدنیا رأس الخطایا انتهی وهو عند ابی نعیم فی ترجمة سفیان الثوری من الحلیة من قول عیسی علیه السلام وعند ابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان له من قول مالک بن دینار اقول القائل بانه موضوع لم یصرح باسناده والاسانید مختلفة والمرسل حجة عند الجمهور اذا صح اسناده ولهذا قال ابن المدینی مرسلات الحسن اذا رووها عنه الثقات صحاح وقال الدارقطنی فی مراسیله ضعف فالاعتماد علی عماد الاسناد **حدیث** حب الوطن من الایمان قال الزرکشی لم اقف علیه وقال السید معین الدین الصفوی لیس بثابت وقیل انه من کلام بعض السلف وقال السخاوی لم اقف علیه ومعناه صحیح قال المنوفی ما ادعاه من صحة معناه عجیب اذ لا ملازمة بین حب الوطن وبین الایمان ویرده قوله تعالی ولو

حب الوطن من الایمان

کہا سخاوی شیخ نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا اور یہ قول اللہ تعالی کا (اور کہا یہود نے ہم بیٹے اللہ کے ہین اور دوست اوسکے تو کہہ یا محمد پس کسلیے تمکو عذاب تباہی بسبب گناہ تمہاری کے) اشارت اسکے صحت معنی کے طرف کرتا ہی اگرچہ بنا اسکے صحیح نہین ہے **حدیث** محبت دنیا کی تمام گناہون کے سر ہی کہا بعض نے موضوع ہے اور اون سے ابن تیمیہ ہے اوس نے یقیناً کہا ہی کہ یہ جندب بجلی کا قول ہے اور اسکو بیہقی نے شعب مین اسناد حسن سے حسن بصری تک اور اوس نے اسکو مرفوع مرسل کیا ہی کہا سیوطی نے اوس نے حدیث کو موضوعات مین شمار کیا ہی و پیچھا کیا اسکا شیخ الاسلام ابن حجر نے اسطرح سے کہ مدینی نے مراسیل حسن پر ثنا کہی ہے اور اسناد اوستک حسن ہے اور اوسکو دیلمی نے مسند مین علی بن ابی طالب سے لایا ہی و اسکی اسناد نہین ذکر کی اور تاریخ ابن عساکر مین سعد بن مسعود صدفی تابعی سے ان لفظون سے ہے محبت دنیا کی سر ار گناہون کے ہی انتہی اور ابی نعیم کے نزدیک ترجمہ سفیان ثوری مین حلیہ سے قول عیسی علیہ السلام کے طرف منسوب ہی مکاید الشیطان مین ابی الدنیا سے قول مالک بن دینار کا لکھا ہی مین کہتا ہون جسنے اسکو موضوع کہا ہی اوس نے اسکے اسناد کی تصریح نہین کی اور سندین مختلف ہین اور مرسل جمہور کے نزدیک جب اوسکی اسناد صحیح ہو حجت ہی اور اسی واسطے ابن مدینی نے کہا ہی مرسل حدیثین حسن کے جب اوس سے روایت کریں صحیح ہین اور کہا دارقطنی نے اوسکی مراسیل مین ضعف ہی پس اعتبار اسناد پر ہے **حدیث** محبت وطن کی ایمان سے ہے۔ کہا زرکشی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور کہا سید معین الدین صفوی نے ثابت نہین ہے اور کہا گیا ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے اور کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور معنی اسکے صحیح ہین کہا منوفی نے اسکی صحت کا دعوی کرنا عجیب ہے اسلیے کہ حب وطن اور ایمان مین کوئی ملازمت نہین ہے اور اسکو رد کرتا ہی قول اللہ تعالی کا (اگر

معناه اسراع الامام به لئلا يسبقه المأموم و
اغرب بعض المالكية بقوله هو ان لا يكون فيه قوله
ورحمة الله **حديث** الحديث فى المسجد تأكل
الحسنات كما تأكل البهيمة الحشيش لم يوجد كذا فى
المختصر **حديث** حسنات الابرار سيئات
المقربين من كلام ابى سعد الخراز **حديث**
حسنوا النفالكم تكمل بها فرائضكم لا اصل له بهذا
المبنى وان كان يصح فى المعنى **حديث** الحسن
مرحوم من كلام ابى حازم التابعى **حديث** الحسود لا
يسود من كلام بعض السلف كما فى رسالة القشيرى
حديث حضور مجلس عالم افضل من صلوة الف
ركعة كذا فى الاحياء من حديث ابى ذر قال العراقى ذكره
الجوزى فى الموضوعات من حديث عمر ولم اجده من
طريق ابى ذر **حديث** الحفظ فى الصغر كالنقش
فى الحجر ليس بثابت كذا لكن رواه الخطيب فى جامعه
من حديث ابن عباس به مرفوعا حفظ الغلام الصغير
كالنقش فى الحجر وحفظ الرجل بعد ما كبر كالكتابة
على الماء **حديث** حكمى على الواحد حكمى على
الجماعة لا اصل له كما قال العراقى وانكره المزنى
والذهبى ايضا وقال الزركشى لا يعرف **حديث**
الحمد لله رداء الرحمن لم يوجد له اصل **حديث**
حمل على باب خيبر اورده ابن اسحق فى السير وانكره
بعض العلماء وقال السخاوى له طرق كلها واهية
وقال الزركشى اخرجه الحاكم من طريق عن جابر
بلفظ ان عليا لما انتهى الى الحصن اجتبذ احد

معنے اسکے یہ ہین امام کا سلام جلدی پہیرنا تاکہ مقتدی اوس سے سبقت نہ
کرجاے اور بعض مالکیون نے کہا ہے حذف کرنا قول ورحمۃ اللہ کا **حدیث**
باتین کرنی مسجد مین نیکیون کو کہاتی ہین جیسا کہ چہارپایہ گہاس کو
کہاتا ہے ۔ نہین پائی گئی ایسا ہی مختصر مین ہے **حدیث**
پاک لوگون کی نیکیان مقربین کی برائیان ہین کلام ابی سعد الخراز
کے ہے **حدیث** اچہا کرو اپنے نفلون کو انسے فرائض تمہارے
کامل کئے جائینگے اس بنا سے اسکا کچہہ اصل نہین اگرچہ باعتبار معنے
کے صحیح ہے **حدیث** حسن رحمت کیا گیا ہے ۔ یہ کلام ابی حازم
تابعی کی ہے **حدیث** حاسد سردار نہ بنایا جاوے ۔ یہ بعض سلف
کے کلام ہے جیسا کہ رسالہ قشیری مین ہے **حدیث** عالم کی مجلس
مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے ۔ ایسا ہی احیا مین ہے ابی ذر
سے کہا عراقی نے اسکو جوزی نے موضوعات مین عمر سے ذکر کیا ہے اور
مینے اسکو ابی ذر کی روایت سے نہین پایا **حدیث** لڑکپن مین
یاد کرنا مثل نقش کے ہے پتھر مین ۔ یہ اسطرح ثابت نہین ہے لیکن خطیب نے
جامع مین ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے چھوٹے لڑکے کا
یاد کرنا مثل نقش کی ہے پتھر مین اور بڑے مرد کا یاد کرنا مثل کتابت کے
ہے پانی پر **حدیث** میرا حکم واحد پر مثل حکم میرے
کی ہے جماعت پر ۔ اسکا کچہہ اصل نہین جیسا کہ عراقی نے کہا ہے
اور انکار کیا اسکا مزنی اور ذہبی نے بھی اور کہا زرکشی نے معلوم نہین
ہوئی **حدیث** الحمد للہ رحمن کے چادر ہے اسکا اصل نہین پایا
گیا **حدیث** حضرت علی نے دروازہ خیبر کا اوٹہایا اسکو
ابن اسحاق سیر مین لایا ہے اور بعض علماء نے اسکا انکار
کیا ہے اور کہا سخاوی نے اسکے بہت طرق ہین سب کے سب
واہیات ہین اور کہا زرکشی نے اسکو حاکم بہت طرق سے
جابر سے اسطرح لایا ہے کہ جب حضرت علی قلعہ پر پہونچے تو اکہیڑا

به بعض اهل الكفران كسائر مكارم الاحسان ولا يعد من علامة الايمان كما توهم السعد والسيد واغرب الثاني حيث جعل اضافته من باب اضافة المصدر الى مفعوله **حديث** حبذا المتخللون من امتى قال الصغاني وضعه ظاهر وفسره بتخليل الاصابع في الوضوء او بتخليلها بعد الطعام قلت ما مبناه فوضعه ظاهر واما معناه فثبوته ظاهر باهر لورود الاحاديث في تخليل اللحية والاصابع حتى عد من السنة المؤكدة فينظر في رجال اسناده ليحكم عليه بالتحقيق والله ولي التوفيق **حديث** الحجر جها كل ضعيف تساهل الصغاني حيث ادرجه في الموضوعات وقد رواه احمد بن ماجة من حديث ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين عن ام سلمة مرفوعا واسناده حسن **حديث** الحجامة في نقرة الرأس تورث النسيان فتجنبوا ذلك رواه الديلمي من طريق عمر بن واصل قال حكى لي محمد بن سواء عن مالك بن دينار عن انس مرفوعا وابن واصل اتهمه الخطيب بالوضع سيما وهو حكاية وقد احتجم عليه السلام في يافوخه من وجع كان به فيما **حديث** الحجون والبقيع يؤخذان باطرافهما وينثران في الجنة وهما مقبرتان بمكة والمدينة اورده الزمخشري في الكشاف وبيض له الزيلعي في تخريجه وتبعه العسقلاني وسكت عنه السيوطي **حديث** حذف السلام سنة قال ابن القطان لا يصح مرفوعا ولا موقوفا قلت اخرجه ابوداود والترمذي وابن خزيمة والحاكم في صحيحهما عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه رفعه الحاكم وصححه ورفعه الترمذي وقال حسن صحيح ثم قيل

اسکی کہ اہل کفر میں یہ خصلت پائی جاتی مثل باقی کاموں احسان کے اور علامت ایمان کی نہ کہنا چاہیئے جیسا کہ سعد اور سید نے توہم کیا ہی اور دوسرے نے بہت تعجب کی بات کی ہی اسلئے کہ اوسنے اضافت اوسکی اضافت مصدر کے مفعول کیطرف بنائی ہی **حدیث** اچھی ہین خلال کرنیوالے میری امت سے کہا صغانی نے موضوع ہونا اسکا ظاہر ہے اور اوسنے تفسیر اسکی اسطرح کی ہی وضو مین انگلیونکا خلال کرنا یا خلال کرنا اونکا بعد طعام کی مین کہتا ہون باعتبار بناکی موضوع ہونا اسکا ظاہر ہے لیکن باعتبار معنی کی ثبوت اسکا ظاہر ہے بسبب وارد ہونے احادیث کے داڑھی اور انگلیان کے خلال مین حتی کہ ان دونونکا خلال سنت مؤکدہ سے شمار کیا گیا ہی پس نظر کیجائی اوسکے اسناد مین تاکہ تحقیق سے اسپر حکم کیا جائے اور اللہ تعالی والی توفیق کا ہی **حدیث** حج جہاد ہی ہر ضعیف کا صغانی نے تساہل کیا ہی اسلئے کہ اوسنے اسکو موضوعات مین درج کیا ہی حالانکہ اسکو احمد بن ماجہ ابی جعفر محمد بن علی بن حسین سے وہ ام سلمہ سے مرفوع لایا ہی اور سند اسکے حسن ہے **حدیث** پچھنی سر کے تالو مین نسیان کو پیدا کرتی ہی پس اس سے بچو اسکو دیلمی نے عمر بن واصل سے روایت کیا ہی کہا اوسنے میری پاس محمد بن سوا نے مالک بن دینار سے اوسنے خطیب نے وضع سے متہم کیا ہی خصوصاً یہ حکایت ہے کہ آن حضرت علیہ السلام نے اپنی تالو مین بسبب درد کی پچھنی لگائی ہے **حدیث** حجون اور بقیع کو پکڑ کر جنت مین منتشر کرینگے اور یہ دو قبرین ہین مکہ اور مدینہ مین اسکو زمخشری کشاف مین لایا ہے اور زیلعی نے تخریج مین سفید چھوڑی ہے اور عسقلانی اسکا تابع ہوا ہے اور سیوطی نے چپ کی ہے **حدیث** سلام کا حذف کرنا سنت ہی کہا ابن قطان نے مرفوع اور موقوف دونو طرح سے صحیح نہین میں کہتا ہون اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اپنے صحیحین مین ابی سلمہ سے اونسے ابوہریرہ سے روایت کی ہے حاکم نے اسکو مرفوع کیا اور صحیح کہا ہی اور ترمذی نے مرفوع کیا اور کہا حسن صحیح ہے پھر کہا گیا ہے

لا يعرف له اسناد انتهى لكن في الفردوس من حديث انس ابحثوا تدعى ربيكم من بيت عائشة ولم يذكر له اسناداً قلت لكن معناه صحيح فان عندها من شطر الدين استقناداً يقتضي اعتماداً وقد اشتهر ايضاً حديث كلميني يا حميرا لكن ليس له اصل عند العلماء حديث خصمي احلكي كلام لا حديث حديث الخمول نعمة وكل يأباها من كلام بعض السلف نعم ثبت عن سعد مرفوعاً ان الله يحب العبد الخفي التقي ذكره السخاوي وكذا حديث الخمول راحة والشهرة آفة من كلام المشايخ حديث صار نساء امتي احسنهن وجهاً وارخصهن مهراً قال السخاوي ذكره الديلمي مرفوعاً بلا اسناد حديث خير تجارتكم البز وخير صناعتكم الخرز قال العراقي لم اقف له على اسناد وذكره صاحب الفردوس من حديث علي حديث خير البر عاجله لا يصح مبناه وقد ورد عن العباس في معناه لا يتم المعروف الا بتعجيله فانه اذا عجله هناه وهو بمعنى ما اشتهر من ان الانتظار اشد من الموت اي لانه قد يؤدي الى الفوت حديث خير الاسماء ما عبد وما حمد قال السيوطي لم اقف عليه وفي معجم الطبراني من حديث ابي زهير الثقفي اذا سميتم فعبدوا واخرج ايضاً من حديث ابن مسعود مرفوعاً احب الاسماء الى الله ما تعبد له وسنده ضعيف وروى ابو نعيم بسنده مرفوعاً قال الله تعالى وعزتي وجلالي لا اعذب احداً يسمى باسمك في النار حديث خير خير حين يسمع الغراب وهو ليس بحديث بل هو نوع من الطيرة ذكره ابن الربيع قلت بل هو من التفاؤل لا من التشاؤم الا في الحال لا في المآل

کچھ اصل نہیں انتہی لیکن فردوس میں انس سے ہے سیکھو نصف دین حمیرا عائشہ کے گھر سے اور اسکی کوئی سند ذکر نکی میں کہتا ہوں لیکن معنی اسکے صحیح ہیں کیونکہ اسکے پاس نصف دین ایسی سند سے ثابت ہے جو قابل اعتماد ہے اور یہ بھی حدیث مشہور ہے کلام کر مجھسے اے حمیرا لیکن علماء کی نزدیک اسکا کچھ اصل نہیں ہے حدیث خصم میرا حلکم میرا ہے - یہ کلام ہے حدیث نہیں حدیث لوگوں سے پوشیدہ رہنا (اللہ کی) نعمت ہے حالانکہ ہر ایک اس سے انکار کرتا ہے - یہ بعض سلف کی کلام ہے - ہان سعد سے رفع اسکا ثابت ہے اللہ تعالی آدمی پوشیدہ صاف کو دوست کہتا ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا اور ایسا ہی حدیث چھپنا راحت ہے اور شہرت آفت ہے - یہ بعض مشایخوں کے کلام ہے حدیث میری امت کی عورتیں خوب شکل ہیں اور تھوڑے مہر والی ہیں کہا سخاوی نے اسکو دیلمی نے مرفوع بلا سند ذکر کیا ہے حدیث تمہاری اچھی تجارت کپڑا ہے اور تمہارا اچھا کسب سینا ہے کہا عراقی نے میں اسکی سند پر واقف نہیں ہوا اور صاحب فردوس نے علی سے ذکر کیا ہے حدیث اچھی نیکی وہ ہے جو جلدی ہو اسکی بنا صحیح نہیں اور اسکے معنی میں عباس سے آیا ہے نیکی تمام نہیں ہوتی مگر ساتھ جلدی کے کیونکہ جب جلدی کرے مبارک ہوتی ہے اسکو اور معنی اسکے یہ ہیں جو مشہور ہیں انتظار موت سے سخت ہے یعنے اسلیے کہ کبھی فوت کیطرف پہونچاتی ہے حدیث اچھا نام وہ ہے جسمیں عبد کا یا حمد کا لفظ ہو کہا سیوطی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا اور معجم طبرانی میں ابی زہیر ثقفی سے جب تم نام رکھو تو وہ رکھو جسمیں عبد کا لفظ ہو اور بھی ابن مسعود سے مرفوع سند سے آیا ہے پسندیدہ نام اللہ کیطرف وہ ہے جسمیں عبد کا لفظ ہو اور اسکی سند ضعیف ہے اور ابو نعیم نے سند مرفوع روایت کی ہے فرمایا اللہ تعالی نے قسم ہے مجھے میری عزت اور جلال کی میں کسی کو عذاب آگ میں نہیں دیتا جو تیرا نام رکھے حدیث خیر خیر کہو جب کوئی اللہ مثل اسکے حدیث نہیں بلکہ یہ ایک قسم ہے فال سے اسکو ابن ربیع نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں بلکہ یہ فال ہے بد فال نہیں حال میں نہ کہ مآل میں

ابوابه بالارض فاجتمع عليه بعد ستون جلا نا جهدهم
ان اعادوا الباب واخرجه ابن اسحق في سيرته عن
ابي رافع وان سبعة لم يقلبوه حديث حين تقلى ندامة
ليس بحديث ومعناه صحيح ويشير اليه قوله تعالى (و
سوف تعلمون حين يرون العذاب من اضل سبيلا)

حرف الخاء المعجمة - حديث خاب قوم

لا سفيه له هو من قول مكحول بلفظ ذل من لا سفيه له
كما رواه ابن ابي الدنيا في الحكم له حديث خازن
القوى ممقوت ليس بحديث ولكن معناه صحيح لحديث
المحتكر ملعون حديث خالفوا اليهود فلا تعمموا
فان تعميم العمايم من زي اليهود لا اصل له على ما ذكره السيوطي
حديث خذوا شطر دينكم عن الحميراء وهي
عائشة وتصغير الحمراء بمعنى البيضاء على ما في النهاية
والشطر النصف قال العسقلاني لا اعرف له اسنادا
ولا رايته في شيء من كتب الحديث الا في النهاية لابن الاثير
ولم يذكر من اخرجه وذكر الحافظ عماد الدين بن كثير
انه سال المزي والذهبي فلم يعرفاه وذكره في الفردوس
بغير اسناد وبغير هذا اللفظ ولفظه خذوا ثلث
دينكم من بيت الحميراء وبيض له صاحب مسند
الفردوس ولم يخرج له اسنادا وكذا ذكره السخاوي و
قال السيوطي لم اقف عليه وقال الحافظ عماد الدين بن كثير
في تخريج احاديث مختصر ابن الحاجب غريب جدا
بل هو حديث منكر سالت عنه شيخنا الحافظ المزي
فلم يعرفه وقال لم اقف له على سند الى الآن قال
شيخنا الذهبي هو من الاحاديث الواهية التي

دروازہ اسکا زمین سے کھینچا اوسکے بعد اوس پر ساٹھہ آدمی جمع ہوئے اور اونھون
نے کوشش کی کہ دروازہ کو پھر جگہ پر لوٹائین اور اسکو ابن اسحاق نے سیرت مین
ابی رافع سے لایا ہی کہ سات آدمی اوسکو نہ لوٹا سکے حدیث جب تو
دشمنی کریگا معلوم کریگا - یہ حدیث نہین ہی معنے اسکے صحیح ہین اور
اسکی طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہی (قریب ہی جان لوگی جب وہ
عذاب دیکھینگے کون ہی رستی سے بہکا ہوا) **حرف خا معجمہ** حدیث
نقصان پایا اوس قوم نے جسمین کوئی بے وقوف نہین ہے - یہ مکحول کا
قول ہی ان لفظون سے ذلیل ہوئی وہ قوم جسکا بی وقوف کوئی نہین جیسا
کہ ابن ابی الدنیا نے حکم مین روایت کی ہی حدیث اللہ کا غضب ہے اوس
شخص پر جو طعام کو جمع کرے یہ حدیث نہین ہے لیکن معنے اسکے صحیح ہین اسلیے کہ حدیث مین ہے احتکار کرنیوالی
لعنت ہی حدیث یہود کی مخالفت کرو یعنی پگڑی نہ باندہو کیونکہ پگڑی
باندہنا یہود کا لباس ہے اسکا کچھہ اصل نہین جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہی
حدیث نصف دین حمیرا یعنی عائشہ سے سیکھو اور تصغیر حمرا کی بیضا کیطرح
ہے جیسا کہ نہایہ مین ہے اور شطر کے معنے نصف کی ہین کہا عسقلانی نے مین اسکے
سند نہین جانتا اور نہ مینے اسکو کسی کتاب حدیث مین دیکھا ہی مگر نہایہ ابن الاثیر
مین اور اوس نے اسکی مخرج کو ذکر نہین کیا اور حافظ عماد الدین بن کثیر
نے ذکر کیا ہی کہ مینے مزی اور ذہبی سے پوچھا ان دونون نے اسکو نہ پہچانا اور ذکر
کیا اسکو فردوس مین بغیر سند کے اور بغیر ان لفظون کے اور لفظ اوسکے یہ ہین
تم تیسرا حصہ دین کا گھر حمیرا سے لو اور صاحب مسند فردوس نے اسکے لیے سفید
چھوڑ دیا ہے اور اسکی اسناد نہ ذکر کی ایسا ہی اسکو سخاوی نے ذکر کیا کہا سیوطی
نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور کہا حافظ عماد الدین بن کثیر
نے تخریج احادیث مختصر ابن حاجب مین یہ بہت غریب ہے بلکہ منکر ہی
مینے اسکی بابت شیخ حافظ مزی سے پوچھا اوس نے
اسکو نہ پہچانا اور کہا مین اب تک اسکے سند پر واقف
نہین ہوا اور کہا شیخ ذہبی نے یہ احادیث واہیہ سے ہے جنکا

الله بل التحقيق عند المشايخ الاختيار ان ليس للعبد
حقيقة الاختيار لقوله تعالى (وربك يخلق ما يشاء
ويختار ما كان لهم الخيرة) وعن السيد ابي الحسن الشاذلي
لا تختار وان كان لا بد ان تختار فاختر ان لا تختار فان
ربك يخلق ما يشاء ويختار **حرف الدال**
المهملة - حديث دار الظالم خراب ولو
بعد حين قال السخاوي لم اقف عليه ولكن يشهد له
(فتلك بيوتهم خاوية بما ظلموا) **حديث**
دارهم ما دمت في دارهم قال السخاوي ما علمته
حديثا ولكن جاء في الزوجة دارها تعش بها
اخرجه ابن حبان في صحيحه عن سمرة **حديث** داروا
سفهاءكم هو دائر على بعض الالسنة بزيادة بنيت
اموالكم وقد سئل عنه العسقلاني فلم يتكلم عليه **حديث**
داوم قرع باب الجنة قاله لعائشة قالت بماذا قال
بالجوع ذكره في الاحياء قال العراقي لم اجد له اصلا
حديث دخوله عليه السلام حماما بالجحفة ذكره
الترمذي في شرح المنهاج في الكلام على الماء المسخن و
ذكره النووي في شرح المهذب بانه ضعيف جدا فقول
شيخنا ابن حجر المكي في شرح الشمائل خبر انه عليه السلام
دخل حمام الجحفة موضوع باتفاق الحفاظ وان وقع
في كلام الترمذي وغيره ولم يعرف العرب الحمام ببلادهم
الا بعد موته عليه السلام ليس في محله وكيف يكون
موضوعا باتفاق الحفاظ مع اثبات الحافظ الترمذي
وتضعيف النووي اذ لا يخفى التفاوت بين الضعيف
والموضوع مع ان الاثبات مقدم على النفي في الاصل

بلکہ تحقیق مشایخ کے نزدیک یہہ ہی کہ اختیار آدمی کی اختیار مین نہین
ہے بسبب قول اللہ تعالی کے (اور رب تیرا پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی اور اختیار کرتا
ہے اونکے لئے اختیار نہین ہے) اور سید ابی الحسن شاذلی سے ہو کہ اختیار کر اگر تجھے
ضرور ہو اختیار کرنا پس تم عدم اختیار کو پسند کر کیونکہ رب تیرا پیدا کرتا ہی
جو چاہتا ہی اور اختیار کرتا ہی **حرف دال - حدیث** گھر
ظالم کا خراب ہو جاتا ہی اگرچہ بعد مدت کی ہو - کہا سخاوی نے مین
اسپر واقف نہین ہوا لیکن اسکا یہ شاہد ہے (یہ ہین گھر اونکے گرے ہوئے
بسبب اونکے ظلم کے) **حدیث** نیکی کرو اونسے جبتک تو اونکے گھر مین
رہے - کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا لیکن عورت کی حق مین
آیا ہے نیکی کرو اوس سے کیونکہ تو اوسکے ساتھہ خوشی کرتا ہے یہ ابن حبان
صحیح مین سمرہ سے لایا ہے **حدیث** نیکی کرو اپنے بیوقوفون سے
یہ بعض زبانون پر سن یا دتی سے ہی تیرے سے حصول مال ہے اس عسقلانی
پوچھا گیا اسپر اوس نے کچھہ کلام نہ کی **حدیث** آنحضرت نے عائشہ
کو فرمایا جنت کی دروازہ کو ہمیشہ کھٹکا کہا اوس نے کس سے فرمایا
بھوک سے احیاء مین ذکر ہی کہا عراقی نے مین اسکا اصل نہین پایا **حدیث**
آنحضرت کا حمام مین ڈہال کے ساتھہ داخل ہونا اسکو ترمذی نے
شرح منہاج مین بحث گرم پانی مین ذکر کیا ہی اور نووی نے شرح مہذب
مین ذکر کیا ہی کہ یہ سخت ضعیف ہی - لیکن قول شیخ ابن حجر
مکی کا شرح شمائل مین کہ (آنحضرت کا حمام مین ڈہال کے ساتھہ داخل ہونا
موضوع ہے اتفاق حفاظ سے اگرچہ ترمذی وغیرہ مین واقع
ہوا ہے اور عرب نے حمام اپنے شہرون مین نہین معلوم کئے مگر بعد
موت آنحضرت علیہ السلام کی) اپنے محل مین نہین ہے کسطرح اتفاق
حفاظ سے موضوع ہو حالانکہ حافظ ترمذی نے اسکو ثابت کیا ہے اور
نووی نے اسکو ضعیف کیا ہے ضعیف اور موضوع مین فرق
پوشیدہ نہین ہے باوجودیکہ اصل مقرر مین اثبات نفی پر مقدم ہے

حديث خير السودان ثلاثة لقمان وبلال ومهجع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري في صحيحه عن واثلة بن الاسقع به مرفوعا كذا ذكره ابن الربيع لكن قوله البخاري سهو قلم اما من الناسخ او من المص فان الحديث ليس من البخاري والذي في المقاصد انما هو ما رواه الحاكم ثم قال السخاوي في ما ذكره من ان مهجع مولى رسول الله عليه السلام سهو فانه مولى عمر بن الخطاب وهو اول ما قتل من المسلمين يوم بدر اتاه سهم غرب وهو بين الصفين فقتله وهو من اهل اليمن وفي المقاصد حديث رفعه والذي نفسي بيده ان ليرى بياض الاسود في الجنة من مسيرة الف عام قال السخاوي في قوله عليه السلام بياض الاسود اي الذي كان في الدنيا ومنه يعلم ان مؤمني السودان لا يدخلون الجنة الا بيضا وبه صرح العسقلاني في شرح البخاري **حديث** الخير في وفي امتي الى يوم القيمة قال العسقلاني لا اعرفه ولكن معناه صحيح قال السخاوي يعني في حديث لا يزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق الى ان يقوم الساعة **حديث** خيرة الله للعبد خير من خيرته لنفسه لا يعرف له اصل بمبناه وان صح معناه كما يستفاد من قوله تعالى وعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم وعسى ان تحبوا شيئا وهو شر لكم والله يعلم وانتم لا تعلمون ومن هنا ورد لا مرد لاستخارة صلوة ودعاء وقد ورد ما خاب من استخار وما ندم من استشار وثبت في الدعاء اللهم خر لي واختر لي ولا تكلني الى اختياري وهذا اصل ما اشتهر على السنة العامة الخير في ما اختاره

حدیث بہتر سیاہون مین تین ہین لقمان اور بلال اور مہجع غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کی بخاری نے اپنی صحیح مین واثلہ بن اسقع سے مرفوع روایت کی ہی ایسا ہی ذکر کیا اسکو ابن ربیع نے لیکن قول بخاری کا سہو قلم کا ہے کسی لکھنے والے سے یا مصنف سے کیونکہ یہ حدیث بخاری سے نہیں ہے اور جو مقاصد مین ہے اسکو حاکم نے روایت کیا ہی پھر کہا سخاوی نے یہ جو ذکر کیا ہی کہ مہجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تہا یہ سہو ہے بلکہ وہ غلام عمر بن الخطاب کا تہا وہ پہلا شخص ہے جو بدر کے دن قتل کیا گیا تہا وہ دو صفون کے بیچ مین تہا اسکو اڑتا ہوا تیر آ لگا اور مر گیا وہ شخص اہل یمن سے تہا اور مقاصد مین مرفوع حدیث ہے قسم ہے مجھے اوس ذات کی جسکے ہاتہہ مین میرا نفس ہے کہ وہ دیکھتا ہے سفیدی سیاہی کی جنت مین ہزار برس کے رستہ سے کہا سخاوی نے مراد قول علیہ السلام سفیدی سیاہی سے یہ ہی سفیدی عوض ہے سیاہی کا جو اوسکو دنیا مین تھی اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سیاہ مومن جنت مین نہ داخل ہونگے مگر حالت سفیدی مین اور اسیطرح عسقلانی نے شرح بخاری مین تصریح کی ہی **حدیث** خیر میرے مین اور میری امت مین قیامت تک ہے کہا عسقلانی نے مین اسکو نہین جانتا لیکن معنی اسکے صحیح ہین کہا سخاوی نے مراد اسکی یہ حدیث ہے ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت سے غالب حق پر قیامت تک **حدیث** بہلائی اللہ تعالی کے بندے کے لئے بہتر ہے بہلائی اسکی سے اپنی نفس کے لئے اسکا اصل اس بنا پر معلوم نہین ہے اگرچہ صحیح ہین معنے اسکے جیسا کہ قول اللہ تعالی سے مستفاد ہوتا ہی (اور قریب ہے کہ تم برا جانتے ہو کسی شے کو حالانکہ وہ نیک ہے تمہارے لئے اور قریب ہے کہ تم دوست رکہتے ہو کسی شے کو حالانکہ وہ بری ہے تمہارے لئے اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہین جانتے) اور اسیواسطے استخارہ کا امر ہوا ہے نقصان نہ پایا اوس نے جسنے استخارہ کیا اور نہ شرمندہ ہوا وہ جسنے مشورہ کیا اور دعا مین ثابت ہوا ہے یا اللہ پسند کر اور اختیار کر میرے لئے اور مجھکو میرے اختیار کیطرف مت سپرد کر اور یہ اصل ہے جو عام زبانون پر مشہور ہو رہا ہے بہلائی اسمین ہے جسکو اللہ اختیار کرے

عن ابي جعفر الباقر قلت ونعم السند الظاهر من
الامام الباهر المسمى بسلسلة الذهب وهي كافية لصحة
المذهب مع ان المجتهد اذا استدل بحديث على حكم من
الاحكام فلا يتصور ان لا يكون صحيحا او حسنا عنده
ثم لا يضره دخول ضعف او وضع في سنده وقال
الزركشي لا اصل له وانما هو قول محمد بن الحنفية اخرجه
ابن جرير في تهذيب الآثار وقال السيوطي واخرجه ابن
ابي شيبة في المصنف عنه واخرجه ايضا عن ابي جعفر و
عن ابي قلابة قولهما قلت قد تقدم رفعه وقد روي
عن عائشة موقوفا واصله في الهداية مرفوعا لكن قال
مخرجه لم اره فمن المعلوم ان موقوف الصحابي حجة عندنا
وكذا الحديث المنقطع اذا صح سنده ويقوي المذهب ما
في سنن ابي داود باب طهور الارض اذا يبست عن
ابن عمر قال كنت ابيت في المسجد في عهد رسول الله عليه السلام
وكنت فتى شابا عزبا وكانت الكلاب تبول وتقبل و
تدبر في المسجد ولم يرشون شيئا من ذلك انتهى فلولا
اعتبار انها تطهر بالجفاف كان ذلك تبقية لها بوصف
النجاسة مع العلم بانهم يقومون عليها في الصلوة
البتة لصغر المسجد وكثرة المصلين فيكون هذا بمنزلة
الاجماع في مقام تحقيق النزاع قال السخاوي وروي قول
ابي قلابة بلفظ جفوف الارض طهورها ويعارضه
حديث انس في الامر بصب الماء على بول الاعرابي بل ورد
فيه الحفر انتهى فمن المراد هو ان الجفوف احد
طرق التطهير لا حصرها فيه فتطهيرها بالماء وصبه
لا ينافيه

حرف الراء

حديث رأيت

ابی جعفر باقر سے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ہاں سند امام ماہر سے
صحت مذہب کے لئے کافی ہے باوجودیکہ جب مجتہد کسی حدیث سے کسی حکم پر
دلیل پکڑے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ اوسکے نزدیک صحیح یا حسن نہو پھر
ضعف یا وضع کا اوسکے سند میں داخل ہونا ضرر نہیں دیتا کہا زرکشی
نے اسکا کچھ اصل نہیں یہ قول محمد بن حنفیہ کا ہے اسکو ابن جریر نے
تہذیب الآثار میں نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسی کو
ابن ابی شیبہ اپنے تصنیف میں لایا ہے اور ابی جعفر او ابی قلابہ
سے بھی یہ قول منقول ہے میں کہتا ہوں اسکا مرفوع ہونا
پہلے گذر چکا ہے اور عائشہ سے موقوف روایت کیا گیا ہے اور اصل
اسکا ہدایہ میں مرفوع ہے لیکن کہا اوسکے مخرج نے میں نے اسکو نہیں دیکھا
اور معلوم ہے کہ موقوف صحابہ کے ہمارے نزدیک حجت ہیں اور اسیطرح
حدیث منقطع جب اوسکے سند صحیح ہو اور مذہب کو قوت دیتی ہے یہ حدیث
جو ابوداود میں ہے باب زمین کے پاک ہونیکا جب خشک ہو جاوے اور راوی نے
ابن عمر سے بیان کی ہے کہا اونہوں نے میں زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں مسجد میں
رات گذارتا تھا اور میں غریب جوان تھا اور کتے مسجد میں آتی جاتی اور بول کرتے
تھے اور اوسپر چھینٹیں نہ ڈالتے انتہے اگر خشک ہونے کی بعد اوسکی پاکی کا
اعتبار نہو تو وصف نجاست کی باقی رہیگے باوجودیکہ وہ نماز کی حالت
میں اسپر کھڑے ہوتے تھے کیونکہ مسجد چھوٹی تھی اور نمازی بہت تھے پس گویا یہ
اجماع ہو گیا کہا سخاوی نے اور قول ابی قلابہ کا ان لفظوں سے روایت
کیا گیا ہے زمین کی خشکی اوسکی پاکی ہے اور حدیث انس
کی جس میں ذکر ہے پانی گرانے کا بول اعرابی پر اوسکے
معارض ہے بلکہ اس میں کھودنے کا ذکر ہے انتہی اور
اس میں اسطرح کلام ہے کہ خشکی سبب ایک پاکی کا راستہ ہے
اور کھودنی کا ذکر اوسمیں نہیں پس اسکا پاک کرنا پانی سے اور روبرو
پانی کا گرانا اوسکے منافی نہیں

حرف را

حدیث

المصنوع **حدیث** الدرجة الرفیعة فیما یقال
بعد الاذان من الدعاء قال السخاوی لم اره فی
شیٔ من الروایات **حدیث** الدم مقدار الدرهم
یغسل ویعاد منه الصلوة فیه نوح کذاب کذا فی
اللآلی **حدیث** الدنیا ساعة فاجعلها طاعة
لا اصل لمبناه لکن یصح معناه من قوله تعالی (کانهم
یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الا ساعة من نهار)
وهو لا ینافی ماثبت من ان عمر الدنیا سبعة آلاف سنة
فان مامضی فکانه فی ساعة انقضی **حدیث**
الدنیا مزرعة الاخرة قال السخاوی لم اقف علیه مع ایراد
الغزالی له فی الاحیاء قلت معناه صحیح یقتبس من قوله
تعالی (من کان یرید حرث الاخرة نزد له فی حرثه
حدیث الدیک الابیض صدیقی وصدیق صدیقی
وعدو عدوی وله طرق ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات
قال العسقلانی لم یتبین لی الحکم علی هذا المتن بالوضع
قال السخاوی لکن فی اکثر الفاظه رکاکة لا اد وتق لها
وقد افرد الحافظ ابو نعیم اخبار الدیک فی جزء قلت
فلا یکون موضوعا وقال السیوطی اخرجه ابن ابی اسامة
ابو الشیخ من حدیث انس وهو منکر **حدیث**
الدین ولو درهم والعائلة ولو بنت والسائل ولو کیف
الطریق قال السخاوی لا استحضره فی المرفوع ومعناه
صحیح قلت والمشهور السؤال ذل ولو این الطریق والله
ولی التوفیق **حرف الذال المعجمة حدیث**
ذکات الارض یبسها قال ابن الربیع احتج به الحنفیة
ولا اصل له فی المرفوع نعم ذکره ابن ابی شیبة موقوفا

حدیث درجہ بلند کا لفظ جو اذان کی دعا میں کہا جاتا ہی کہا
سخاوی نے مینے اسکو کسی روایت میں نہیں دیکھا **حدیث** خون بقدر
درہم کے دہویا جاوے اور نماز لوٹائی جائے اسکی سند میں نوح کذاب
ہے ایسا ہی لآلی میں ہے **حدیث** دنیا ایک ساعت ہے اسکو
عبادت میں صرف کر اسکے بنا کا کچہ اصل نہیں لیکن معنے اسکے
قول اللہ تعالی سے معلوم ہوتی ہیں (گویا جس دن دیکہیں گے جو وعدہ
کئے گئے ہیں نہیں ٹہیرے مگر ایک گہڑی دن سے) یہ منافی نہیں ہے اسکے
جو ثابت ہوا ہی کہ عمر دنیا کی سات ہزار برس ہے کیونکہ جو گذرا گویا ایک گہڑی
میں گذرا **حدیث** دنیا آخرت کی کہیتی ہے - کہا سخاوی نے میں
اسپر واقف نہیں ہوا اگرچہ غزالی اسکو احیا میں لایا ہے میں کہتا ہوں
معنے اسکے صحیح ہیں قول اللہ تعالی سے اقتباس ہو سکتے ہیں (جو شخص
کہیتی آخرت کا ارادہ کرتا ہے زیادہ کرتے ہیں ہم اوسکے لئے اوسکے کہیتی میں
حدیث مرغ سفید میرا دوست ہے اور دوست ہے میرے دوست کا اور دشمن ہے
میرے دشمن کا - اسکی بہت طرق ہیں ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کی ہیں
کہا عسقلانی نے مجہکو اسکے متن پر وضع کا حکم ظاہر نہیں ہوا کہا سخاوی نے
اسکے اکثر الفاظ میں رکت ہی اور حافظ ابو نعیم نے مرغ کی خبرین ایک
رسالہ میں لکہی ہیں - میں کہتا ہوں یہ موضوع نہیں ہو سکتی اور کہا
سیوطی نے اسکو ابن اسامہ اور ابو الشیخ نے انس سے روایت
کیا ہے اور وہ منکر ہے **حدیث** قرض ہے اگرچہ درہم ہو اور عیال ہے
اگرچہ بیٹی ہو اور سوالی ہے اگرچہ کسی راستہ کا ہو کہا سخاوی نے میں اسکو
مرفوع نہیں جانتا اور معنے اسکے صحیح ہیں میں کہتا ہوں اور
مشہور یہ ہی سوال ذلیل کرتا ہی اگرچہ مسافر ہو اور اللہ تعالی دینے
توفیق کا ہے **حرف ذال معجمہ - حدیث** پاکی زمین
کے خشک ہونا اوسکا ہے - کہا ابن ربیع نے اس سے حنفیہ نے حجت
پکڑی ہے حالانکہ اصل اسکا کچہ نہیں اسکو ابن ابی شیبہ نے مرفوع

حدیث رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر قال الجهاد الاكبر جهاد القلب قال العسقلانى فى تسديد القوس هو مشهور على الالسن وهو من كلام ابراهيم بن عبلة فى الكنى للنسائى قلت ذكر الحديث فى الاحياء ونسبه العراقى الى البيهقى من حديث جابر وقال هذا اسناد فيه ضعف وقال السيوطى روى الخطيب فى تاريخه من حديث جابر قال قدم النبى عليه السلام من غزاة لهم فقال عليه السلام قدمتم خير مقدم وقدمتم من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر قالوا وما الجهاد الاكبر قال مجاهدة العبد هواه **حديث** رحم الله اخى الخضر لو كان حيا لزارنى قال العسقلانى لا يثبت مرفوعا **حديث** رحم الله من زارنى وزمام ناقته بيده قال العسقلانى لا اصل له بهذا اللفظ **حديث** رد دانق على اهله خير من عبادة سبعين سنة قال ابن حجر لم اعرف اصله يعنى اصل مبناه والا فهو صحيح من جهة معناه فان رد الحق الى اهله فرض وهو افضل من عبادة سبعين سنة نفلا وقال السخاوى انما قاله يحيى بن عمر بن يوسف بن عامر الاندلسى الفقيه المالكى حين ارتحاله من القيروان لقرطبة ليرد دانقا عليه انتهى وذكر ابن جماعة فى منسكه الكبير ما نصه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال رد دانق من حرام يعدل عند الله سبعين حجة انتهى والدانق بكسر النون وبفتحها سدس الدرهم **حديث** رد الشمس على على قال احمد لا اصل له وتبعه ابن الجوزى فى الموضوعات ولكن قد صححه الطحاوى وصاحب الشفاء واخرجه ابن منده وابن شاهين

حدیث ہم جہاد صغر سے جہاد اکبر کیطرف لوٹے ہین کہا لوگون نے جہاد اکبر کیا ہی فرمایا دل کا جہاد کہا عسقلانی نے تسدید القوس مین یہ زبانون پر مشہور ہی اور نسائی کی کنی مین ہی یہ ابراہیم بن عبلہ کی کلام ہے مین کہتا ہون یہ حدیث احیا مین مذکور ہی اور عراقی نے جابر سے بیہقی کیطرف منسوب کیا ہی اور کہا یہ اسناد ہی اسمین ضعف ہی اور کہا سیوطی نے خطیب نے تاریخ مین جابر سے روایت کی ہی کہا آئی نبی علیہ السلام جنگ سے فرمایا آنحضرت نے تم آئی ہو نیک آنا اور تم آئی ہو جہاد اصغر سے طرف جہاد اکبر کی کہا لوگون نے جہاد اکبر کیا ہے فرمایا جہاد کرنا آدمی کا اپنی خواہش سے **حدیث** رحمت کرے اللہ میرے بہائی خضر پر اگر ہوتا زندہ البتہ میری زیارت کرتا - کہا یہ مرفوع روایت ثابت نہین **حدیث** رحمت کرے اللہ اوس شخص پر جو میری زیارت کرے اور اوسکی اونٹنی کے باگ اوسکے ہاتہ مین ہو - کہا عسقلانی نے ان لفظون سے اسکا کچہ اصل نہین **حدیث** ایک درہم کا رد کرنا اوسکی اہل پر ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے - کہا ابن حجر نے مین اسکا اصل نہین جانتا لیکن معنے کی جہت سے صحیح ہی اسلئے کہ رد کرنا حق کا اسکی اہل کیطرف فرض ہی اور وہ ستر برس کے نفلی عبادت سے بہتر ہے اور کہا سخاوی نے یہ یحیے بن عمر بن یوسف بن عامر اندلسی مالکی نے کہا جب اوسنے قیروان سے قرطبہ کیطرف کوچ کرنیکی قسم کی تاکہ درہم کہ نیا تھا اوسیطرف رد کرے انتہے اور ابن جماعت نے منسک کبیر مین ذکر کیا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اسمین ذکر نہین کیا کہا ایک درہم حرام کا رد کرنا اللہ تعالے کے نزدیک ستر حج کے برابر ہے انتہے **حدیث** سورج حضرت علی پر رد کیا گیا تہا - کہا احمد نے اسکا کچہ اصل نہین اور ابن جوزی موضوعات مین اوسی کا تابع ہوا ہے لیکن طحاوی اور صاحب الشفا نے اسکے تصحیح کی ہے اخرجہ ابن منده اور ابن شاہین ++

ربی یوم النفر علی جمل اورق علیہ جبة صوف امام الناس موضوع لا اصل له کذا فی الذیل وفی اللآلی عن ابن عباس رفعه رأیت ربی فی صورة شاب امرد قال ابن صدقة عن ابی ذرعة حدیث ابن عباس صحیح لا ینکره الا معتزلی وورد فی بعضها بفؤاده والحدیث ان حمل علی المنام فلا اشکال فی المقام وان حمل علی الیقظة فاجاب ابن الهمام بان هذا حجاب الصورة وکانه اراد بهذا الکلام ان تمام المرام یتصور بحمله علی التجلی الصوری فان المحال الصوری حمله علی التجلی الحقیقی فلله سبحانه وتعالی انواع من التجلیات بحسب الذات والصفات وکذا له القدرة الکاملة والقوة الشاملة زیادة علی الملئکة وغیرهم فی تشکل الصور والهیئات وهو منزه عن الجسم والصورة والجهات بحسب الذات وهذا ینحل کثیر من الشبه فی الآیات المتشابهات واحادیث الصفات والله سبحانه اعلم بحقایق المقامات ودقایق المرامات وهذا اندفع کلام السبکی وغیره ان حدیث رأیت ربی فی صورة شاب امرد دائر علی السنة عوام الصوفیة وهو موضوع مفتری علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فانه بنی الحدیث علی ان فی سنده ما یدل علی وضعه فسلم والا فباب التاویل واسع محتم

حدیث الرابح فی الشر خاسر ای من الخیر کلام بعض الحکماء وقد قال تعالی (والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت) فما ربحت تجارتهم ولله در الشیخ البستی زیادة المرء فی دنیاه نقصان وربحه غیر محض الخیر خسران

یعنی اپنے رب کو حج کے دن خاکی رنگ اونٹ پر دیکھا اوس پر صوف کا جبہ تھا لوگوں کے آگے اوپر جبہ تہا صوف کا موضوع ہی اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ ذیل میں ہے اور لآلی میں ابن عباس سے مرفوع حدیث ہی کہ دیکھے اپنے رب کو جوان کی صورت میں دیکھا اوسکے بال تھے اور ایک روایت میں ہی جوان بی ریش کے صورت میں کہا ابن صدقہ نی ابی ذرعہ سے حدیث ابن عباس کے صحیح ہی نہیں انکار کرتا اسکا مگر معتزلی اور بعض روایت میں ہے، اپنی دل سے دیکھا حدیث اگر خواب پر حمل کے جائی تو کچھ شبہ نہیں ہے اگر بیداری پر حمل کیجائی تو ابن الہمام نے اسطرح جواب دیا ہے کہ یہ صورت کا حجاب تہا گویا اوسکا اس کلام سے یہ ارادہ ہے کہ تمام مقصود تجلی صوری پر حمل کرنیسے متصور ہوتا ہی اسلئے کہ محال ہے اسکو تجلی حقیقی پر حمل کیا جائی پس اللہ تعالے کیلئے باعتبار ذات و صفات کے کئی قسمیں تجلی کے ہیں اور اُسکے لئی زیادہ قدرت اور قوت ہی فرشتوں وغیرہ سی صورت اور ہیئت کی بدلنے میں اللہ پاک ہی جسم اور صورت اور اطراف سی اپنی ذات میں اور اس سے بہت شبہ آیات متشابہات اور صفات کی احادیث سی رفع ہوگئے اور اللہ تعالے پاک ہے بہت جاننے والا مقصود حقیقت کو اور اس سے یہ کلام سبکی وغیرہ کے دفع ہوگئی کہ حدیث (یعنے اپنے رب کو صورت جوان بی ریش میں دیکھا یہ عوام صوفیہ کی زبان زد ہے اور موضوع ہے آنحضرت پر افترے ہے) اس لئی کہ اگر اوسنے حدیث کو اسبات پر بنا کیا ہے کہ اسکی سند میں وضاع ہے تو مسلم ہے ورنہ باب تاویل کا کشادہ ہی **حدیث** نافع شر میں زیان کار ہی خیر سے یہ کلام بعض حکما کی ہے اور اللہ تعالے نی فرمایا ہے (قسم ہے عصر کے تحقیق آدمی گہاٹے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل نیک کئی) پس نفع دیا اونکی تجارت نے اللہ کی لئی ہی نکوئی شیخ البستی کی زیادتی آدمی کی دنیا میں نقصان ہکا ہے — اور نفع اوس کا سوائے خیر کے گہاٹا ہے

واما ما یروی عنہ مرفوعا الیتم فی الحلی زکوۃ فباطل لا اصل
لہ حدیث زکوۃ جاہ اغاثۃ اللھفات لم یعرف
بھذا اللفظ وورد بمعناہ احادیث منہا افضل صدقۃ
اللسان الشفاعۃ تفک بہا الاسیر وتحقن بہا الدماء
وتجر بہا المعروف والاحسان الی اخیک وتدفع عنہ
الکریھۃ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن سمرہ
بن جندب حدیث الزیدیۃ مجوس ھذہ الامۃ قال
السخاوی لم ارہ ولکنہ عند ابی داؤد والطبرانی و
غیرھما مرفوعا من حدیث ابن عمر بلفظ القدریۃ قال
ابن الربیع بل ھو حدیث موضوع لا یحل روایتہ وحاشا
الزیدیۃ من ھذہ النسبۃ الردیۃ اقول ان کانوا علی مذھب
القدریۃ فمعناہ صحیح اذ ھم شارکوھم فی القضیۃ
سواء یکون بطریق الکلیۃ او الجزئیۃ والعلۃ اثبات
الاثنینیۃ فان المجوس یثبتون النور فی المرتبۃ الالوھیۃ
والظلمۃ یثبتون الاصناف المخلوقۃ فیعبدون الانوار
من الشمس والقمر واصناف النار وغفلوا ان اللہ خلق
الظلمات والنور وسائرھا یری فی عالم الظہور ولم یروا
ان الکل مخلوق کما قال بہ اھل الحق من اھل السنۃ
والجماعۃ من ان الخیر والشر والنفع والضر کلہ
بخلق اللہ بل وکل صانع وصنعتہ کما فی حدیث
الیہ وکذا یدل علیہ قولہ تعالی (واللہ خلقکم وما
تعملون) فمن اعتقد ان لہ فعلا مستقلا فقد
اشرک مع اللہ جہلا مستقلا واما قول القزوینی
حدیث القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا
فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشہدوھم موضوع

لیکن یہ جو اوس سے مرفوع روایت ہے کہ نہیں یتیم کے زیور مین زکوۃ باطل ہے اسکا کچھ
اصل نہیں حدیث زکوۃ مرتبہ کی عاجزونکی فریادرسی ہے۔ ان لفظون سے
معلوم نہیں ہوئی ہے اور اسکے معنے مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین منجملہ ایک یہ ہے
افضل صدقہ زبان کا شفاعت ہے جس سے قیدی چھوٹے اور محفوظ رہین بسبب اسکے
خون اور بسبب اسکے نیکی اور احسان اپنے بہائی کیطرف کہینچا جائے اور اوس سے بُرا
دفع کرے اسکو طبرانی کبیر مین اور بیہقی شعب مین سمرہ بن جندب سے لایا ہے
حدیث زیدی مجوس اس امت کے ہین۔ کہا سخاوی نے مین اسکو نہین دیکھا
لیکن ابی داؤد اور طبرانی وغیرہ مین ابن عمر سے قدریہ کی لفظ سے مرفوع
روایت ہے کہا ابن ربیع نے بلکہ یہ حدیث موضوع ہے اسکی روایت کرنے حلال
نہین ہے اور پاک ہین زیدیہ اس نسبت ردی سے مین کہتا ہون اگر وہ مذہب
قدریہ پر ہین تو معنے اسکی صحیح ہین اس لیئے کہ وہ اس قضیہ مین انکے شریک
ہین خواہ بطریق کلی کے ہون یا جزی کے اور علت ثابت کرنا دو سے
معبود کا دلیل ہے کیونکہ مجوس مرتبہ الوہیت مین نور ثابت کرتی ہین
اور ظلمت کو قسام مخلوقیت کی طرف نسبت کرتی ہین پس عبادت
کرتی ہین سورج اور چاند اور آگ وغیرہ کی اور غافل ہین کہ اللہ تعالی
نے نور اور اندہیرے کو پیدا کیا ہے اور سب کو عالم ظہور مین دیکھتا ہے
اور نہ معلوم کیا اونہون نے کہ تمام پیدایش اللہ تعالی کی ہے جیسا
کہ اہل سنت والجماعت نے کہا ہے کہ خیر اور شر اور نفع نقصان اور
ہر صانع اور اوسکی صنعت سب اللہ کی پیدایش سے ہین جیسا کہ حدیث
مین ہے اور ایسے ہی اسپر قول اللہ تعالی کا دلالت کرتا ہے
(اور اللہ تعالی نے پیدا کیا تم کو اور جو تم عمل کرتے ہو) پس جس نے
اعتقاد کیا کہ اوسکا فعل مستقل ہے تو اوس نے اللہ تعالی سے
بسبب جہل کے شرک کیا لیکن قول قزوینی کا قدریہ مجوس
امت کی ہین اگر بیمار ہون تو اونکی عیادت نہ کرو اگر مر جائین
تو اُن پر حاضر نہ ہو موضوع ہے۔ + + +

وغيرهما كالطبراني في الكبير والاوسط باسناد حسن
انه عليه السلام امر الشمس فتاخرت ساعة من النهار
تفصيله في سيرنا **حديث** رسول المرء دال على عقله
قول يحيى بن خالد كما اورده الدكسوري في المجالسة
حديث ريق المؤمن شفاء معناه صحيح يستأنس
له بقوله عليه السلام في الحديث الصحيح باسم الله تربة
ارضنا بريق بعضنا يشفى سقيمنا باذن ربنا واما ما
يدور على الالسنة من قولهم سؤر المؤمن شفاء فصحيح
من جهة المعنى لرواية الدارقطني في الافراد من حديث
ابن عباس مرفوعا من التواضع ان يشرب الرجل من
سؤر اخيه اي المؤمن **حرف الزاء** **حديث**
الزحمة رحمة ليس بحديث وهو كلام صحيح في المعنى بالنظر الى
الوقوف في الصلوات في طريق عرفات وحلق مجالس
الذكر والعلم وفي الطواف في ساعات البركات فحينئذ
يكون المنحة زيادة في الرحمة **حديث** زامر الحي
لا يطرب ليس بحديث وهو صحيح في الغالب وذلك لان المغني
في قصبة من كثرة ما طرق في سمعه لا يبقى له تاثير في
قلبه كفرس الطبال في حال نقره حيث لا يتغير عن امره و
من هنا ان الاكابر من الصوفية لم يؤثر السماع في ظاهرهم
وان كان لا يخلو عن تاثير في الطوية فقد قيل للجنيد كيف تركت
الوجد في النهاية بعد ما ارتكبت في البداية فقرأ قوله تعالى
(وترى الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب) ولما
راى الصديق مؤمنا يبكي في اوائل امره قال كنا
هكذا فقست قلوبنا اي قويت واشتدت **حديث**
زكوة الحلي عاريته روي عن ابن عمر من قوله قال البيهقي

وغیرہ نے روایت کیا ہے مثل طبرانی کے کبیر اور اوسط میں اسناد حسن
سے کہ آنحضرت نے سورج کو حکم کیا پھر ایک گھڑی دن پیچھے ہٹ آیا اور
تفصیل اسکی ہماری کتاب سیر میں ہے **حدیث** قاصد آدمی کا اوسکے عقل پر
دلالت کرتا ہے یہ قول یحیی بن خالد کا ہے جیسا کہ دکسوری نے مجالسہ میں
لایا ہے **حدیث** تہوک مومن کے شفا ہے معنی اسکی صحیح ہیں آنحضرت
کے قول صحیح سے اسکے لئے دلیل پکڑی جاتی ہے قسم اسکی مٹی ہمیں ساتھ کی
کے ساتھ تہوک بعض ہمارے کے شفا پاتا ہے بیمار ہمارا ساتھ اذن رب ہمارے
کے لیکن وہ حدیث جو زبانون پر دور کرتی ہے جوٹھا مومن کا شفا ہے
کی جہت سے صحیح ہے اسلئے کہ دارقطنی نے افراد میں ابن عباس سے
مرفوع روایت کی ہے تواضع سے کہ پیئے آدمی جوٹھا بھائی اپنے مومن کا
کا **حرف زاء** **حدیث** زحمت رحمت ہے یہ حدیث نہیں
معنے کی جہت سے کلام صحیح ہے اسلئے کہ عرفات کی راستہ میں نماز
میں کہڑا ہونا اور علم اور وعظ کی مجلسون میں بیٹھنا اور طواف کرنا
اس وقت زحمت زیادہ ہے رحمت سے **حدیث** قبیلے کا مغنی
نہیں خوشی پاتا یہ حدیث نہیں اور صحیح ہے اسلئے کہ مغنی گاؤں
کا بسبب بہت سننے کے اوسکے دل میں تاثیر باقی نہیں رہتی جیسے کہ
گھوڑا نقارچی کا وقت نقارا بجانی کے اسکا کچھ حال متغیر نہیں ہوتا
اور اسیواسطے کہ ظاہر میں اکابر صوفیہ کو سماع کچھ تاثیر نہیں کرتا
اگرچہ باطنی تاثیر سے خالی نہیں جنید سے کہا گیا تونے آخر عمر
میں وجد کیون ترک کیا اونسے یہ آیت پڑھی (اور تو
دیکھتا ہے پہاڑون کو گمان کرتا ہے اونکو جمے ہوئے حالانکہ
وہ چلتے ہیں بادل کے طرح) اور جب حضرت صدیق نے
ایک مومن کو اول امر میں روتے دیکھا کہا ہم بھی ایسے تھے
اب ہمارے دل سخت ہو گئے یعنے قوی اور سخت ہو گئے **حدیث**
زیور کی زکوۃ عاریت دینا ہے یہ ابن عمر کا قول کہا بیہقی نے

ريق المؤمن شفاء
من التواضع ان يشرب الرجل من سؤر اخيه

العسقلانی وقد سئل عن قول القرطبی ان مسبحة
النبی علیه السلام اطول من الوسطی فاجاب بما تقدم
اقول ولعل الباعث علی غلط الدمیری والقرطبی
وغیرهما ان السبابة حقیقة فی الید ومجاز فی الرجل
فحملوها علی حقیقته مع انه لا ینافی کون سبابة رجلیه
ایضا ان یکون اطول والله سبحانه اعلم بحقیقة امره
حدیث السر عند الاحرار وکذا قولهم صدور الاحرار
قبور الاسرار کلام بعض الابرار وبعض المشایخ الکبار
(من اطلعوه علی سر فنم به) لم یأمنوه علی الاسرار
ما عاشا **حدیث** السعید من وعظ بغیره قال
الزرکشی قال ابن الجوزی لا یثبت ورواه الرامهرمزی
فی الامثال من حدیث ابن خالد وعقبة بن عامر قال
السیوطی اما حدیث عقبة فطویل جدا اخرجه الدیلمی فی
مسنده وقد ورد هذا اللفظ عن ابن مسعود موقوفا
اخرجه ابن ماجة والبیهقی فی المدخل عن عمر موقوفا اخرجه
سعید بن منصور فی سننه **حدیث** السفر یسفر
عن اخلاق الرجال لیس بحدیث بل من باب استباق
المقال والمعنی ان السفر لما فیه من الخطر والحذر
یکشف عن اخلاق الرجال مالم ینکشف فی الحضر من الاحوال
حدیث سفهاء مکة حشو الجنة قال العسقلانی
لم اقف علیه وقال ابن ابی الضیف انما هو اسفاء مکة
ای المحزونون فیها علی تقصیرهم اقول ثبت العرش
ثم انقش فالمدار علی صحة المبنی ثم تفرع علیه المعنی
فعلی تقدیر صحة لفظه یمکن ان یقال انه من باب المدح فی
اهل مکة وسکانها تعظیما للکعبة وشانها تفخیما

عسقلانی نے قول قرطبی کے بابت اسکے سوال ہوا کہ سبابہ
آنحضرت کی وسطی سے لمبی تھے جواب دیا جیسا گذر چکا ہے میں کہتا
ہون شاید غلطی قرطبی اور دمیری وغیرہ کا یہ باعث ہوا ہے کہ سبابہ حقیقۃً ہاتھ
کے انگلی کو کہتے ہین اور مجازًا پاؤن کی انگلی کو انہون نے اسکو حقیقت پر
حمل کیا باوجودیکہ وہ پاؤن کی انگلی کے لمبی ہونی کو بھی منافی نہین اور
اللہ تعالی پاک ہی حقیقت امر کو بہت جاننے والا ہے **حدیث**
ستر حرون کی نزدیک ہے اور ایسا ہی قول انکا احرار کے سینے اسرار کے
قبر ہین یہ بعض ابرار کی کلام ہے اور بعض مشایخ نے فرمایا ہے جس
شخص کو انہون نے کسی راز پر اطلاع دی پس اسکے ساتھ سونے
بے غم ہوا اس سے اپنے راز پر جبتک وہ زندہ رہے **حدیث** سعید وہ ہے جو غیر
سے نصیحت پکڑے کہا زرکشی نے کہا ابن جوزی نے یہ ثابت نہین اور اسکو
رامہرمزی نے امثال میں ابن خالد اور عقبہ عامر سے روایت کیا ہے کہا سیوطی نے
لیکن حدیث عقبہ کے بہت لمبی ہے اسکو دیلمی نے مسند مین روایت کیا
ہے اور یہ لفظ ابن مسعود سے موقوف وارد ہوا ہے اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے
مدخل مین عمر سے موقوف روایت کیا ہے سعید بن منصور سنن مین
لایا ہے **حدیث** سفر آدمیونکی خلقون سے پردہ کھول دیتا ہے
یہ حدیث نہین بلکہ کسی کے کلام ہے اور معنی اسکے یہ ہین سفر بسبب
خطرے اور تکلف کے آدمیون کی خلقون سے ایسا پردہ کھول دیتا ہے
کہ وطن مین نہین کھلتا **حدیث** بے وقوف مکہ کے
بیچ جنت کی ہین کہا عسقلانی نے مین اسپر واقف نہین ہوا
اور کہا ابن ابی لطیف نے یہ لفظ اسفاء مکہ ہے یعنے غمگین مکہ کے
مین کہتا ہون ثابت کر عرش کو پھر منقش کر پس مدار
صحت بنا پر ہے پھر اسپر معنے متفرع ہونگے اگر الفاظ
صحیح ہون تو ہو سکتا ہے کہ یہ اہل مکہ کے مدح مین
مبالغہ ہو بسبب تعظیم مکہ کے اور اسکے شان کے

من حدیث المصابیح وکذا صنفان من امتی لیس لهما فی الاسلام نصیب القدریة والمرجئة فخطأ منه وقد بینا مخرجهما فی المرقاة شرح المشکوٰة

حرف السین — حدیث سب صحابی ذنب لا یغفر

قال ابن تیمیة هذا کذب علی النبی علیه السلام قد قال الله تعالی ان الله لا یغفر ان یشرك به ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء) قلت وقد یوجه معناه ان صح مبناه بانه ذنب عظیم تعلق به حق الاصحاب بل وحق سید الاحباب مع ان الغالب فی الساب انه یستحله و یرجو به الثواب فیه یکفر و یستحق به العقاب و للصادق ان یخبر عن بعض الذنوب بانه سبحانه لا یغفره حیث عظم شانه فهو لا ینافی قوله تعالی (ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء) وقد کتبت فی المسئلة رسالة مستقلة ولا یبعد ان یکون المعنی سب اصحابی ذنب لا یغفر ای لا تنافی الحدیث من سب اصحابی فاضربوه ومن سبنی فاقتلوه حدیث خاتم سبابة النبی علیه السلام کانت اطول من الوسطی غلط ممن قال به وانما کان فی اصابع رجلیه کما ذکره العسقلانی حیث قال واشتهر هذا علی الالسنة کثیرا وسبق جمهورهم الکمال الدمیری وهی خطاء نشاء من اعتماد روایة مطلقة وعین الید منه علیه السلام لذلك بناء علی ان القصد منه ذکر وصف اختص به علیه السلام من غیره ولکن الحدیث فی مسند الامام احمد مقید بالرجل قالت میمونة بنت کردم فرأیت طول اصبع قدمه السبابة علی سائر اصابعه وکذا هو عند البیهقی فی الدلائل قال

اور ایسا ہی دو قسمین مین امت کی سے نہیں ہے واسطے انکے اسلام مین کچھ حصہ نہین — قدریہ اور مرجیہ خطا ہے اور ہمنے ان دونو کا مخرج شرح مشکوۃ مین بیان کیا ہے

حرف سین — حدیث سب کرنی میرے اصحابون کو ایسا گناہ ہے جسکی بخشش نہین ہے

کہا ابن تیمیہ نے یہ آنحضرت پر کذب ہے حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے (اللہ نہین بخشتا شرک کو اور بخشتا ہے سوا اوسکے جسکی لئے چاہتا ہے) مین کہتا ہون اگر اسکی بنا صحیح ہو جائے تو معنے اسکے اسطرح ہو سکتے ہین یہ بڑا گناہ ہے اسسے اصحابونکا حق تعلق پکڑتا ہے بلکہ حق آنحضرت کا باوجودیکہ غالب ظن گالی نکالنے والی کے حق مین یہ ہے کہ وہ اسکو حلال جانتا ہے اور اسمین ثواب کے امید رکھتا ہے اسسے کافر ہو جاتا ہے و عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے او مخبر صادق کیلئے درست ہے کہ بعض ایسے گناہونکی خبر دے جنکو اللہ تعالی بسبب کبیرہ ہونے کے نہین بخشتا یہ قول اس آیت کے منافی نہین ہے (او بخشتا سوا اوسکے جسکے لئی چاہتا ہے) اور مینے اس مسئلہ مین رسالہ مستقل لکھا ہے اور بعید نہین کہ اس حدیث کی معنی (گر سب کرنی اصحابونکو ایسا گناہ ہے جو بخشا نہین جاتا) اس حدیث کے موافق ہون جو شخص میرے اصحابونکو گالی دے اوسکو مار او جو مجھے گالی دے اوسکو قتل کرو حدیث انگلی سبابہ نبی علیہ السلام کے لمبی تھے بیچ کی سے جسنے یہ کہا اوسنے غلطی کے اسلئے انگلی پاؤن کی لمبی تھی جیسا کہ عسقلانی نے ذکر کیا ہے یہ بہت زبانون پر مشہور ہے اور سب سے پہلے کمال دمیری نے کہا ہے اور یہ خطا مطلق روایت پر اعتماد کرنے سے پیدا ہوا ہے اور آنحضرت کی ہاتھ کی تعیین اسلئے کی ہے کہ مقصود اس سے ذکر کرنا ایسی شئے کا ہے جو آنحضرت سے مختص ہے لیکن حدیث مسند امام احمد مین مقید پاؤن کے ساتھ ہے کہا میمونہ بیٹی کردم نے مین آنحضرت کی پاؤن کی سبابہ کی لمبائی نسبت ہیں ہی لی اور ایسا ہی یہ دلائل بیہقی مین ہے کہا

عن علي بصيغة بلفظ سيد طعام الدنيا اللحم ثم الارز بلفظ الطعام
اخرجه ابو نعيم في الطب النبوي وعن صهيب سيد
في الدنيا والاخرة اللحم ثم الارز اخرجه الديلمي من الحاكم
حديث سيد العرب علي رواه الحاكم في صحيحه من
حديث ابن عباس مرفوعا انا سيد ولد آدم وعلي سيد العرب و
له شواهد كلها ضعيفة بل جنح الذهبي الى الحكم عليها
بالوضع قلت لعله نظر الى المعنى مع قطع النظر الى صحة
المبني وقد ذكره الزركشي وقال رواه ابو نعيم في الحلية
من حديث الحسن بن علي وقال السيوطي رواه الحاكم في
مستدركه عن عائشة وجابر وقال الذهبي في مختصره انه
موضوع واخرجه ابن عساكر عن قيس بن ابي حازم مرسلا
بلفظ انا سيد ولد آدم وابو بكر سيد كهول العرب وعلي
سيد شباب العرب انتهى وبهذا يزول الاشكال حيث لم يرد
بالعرب جنسه في جميع الاحوال حديث سيروا سير
اضعفكم قال السخاوي لا اعرفه بهذا اللفظ لكن معناه
في قوله عليه السلام ام الناس واقتد باضعفهم حديث
سياسة الناس اشد من سياسة الدواب ذكره النووي في تهذيب
الاسماء واللغات من حكم الامام الشافعي حديث
سيكذب علي قال ابن الملقن في تخريج البيضاوي
هذا الحديث لم اره كذلك نعم في افراد مسلم من
حديث ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله عليه السلام
قال يكون في آخر الزمان دجالون كذابون حديث
سين بلال عند الله شين قال ابن كثير ليس له اصل
قد تقدم حرف الشين - حديث
شاوروهن وخالفوهن لا يثبت بهذا المبنى و
ان كان له وجه من حيث المعنى قال السخاوي لم اعرفه

حضرت علی سے مرفوع روایت ہی سردار طعام دنیا کا گوشت ہی بعد
اسکی چاول اسکو ابو نعیم نے طب نبوی مین ذکر کیا ہی اور صہیب سے ان لفظون
سے ہی سردار طعامونکا دنیا اور آخرت مین گوشت ہے بعد اسکی چاول اسکو دیلمی نے
حاکم سی نقل کیا ہی حدیث سردار عرب کا علی ہی حاکم نی صحیح مین ابن عباس
سی مرفوع روایت اسطرح کی ہے - مین سردار ولد آدم کا ہون اور علی
سردار عرب کا اسکے لئے بہت شواہد ہین سب ضعیف ہین بلکہ ذہبی نے
اسکو موضوع ہونیکیطرف میل کیے ہی مین کہتا ہون شاید اسنے نظر معنے کیطرف کیے
ہو بنای صحت کیطرف نظر نہین کیے اور اسکو زرکشی نی ذکر کیا ہی اور کہا کہ
اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین حسن بن علی سے روایت کیے ہی اور کہا سیوطی نی اسکو حاکم
نے مستدرک مین عائشہ اور جابر سے روایت کیے ہی اور کہا ذہبی نے مختصر مین یہ موضوع
ہے اور اسکو ابن عساکر نی قیس بن ابی حازم سے مرسل روایت کیے ہی مین سردار
ولد آدم کا ہون اور ابو بکر سردار عرب کے بوڑھون کا اور علی سردار جوانان عرب
انتہی اور اسسے شبہ بالکل جاتا رہا اسلیے عرب سے جنس عرب کے جمیع احوال مین
مراد نہین حدیث سیر کرو ضعیفون کے سیر کیطرح - کہا سخاوی نے
مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا لیکن معنے اسکے اس قول علیہ السلام
مین ہین امامت کرو لوگون کی اور بیٹھاو ذکر ضعیفون مین حدیث سیاست
آدمیونکا سخت ہے ادب سے چارپایون سے - اسکو نووی نے تہذیب الاسماء واللغات
مین ذکر کیا ہی امام شافعی سے حدیث قریب ہے کہ مجھپر جھوٹھ بولا جائیگا
کہا ابن الملقن نے تخریج البیضاوی مین اسکو مینے اسطرح نہین دیکھا ہان افراد
مسلم مین ابی ہریرہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ہونگے آخر
زمانہ مین دجال جھوٹھے حدیث بلال کا سین اللہ نزدیک
شین ہے کہا ابن کثیر نے اسکا کچھ اصل نہین پیچھے گذر چکے
حرف شین - حدیث عورتون سی مشورہ
کرو اور اونکی مخالفت کرو - اس بنا سے صحیح نہین اگرچہ معنے کے
اعتبار سے اسکو کچھ وجہ ہے کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا

جیرانها فانه اذا کان سفهاء مکة حشو الجنة اسے وسطها فما بال فقهائها فلا شك انهم یکونون فی اعلاها وغیرهم فی ادناها **حدیث** السلام علی النبی علیه السلام فی القنوت قال السخاوی لم اقف علیه وان وقع فی کلام جمع من الفقهاء کما بینته فی القول البدیع **حدیث** السلامة فی العزلة کلام صحیح ولیس بحدیث صریح **حدیث** سلموا علی الیهود والنصاری ولا تسلموا علی یهود امتی قیل ومن یهود امتك قال تارك الصلوة قال السیوطی لم اقف علیه اورده فی الفردوس بلفظ ولا تسلموا علی شارب الخمر وبیض له ولده فی مسنده ولم یذکر اسناده **حدیث** سوداء ولود خیر من حسناء لا تلد کذا فی الاحیاء قال العراقی اخرجه ابن حبان فی الضعفاء من روایة بهز بن حکیم عن ابیه عن جده ولا یصح قیل وذکره فی النهایة بهذا اللفظ واخرجه الازهری حدیثا مرفوعا واخرجه غیره عن عمر موقوفا **حدیث** السواك یزید الرجل فصاحة قال الصغانی وضعه ظاهر **حدیث** سید طعام اهل الدنیا والاخرة اللحم رواه ابن ماجة وابن ابی الدنیا من حدیث ابی الدرداء مرفوعا به وسنده ضعیف فیه سلیمان بن عطاء عن مسلمة الجزری وقد قال ابن حبان فی سلیمان انه یروی عن مسلمة اشیاء موضوعة وما ادری التخابط منه او من مسلمة وقال العقیلی لا یصح فیه شیء ودخله ابن الجوزی فی الموضوعات لکن قال العسقلانی لم یتبین لی الحکم علی هذا المتن بالوضع فان مسلمة غیر مجروح وابن عطاء ضعیف قال السخاوی وله شواهد منها

اسلئے کہ جب سفہاء مکہ کی بیچ جنت کی ہونگی تو فقیہوں کا کیا حال ہے نہین شک کہ وہ اعلی جنت مین ہونگی اور غیر انکے ادنی جنت مین **حدیث** سلام نبی علیہ السلام پر قنوت مین - کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اگرچہ یہ بہت فقیہون کے کلام مین واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے اسکو قول بدیع مین بیان کیا ہے **حدیث** سلامتی کنارہ مین ہے - کلام صحیح ہی اور حدیث نہین + **حدیث** یہود اور نصاری کو سلام کرو اور میری امت کی یہود پر سلام نہ کرو کہا گیا کون ہین تیری امت کے یہود فرمایا ترک کرنیوالے نماز کے کہا سیوطی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور اسکو فردوس مین ان لفظون سے لایا ہے اور نہ سلام کرو شراب پینے والی پر اور اوسکے بیٹے نے مسند مین اسکے لئے سفیدی چھوڑی ہے اور اسکے اسناد ذکر نہین کئے **حدیث** سیاہ جننے والی بہتر ہے اوس حسین سے جو نہ جنے - ایسا ہی احیاء مین ہے کہا عراقی نے ابن حبان نے ضعفا مین بہز بن حکیم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے روایت کی ہے اور صحیح نہین کہا گیا ہے نہایہ مین ان لفظون سے مذکور ہی اور ازہری نے حدیث مرفوع سے نکالا ہی اور اوسکے غیر نے عمر سے موقوف نقل کیا ہے **حدیث** مسواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہے - کہا صغانی نے موضوع ہونا اسکا ظاہر ہے **حدیث** سردار طعام اہل دنیا اور آخرت کا گوشت ہی - اسکو ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا نے ابی الدرداء سے مرفوع روایت کی ہی اور سند اوسکی ضعیف ہے اوسمین سلیمان بن عطا مسلمہ جزری سے روایت کرتا ہی حالانکہ کہا ہی ابن حبان نے سلیمان کے حق مین کہ یہ مسلمہ سے موضوع روایتین بیان کرتا ہی اور مین نہین جانتا خلط ملط اس سے ہی یا مسلمہ سے کہا عقیلی نے اسمین کوئی شے صحیح نہین ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین داخل کیا ہی لیکن کہا عسقلانی نے مجھ پر اسکے متن پر وضع کا حکم ثابت نہین ہوا کیونکہ مسلمہ مجروح نہین اور ابن عطا ضعیف ہی اور کہا سخاوی نے اسکے لئے شاہد ہین اون سے

قوله تعالى (قل كل يعمل على شاكلته) ايماء الى ذلك
حديث شراركم عزابكم اورده ابن الجوزي في
الموضوعات فاخطأ كما ذكره السيوطي فقد اخرجه احمد
والطبراني عن عطية بن بسر وابن عدي عن ابي هريرة
رضي الله عنه وابو يعلى عن جابر وقال السخاوي
اخرجه ابو يعلى والطبراني من حديث ابي هريرة مرفوعا
حديث شراركم معلموا صبيانكم اقلهم رحمة
على اليتيم واغلظهم على المسكين موضوع كما ذكره
اللآلي حديث شر الحيوة ولا الممات ليس بحديث
بل هو من كلام بعض الحكماء القدماء قاله العسقلاني
وهو غير صحيح من حيث المعنى فان من يغلب خيره
شره فالموت خير له كما يستفاد من قوله عليه السلام
طوبى لمن طال عمره وحسن عمله وويل لمن طال عمره وساء
عمله وهو مستفاد ايضا من قوله سبحانه وتعالى (ولا يحسبن الذين
كفروا انما نملي لهم خير لانفسهم انما نملي لهم ليزدادوا اثما
حديث الشفقة على خلق الله تعظيم لامر الله قال
السخاوي لا اعرفه بهذا اللفظ قلت وهو من كلام بعض
المشايخ حيث قال مدار الامر على شيئين التعظيم لامر الله و
الشفقة على خلق الله حديث الشكر في الوجه مذمة
ليس بحديث ويناسبه حديث قطعت عنق اخيك خطابا
لمن مدح صاحبه في حضوره حديث شهادة البقاع
للمصلي يروى عن ابي الدرداء وغيره من الصحابة و
التابعين ويشهد له قوله تعالى (يومئذ تحدث اخبارها
بان ربك اوحى لها) حديث شهادة المرء على
نفسه بشهادتين ليس بحديث ولكنه صحيح المعنى

قول اللہ تعالیٰ کا (تو کہہ دے یا محمد ہر ایک عمل کرتا ہے اپنے طریقہ پر) اسکے
طرف اشارت کرتا ہے حدیث شریر تمہارے رانڈے تمہارے ہیں موضوعات ابن جوزی نے
اسکو موضوعات میں لایا ہے اور خطا کی جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے اسکو روایت کیا
احمد اور طبرانی نے عطیہ بن بسر سے اور ابن عدی نے ابو ہریرہ سے اور ابو یعلی
نے جابر سے روایت کی ہے اور کہا سخاوی نے اسکو ابو یعلی اور طبرانی نے ابو ہریرہ
سے مرفوع روایت کی ہے حدیث شریر تم سے لڑکوں کے معلم ہیں
یتیموں پر بہت تھوڑی رحمت کرتے ہیں اور مسکینوں پر بہت سخت ہیں
موضوع ہے جیسا کہ لآلی میں مذکور ہے حدیث بری حیات اور
نہ مرنا۔ کہا عسقلانی نے یہ حدیث نہیں بلکہ یہ بعض پہلے حکیموں
کی کلام ہے اور معنے کی وجہ سے صحیح نہیں ہے اسلئے کہ جسکی شر اوس
کے خیر پر غالب ہو جاوے پس موت اوسکے لئے بہتر ہے جیسا کہ
قول علیہ السلام سے مستفاد ہوتا ہے خوشخبری ہے اوسکے لئے
جسکی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہوں اور ہلاکت اوسکے لئے جسکی عمر لمبی
ہو اور برے عمل ہوں اور یہ معنے اس آیت سے بھی مستفاد ہیں (اور مت
گمان کریں کافر کہ ہم جو ڈھیل انکو دیتے ہیں انکے لئے نیک ہے ہم مہلت اسلئے دیتے ہیں
تا گناہ زیادہ کریں حدیث شفقت کرنی خلق اللہ پر امر اللہ کی
تعظیم ہے۔ کہا سخاوی نے میں اسکو ان لفظوں سے نہیں جانتا میں کہتا ہوں
یہ بعض مشایخوں کے کلام ہے جیسا کہ اوس نے کہا ہے مدار امر کے دو چیزوں پر ہے
ایک اللہ تعالیٰ کی تعظیم دوسرا خلق اللہ پر شفقت کرنی حدیث منہ پر شکر کرنا
مذمت ہے۔ یہ حدیث نہیں اور یہ حدیث اسکے مناسب ہے قطع کی تو نے گردن بھائی
اپنے کی یہ خطاب ہے اوس شخص کیلئے جس نے اپنے صاحب کی حضور میں صفت کی
حدیث نماز کیلئے سجدہ گاہوں کی شہادت ابو الدرداء وغیرہ صحابہ سے روایت
آئی ہے۔ یہ آیت اوسکی شاہد ہے (اوس دن بیان کریگی خبریں اپنی اس
لئے کہ رب تیرے نے اوسکی طرف وحی کی ہے) حدیث گواہی دینی
اپنے نفس پر ساتھ دو گواہوں کے ہے۔ یہ حدیث نہیں لیکن صحیح المعنی ہے

مطلب الامر علی شیئین

مرفوعا بل یروی فی المرفوع من حدیث انس لا یفعلن احدکم امرا حتی یستشیر فان لم یجد من یستشیر فلیستشر امرأة
ثم لیخالفها فان فی خلافها البرکة وفی سنده ضعف
وانقطاع وروی الدیلمی والعسکری والقضاعی
عن عائشة مرفوعا طاعة النساء ندامة لکن قال ابن
عدی ما حدث به عن هشام الا ضعیف وادخال ابن
الجوزی له فی الموضوعات لیس بجید انتهی کلام
السخاوی وقال السیوطی هو باطل لا اصل له لکن فی
معناه حدیث طاعة النساء ندامة اخرجه ابن عدی
وابن لال والدیلمی عن عائشة واخرج ابن عدی من حدیث
ام سعد بنت زید بن ثابت عن ابیها مرفوعا طاعة
المرأة ندامة واخرج الطبرانی والحاکم وصححه من
حدیث ابی بکرة مرفوعا هلکت الرجال حین طاعة
النساء واخرج العسکری فی الامثال عن عمر قال خالفوا
النساء فان فی خلافهن البرکة واخرج عن معاویة قال
عودوا النساء لا فانها ضعیفة ان اطعتها اهلکتک
قال بعض الشعراء ترک خلافهن من الخلاف +
حدیث شبیه الشئ منجذب الیه هو کقولهم الجنس
الی الجنس میل وقولهم الجنسیة علة الضم وقولهم
الصحبة مع غیر الجنس عذاب شدید کما فسر به قوله
تعالی (لاعذبنه عذابا شدیدا) ای لاجعلنه
مع غیره فی قفص والکل مستفاد من حدیث الارواح
جنود مجندة وقد ذکر فی سبب وروده انه رأی امرأة
عند عائشة فقال من هی فقالت مضحکة مکة
فقال این نزلت فقالت عند مضحکة المدینة وفی

بلکہ انس سے مرفوع روایت اسطرح ہی کہ کوئی تم میں سے کسی کام کو نہ کرے جب تک
کہ مشورہ کرلے اگر نہ پائے ایسا شخص جس سے مشورہ کرے تو اپنی عورت سے
مشورہ کرے پھر اوسکی مخالفت کرے کیونکہ اسکے خلاف مین برکت ہے اسکی
سند مین ضعف و انقطاع ہے اور دیلمی اور عسکری اور قضاعی نے عائشہ
سے مرفوع روایت کی ہی عورتونکی اطاعت ندامت ہے لیکن کہا ابن
عدی نے جس نے ہشام سے روایت کی ہی وہ ضعیف ہے اور ابن جوزی کا
موضوعات مین داخل کرنا اچھا نہین کلام سخاوی کے ختم ہوئے اور کہا
سیوطی نے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین لیکن اسکے معنی مین
ایک حدیث ہی اطاعت عورتون کی ندامت ہی اسکو ابن عدی اور ابن
لال اور دیلمی نے عائشہ سے روایت کی ہی اور ابن عدی نے ام سعد بنت
زید بن ثابت سے اوس نے اپنے باپ سے مرفوع روایت کی ہی اطاعت عورت
کے ندامت ہی اور طبرانی اور حاکم نے سند صحیح سے ابی بکرہ سے مرفوع
روایت کی ہی ہلاک ہوئے مرد وقت اطاعت عورتون کی اور عسکری
نے امثال مین عمر سے نقل کیا ہی مخالفت کرو عورتونکی اس لیے
کہ انکی خلاف مین برکت ہی اور اوس نے معاویہ سے روایت کی ہی عیادت
کرو عورتون کی نہ اس لیے کہ وہ ضعیف ہین اگر تو اوسکی اطاعت
کریگا تجھے ہلاک کریگی بعض شعرانے کہا ہی انکی خلاف کا ترک کرنا خلاف
عقل ہے حدیث شبیہ شئ کا اسکی طرف کھنچا جاتا ہی جیسے قول انکا
جنس جنس کی طرف میل کرتی ہے اور قول انکا جنسیت پیوندگی کی علت
ہے اور قول انکا صحبت غیر جنس سے سخت عذاب ہے جیسا کہ اس آیت کی تفسیر کی گئی
ہے (البتہ مین انکو سخت عذاب دونگا) یعنی مین انکو پنجرے مین غیر جنس کے ساتھ
کرونگا اور یہ قول اس حدیث سے مستفاد ہین روحونکا ایک لشکر جمع کیا گیا
اور اس حدیث کی ورود کا یہ سبب ہے کہ آنحضرت نے ایک عورت
کو عائشہ کی پاس دیکھا فرمایا یہ کون ہے عائشہ نے کہا یہ مکہ کی ہنسانے والی
ہی فرمایا کہاں اتری ہے جواب دیا عائشہ نے مدینہ کی ہنسانے والی کے گھر

الصحبة مع غیر الجنس عذاب شدید

ويتأدبون من أدبه وكله باطل انتهى وممن جزم بوضعه ابن تيمية لكن أخرجه ابن حبان في الضعفاء من حديث أبي رافع به مرفوعا وقال السيوطي في أسنده الديلمي وذكره أيضا في جامعه الصغير بلفظ الشيخ في أهله كالنبي في أمته رواه الخليلي في مشيخته وابن النجار عن أبي رافع ولفظ الشيخ في بيته كالنبي في قومه رواه ابن حبان في الضعفاء والشيرازي في الألقاب عن ابن عمر انتهى ويقويه من حيث المعنى حديث صحيح المبنى العلماء ورثة الأنبياء ويقويه قوله تعالى (فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون)

حرف الصاد

حديث صاحب الحاجة أعمى قال السخاوي لا أعرفه في المرفوع قلت كذا أقول لهم الغريب كالأعمى لا يبصر من جهة المبنى **حديث** صاحب الشيء أحق بحمله إلا أن يكون ضعيفا يعجز عنه فيعينه أخوه المسلم ضعيف وبالغ ابن الجوزي فذكره في الموضوعات وأخطأ فقد رواه أبو يعلى من حديث أبي هريرة به مرفوعا والطبراني في الأوسط والدارقطني في الأفراد والعقيلي في الضعفاء وعياض بدون عزو في الشفاء **حديث** الصبر كنز من كنوز الجنة كذا في الإحياء وقال العراقي غريب لم يوجد **حديث** صرير الأقلام عند الأحاديث يعدل عند الله التكبير الذي يكبر في رباط عسقلان وعبادان ومن كتب أربعين حديثا أعطي ثواب الشهداء الذين قتلوا بعبادان وعسقلان خبر باطل كذا في الميزان **حديث** صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم هو كلام يقوله كثير من العامة عقيب قول المؤذن في الصبح الصلوة

اور اوسکی ادب سے ادب لیتے ہین یہ سب باطل ہین انتہی جنہون نے اسکے موضوع ہونیکا یقین کیا ہے انمین ابن تیمیہ ہین لیکن اسکو ابن حبان نے ضعفا مین ابی رافع سے مرفوع روایت کی ہے اور کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نے سند کیا ہے اور بھی اوس نے جامع صغیر مین اسطرح ذکر کیا ہے شیخ اپنے اہل مین نبی کیطرح ہے اپنی امت مین اسکو خلیلی نے مشیخت مین روایت کی ہے اور ابن نجار نے ابی رافع سے اور اوسکی لفظ یہ ہین شیخ اپنی گہر مین مثل نبی کی ہے اپنی قوم مین اسکو ابن حبان ضعفا مین اور شیرازی نے القاب مین ابن عمر سے روایت کیے ہین انتہی اور اسکو معنے کی جہت سے یہ حدیث صحیح المبنی تقویت کرتی ہے علما وارث انبیا کے ہین اور یہ آیت بھی اوسکی تقویت کرتی ہے (پس سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم نہین جانتے)

حرف صاد

حدیث صاحب حاجت کا اندھا ہے - کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع روایت نہین جانتا مین کہتا ہون ایسا ہی قول انکا غریب ہے کیونکہ اسکی بنا بھی صحیح نہین **حدیث** شے کا مالک اوسکے اوٹھانے کا زیادہ حقدار ہے مگر جب ضعیف ہو اور اسکے اٹھانے سے عاجز ہو تو مسلمان بھائی اوسکی مدد کرے - ضعیف ہے اور ابن جوزی نے مبالغہ کیا کہ اسکو موضوعات مین ذکر کیا اور خطا کیا کیونکہ ابو یعلی نے ابو ہریرہ سے مرفوع روایت اور طبرانی نے اوسط مین اور دارقطنی نے افراد مین اور عقیلی نے ضعفا مین اور عیاض نے بغیر نسبت کے شفا مین روایت کی ہے **حدیث** صبر خزانہ ہے جنت کے خزانون سے - ایسا ہی احیا مین ہے اور کہا عراقی نے غریب ہے نہین پائی گئی **حدیث** آواز قلمون کا وقت لکھنے حدیث کی اللہ کے نزدیک اوس تکبیر کے برابر ہے جو عسقلان اور عبادان کے چھاؤنی مین کہی جاتی ہے اور جو شخص چالیس حدیثین لکھے ثواب ان شہیدون کا دیا جاتا ہے جو عبادان اور عسقلان مین قتل ہوئے یہ خبر باطل ہے ایسا ہی میزان مین ہے **حدیث** سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام ہے اسکو بہت لوگ پیچھے اس قول موذن کے کہتے ہین الصلوة

الصبر كنز من كنوز الجنة

بالنظر الى الاقرار واما قولهم شهادة المرء على نفسه بسبعين فكذا لا اصل له ويصح معناه على المبالغة **حديث** شهادة المسلمين بعضهم على بعضهم جائزة ولا يجوز شهادة العلماء بعضهم على بعض لانهم حسد ليس من الحديث واسناده فاسد من وجوه كثيرة على ما في اللآلى وعلى تقدير صحته فالعلماء يراد بهم علماء الدنيا التاركون طريق العقبى كما يشير اليه العلة المذكورة في نفس الحديث فان الحسد حرام واما الغبطة فرام **حديث** الشهرة في قصر الثياب لا يصح حديثا لان قصر الثياب من جملة اسباب الشهرة اذا كان على قصدها دون ارادة متابعة السنة **حديث** شياطين الانس يغلب شياطين الجن من كلام ابن دينار ولعله اقتبس من قوله تعالى (وكذلك جعلنا لكل نبي عدوا شياطين الانس والجن) حيث قدم شياطين الانس على شياطين الجن ويذهب وسوسته بالتعوذ بخلاف شيطان الانس ولان قوة تاثير الصحبة انما هي في اتحاد الجنس **حديث** شيب وعيب لا يصح مبناه وانما جاء معناه في حديث من لم يرعو عند الشيب ويستحيي من العيب ولم يخش الله في الغيب فليس لله فيه حاجة ذكره الديلمي بلا سند عن جابر مرفوعا وحكى عن ابي يزيد انه راى وجهه في المرآة فقال ظهر الشيب ولم يذهب العيب ولا ادري ما في الغيب **حديث** الشيخ في قومه كالنبي في امته في المقاصد جزم شيخنا وغيره بانه موضوع وانما هو من كلام بعض السلف وربما اورد بلفظ الشيخ في جماعته كالنبي في قومه يتعلمون من علمه

(حاشیہ: ولان شیطان الجن)

بسبب اقرار کی لیکن یہ قول انکا شہادت آدمی کی اپنے نفس کی مقابل ستر کی ہی اسکا بھی کچھ اصل نہین اور بسبب مبالغہ کی اسکے معنے صحیح ہین **حدیث** شہادت مسلمانونکی بعض کے بعض پر جائز ہے اور شہادت علماء کی بعض کے بعض پر جائز نہین اسلئے کہ وہ حاسد ہین یہ حدیث نہین اور سند اسکی کئی طرح سے فاسد ہے جیسا کہ لآلی مین ہے اور اگر اسکو صحیح مانا جائے تو علماء سے مراد علماء دنیا ہین جو طریق آخرت کو چھوڑنے والے ہین جیسا کہ علت مذکورہ نفس حدیث مین اوسکی طرف اشارت کرتی ہے اسلئے کہ حسد حرام ہے اور غبطہ جائز ہے **حدیث** شہرت تہوڑے کپڑون مین ہی یہ حدیث نہین اسلئے کہ تہوڑی کپڑی شہرت کا اسباب ہی جب اسکا قصد شہرت کا ہو اور ارادہ متابعت سنت کا **حدیث** آدمیونکے شیطان جنونکے شیطانون پر غالب ہوتی ہین - یہ کلام ابن دینار کے ہی شاید اوسنے اس آیت سے اقتباس کیا ہوگا (اور ایسا ہی ہمنے کردیا ہر ایک نبی کیلئے دشمن آدمیون اور جنونکے شیطانون سے) اسلئے آدمیونکی شیطانون کو جنون کی شیطانون پر مقدم کیا ہی دوسرا اسلئے کہ وسوسہ جنونکی شیطانون کا اعوذ سے دور ہوجاتا ہی بخلاف آدمیونکی شیطانون کے اور اسلئے کہ صحبت کی تاثیر کی قوت اتحاد جنس کے مرتبہ مین ہی **حدیث** بوڑھاپا اور عیب - اسکی بنا صحیح نہین لیکن معنی اسکے حدیث مین آئے ہین جو شخص بوڑھاپی مین رعایت نکرے اور عیب سے حیا کرے اور غیب مین اللہ سے ڈرے تو اللہ تعالی کو اسکے کچھہ حاجت نہین اسکو دیلمی نے بلا سند جابر سے مرفوعا روایت کی ہی اور اوسنے ابی یزید سے حکایت کی ہی وہ اوسنے اپنا منہ آئینہ مین دیکھا کہا کہ بوڑھاپا ظاہر ہوا اور عیب گیا اور مین نہین جانتا کہ غیب مین کیا ہی **حدیث** بوڑھا اپنی قوم مین مثل نبی کی ہی امت مین مقاصد مین ہے شیخ وغیرہ نے جزم کیا ہی کہ یہ موضوع ہے لیکن بعض سلف کی کلام ہے اور کبھی ان لفظون سے بھی آئی ہی شیخ اپنی جماعت مین مثل نبی کی ہے اپنی قوم مین سیکھتے ہین اوسکے علم سے

نبی غیر معروف کما قال مخرجه وقال السخاوی
لم اقف علیه بهذا اللفظ قلت لکن معناه صحیح لما
رواه الدیلمی عن جابر مرفوعا بلفظ قدموا
خیارکم تزکوا اعمالکم وللحاکم والطبرانی بسند ضعیف
عن مرثد بن ابی مرثد الغنوی فان سرکم ان تقبل
صلوتکم فلیؤمکم خیارکم **حدیث** صلوة
الذی لا تصعد فوق راسه لم یوجد **حدیث**
صلوة النهار عجماء ای لانها لا یسمع فیها قرائة علی
ما فی النهایة قال النووی فی شرح المهذب انه باطل لا
اصل له وکذا قال الدارقطنی لم یرو عن النبی علیه السلام
وانما هو من قول بعض الفقهاء قال الزرکشی قال الدارقطنی
والنووی باطل لا اصل له وهو فی فضائل القرآن من
کلام ابی عبیدة بن عبد الله بن مسعود قال السیوطی و
اخرجه ایضا عن الحسن وبقیته عنهما وصلوة اللیل
یسمع اذنیك واخرجه سعید بن منصور عن حماد
بن ابی سلیمان بدون هذه الزیادة وکذا اخرجه
عبد الرزاق عن مجاهد واخرج عن الحسن قال صلوة
النهار عجماء لا یرفع فیها الصوت الا الجمعة والصبح +
حدیث صلوة بسواك خیر من سبعین صلوة بغیر سواك
وفی لفظ بلا سواك وقال ابن عبد البر فی التمهید عن
ابن معین انه حدیث باطل قال السخاوی وهو بالنسبة
لما وقع له من طرقه وقال السیوطی رواه الحارث فی
مسنده وابو یعلی والحاکم عن عائشة والدیلمی عن
ابی هریرة انتهی وقال ابن قیم الجوزیة رواه الامام
احمد وابن خزیمة والحاکم فی صحیحهما والبزار فی مسنده

نبی کی اسکا مخرج غیر معروف ہے اور کہا سخاوی نے مین اسپران لفظون
سے واقف نہین ہوا۔ مین کہتا ہون لیکن معنے اسکے صحیح ہین اسلئے
کہ دیلمی نے جابر سے مرفوع روایت کی ہے مقدم کرو نیکون کو تاکہ پاک
ہون عمل تمہارے اور حاکم اور طبرانی مین سند ضعیف سے مرثد بن ابی
مرثد الغنوی سے مرفوع روایت ہے اگر تمکو خوش لگے یہ بات کہ تمہاری نماز قبول
ہو تو نیک لوگ تم مین سے امامت کرائین **حدیث** نماز مگر وہی والے
کی اس کے سر سے اوپر نہین چڑہتی۔ نہین پائی گئی **حدیث**
دن کی نماز بہری ہے اسلئے کہ اوسکے قرارت نہین سنی جاتی ایسا ہی نہایہ
مین ہے کہا نووی نے شرح مہذب مین یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین
اور ایسا ہی کہا دارقطنی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی نہین ہے یہ بعض
فقہا کا قول ہے کہا زرکشی نے کہا دارقطنی اور نووی نے یہ باطل ہے اسکا
کچھ اصل نہین اور یہ فضائل قرآن مین ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود
کی کلام ہے کہا سیوطی نے اسکو اوس سے ابن ابی شیبہ نے اپنی تصنیف مین
روایت کیا ہو اور اوس نے اسکو حسن سے اور بقیہ دونون سے روایت
کئے ہے اور روایت کی ہے اور رات کی نماز کو تیرے کان سنتے ہین اور اسکو
سعید بن منصور نے حماد بن ابی سلیمان سے سوا اس زیادتی کے ذکر کیا ہے اور
ایسا ہی اسکو عبد الرزاق نے مجاہد سے روایت کیا ہے اور حسن سے ذکر لایا ہے
کہا دن کی نماز بہری ہے اسمین آواز بلند نہین کیا جاتا مگر جمعہ اور صبح مین +
حدیث ایک نماز مسواک سے اچھی ہے ستر نمازون سے جو سواے مسواک کے پڑہی
گئی ہون اور ایک روایت کے لفظ بغیر مسواک کے ہین کہا ابن عبد البر نے تمہید
مین ابن معین سے یہ حدیث باطل ہے کہا سخاوی نے یہ بات اوس کے اپنی
طرق سے کہی ورنہ سیوطی نے کہا ہے اسکو حارث نے مسند مین
اور ابو یعلی اور حاکم نے عائشہ سے اور دیلمی نے ابو ہریرہ سے روایت
کیا ہے اور کہا ابن قیم جوزیہ نے اسکو امام احمد اور ابن خزیمہ اور حاکم
نے اپنے صحیحین مین اور بزار نے مسند مین روایت کیا ہے

خیر من النوم ولیس له اصل وكذا قولهم عند
قول المؤذن الصلوة خير من النوم صدقت وبررت و
بالحق نطقت استحبه الشافعية قال الدميري وادعى
ابن الرفعة ان خبرا ورد فيه ولا يعرف من قاله و
بررت بكسر الراء الاولى وسكون الثانية حديث
صدقة القليل تدفع البلاء الكثير وفي لفظ صدقة
اليسير ليس بحديث ومعناه صحيح حديث صغروا الخبز
واكثروا عدده يبارك لكم فيه اسناده واه وقد ذكره ابن
الجوزي في الموضوعات وقال الزركشي حديث الامر بتصغير
اللقمة وتدقيق للمضغة قال النووي لا يصح حديث
صلوة بخاتم تعدل سبعين بغير خاتم موضوع كما
قاله العسقلاني وكذا صلوة بعمامة تعدل بخمس و
عشرين صلوة وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة
والصلوة في العمامة بعشرة آلاف حسنة قال المنوفي
فذلك كله باطل وقال السخاوي حديث صلوة بخاتم
تعدل بسبعين بغير خاتم هو موضوع كما قال شيخنا عن
شيخه وكذا ما اورده الديلمي من حديث ابن عمر مرفوعا
صلوة بعمامة تعدل بخمس وعشرين وجمعة بعمامة
تعدل سبعين جمعة ومن حديث انس مرفوعا الصلوة
في العمامة بعشرة آلاف حسنة قلت وذكره ابن عمر نقل
السيوطي عن ابن عساكر في جامعه الصغير مع التزامه
بانه لم يذكر فيه الموضوع حديث الصلوة خلف
العالم باربعة آلاف واربعمائة واربعين صلوة
باطل كذا في المختصر وكذا قول صاحب الهداية لقوله
عليه السلام من صلى خلف تقي فكانما صلى خلف

خیر من النوم اور اسکا کچھ اصل نہیں اور ایسا ہی قول انکا بعد
قول مؤذن الصلوة خیر من النوم کے سچ کہا تونے اور نیکو کیا اور سچ
حق بولا۔ اسکو شافعیون نے مستحب جانا ہی کہا دمیری نے اور دعوی کیا ابن
الرفعہ نے خبر اسمین وارد ہوا اور نہین معلوم کسنے اسکو کہا ہی حدیث
تنگدست کا صدقہ بہت بلا دفع کرتا ہی اور ایک روایت مین (صدقہ
کم مال کا) ہے یہ حدیث نہین اور معنے اسکے صحیح ہین حدیث
روٹی چھوٹی کرو اور اونکی تعداد بہت کرو تمکو اسمین برکت دیجائیگی اسناد
اسکی واہی ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہی کہا
زرکشی نے یہ حدیث جسمین حکم ہی لقمہ کو باریک کرنیکا اور ریزہ
ریزہ کرکے چابنے کا کہا نووی نے صحیح نہین حدیث ایک نماز
انگوٹھی سے ستر نمازونکی برابر ہے جو بغیر انگوٹھی کی پڑہی گئی ہون
موضوع ہی جیسا کہ عسقلانی نے کہا ہی اور ایسا ہی ہے ایک نماز پگڑی سے
پچیس نمازونکی برابر ہی اور ایک جمعہ پگڑی سے ستر جمعونکی برابر ہے اور ایک نماز
پگڑی مین اس ہزار نیکی کے برابر ہی کہا منوفی نے یہ سب باطل ہین کہا
سخاوی نے یہ حدیث ایک نماز انگوٹھی سے ستر نمازون کے برابر ہی بغیر
انگوٹھی کے ہون موضوع ہے جیسا کہ ہمارے شیخ نے اپنے شیخ سے نقل کیا
ہے اور ایسے ہی ہے جسکو دیلمی ابن عمر سے مرفوع روایت لایا ہی ایک نماز
پگڑی سے پچیس نمازونکی برابر ہے اور ایک جمعہ پگڑی سے ستر جمعون کے برابر ہے
اور انس سے مرفوع روایت ہی ایک نماز پگڑی سے دس ہزار نیکی کے برابر
ہے مین کہتا ہون اسکو سیوطی نے جامع صغیر مین ابن عساکر
نے اوسنے ابن عمر سے نقل کیا ہے باوجودیکہ اوسنے التزام کیا
ہے کہ مین اس مین کوئی موضوع حدیث ذکر نہ کرونگا حدیث
ایک نماز عالم کی پیچھے پڑہنی چار ہزار چار سو چالیس نمازونکی برابر ہی یہ باطل ہے
ایسا ہی مختصر مین ہے اور ایسا ہی ہے قول صاحب ہدایہ کا کہ آنحضرت نے فرمایا
جو شخص نماز پڑہے پیچھے کسی متقی کے گویا اوسنے نماز پڑہی پیچھے

مبناه وجاء في معناه عند احمد واصحاب السنن عن
ابي امامة مرفوعا الزعيم غارم وصححه ابن حبان وهو
مقتبس من قوله ولمن جاء به حمل بعير وانا به زعيم اي كفيل
حديث الضرورات تبيح المحظورات ليس
بحديث وهو كلام صحيح **حديث** ضعيفان يغلبان
قويا ليس بحديث **حديث** الضيافة على اهل
الوبر ليست على اهل المدر لا اصل له فقد قال عياض
في اول شرح مسلم لما تكلم على حديث من كان يؤمن بالله
واليوم الآخر فليكرم ضيفه انه موضوع عند اهل المعرفة
وقبله النووي **حرف الطاء المهملة** **حديث**
طاب حمامكما قاله عليه السلام لابي بكر وعمر قال ابو سعيد
المتولي هذه التحية لا اصل له وقال النووي وهذا المحل لم يصح
فيه شيء انتهى ورواه الديلمي بلا اسند عن ابن عمر مرفوعا
وقد تقدم عن ابن حجر المكي ان العرب ما عرفت الحمام الا
بعد موته عليه السلام **حديث** طاعة النساء ندامة
مضى في شاورهن وذكر في صاحب التحفة العروس
عن الحسن البصري انه قال ما اطاع رجل امرأة فيما
تهواه الا كبه الله في النار قيل هو محمول على طاعتها فيما
تهوى من السيئات لا فيما تهوى من المباحات وقيل ان
فيما تهوى من المباحات فانها تجر الى المنكرات **حديث**
طعام البخيل داء وطعام السخي شفاء قال العسقلاني
وهو حديث منكر وقال الذهبي كذب قال ابن عدي
انه باطل عن مالك **حديث** الطلاق يمين
الفساق وقع في عدة من كتب المالكية قال السخاوي
لم اقف عليه مرفوعا واظنه مدرجا قلت ويؤيده

لیکن معنے اسکی سند احمد اور اصحاب السنن مین ابی امامہ سے مرفوعًا
روایت ہے مین ضامن قرضدار ہوں اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے اور
یہ معنے اس آیت سے اقتباس ہو سکتے ہین (جو شخص اوسکو لایا اوسکے
لئے بوجھ اونٹ کا ہے اور مین اسکا ضامن ہون) **حدیث** ضرورتین
خوفناک چیزون کو مباح کر دیتی ہین - یہ حدیث نہین لیکن کلام صحیح ہے
حدیث دو ضعیف ایک قوی پر غالب آتے ہین - حدیث نہین ہے
حدیث ضیافت اہل قریہ پر ہے نہ اہل صحرا پر اسکا کچھ اصل نہین ہے اسلیے
کہ عیاض نے اول شرح مسلم مین جب اوس نے اس حدیث پر کلام کیا ہے (جو شخص
اللہ تعالی اور دن آخر پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تعظیم
کرے) کہا ہے کہ یہ اہل معرفت کی نزدیک موضوع ہے اور نووی نے اسکو قبول
کیا ہے **حرف طاء مہملہ** - **حدیث** تم دونو کا حمام پاک ہے آپ نے
حضرت ابی بکر اور عمر سے کہا کہا ابو سعید متولی نے اس دعا کا کچھ اصل نہین اور
کہا نووی نے اس محل مین کوئی شے صحیح نہین ہوئی انتہی اور اسکو دیلمی نے ابن عمر سے
بلاسند مرفوع روایت کیا ہے اور ابن حجر مکی سے پیچھے گذر چکا ہے کہ عرب نے حمام
کو نہین معلوم کیا مگر بعد موت آنحضرت کے **حدیث** اطاعت عورتونکی
ندامت ہے اسکا حال پیچھے گذر چکا ہے اور صاحب تحفۃ العروس نے حسن بصری
سے ذکر کیا ہے کہ کہا اوس نے جس شخص نے اطاعت عورت کی ان چیزون مین
جنکی وہ خواہش رکھتی ہے تو اللہ تعالی اوسکو آگ مین ڈالیگا - کہا گیا ہے
اس سے بری خواہشین مراد ہین نہ مباح خواہشین اور بعضون نے کہا ہے
مراد اس سے مباح خواہشین ہین کیونکہ وہ برائی کیطرف کھینچتے ہین **حدیث**
طعام بخیل کا درد ہے اور طعام سخی کا شفا ہے - کہا عسقلانی نے یہ حدیث منکر
ہے اور کہا ذہبی نے یہ کذب ہے اور کہا ابن عدی نے مالک سے یہ باطل ہے
حدیث طلاق فاسقون کی قسم ہے بہت کتب مالکیہ مین واقع
ہوئی ہے کہا سخاوی نے مین اسکے مرفوع ہونے پر واقف
نہین ہوا اور مین ظن کرتا ہون یہ مدرج ہے مین کہتا ہون

حدیث الصلوة علی النبی افضل من عتق الرقاب قال العسقلانی فی بعض فتاواه انه کذب مختلف فیه ولعله یعنی باضافته الی النبی علیه السلام والا فقد رواه الاصبهانی فی الترغیب عن ابی بکر الصدیق موقوفا وکذا رواه التیمی وابن عساکر **حدیث** الصلوة علی النبی علیه السلام لا ترد هو من کلام ابی سلیمان الدارانی علی ما ذکره الجوزی فی حصنه ولفظه اذا سئلت الله حاجة فابدء بالصلوة علی النبی علیه السلام ثم ادع بما شئت ثم اختم بالصلوة علیه فان الله سبحانه بکرمه یقبل الصلوتین وهو اکرم من ان یدع ما بینهما وذکره فی الاحیاء مرفوعا قال السخاوی لم اقف علیه وانما هو عن ابی الدرداء موقوفا اذا سئلتم الله حاجة فابدؤا بالصلوة علی النبی علیه السلام فان الله اکرم من ان یسئل حاجتین فیقضی احدهما وترد الاخری + **حدیث** الصلوة عماد الدین قال ابن الصلاح فی مشکل الوسیط انه غیر معروف وقال النووی فی التنقیح انه منکر باطل لکن رواه الدیلمی عن علی کما ذکره السیوطی والبیهقی فی الشعب بسند ضعیف عن عمر مرفوعا +

حرف الضاد - حدیث ضاع العلم فی افخاذ النساء ولفظ بین افخاذ النساء هو معناه من کلام بشر الحافی قال لا یفلح من الف افخاذ النساء **حدیث** الضب فی شهادته له علیه السلام قیل انه موضوع وقال المزی لا یصح اسنادا ولا متنا لکن رواه البیهقی بسند ضعیف وذکره القاضی عیاض فی الشفاء فغایته الضعف لا الوضع **حدیث** الضامن غارم لا یصح

حدیث درود نبی پر افضل ہے غلام چھڑانی سے کہا عسقلانی نے بعض فتوون مین یہ کذب ہی مختلف فیہ ہی شاید اسکی اس سے یہ مراد ہوکہ اسکی نسبت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف مختلف فیہ ہے اسکو اصبہانی نے ترغیب مین ابی بکر صدیق سے موقوف روایت کیا ہی اور ایسا ہی اسکو تیمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہی **حدیث** صلوة نبی پر رد نہین ہوتے یہ کلام ابی سلیمان الدارنی کی ہی جیسا کہ جزری نے حصن مین ذکر کیا ہے اور اوسکی لفظ یہ ہین جب تو سوال کرے اللہ سے پہلی درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہونچا پہر دعا کر جو تو چاہے پہر اسکو ختم درود پر کر اسلئے کہ اللہ تعالی اپنے کرم سی دونو درودونکو قبول کرتا ہے وہ کریم ہے اس سے کہ چھوڑ دے بیچ کی دعا کو اور احیاء مین اسکو مرفوع ذکر کیا ہی کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا لیکن ابو الدرداء سے موقوف روایت اسطرح ہے جب اللہ تعالی سی کسی حاجت کا سوال کرو تو پہلے آنحضرت پر درود بہیجو اسلئے کہ اللہ تعالی بہت کریم ہے اس سے کہ اوس سے دو حاجتونکا سوال ہو پس ایک قبول کرے اور دوسری رد کرے **حدیث** نماز دین کا تہم ہی کہا ابن صلاح نے مشکل الوسیط مین یہ غیر معروف ہی اور کہا نووی نے تنقیح مین یہ منکر ہی باطل ہے لیکن اسکو دیلمی نے علی سے روایت کیا ہی جیسا کہ سیوطی نے کہا ہی اور بیہقی نے شعب مین عمر سے سند ضعیف سے مرفوع روایت کی ہی **حرف صاد - حدیث** ضایع ہوا علم عورتون کی اور رانونکے بیچ مین اور ایک روایت مین ہے درمیان عورتونکی جوڑونکے - یہ کلام بشر الحافی کی ہے معنی مین کہا اوس نے خلاص ہوگا وہ شخص جس نے عورتونکے جوڑون سے الفت کی **حدیث** گوہ اور اوسکی شہادت دینی آنحضرت کیلئے کہا گیا ہے یہ موضوع ہی اور کہا مزی نے اسکی سند اور متن دونو صحیح نہین لیکن اسکو بیہقی نے سند ضعیف سے روایت کی ہی اور قاضی عیاض نے شفا مین ذکر کیا ہی غایت یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے موضوع نہین **حدیث** ضامن قرضدار ہے اسکے ناصحیح

على المبالغة والا فقد ورد فضوح الدنيا اهون من فضوح الآخرة كما رواه الطبراني من حديث ابن عباس رضي الله عنهما عن اخيه الفضل به مرفوعا بل هو في التنزيل (ولعذاب الاخرة اشد وابقى) **حديث** العارية مردودة ذكره الرافعي فقال العسقلاني في تخريج احاديثه لم اره باللفظ الذي ذكره المصنف وانما رواه احمد واصحاب السنن بلفظ العارية مؤداة **حديث** عالم قريش يملأ الارض علما قال الصغاني موضوع وتعقبه العراقي بانه ليس بموضوع ولكنه لا يخلو عن ضعف فقد اورده الطيالسي في مسنده وفي سنده مجهول وله شواهد **حديث** العداوة في القرابة والحسد في الجيران والمنفعة في الاخوان قال السخاوي لم اقف عليه حديثا بل هو في شعب الايمان للبيهقي من قول بشر بن الحارث **حديث** العدو العاقل ولا الصديق الجاهل رواه وكيع في الغرر عن سفيان قال قال ابو حازم لان يكون لي عدو صالح احب الي من يكون لي صديق فاسد **حديث** عداوة العاقل ولا صحبة المجنون ليس بحديث **حديث** عدو المؤمن من يعمل بعمله ليس بحديث وانما رواه ابو نعيم عن سفيان بن عيينة انه قدم مكة وفيها رجل من آل المنكدر يفتي فقعد سفيان يفتي فقال المنكدري من هذا الذي قدم بلادنا يفتي فكتب اليه سفيان حدثني محمد بن دينار عن ابن عباس قال مكتوب في التورية عدوي الذي يعمل بعملي فكف عنه المنكدري **حديث** عذره اشد من ذنبه ليس بحديث

ورنہ وارد ہوا ہے کہ رسوائی دنیا کی آسان ہے رسوائی آخرت سے جیسا کہ طبرانی نے ابن عباس سے اور انہوں نے اپنے بھائی فضل سے مرفوعًا روایت کیا ہے بلکہ قرآن مجید میں ہے (اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہے بہت باقی رہنے والا) **حدیث** مانگی ہوئی شے رد کی جاتی ہے۔ اسکو رافعی نے ذکر کیا ہے کہا عسقلانی نے تخریج احادیث میں کہ اسکو ان لفظوں سے جیسا کہ مصنف نے ذکر کیا ہے نہیں دیکھا لیکن امام احمد اور اصحاب سنن نے اسطرح بیان کیا ہے شے عاریت ادا کی جاتی ہے **حدیث** عالم قریشی زمین کو اپنے علم سے پر کرتا ہے۔ کہا صغانی نے یہ موضوع ہے بعد عراقی نے اوسکا اسطرح پیچھا کیا ہے کہ یہ موضوع نہیں ہے لیکن ضعف سے خالی نہیں ہے کیونکہ اسکو طیالسی اپنی مسند میں لایا ہے اور اسکی سند میں ایک شخص مجہول ہے اور اسکے لئے شاہد بھی ہیں **حدیث** دشمنی قرابت میں اور حسد ہمسایوں میں اور نفع بھائیوں میں کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا بلکہ یہ شعب الایمان بیہقی میں قول بشر بن حارث کا ہے **حدیث** دشمن عاقل (بہتر ہے) اور دوست جاہل (بہتر) نہیں اسکو وکیع نے غرر میں سفیان سے روایت کی ہے کہ کہا اوس نے کہا ابو حازم نے البتہ میرے لئے دشمن صالح ہونا بہتر ہے دشمن برے سے **حدیث** دشمنی عاقل کے اور نہ صحبت مجنون کے یہ حدیث نہیں **حدیث** دشمن مومن کا وہ شخص ہے جو اوسکے عمل کیطرح عمل کرے یہ حدیث نہیں لیکن اسکو ابو نعیم نے سفیان بن عیینہ سے اسطرح روایت کیا ہے کہ وہ مکہ میں آیا اور اس جگہہ ایک مرد مفتی آل منکدر سے تھا بجگہہ سفیان بھی فتوی دینے لگا کہا منکدری نے یہ کون شخص ہے جو ہمارے شہر میں آکر فتوی دینے لگا ہے پس اوسکیطرف سفیان نے لکھا کہ حدیث کی میرے پاس محمد بن دینار نے ابن عباس سے کہا اوس نے توریت میں لکھا ہوا ہے میرا دشمن وہ ہے جو میرے طرح عمل کرے پس اوس منکدری سے ہٹ گیا **حدیث** عذر اسکا اوسکے گناہ سے سخت ہے یہ حدیث نہیں

العداوة في القرابة والحسد في الجيران والنفع في الاخوان

معنى حديث ما حلف بالطلاق مؤمن ولا استحلف به
الا منافق رواه ابن عساكر به مرفوعا **حرف
الظاء المعجمة** **حديث** الظالم عدل الله في
الارض ينتقم به من الناس ثم ينتقم منه قال الزركشي لم
اجده وقال العسقلاني لا استحضره لكن قال السيوطي وفي
معناه ما اخرجه الطبراني في الاوسط من حديث جابر رفعه
ان الله تعالى يقول انتقم ممن ابغض بمن ابغض ثم
اصير كلاهما الى النار وساقه الديلمي في الفردوس بلا
اسناد عن جابر يرفعه واخرجه ابن عساكر عن علي بن
تمام قال كان يقال ما انتقم الله من قوم الا بشر منهم و
اخرج عبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن مالك
بن دينار قال قرأت الزبور اني انتقم من المنافق بالمنافق
ثم انتقم من المنافقين جميعا قال ونظير ذلك في كتاب
الله تعالى (وكذلك نولي بعض الظالمين بعضا بما
كانوا يكسبون) قلت ويؤيده عموم قوله تعالى (ولولا دفع
الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض) وسيأتي
في معناه حديث كما تكونوا يولى عليكم **حديث** ظهر
المؤمن قبلة قال السخاوي لا اعرفه ومعناه صحيح بالنظر
الا كتفاء به في السترة واخرج العسكري عن عائشة مرفوعا
ظهر المؤمن حمى الا في حد من حدود الله تعالى **حرف
العين المهملة** - **حديث** العار خير من
النار قال الحسن بن علي رضي الله عنهما حين دعي لمعاوية
فقال له اصحابه يا عار المسلمين فقال العار خير من
النار رواه وقول البعض للعامة النار ولا العار
العار فهو من كلام العامة [illegible] بهما نار الدنيا

اس حدیث کی معنے اسکی تایید کرتے ہین مومن طلاق سے قسم نہین
کرتا اور قسم نہین طلب کرتا ہے مگر منافق اسکو ابن عساکر نے مرفوع
روایت کیا ہے **حرف ظاء معجمہ** **حدیث** ظالم اللہ کا عدل ہے
زمین مین بدلہ لیتا ہے اسکے ساتھ آدمیون سے پھر اس سے بدلہ لیا جاتا ہے
کہا زرکشی نے مین اسکو نہین پایا اور کہا عسقلانی نے مین اسکو نہین
جانتا لیکن کہا سیوطی نے اسکے معنے مین یہ حدیث ہے جسکو طبرانی نے
اوسط مین جابر سے مرفوع روایت کیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مین دشمن سے بدلہ
دشمن کے ساتھ لیتا ہون پھر دونو کو آگ کیطرف کھینچتا ہون اور اسکو دیلمی نے
فردوس مین بلا اسناد جابر سے مرفوع روایت کیا ہے اور ابن عساکر علی بن
تمام سے لایا ہے کہ کہا جاتا تھا نہین بدلہ لیتا اللہ تعالے کسی قوم سے مگر ساتھ
شریر کی اونسے اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین مالک بن دینار سے
لایا ہے کہ کہا اوس نے پڑھا زبور کو مین منافق سے منافق کیساتھ بدلہ
لیتا ہون پھر سب منافقون سے بدلہ لیتا ہون کہا اوس نے نظیر اسکے کتاب اللہ
مین ہے (اور اسیطرح ہم والی کرتے ہین بعض ظالمون کا بعض کو بسبب اوسکے کہ
وہ عمل کرتے ہین) مین کہتا ہون آیت عموما اوسکی تایید کرتی ہے
(اگر نہ دفع کرتا اللہ تعالی بعض کو بعض سے البتہ خراب ہوتی زمین) اور اسکے
معنے مین حدیث آتی ہے (جیسا کہ تم ہوتی ہو ویسا ہی تم پر والی کرتی ہین
حدیث پیٹھ مومن کی قبلہ ہے - کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا اور معنے
اسکی صحیح ہین بسبب کافی ہونے اسکے سترہ مین اور عسکری نے عائشہ سے مرفوعا
لایا ہے پیٹھ مومن کی نگاہ رکھی گئی ہے مگر کسی حد مین حدود الٰہی کی **حرف
عین مہملہ** - **حدیث** عار بہتر ہے آگ سے حسن بن علی نے کہا ہے
وقتیکہ اونہون نے معاویہ پر دعوی کیا تو اونکے اصحاب اسے کہنے لگے
اے عار مسلمانون کی فرمایا عار بہتر ہے آگ سے لیکن بعض عام
لوگون کا قول کہ آگ ہے لا آگ کا ہے نہ عار یہ کلام تعلیم ہے مگر جب اس سے
آگ دنیا کا ارادہ بطور مبالغہ کے کیا جاوے +

عن الله هو سر بيني وبين احبائي واوليائي واصفيائي
اودعه في قلوبهم لا يطلع عليه ملك مقرب ولا نبي
مرسل قال العسقلاني هو موضوع والحسن ما لقي
حذيفة حديث على الخير سقطت جاء عن
جماعة من اهل العلم ومنهم ابن عباس رضي الله عنهما
حديث على كل خير مانع ليس بحديث ومعناه صحيح
حديث عليكم بدين العجائز قال السخاوي لا اصل
له بهذا اللفظ وورد بمعناه احاديث لا تخلو عن ضعف
وقال الزركشي رواه الديلمي عن ابن عمر بلفظ اذا كان آخر
الزمان واختلفت الاهواء فعليكم بدين البادية و
النساء وسنده واه بل قال الصغاني موضوع حديث
العنب دو دو يعني تمتين تمتين والتمر يك يك يعني
واحدة واحدة لا اصل له حديث عند ذكر الصالحين تنزل
الرحمة قال العسقلاني لا اصل له وقال العراقي في تخريج
الاحياء ليس له اصل في المرفوع وانما هو قول سفيان بن عيينة لكن قال
ابن الصلاح في علوم الحديث روينا عن ابن عمرو اسمعيل بن
جنيد انه سال ابا جعفر احمد بن حمدان وكانا عبدين
صالحين فقال بماذا ينبه اكتب الحديث قال الستم ترون
ان عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة فقال نعم قال
فرسول الله صلى الله عليه وسلم رئيس الصالحين انتهى
ولم ينبه على ذلك العراقي في نكتة عليه لكن اذكره
بعضهم لكن اللفظ ان كان ترون بالواو من لون
فيه نفي بالجملة على انه حديث وله اصل وان كان ترون بالنون
من الرؤية مجهولا او معلوما فلا دلالة فيه اذ معناه
يعتقدون او يظنون حديث [illegible]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ ایک بھید ہے میرا اور میرے دوستوں اور اولیاؤں اور
برگزیدہ لوگوں میں میں اسکو انکے دلوں میں امانت رکھتا ہوں اسکو کوئی
فرشتہ مقرب اور نبی مرسل واقف نہیں ہوتا کہا عسقلانی نے یہ موضوع ہے
اور حسن نے حذیفہ کو نہیں ملا حدیث نیکی پر گرا یہ بہت اہل علم سے مروی
ہے اور انمیں ابن عباس ہے حدیث ہر خیر مانع ہے یہ حدیث
نہیں اور معنی اسکے صحیح ہیں حدیث لازم پکڑو دین بوڑھی
عورتوں کا - کہا سخاوی نے اسکا ان لفظوں سے کچھ اصل نہیں اور اسکے معنی
میں بہت حدیثیں آئی ہیں لیکن ضعف سے خالی نہیں اور کہا زرکشی نے
اسکو دیلمی نے ابن عمر سے اسطرح روایت کیا ہے جب آخر زمانہ ہوگا اور خواہشیں
مختلف ہونگی تو لازم پکڑو دین جنگلیوں اور عورتوں کا - اسکی سند بہت واہیات
ہے بلکہ کہا صغانی نے موضوع ہے حدیث انگور دو دو اور کھجور ایک
ایک اسکا کچھ اصل نہیں حدیث نیکوں کے ذکر میں رحمت نازل ہوتی
ہے کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور کہا عراقی نے تخریج الاحیاء
میں اسکا مرفوع روایت میں کچھ اصل نہیں پایا گیا یہ قول سفیان بن
عیینہ کا ہے لیکن لکھا ابن صلاح نے علوم الحدیث میں ابن عمرو اور
اسمعیل بن جنید سے ہم روایت کیے گئے ہیں کہ اونہوں نے ابا جعفر بن حمدان
کیطرف سے پوچھا اور وہ دونوں آدمی صالح تھے تو اونہوں نے اوس سے کہا میں
کس نیت سے حدیث لکھوں کہا کیا تم نہیں جانتے کہ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت
نازل ہوتی ہے کہا ہاں کہا اونہوں نے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو سردار نیکوں کے ہیں انتہی اور عراقی نے اسمیں کسی نکتہ تنبیہ نہیں
کی ایسا ہی بعضوں نے ذکر کیا ہے لیکن لفظ اگر تردون ہو تو دلالت
کرے گا اس بات پر کہ یہ حدیث ہے اور اسکی کچھ اصل ہے
اور اگر لفظ ترون کا ہو خواہ مجہول یا معلوم ہو تو یہ
کچھ دلالت نہیں کرتا اس لئے کہ اسکے معنے اعتقاد اور
ظن کے ہیں حدیث لوح سے + + +

حدیث العرب ذات العجم لیس له اصل ومعناه صحیح

حدیث عرضت علی اعمال امتی فوجدت منها المقبول والمردود الا الصلوة علی لم اقف له علی سند قال السیوطی لکن معناه کما سبق عن ابی الدرداء وابی سلیمان الدارانی

حدیث العز مشئوم وطالب العز مغموم روی عن انس مرفوعا ولا یصح مبناه وان صح معناه

حدیث عسقلان احد العروسین یبعث منهما یوم القیمة رواه الامام احمد فی مسنده وذکره ابن الجوزی فی الموضوعات

حدیث عظموا مقدارکم بالتغافل لیس بحدیث

حدیث عقولهن فی فروجهن یعنی النساء قال السخاوی لا اصل له

حدیث علامة الاذن التیسیر وفی لفظ علامة الاجازة تیسیر الامور لا اصل له

حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل قال الدمیری والعسقلانی لا اصل له وکذا قال الزرکشی وسکت عنه السیوطی واما حدیث العلماء ورثة الانبیاء فرواه الاربعة عن ابی الدرداء

حدیث العلم یسعی الیه هو معنی قول مالک للمهدی حین دعاه لسماع ولدیه منه وقیل لهارون حین التمس منه خلوة للقراءة العلم اولی ان یوقر ویؤتی وهو معنی قول البخاری العلم یؤتی ولا یأتی وفی امثال العرب فی بیته یؤتی الحکم وسیأتی فی حرف الفاء

حدیث العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان موضوع کما فی الخلاصة وفی الذیل روی مسلسلا عن الحسن عن حذیفة سألت النبی علیه السلام عن علم الباطن ما هو فقال سألت جبریل عنه فقال

حدیث عرب بستر عجم کی ہین۔ اسکا اصل کچھ نہین اور معنے اسکے صحیح ہین

حدیث میرے آگے میری امت کی اعمال پیش کیے گئے تو مینے اونمین بعض مقبول اور بعض مردود پائے مگر درود مجھپر مینے اسکی سند پر واقف نہین ہوا کہا سیوطی نے لیکن معنے اسکے ایسے ہین جیسے ابی الدرداء اور ابی سلیمان دارانی سی گذر چکے

حدیث عزت منحوس ہے اور طالب عزت کا غم زدہ ہے یہ انس سے مرفوع روایت کیگئی ہے اور اسکی بنا صحیح نہین اگرچہ معنے اسکے صحیح ہین

حدیث عسقلان ایک عروسونکا ہے ان مین سے ایک قیامت کی دن اُٹھایا جائیگا اسکو امام احمد نے مسند مین روایت کیا ہی اور ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے

حدیث اپنی قدرونکی مقابلہ مین تعظیم کرو۔ یہ حدیث نہین

حدیث عورتونکی عقلین اونکے فرجون مین ہین کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین

حدیث علامت اذن کی آسانی ہی اور ایک روایت مین ہے علامت اجازت کی کامون کا آسان کرنا ہی۔ اسکا کچھ اصل نہین ہے

حدیث میری امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی مثل ہین کہا دمیری اور عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہین اور ایسا ہی کہا زرکشی نی اور سیوطی اس سے چپ ہے اور لیکن یہ حدیث علما وارث انبیا کی ہین اسکو چارون نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہی

حدیث علم کیطرف سعی کی جاتی ہی۔ یہ مالک کے قول کے معنی ہین جو اونسے مہدی کو کہا تھا جس وقت کہ مالک نے اوسکے بیٹون کو علم کے سننے کیطرف بلایا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ قول مالک کا ہی ہارون کے لئے جس وقت کہ اوسنے مالک سے خلوت مین پڑھنے کی التماس کی بہتر یہ ہی کہ علم کی عزت کی جائے اور اسکیطرف آیا جائے اور یہی بخاری کی قول کے معنی ہین علم کیطرف آنا چاہیئے وہ نہین آتا اور امثال عرب مین ہی گھر مین حکم آجاتا ہی اور حرف فا مین اسکی بحث آئیگی

حدیث علم دو ہین ایک علم دین کا دوسرا بدن کا موضوع ہے جیسا کہ خلاصہ مین ہے اور ذیل مین حسن حذیفہ سے مسلسل روایت کیا ہی کہ مینے آنحضرت سے پوچھا علم باطن کیا شی ہی فرمایا مینے جبرئیل سے پوچھا تو اونہنے

في الشفاء الوجيز فيه قراءة الكتاب ثم قال...
كان داعيا ... عبد الله بن جابر رضي الله عنه
في كتاب الثواب لابي الشيخ ابن حبان عن عطاء قال
اذا اردت حاجة فاقرأ فاتحة الكتاب حتى تختمها
تقضى ان شاء الله تعالى انتهى وهذا اصل لما تعارف
الناس عليه من قراءة الفاتحة لقضاء الحاجات و
حصول المهمات **حديث** فاز باللذة الجسور قال
السخاوي لا اعرفه **حديث** فاز المخفون وفي
لفظ نجا المخفون وهلك المثقلون وهو معنى الحديث
لابي الدرداء رفعه امامكم عقبة كؤدة لا يجوزها
المثقلون فانا اريد ان اتخفف لتلك العقبة قال الحاكم صحيح
الاسناد **حديث** البلاء موكل بالمنطق لم يرد
بهذا اللفظ لكن في سنن ابي داود اخذنا فالك من
فيك وله شواهد عند البزار **حديث** فدى الله
اسمعيل عليه السلام بالكبش قال السخاوي هو كلام
صحيح وفي التنزيل (وفديناه بذبح عظيم) قلت
الا ان الذبيح مختلف فيه انه اسمعيل او اسحق وقد
توقف فيه السيوطي **حديث** الفرار مما لا يطاق
من سنن المرسلين لا اصل له في مبناه بل باطل باعتبار
معناه فان من اعتقد ان النبي عليه السلام فر فقد كفر
كما صرح به في الشفاء واما قول موسى عليه السلام (ففررت
منكم لما خفتكم) فهو حكاية عما وقع له قبل النبوة و
هجرة نبينا عليه السلام من دار الكفار ما كان بطريق
الفرار بل مرياءان يدخل الغار ليرى الخلق معجزاته في
ذلك الغار ... الفرار ... لا ...

الف ... صحیح اور ... فاتحہ الکتاب ...
شفا ہو ... عبد اللہ بن جابر کا ... کتاب الثواب ابی الشیخ
ابن حبان کی میں عطا سے ہی کہا جب تو کسی حاجت کا ارادہ
کرے تو فاتحۃ الکتاب آخر تک پڑھ انشاء اللہ تعالیٰ تیری حاجت
پوری ہوگی انتہے یہ اصل ہی اسکا جو آدمیوں میں فاتحہ کا قضا
حاجت کی لئے پڑھنا مشہور ہو رہا ہے **حدیث** دلیر آدمی
لذت کو پہونچتا ہے کہا سخاوی نے میں اسکو نہیں جانتا ہوں
حدیث ہلکے بوجہ والی مراد کو پہونچی اور ایک روایت میں
ہے ہلکے بوجہ والوں نے خلاصی پائی اور بہت بوجہ والی ہلاک ہو گئے
یہ اس حدیث ابی الدرداء کی معنے ہیں آگے تمہارے ایک گھاٹی ہے دشوار
بہت بوجہ والی اوس سے نہ گذر سکیں گے اسلئے میں ارادہ کرتا ہوں کہ اس
گھاٹی کیلیے اپنا بوجہ ہلکا کرون کہا حاکم نے صحیح الاسناد ہی **حدیث**
فال لیے ہو گیا تم چھوڑی گئی ہے ان لفظوں سے وارد نہیں ہوئی لیکن سنن ابی داود
میں اسطرح ہے ہمنے فال کو تیری منہ سی پکڑ لیا ہے اور اسکیلیے بزار کے پاس بہت شاہد ہیں
حدیث اللہ تعالیٰ نے دنبہ اسمعیل علیہ السلام پر تصدق کیا کہا سخاوی نے
یہ کلام صحیح ہے اور قرآن میں ہے (اور ہمنے تصدق کیا اوس پر بوجہ بزرگ
میں کہتا ہوں ہاں ذبیح میں اختلاف ہی کہ اسمعیل علیہ السلام ذبیح ہوئے
یا اسحاق علیہ السلام اور سیوطی نے اسپر توقف کیا ہی **حدیث** بھاگنا
اوس سے جسکے طاقت نہ ہو پیغمبرونکی سنت ہے اسکی بنا کا کچھ اصل نہیں
بلکہ معنی کی اعتبار سے بھی باطل ہے اسلئے کہ جو شخص اعتقاد کرے کہ نبی علیہ
السلام بھاگے تھے تو وہ کافر ہو گیا جیسا کہ شفا میں اسکی تصریح کی گئی ہے
لیکن قول موسیٰ علیہ السلام کا (میں بھاگا تھا تم سے جب کہ مینے تم سے خوف کیا)
قبل نبوۃ کے ہے اور ہجرت نبی علیہ السلام کی دار الکفر سے وہ بطریق
بھاگنے کے نہ تھی بلکہ ... غار میں داخل ہوتے تاکہ خلقت ...
... میں ... بھاگنا نہیں ہوتا مگر ...

من اعتقد ان النبي عليه السلام فر فقد كفر

من قول [illegible] في النحو (كن فيكون) [illegible]
الكاف والنون الا كون الذي يكون موضع حديث
العين بالرمد لا تمس رواه ابو نعيم في الطب عن ابي
سعيد قال مثل اصحاب محمد عليه السلام مثل العين دواء
العين ترك مسها وهو ضعيف **حرف الغين**
المعجمة - **حديث** الغرباء ورثة الانبياء و
لم يبعث الله نبيا الا وهو غريب في قومه وعن انس
مرفوعا وهو باطل ويرده ما ورد في القرآن من قوله
تعالى (انا ارسلنا نوحا الى قومه والى عاد اخاهم هودا
والى ثمود اخاهم صالحا ولولا رهطك لرجمناك
وكذا ارسال موسى وعيسى وسائر انبياء بني اسرائيل وكذا
نبينا عليه السلام وانما حصلت لهم الغربة في الجملة بعد الهجرة
حديث غمز القدم ونحوه اورده الدارقطني في الافراد
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كنت عند ابي بن كعب اغمز
قدمه فذكر حديثا وفي الاحياء انه عليه السلام نزل
منزلا في بعض اسفاره فنام على بطنه وعبد اسود يغمز
ظهره الحديث قال العراقي رواه الطبراني في الاوسط
من حديث عمر رضي الله عنه بسند ضعيف **حديث**
الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل قال
النووي لا يصح وقال السيوطي اخرجه الديلمي عن انس و
ابي هريرة رضي الله تعالى عنهما **حديث** الغناء
رقية الزنا قال النووي في شرح مسلم هو من امثال
المشهورة انتهى وعزاه الغزالي للفضيل بن عياض **حرف**
الفاء - **حديث** الفاتحة لما قرئت له ذكره
الزركشي للبيهقي في الشعب وتعقبه السيوطي بانه لا يوجد

[illegible]
[illegible] (کن فیکون) [illegible]
پہلے ہی سے وہ شی پیدا ہو جاتی ہے یہ موضوع ہے **حدیث** بیمار آنکھ کو
مس کیا جاوے یہ ابو نعیم نے طب میں ابی سعید سے روایت کی ہے
کہا اوس نے مثال اصحاب محمد علیہ السلام کی آنکھ کے مثال ہے دوا
آنکھ کا نہ ہاتھ لگانا ہے اور یہ ضعیف ہے **حرف غین معجمہ** **حدیث**
غربا انبیاء کی وارث ہیں اور اللہ تعالی نے کسی کو پیدا نہیں کیا مگر وہ اپنے
قوم میں غریب تھا - یہ انس سے مرفوع روایت ہے اور باطل ہے اور اسکو یہ
آیت رد کرتی ہے (ہم نے بھیجا نوح کو اوسکی قوم کیطرف اور عاد کیطرف
اونکے بھائی ہود کو اور ثمود کیطرف اونکے بھائی صالح کو اور اگر نہ ہوتا گروہ تیرا
تو ہم تجھے رجم کرتے) اور ایسا ہی بھیجا موسی اور عیسی اور تمام انبیاء
بنی اسرائیل کو اور ایسا ہی ہمارے پیغمبر علیہ السلام تھے لیکن غربا انکو بعد ہجرت کے
لاحق ہوگئے **حدیث** پاؤں کا دبانا اور اسکے مثل اسکو دارقطنی افراد میں
ابن عباس سے لایا ہے کہا اوس نے میں ابی بن کعب کے پاس اونکے پاؤں دباتا تھا
الخ اور احیا میں ہے کہ آنحضرت بعض سفر میں کسی جگہ نازل
ہوئے تو اپنے پیٹ پر سوئے اور ایک سیاہ غلام آپکی پیٹھ دبا رہا تھا الخ کہا
عراقی نے یہ طبرانی اوسط میں عمر سے سند ضعیف سے روایت کی ہے
حدیث سرود دل میں نفاق بڑھاتا ہے جیسا پانی
انگوری کو بڑھاتا ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہیں کہا سیوطی نے
اسکو دیلمی انس اور ابوہریرہ سے لایا ہے **حدیث**
سرود زنا کا منتر ہے کہا نووی نے شرح مسلم میں یہ امثال
مشہورہ سے ہے انتہی اور غزالی نے اسکو فضیل بن عیاض
کے طرف منسوب کیا ہے **حرف فا** - **حدیث**
سورہ فاتحہ [illegible] (کافی ہے) [illegible]
بیہقی کیطرف شعب میں منسوب کیا ہے اور سیوطی [illegible] کیا ہے

وكلوا من رزقه) وقال (وان ليس للانسان الا ما سعى) وقال (فاسعوا الى ذكر الله وسارعوا الى مغفرة من ربكم واستبقوا الخيرات) فهذا كله دال على البركات الباقيات الصالحات والدرجات العاليات

حرف القاف - حديث

قال لجبريل هل زالت الشمس قال لا نعم قال عليه السلام كيف قلت لا نعم فقال من حين قلت لا الى ان قلت نعم سارت الشمس مسيرة خمسمائة عام لم يعرف له اصل

حديث قدس لعدس على لسان سبعين نبيا آخرهم عيسى عليه السلام قال الزركشي باطل نص عليه جماعة من الحفاظ كابن المبارك وليث بن سعد ومن المتاخرين ابن المديني وقال السخاوي اخرجه الطبراني من حديث واثلة به مرفوعا واسنده ابو نعيم المعرفة في الباب عن علي رضي الله عنه ولا يصح من ذلك شيء بل هو باطل كما قال ابن المديني وذكره ابن الجوزي في الموضوعات

حديث القرآن كلام الله غير مخلوق فمن قال بغير هذا فقد كفر قال الصغاني هذا موضوع وقال السخاوي وهذا الحديث من جميع طرقه باطل واورده ابن الجوزي في الموضوعات

حديث قراءة سورة القلاقل امان من الفقر قال السخاوي لا اصل له والقلاقل هي التي اوائلها قل وهي خمس ولها سورة الجن ولكن المشهورة هي اربع الكافرون والاخلاص والمعوذات

حديث قص الاظفار لم يثبت في كيفية ولا تعيين يوم له عن النبي عليه السلام قال السخاوي وما يعزى من النظم لعلي بن ابي طالب

اور کہاؤ اوسکے رزق سے) اور کہا اللہ تعالی نے (کہ نہین ہی آدمی کیواسطے کچھ مگر جو اوسنے کوشش کی) اور کہا اللہ تعالی نے (پس دوڑو ذکر اللہ کیطرف اور جلدی کرو طرف بخشش کے اپنے رب سے اور سبقت کرو نیکیونکیطرف) پس ان سب آیات سے برکات کا حاصل کرنا اور بلند درجونکا پانا مستلزم ہوتا ہی

حرف قاف - حدیث

فرمایا آنحضرت نے جبرئیل علیہ السلام سے کیا سورج ڈہل گیا ہی کہا نہ ہان فرمایا آنحضرت نے کسطرح تونے نہ ہان کہا کہا جبرائیل علیہ السلام نے ہیرا نہ کہنے سے ہان کہنے تک سورج پانچ سو برس کا رستہ طے کر گیا تہا اسکا اصل کچہ معلوم نہین ہوا

حدیث پاک کیے گئے ہین مسور ستر نبیون کی زبان پر آخر اونکے عیسے علیہ السلام ہین کہا زرکشی نے باطل ہے اسپر بہت حفاظ نے تصریح کی ہے مثل ابن مبارک اور لیث بن سعد کے متاخرین سے ابن مدینی ہے اور کہا سخاوی نے اسکو طبرانی نے واثلہ سے مرفوع روایت کیا ہی اور ابو نعیم نے اسکو معرفہ مین مسند کیا ہے اور اس باب مین علی سے بھی روایت ہی اور کوئی روایت صحیح نہین ہے بلکہ باطل ہین جیسا کہ ابن مدینی نے کہا اور اسکو ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے

حدیث قرآن کلام اللہ تعالی کا ہی مخلوق نہین جس نے سوا اسکے کہا وہ کافر ہوا۔ کہا صغانی نے یہ موضوع ہی اور کہا سخاوی نے یہ حدیث سب طرق سے باطل ہے اور ابن جوزی اسکو موضوعات مین لایا ہے

حدیث پڑہنا سورتین قلاقل کا فقر سے امان دیتا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچہ اصل نہین اور قلاقل وہ سورتین ہین جنکے اول لفظ قل کا آتا ہے اور وہ پانچ ہین پہلی اونسے سورہ جن لیکن مشہور چار ہین کافرون اور اخلاص اور معوذتین

حدیث ناخون کٹانا اونکی کیفیت مین اور کسی دن کے تعیین کرنی اونکی حقمین آنحضرت سے اس باب مین کچہ ثابت نہین کہا سخاوی نے ترتیب کے نسبت جو علی بن ابی طالب

المقابلة مع العدو والغالبة في المقابلة حديث
فضل شهر رجب على الشهور كفضل القرآن على سائر الكلام
وفضل شهر شعبان على الشهور كفضلي على سائر الانبياء و
فضل شهر رمضان كفضل الله على سائر العباد قال
العسقلاني موضوع حديث الفقر فخري وبه
افتخر قال العسقلاني هو باطل موضوع وقال ابن تيمية
هو كذب حديث فمن ساكت ربه كافٍ وبحقه الله
ولد من سكت قال ابن الربيع ليس بحديث ومعناه صحيح يعني
مأخوذ من حديث من صمت نجا ومن توكل على الله
كفاه لكن ظاهر التركيب لا دل كفر الا ان يقدر العاطفة
حديث في اخر الزمان ينتقل برد الروم الى الشام و
الشام الى مصر قال العسقلاني لا اصل له حديث
في بيته يؤتى الحكم من الامثال المشهورة لا الاحاديث
المأثورة ذكره ابن الربيع قال الزركشي اخرج سعيد بن
منصور في سننه قال كان بين عمر بن الخطاب رضي الله
عنه وبين ابي بن كعب تدارؤ في شيء فجعلا بينهما زيد بن
ثابت فاتياه في منزله فلما دخلا عليه قال له عمر اتيناك
لتحكم بيننا فقال في بيته يؤتى الحكم ثم جلسا بين يديه
فقضى بينهما وفي المثل هذه قصة غريبة في حيوة
الحيوان للدميري حديث في الحركات البركات من
كلام بعض السلف وليس بحديث ذكره ابن الربيع وفي
رسالة القشيرية سمعت الاستاذ اباعلي يقول في
الحركة بركة حركات الظواهر توجب بركات السرائر
اقول وفي التنزيل اشارة الى ذلك حيث قال تعالى
(هو الذي جعل لكم الارض ذلولا فامشوا في مناكبها

مقابلہ دشمن کے اور مغلوب ہونے کے مقابلہ مین حدیث فضیلت
ماہ رجب کے باقی مہینوں پر مثل فضیلت قرآن کی ہے تمام کلاموں پر اور
فضیلت ماہ شعبان کی باقیوں پر مثل فضیلت میری نفس کے ہے تمام
نبیوں پر اور فضیلت ماہ رمضان کی مثل فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہے
تمام بندوں پر۔ کہا عسقلانی نے موضوع ہے حدیث فقر میرا فخر ہے
مین اوس سے فخر کرتا ہون۔ کہا عسقلانی نے یہ موضوع ہے باطل ہے
اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کذب ہے حدیث منہ چپ کرنیوالا اب کافی
ہے اور اوسکی مثال یہہ اللہ تعالیٰ والی ہے اوس شخص کا جو چپ کرے
کہا ابن ربیع نے یہ حدیث نہین اور معنی اسکے صحیح ہین یعنے اس حدیث
پکڑی گئی ہین جس نے چپ کی اوس نے خلاصی پائی اور جس نے اللہ پر توکل کیا
تو اللہ اوسکو کافی ہوا لیکن ظاہر ترکیب بیلی کی کفر ہے مگر کہ حرف عاطفہ مقدر
کیا جاوے حدیث آخر زمانہ مین سرد روم کے شام کیطرف منتقل ہوگے اور
سرد شام کی مصر کیطرف کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہین حدیث اسکے گہر
مین حکم لیا جاتا ہے یہ امثال مشہورہ سے ہے حدیث نہین اسکو ابن ربیع نے ذکر کیا ہے
کہا زرکشی نے سعید بن منصور سنن مین لایا ہے کہ درمیان عمر بن خطاب اور
درمیان ابی بن کعب کے کسی شئے مین جھگڑا ہوا تو ان دونوں نے زید بن ثابت
کو منصف بنایا اور اوسکے گہر مین آئے جب اوسپر داخل ہوئے تو کہا عمر نے
ہم اسلئے آئے ہین کہ تو ہم مین حکم کرے کہا اوسنے اسکے گہر مین حکم لیا جاتا
ہے پھر دونو اسکے پاس بیٹھ گئے تو اوسنے ان دونوں مین حکم کیا اور
حیوۃ الحیوان دمیری مین اسکا غریب قصہ لکھا ہے حدیث حرکتون مین
برکتین ہین یہ کلام بعض سلف کی ہے اور ابن ربیع نے ذکر کیا ہے
یہ حدیث نہین اور رسالہ قشیریہ مین ہے کہ مینے ابو علی استاد سے سنا کہ کہتا
تہا قول اوکا حرکت مین برکت ہے اسکے یہ معنی ہین حرکتین ظاہری بہت سی
برکتین واجب کرتی ہین مین کہتا ہون قرآن اسکیطرف اشارہ کرتا ہے (وہ
ذات ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو فرمانبردار پس چلو اوسکے اطراف

ورواه الطبراني عن ابن عمر بلفظ قليل الفقه خير
من كثير من العبادة

حرف الكاف

حديث كانك بالدنيا ولم تكن وبالآخرة ولم تزل
قال السيوطي لم اقف عليه مرفوعا واخرجه ابو نعيم عن
عمر بن عبد العزيز **حديث** كانك من اهل
بدر وحنين وهو كلام يقال لمن يستأهل وليس بحديث
حديث كان الله ولا شيء معه وفي رواية ولم يكن شيء قبله ثابت
ولكن الزيادة وهي قولهم وهو الآن على ما عليه كان
من كلام الصوفية وينبغي ان يكون من مفتريات
الوجودية القائلة بالعينية المخالفة للنص في المعية
الرتبة الشهودية وقد نص ابن تيمية والعسقلاني
على وضع الجملة الزائدة وان صحت فتأويلها انه تعالى ما
تغير بحسب ذاته من الكمال وصفات الجلال عما كان عليه من
القوة والقدرة بعد خلق الموجودات كما يشير اليه
قوله سبحانه (ولقد خلقنا السموات والارض وما بينهما
في ستة ايام وما مسنا من لغوب) اي نصب وتعب ولا
لا كلال ولا ملال او المعنى ان ما عداه كسراب بقيعة
(يحسبه الظمآن) ماء او كهباء تطيره هواه فليس للموجود
الحادث بحسب الموجود القديم حقيقة الموجود في
نظر العارف اذ المخلوقات ليس لهم وجود مستقل
ذاتا وصفة ومن هنا قال قائلهم سوى الله والله
ما في الوجود وليس في الدار غيره ديار وهو في مقام
الجمع ويشير اليه قوله سبحانه (كل شيء هالك الا وجهه)
وقوله عليه السلام اصدق كلمة قالها العرب قول
لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل واما من وصل

اور طبرانی نے ابن عمر سے ان لفظون سے روایت کی ہے تہوڑی فقہ بہتر
ہے بہت عبادت سے

حرف کاف

حدیث گویا تو دنیا مین ہے اور نہین ہے اور آخرت مین ہے اور ہمیشہ سے ہے
کہا سیوطی نے مین یہ مرفوع روایت نہین جانتا اور روایا ابو نعیم عمر بن عبد العزیز
سے لایا ہے **حدیث** گویا تو اہل بدر اور حنین سے ہے - یہ کلام وس شخص
کو کہی جاتی ہے جب وسکو اپنے اہل مین داخل کرنا ہو - حدیث نہین **حدیث**
پہلے اللہ موجود تہا اور کوئی شے اوسکی ساتھ نہ تھی اور ایک روایت مین آیا
ہے اور کوئی شے اوسکی پہلے نہ تھی - ثابت ہے لیکن یہ زیادتی (اور وہ
اب بھی اوسیطرح ہے جیسے تہا) صوفیہ کی ہے - شاید یہ وجودیون کا
افترا ہو جو عینیت کی قائل ہین اور مرتبہ شہودیت مین نص کے مخالف
ہین اور ابن تیمیہ و عسقلانی نے اس جملہ کی موضوع ہونے پر تصریح کی ہے
اگر صحیح ہو تو تاویل اسکی یون ہوگی کہ اللہ تعالی اپنے ذات کمال
مین اور صفات جلال مین جس قوت اور قدرت مین تہا بعد
پیدائش مخلوقات کے بھی متغیر نہین ہوا - جیسا کہ اللہ تعالی اشارہ
کرتا ہے (تحقیق پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو چھہ دن مین اور
ہمکو کچھ تکلیف نہ پہونچی یعنے سختی او کمال و ملال نہ ہوا یا یہ معنی ہون کہ
ماسوا اوسکی مثل سراب کی ہے جسکو پیاسا پانی خیال کرتا ہے
یا مثل خاک کی جسکو ہوا اوڑائے پس نظر عارف مین موجود حادث کے
لئے موجود قدیم کی مقابلہ مین کچھ حقیقت نہین ہے اسلئے کہ مخلوقات
کے لئے وجود مستقل باعتبار ذات اور صفات کے نہین ہے
اور اسیجگہ سے بعض قائل نے یہ بات کہی ہے قسم اللہ کے
سوا اللہ کے کسی کا وجود نہین اور سوا اوسکے کوئی گہر مین نہین ہے
اور یہ قول مقام جمع مین ہے اور اسکی طرف قول اللہ کا اشارت کرتا ہے
(ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات اوسکی) اور آنحضرت کا قول بہت سچ کلمہ
کلمات عرب سے کلمہ لبید کا ہے خبردار ہر شے سوا اللہ کی باطل ہے - لیکن وہ شخص جو

ولشيخنا انباطل عنهما **حديث** قصة عثمان رضي
الله عنه انه لما خطب في اول جمعة ولي الخلافة وصعد المنبر
فقال الحمد لله فارتج عليه فقال ان ابابكر وعمر رضي الله عنهما
كانا يعدان لهذا المقام مقالا وانتم الى امام فعال احوج منكم
الى امام قوال وستأتيكم الخطب واستغفر الله لي ولكم و
نزل وصلى بهم قال ابن الهمام انها لم تعرف في كتب الحديث
بل في كتب الفقه **حديث** القلب بيت الرب قال
السخاوي ليس له اصل في المرفوع وقال الزركشي لا اصل له
وقال ابن تيمية هو موضوع وفي الذيل هو كما قال اقول
لكن له معنى صحيح كما سيأتي في حديث ما وسعني
ارض **حديث** قلب المؤمن حلو يحب الحلاوة
وذكره ابن الجوزي في الموضوعات لكن ثبت انه عليه السلام
كان يحب الحلواء والعسل ذكره ابن الربيع وفيه ان هذا
صحيح معناه والكلام في ثبوت مبناه فقد قال السيوطي
رواه البيهقي في الشعب والديلمي عن ابي امامة فكلام ابن
الجوزي موضوع مدفوع ورواه الديلمي ايضا عن علي
رفعه المؤمن حلو يحب الحلاوة ومن حرمها على نفسه
فقد عصى الله ورسوله لا تحرموا شيئا من نعمة الله و
الطيبات على انفسكم وكلوا واشربوا واشكروا فان لم تفعلوا
لزمتكم عقوبة الله عز وجل وسنده واه **حديث**
قليل من التوفيق خير من كثير من العلم ذكر في الاحياء
وقال العراقي لم اجد له اصلا وقد ذكره صاحب
الفردوس من حديث ابي الدرداء وقال العقل بدل العلم
ولم يخرجه ولده في مسنده انتهى وتعقبه بعض المتاخرين
بان ما ذكره في الفردوس رواه ابن عساكر عن ابي الدرداء

اور ہمارے شیخ کیطرف کی گئی ہے وہ باطل ہے **حدیث**
قصہ حضرت عثمان کا جب وہ خلافت کی والی ہوئے اور منبر پر چڑہے
تو پہلے جمعہ مین یہ خطبہ پڑہا سب حمد اللہ کیلئے ہے پس آنحضرت گلے بند ہو گئے
اور فرمایا کہ ابو بکر او عمر اسجگہ کیلئے کچہ بات تیار کرتے تہے اور تم امام کے
طرف ہو او فرمایا مین تم مین سے ایک امام قوال کیطرف خارج ہونگا
اور آئیگا تمہاری طرف خطیب او مین اپنے لئے اور تمہارے لئے بخشش مانگتا ہون
اور اترے اور اونکے ساتھ نماز پڑہی کہا ابن ہمام نے یہ کتب حدیث مین
پایا نہین گیا بلکہ کتب فقہ مین بھی نہین پایا گیا **حدیث** دل رب
تعالی کا گہر ہے۔ کہا سخاوی نے مرفوع روایت مین اسکا کچہ اصل نہین اور
کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور ذیل مین بھی ویسا ہی ہے مین کہتا ہون لیکن
معنے اسکے صحیح ہین جیسا کہ اس حدیث مین آگے آئیگا مجھے زمین کافی نہین ہوئے
حدیث دل مومن کا میٹھا ہے مٹہائی کو دوست رکہتا ہے اسکو ابن جوزی نے
موضوعات مین ذکر کیا ہے لیکن یہ ثابت ہے کہ آنحضرت مٹہاس اور شہد کو دوست
رکہتے تہے یہ ابن ربیع نے ذکر کیا ہے اور اسمین ہے کہ اسکے معنی صحیح ہین اور کلام ثبوت
بنا مین ہے کہا سیوطی نے اسکو بیہقی نے شعب مین اور دیلمی نے ابی امامہ سے
روایت کیا ہے پس کلام ابن جوزی کی کہ یہ موضوع ہے درست نہین اور دیلمی
نے علی سے بھی مرفوع روایت کی ہے مومن میٹھا ہے مٹہاس کو دوست رکہتا ہے اور جسنے
اسکو اپنے نفس پر حرام کیا تو اوسنے اللہ اور رسول کے بیفرمانی
کی اور تم کسی شے کو اللہ تعالی کی نعمتوں اور پاک چیزون سے اپنی نفس پر
حرام نہ کرو اور کہاؤ اور پیو اور شکر کرو اگر نہ کروگے تو تمکو اللہ تعالی کا عذاب
لازم ہوگا اور سند اسکی واہیات ہے **حدیث** تھوڑی توفیق بہتر ہے
بہت علم سے۔ احیا مین مذکور ہے اور کہا عراقی نے مینے اسکا اصل نہین پایا اور اسکو
صاحب فردوس نے ابی الدردا سے ذکر کیا ہے اور علم کیجگہ عقل کا لفظ ذکر کیا اور
اسکے بیٹے نے اسکو مسند مین ذکر نہین کیا انتہی اور بعض متاخرین نے اسکا اس
طرح پیچہا کیا ہے کہ جو فردوس مین مذکور ہے اسکو ابن عساکر نے ابی الدردا سے

علیہ السلام حال آکلہ فی کثیر من الاحادیث منہا
حدیث بسم اللہ وکل بیمینک مایلیک حدیث
کل احد یؤخذ من قولہ ویرد الا صاحب ہذا القبر وہو
قول مالک واراد بالنبی علیہ السلام و
ذلک لکونہ معصوما من الخطا لانہ ماینطق عن الہوی
وکذا الحکم سائر الانبیاء فی الطبرانی من حدیث ابن عباس
رفعہ بلفظ ما من احد الا یؤخذ من قولہ ویدفع و
اوردہ الغزالی فی الاحیاء بمعناہ وقال لا یؤخذ من
علم ویترک الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقال السیوطی رواہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد من
طریق عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما احد
من الناس الا یؤخذ من قولہ ویدع غیر النبی علیہ السلام
انتہی لکن ینبغی ان یکون الروایۃ یؤخذ ویودع او
فاخذ وندع حدیث کل الاعمال فیہا المقبول و
المردود الا الصلوۃ علی فانہا مقبولۃ غیر مردودۃ
مر الکلام علیہ فی حرف الصاد من حدیث صلوۃ علی النبی
نزد وقال العسقلانی ہنا انہ ضعیف جدا لکنہ لم
یذکر من المخرجین احد ولا اظہر لہ سندا معتمدا
حدیث کل اناء بما فیہ یطفح لیس بحدیث ومعناہ
یفیض ویسیل وفی المشہور کل اناء یترشح بما فیہ حدیث
کل بنی آدم ینتمون الی عصبۃ ابیہم الا ولد فاطمۃ فانی
انا ابوہم وعصبتہم قال ابن الجوزی فی العلل المتناہیۃ
انہ لا یصح ویرد علیہ انہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن
فاطمۃ وکذا اخرجہ ابو یعلی وفی سندہ ضعیف وفی الحدیث
مرسل ولہ شاہد عند الطبرانی وغایتہ انہ حدیث

آنحضرت کی وقت کہانی کی بہت احادیث سے ثابت ہو ایک ان میں سے
حدیث ہو اللہ کا نام لی اور روٹی کہا تا ہے آپنے آگی سے کہا حدیث
ہر کوئی اپنے قول سے پکڑا جاتا ہے اور چہوڑا جاتا ہے مگر صاحب اس قبر کا
یہ قول مالک کا ہے اور مراد اسکی اس سے نبی علیہ السلام ہیں اسلئے کہ وہ
خطا سے معصوم ہیں کیونکہ وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے اور ایسا ہی حکم
ہے سب نبیوں کا اور طبرانی میں ابن عباس سے مرفوع روایت اسطرح ہے
نہیں کوئی مگر اپنے قول سے پکڑا جاتا ہے اور چہوڑا جاتا ہے اور غزالی نے
اسکو احیاء میں اسکے معنے سے لایا ہے کہا نہیں پکڑا جاتا علم سے
اور نہیں چہوڑا جاتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا سیوطی
نے اسکو عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں عکرمہ سے اوسنے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہا کوئی آدمیوں سے نہیں مگر اپنے قول سے پکڑا
جاتا ہے اور چہوڑا جاتا ہے سوائے نبی علیہ السلام کے انتہے لیکن
روایت اسطرح ہونی چاہیئے پکڑا جاتا ہے اور امانت رکہا جاتا ہے
یا پکڑتے ہیں ہم اور چہوڑتے ہیں ہم حدیث سب عملوں میں مقبول
اور مردود ہیں مگر درود مجہہ پر قبول کیا جاتا ہے مردود نہیں ہوتا حرف
صاد میں کلام اس حدیث کی نیچے گذر چکی درود نبی پر نہیں وہوتا
کہا عسقلانی نے اسجگہ یہ بہت ضعیف ہے لیکن اوسنے اسکا کوئی راوی
اور سند معتمد علیہ نہیں بیان کی حدیث ہر برتن میں وہ چیز
ہے جو اوس سے ٹپکتی ہے یہ حدیث نہیں او معنے اسکے
مشہور میں ہر برتن اوس سے وہ ٹپکتا ہے جو اوس میں ہو حدیث
تمام بنی آدم اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں مگر بیٹے فاطمہ کے
پس میں انکا باپ اور عصبہ ہوں کہا ابن جوزی نے علل متناہیہ میں کہ یہ
نہیں اسپر یہ وارد ہوتا ہے کہ اسکو طبرانی نے کبیر میں فاطمہ سے
روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن یعلی نے ذکر کیا ہے اور سند اسکی
ضعیف ہے اور حدیث مرسل ہے اور طبرانی کی پاس اسکیلئے شاہد ہے غایت یہ ہے کہ حدیث

الی مقام جمع الجمع فلا تحجبه الکثرة عن الوحدة
ولا الوحدة عن الکثرة کما یشیر الیه قوله سبحانه (وما
رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی) **حدیث** کان
علیه السلام لا یجلس الیه احد وهو یصلی الا خفف صلوته
وساله عن حاجته فاذا فرغ عاد الی صلوته ذکره فی الشفاء
قال الجلال السیوطی فی تخریج احادیثه قال العراقی فی
تخریج الاحیاء لم اجد له اصلا **حدیث** الکریم اذا
قدر عفا اخرجه البیهقی فی الشعب عن ابی هریرة رضی
الله عنه مرفوعا قال وفی سنده متروک ویشبه ان
یکون موضوعا ولکن مشهور بین الزهاد وغیرهم
وانا بری من عهدته یعنی لا اقول بوضعه ولا بثبوته
حدیث کفی بالمرء نصرة ان یری عدوه یعصی الله
قال السیوطی هو من کلام جعفر الاحمر علی ما رواه الخرائطی
فی مکارم الاخلاق **حدیث** الکریم حبیب الله
ولو کان فاسقا والبخیل عدو الله ولو کان راهبا
لا اصل له بل الفقرة الاولی موضوعة لمعارضتها
نص قوله تعالی (ان الله یحب التوابین والله لا یحب
الظالمین) والفاسق اما من الظالمین والکافرین
حدیث کف من الشر یکف الشر عنک لا
یعرف له اصل **حدیث** الکلام صفة المتکلم لیس له اصل
ومعناه صحیح موافق لقولهم کل اناء یترشح بما فیه
فقول ابن الربیع لیس علی اطلاقه لیس فی محله واستحقاقه
حدیث الکلام علی المائدة قال السخاوی لا
اعلم فیه شیئا نفیا ولا اثباتا یعنی ما یدل علی نفی
هذا الحدیث ولا علی اثباته والا فقد ثبت کلامه

مقام جمع الجمع کو پہونچا تو اوسکو نہ کثرت وحدت سے اور
نہ وحدت کثرت سے مانع ہوتی ہے جیسا کہ قول اللہ تعالی کا اوسکی طرف
اشارہ کرتا ہے (اور نہ رمی کی تو نے جب تو نے رمی کی لیکن اللہ تعالی نے
رمی کی) **حدیث** کوئی آنحضرت کے پاس نہ بیٹھتا جب وہ نماز پڑھتے مگر
اپنی نماز ہلکی کرتے اور اسکے حاجت پوچھتے پھر جب فارغ ہوتے تب اپنی پھر
نماز کیطرف لوٹتے کہا جلال الدین سیوطی نے تخریج احادیث میں یہ
شفا میں مذکور ہے کہا عراقی نے تخریج الاحیا میں میں نے اسکا اصل نہیں
پایا **حدیث** کریم جب قادر ہوتا معاف کرتا ہے - اسکو بیہقی نے شعب میں
ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کیا ہے کہا اسکی سند میں ایک شخص متروک
ہے اور مشابہ ہے اسکے کہ موضوع ہو لیکن مشہور زاہدوں وغیرہ میں ہے اور
میں بری ہوں اسکے ذمہ سے یعنے میں اسکے وضع اور ثبوت میں کچھ
نہیں کہتا **حدیث** مرد کو مدد کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اپنے دشمن
کو اللہ تعالی کی بیفرمانی کرتا دیکھے - کہا سیوطی نے یہ جعفر احمر کی کلام سے ہے
جیسا کہ خرائطی نے مکارم الاخلاق میں روایت کیا ہے **حدیث** کریم
دوست اللہ کا ہے اگرچہ فاسق ہو اور بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو
اسکا کچھ اصل نہیں بلکہ پہلا فقرہ موضوع ہے اس لیے کہ وہ نص کا معارض
ہے (تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور اللہ تعالی نہیں
دوست رکھتا ظالموں کو) اور فاسق یا ظالموں سے ہے یا کافروں سے +
حدیث بچ شر سے تجھ سے شر بچایا جاویگا اسکا اصل معلوم نہیں
ہوا **حدیث** کلام متکلم کی صفت ہے، اسکا کچھ اصل نہیں لیکن
معنے اسکے صحیح ہیں موافق ہیں اس قول کے ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے
جو اوسمیں ہو پس قول ابن ربیع کا اپنی اطلاق پر نہیں ہے) درست نہیں
حدیث کلام کرنی دسترخوان پر - کہا سخاوی نے میں اسکے اثبات
اور نفی کی بابت کچھ نہیں جانتا یعنے ایسے شے جو اس حدیث
کے نفی یا اثبات پر دلالت کرے ورنہ کلام ++

الی ابلیس من موت سبعین عابد او یقویه حدیث
الموت قبیلة ایسر من موت عالم رواه الطبرانی وابن
عبد البر من حدیث ابی الدرداء ویؤیده حدیث فقیه
واحد اشد علی الشیطان من الف عابد قلت و
عندی ان ذلک بمقتضی البعد عن زمان النبی علیه
السلام فانه کمشعل النور فی عالم الظهور ویقویه حدیث
خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم
حدیث کل بدعة ضلالة الا البدعة فی عبادة فی
سنده کذاب و متهم **حدیث** کل ممنوع حلو لیس عند
ویدل علی صحة معناه ما ابتلی آدم علیه السلام لقوله تعالی
(ولا تقربا هذه الشجرة) **حدیث** کنت نبیا وآدم بین
الماء والطین قال السخاوی لم اقف علیه بهذا اللفظ
فضلا عن زیادة وکنت نبیا فلا آدم ولا ماء ولا طین و قال
العسقلانی فی بعض اجوبته ان الزیادة ضعیفة وما قبلها
قوی و قال الزرکشی لا اصل له بهذا اللفظ ولکن فی الترمذی
متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد وفی
صحیح ابن حبان والحاکم عن العرباض بن ساریة انی عند
الله لمکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته قال
السیوطی و اما العوام ولا آدم ولا ماء ولا طین فلا اصل له
ایضا یعنی بحسب مبناه والا فهو صحیح باعتبار
معناه لما تقدم وبحدیث کنت اول النبیین فی الخلق و
آخرهم فی البعث رواه ابن ابی حاتم فی تفسیره وابو نعیم
فی الدلائل عن ابی هریرة رضی الله عنه کما ذکره السیوطی
وله شاهد من حدیث میسرة الفجر بلفظ کنت نبیا
وآدم بین الروح والجسد اخرجه احمد والبخاری

ابلیس کو زیادہ پسند ہی ستر عابد ونکی موت سے اور یہ حدیث اوسکی
تقویت کرتی ہے موت قبیلہ کی آسان ہی عالم کی موت سے اسکو
طبرانی او ابن عبد البر نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہی اور یہ حدیث
اسکی تقویت کرتی ہی ایک فقیہ سخت ہی شیطان پر ہزار عابد سے مین کہتا
ہون یہ بقدر بعد کی ہی زمانہ آنحضرت علیہ السلام سے کیونکہ عالم ظہور مین
آنحضرت نور کی مشعل ہین اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے اچھا
زمانون کا میرا زمانہ ہی پہر وہ لوگ جو اونسے متصل ہونگے پہر وہ لوگ
جو اونسے متصل ہونگے **حدیث** ہر بدعت گمراہی ہے مگر بدعت عبادات
مین اسکی سند مین ایک کذاب و متہم ہی **حدیث** ہر ممنوع میٹھا ہی
یہ حدیث نہین اور اسکی صحت معنی پر آدم علیہ السلام کی آزمائش دلالت
کرتی ہی (اور نہ قریب ہو تم اس درخت کے) **حدیث** مین نبی تہا
وقتیکہ آدم پانی اور کیچڑ مین تہا کہا سخاوی نے مین اسپر ان لفظونسے واقف
نہین ہوا چہ جائیکہ اس زیادتی سے مین نبی تہا ایسے آدم اور نہ پانی
نہ کیچڑ تہا اور کہا عسقلانی نے بعض جوابونمین یہ زیادتی ضعیف ہے
اور ماقبل اسکا قوی ہی اور کہا زرکشی نے ان لفظون سے اسکا کچھ اصل
نہین لیکن ترمذی مین اسطرح ہی آپ کب نبی تھے فرمایا وقتیکہ آدم روح
اور بدن مین تہا اور صحیح ابن حبان و حاکم مین عرباض بن ساریہ سے
ہی کہ مین اللہ تعالی کی نزدیک خاتم نبیون کا لکھا گیا تہا جس حالت مین کہ آدم کیچڑ مین گندھنے
والا تہا کہا سیوطی نے عوام نے یہ زیادتی کی ہی نہ آدم اور نہ پانی اور نہ کیچڑ تہا بنا کی اعتبار
سے اسکا کچھ اصل نہین لیکن معنی کے رو سے صحیح ہی جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہی اور اس
حدیث سے کہ مین پیدائش مین اول نبیون کا ہون اور اوٹھنے مین آخر
او نکا ہون اسکو ابن ابی حاتم نے تفسیر مین اور ابو نعیم نے دلائل مین
ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے
اور اسکا میسرۃ الفجر کے حدیث سے شاہد ہے مین نبی تہا اور
آدم روح اور بدن مین تہا یہ احمد اور بخاری نے +

ضعیف لا موضوع **حدیث** کل ثان لا بد له من
ثالث غیر معروف وکذا کلام بعضهم * الشئ لا یثنی الا و
قد یثلث * لا اصل له **حدیث** کل عام ترذلون
بصیغة المجهول والارذل من کل شئ ادونه ومنه قوله
سبحانه (ومنکم من یرد الی ارذل العمر) قال الزرکشی
هو من کلام الحسن البصری وفی معناه الحدیث الصحیح
فی البخاری عن انس مرفوعا لا یاتی علی امتی زمان الا
الذی بعده شر منه وفی الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء مرفوعا
ما من عام الا ینتقص الخیر فیه ویزید الشر واخرج الطبرانی
عن ابن عباس رضی الله عنهما قال ما من عام الا ویحدث
الناس بدعة ویمیتون سنة حتی تمات السنن وتحیی
البدع وثمات لغة فی تموت وبها قرأ فی السبعة متم
ومتنا بکسر المیم وضمها وفی الجامع الصغیر ما
من عام الا الذی بعده شر منه حتی تلقوا ربکم اخرجه
الطبرانی عن انس رضی الله عنه مرفوعا وروی احمد و
البخاری والنسائی عن انس مرفوعا بلفظ لا یاتی علیکم
عام ولا یوم الا والذی بعده شر منه حتی تلقوا ربکم و
روی نحو ذلک من قول ابن مسعود رضی الله عنه قال
ولا اعنی امرا خیرا من امر ولا عاما خیرا من عام و
لکن علمائکم وفقهائکم یذهبون ثم لا تجدون
منهم خلفا ویجیئ قوم یفتون برأیهم وفی لفظ و
ذلک بکثرة الامطار وقلتها ولکن بذهاب العلماء
وبمثله فسر ابن عباس رضی الله عنهما قوله تعالی اولم
یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها حیث قال
موت علمائها وفقهائها وعن ابی جعفر موت عالم احب

ضعیف ہی موضوع نہیں **حدیث** ہر دوسرے کیلئے تیسرا
ضرور ہی۔ مشہور نہیں ہے ایسے ہی بعضوں کے کلام۔ کوئی شی دوسری
نہیں بنتی مگر وہ تیسری کی جاتی ہے **حدیث** ہر سال تم ذلیل
کئے جاتی ہو۔ اور ارذل کی معنی ہر شے سی پست ہونے کی ہین اور اسی
سے قول اللہ تعالی کا (اور بعض تم سے ذلیل عمر تک پہونچتی ہین)
کہا زرکشی نے یہ کلام حسن بصری کے ہی اور اسکے معنی مین بخاری مین
انس سے مرفوع روایت ہی نہ آئیگا میری امت پر کوئی زمانہ مگر جو
اوس کے پیچھے ہوگا وہ پہلے سے بدتر ہوگا اور کبیر طبرانی مین ابی الدردا
سے مرفوع روایت ہی کوئی سال نہیں مگر نیکی اوسمین کم ہوتی جاتی
ہے اور شر بڑھتا جاتا ہے اور طبرانی ابن عباس سے لایا ہی کوئی برس نہین
مگر آدمی اسمین بدعت پیدا کرتی ہین اور سنت مارتی ہین تا کہ سنتین
مر جائینگے اور بدعتین زندہ ہو جائینگے اور تمات لغت ہی تموت مین اور
دونو طرح سات قرائتون مین ہے متم اور مت اور متنا میم کا کسر اور ضمہ اور جامع صغیر
مین ہے کوئی برس نہین مگر اوسکے پیچھے کا اوس سے برا ہی تا کہ تم اپنے رب سے
ملوگی یہ طبرانی انس سے مرفوع روایت لایا ہی اور بخاری اور احمد اور نسائی نے
انس سے مرفوع روایت ان لفظون سے کی ہے نہ آئیگا تم پر کوئی زمانہ
اور نہ کوئی دن مگر اوسکے پیچھے کا اوس سے برا ہوگا تا کہ تم اپنے رب سے
ملوگی اور اسیطرح قول ابن مسعود کا بھی مروی ہی کہا اوس نے مین نہین مراد
رکھتا کہ کوئی کام بہتر ہو کسی کام سے اور نہ کوئی برس بہتر ہو کسی برس سے لیکن
تمہاری عالم اور فقیہ چلی جائینگے پھر نہ پاؤگے تم کوئی اونکے پیچھے رہنی
والا بعد انکی ایسی قوم کیلئے جو اپنی رائے سے فتوی دینگے اور ایک روایت مین ہے
یہ کثرت بارش اور کم بارش کے باعث سی نہین بلکہ عالمون کے مرنے سی اور ابن
عباس نے اس آیت کی یون تفسیر کی ہے (کیا وہ نہین دیکھتے کہ
ہم زمین کو اوسکی اطراف سی کم کرتے چلی آتے ہین) کہا اوس نے مرنا سمجھ
عالمون اور فقیہون کے موت ہی اور ابی جعفر سے ہی موت عالم کے

الی ابلیس من موت سبعین عابدا ویقویہ حدیث لموت قبیلہ ایسر من موت عالم رواہ الطبرانی وابن عبد البر من حدیث ابی الدرداء ویؤیدہ حدیث فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد قلت وعندی ان ذلک بمقتضی البعد عن زمان النبی علیہ السلام فانہ کمشعل النور فی عالم الظہور ویقویہ حدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم

حدیث کل بدعۃ ضلالۃ الا بدعۃ فی عبادۃ فی سندہ کذاب متہم **حدیث** کل ممنوع حلو لیس بحدیث ویدل علی صحۃ معناہ ما ابتلی آدم علیہ السلام لقولہ تعالی (ولا تقربا ہذہ الشجرۃ) **حدیث** کنت نبیا وآدم بین الماء والطین قال السخاوی لم اقف علیہ بہذا اللفظ فضلا عن زیادۃ وکنت نبیا فلا آدم ولا ماء ولا طین وقال العسقلانی فی بعض اجوبتہ ان الزیادۃ ضعیفۃ وما قبلہا قوی وقال الزرکشی لا اصل لہ بہذا اللفظ ولکن فی الترمذی متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد وفی صحیح ابن حبان والحاکم عن العرباض بن ساریۃ انی عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ قال السیوطی وزاد العوام ولا آدم ولا ماء ولا طین ولا اصل لہ ایضا بحسب مبناہ والا فہو صحیح باعتبار معناہ لما تقدم وبحدیث کنت اول النبیین فی الخلق وآخرہم فی البعث رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ وابو نعیم فی الدلائل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کما ذکرہ السیوطی ولہ شاہد من حدیث میسرۃ الفجر بلفظ کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد اخرجہ احمد والبخاری

ابلیس کو زیادہ پسند ہو ستر عابد کی موت سے اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے موت قبیلہ کی آسان ہو عالم کی موت سے اسکو طبرانی اور ابن عبد البر نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہو ایک فقیہ سخت ہو شیطان پر ہزار عابد سے میں کہتا ہوں یہ بقدر بعد کی ہو زمانہ آنحضرت علیہ السلام سے کیونکہ عالم ظہور میں آنحضرت نور کی مشعل ہیں اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے اچھا زمانوں کا میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو اونسے متصل ہونگے پھر وہ لوگ جو اونسے متصل ہونگے **حدیث** ہر بدعت گمراہی ہے مگر بدعت عبادت میں اسکی سند میں ایک کذاب ور متہم ہو **حدیث** ہر ممنوع میٹھا ہے یہ حدیث نہیں اور اسکی صحت معنی پر آدم علیہ السلام کی آزمائش دلالت کرتی ہو (اور نہ قریب ہو تم اس درخت کے) **حدیث** میں نبی تھا وقتیکہ آدم پانی اور کیچڑ میں تہا کہا سخاوی نے میں اسپر ان لفظوں سے واقف نہیں ہوا چہ جائیکہ اس زیادتی سے میں نبی تہا پس نہ آدم اور نہ پانی نہ کیچڑ تہا اور کہا عسقلانی نے بعض جوابوں میں یہ زیادتی ضعیف ہے اور ماقبل اسکا قوی ہو اور کہا زرکشی نے ان لفظوں سے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن ترمذی میں اسطرح ہو آپ کب نبی تھے فرمایا وقتیکہ آدم روح اور بدن میں تہا اور صحیح ابن حبان و حاکم میں عرباض بن ساریہ سے ہو کہ میں اللہ تعالی کی نزدیک خاتم نبیوں کا لکھا گیا تہا جس حالت میں کہ آدم کیچڑ میں گرنے والا تہا کہا سیوطی نے عوام نے یہ زیادتی کی ہو نہ آدم اور نہ پانی اور نہ کیچڑ تہا بنا کی اعتبار سے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن معنی کے رو سے صحیح ہو جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہو اور بحدیث سے میں پیدایش میں اول نبیوں کا ہوں اور اوٹھنے میں آخر اونکا ہوں اسکو ابن ابی حاتم نے تفسیر میں اور ابو نعیم نے دلائل میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے اور اسکا میسرۃ الفجر کے حدیث سے شاہد ہے میں نبی تھا جب آدم روح اور بدن میں تہا احمد اور بخاری سے ✦

ضعيف لا موضوع **حديث** كل ثان لا بد له من ثالث غير معروف وكذا كلام بعضهم * الشئ لا يثنى الا قد يثلث * لا اصل له **حديث** كل عام ترذلون بصيغة المجهول والارذل من كل شئ ادونه ومنه قوله سبحانه (ومنكم من يرد الى ارذل العمر) قال الزركشي هو من كلام الحسن البصري وفي معناه الحديث الصحيح في البخاري عن انس مرفوعا لا يأتي على امتي زمان الا الذي بعده شر منه وفي الكبير للطبراني عن ابي الدرداء مرفوعا ما من عام الا ينقص الخير فيه ويزيد الشر واخرج الطبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ما من عام الا ويحدث الناس بدعة ويميتون سنة حتى تحيى البدع وتموت السنن وتمات لغة في تموت وبهما قرأ في السبعة متم ومتنا بكسر الميم وضمها وفي الجامع الصغير ما من عام الا الذي بعده شر منه حتى تلقوا ربكم اخرجه الطبراني عن انس رضي الله عنه مرفوعا وروى احمد والبخاري والنسائي عن انس مرفوعا بلفظ لا يأتي عليكم عام ولا يوم الا والذي بعده شر منه حتى تلقوا ربكم وروي نحو ذلك من قول ابن مسعود رضي الله عنه قال ولا اعني امرا خيرا من امر ولا عاما خيرا من عام ولكن علمائكم وفقهائكم يذهبون ثم لا تجدون منهم خلفا ويجيئ قوم يفتون برأيهم وفي لفظ وما ذلك بكثرة الامطار وقلتها ولكن بذهاب العلماء وبمثله فسر ابن عباس رضي الله عنهما قوله تعالى اولم يروا انا نأتي الارض ننقصها من اطرافها حيث قال موت علمائها وفقهائها وعن ابي جعفر موت عالم احب

ضعیف ہی موضوع نہین **حدیث** ہر دو کیلیے تیسرا ضرور ہی مشہور نہین ہے ایسے ہی بعضون کے کلام کرتی دو نہین بنتی مگر وہ تیسری کی جاتی ہے **حدیث** ہر سال تم ذلیل کیے جاتی ہو۔ اور ارذل کی معنی ہر شے سی پست ہونے کی ہین اور اوسی سے قول اللہ تعالی کا (اور بعض تم سے ذلیل عمر تک پہنچتی ہین) کہا زرکشی نے یہ کلام حسن بصری کے ہی اور اسکے معنی مین بخاری کی انس سے مرفوع روایت ہی نہ آئیگا میری امت پر کوئی زمانہ مگر جو اوس کے پیچھے ہوگا وہ پہلے سے شر ہوگا اور کبیر طبرانی مین ابی الدرداء سے مرفوع روایت ہی کوئی سال نہین مگر نیکی اوسمین کم ہوتی جاتی ہے اور شر بڑہتا جاتا ہے اور طبرانی ابن عباس سے لایا ہی کوئی برس نہین مگر آدمی اسمین بدعت پیدا کرتی ہین اور سنت مارتی ہین تا کہ سنتین مرجائینگے اور بدعتین زندہ ہوجائینگے اور تمات لغت ہی تموت مین اور دونو طرح سات قراءتون مین ہے متم اور مت اور متنا میم کا کسرہ اور ضمہ اور جامع صغیر مین ہے کوئی برس نہین مگر اوسکے پیچھے کا اوس سے برا ہی تا کہ تم اپنے رب سے ملوگی یہ طبرانی انس سے مرفوع روایت لایا ہی اور بخاری اور احمد اور نسائی نے انس سے مرفوع روایت ان لفظون سے کی ہے نہ آئیگا تم پر کوئی زمانہ اور نہ کوئی دن مگر اوسکے پیچھے کا اوس سے برا ہوگا تا کہ تم اپنے رب سے ملوگی اور اسیطرح قول ابن مسعود کا بھی مروی ہی کہا اوس نے مین نہین مراد رکھتا کہ کوئی کام بہتر ہو کسی کام سے اور نہ کوئی برس بہتر ہو کسی برس سے لیکن تمہاری عالم اور فقیہ چلی جائینگے پھر نہ پاؤگے تم کوئی اون کے پیچھے رہنے والا بعد انکی ایسی قوم آئیگی جو اپنی رائے سے فتوی دینگے اور ایک روایت مین ہے یہ کثرت بارش اور کم بارش کے باعث سی نہین بلکہ عالمون کے جانے سی اور ابن عباس نے اس آیت کی یون تفسیر کی ہے (کیا وہ نہین دیکھتے کہ ہم زمین کو اوسکی اطراف سی کم کرتے چلی آتے ہین) کہا اوس نے مرنا ہے عالمون اور فقیہون کے موت ہی اور ابی جعفر سے ہی موت عالم کے

لبس الخرقة الحسن البصري فان ائمة الحديث لم يثبتوا للحسن من علي سماعا فضلا عن ان يلبسه الخرقة قال السخاوي ولم ينفرد بذلك شيخنا بل سبقه اليه جماعة حتى من لبسها والبسها كالدمياطي والذهبي وابن حبان والعلائي والعراقي وابن الملقن والبرهان الحلبي وغيرهم يعني تشبيها بالقوم وتبركا بطريقتهم اذ ورد لبسهم لها مع الصحبة المتصلة الى كميل ابن زياد وهو ايضا صحب عليا كرم الله وجهه اتفاقا وفي بعض الطرق اتصالها باويس القرني وهو قد اجتمع بعمر وعلي رضي الله عنهما قلت وكذا نسبة التلقين المتعارف بين الصوفية لا اصل له وكذا نسبة المصافحة المتصلة الى النبي عليه السلام ليس له اصل عند العلماء الاعلام وكذا نسبة الخرقة الى اويس وانه عليه السلام اوصى بخرقة لاويس وان عمر وعليا سلماها اليه وانها وصلت اليهم منه وهلم جرا فغير ثابت ولو ذكره بعض المشايخ فالمدار على طريق الصحبة ومتابعة الكتاب والسنة ومجانبة الهوى ومقاربة الهدى والعاقبة للتقوى حديث لدوا للموت وابنوا للخراب قال الامام احمد هو مما يدور في الاسواق ولا اصل له لكن رواه البيهقي في الشعب من حديث ابي هريرة مرفوعا ان ملكا بباب من ابواب السماء يقول ذلك وهو عند البيهقي من حديث ابن زبير مرفوعا باسناد فيه ضعيفان ومجهول وعند ابي نعيم في الحلية من حديث ابي ذر موقوفا ومنقطعا هذا حاصل ما ذكره السخاوي وزاد السيوطي ورواه احمد في الزهد عن عبد الواحد قال قال عيسى عليه السلام فذكره

حسن بصری کو خرقہ پہنایا اسلئے کہ ائمہ حدیث کی حسن کا سماع علی سے ثابت نہیں کرتے چہ جائیکہ اونھون نے خرقہ پہنایا ہو کہا سخاوی نے ہمارا شیخ اس سے منفرد نہین ہوا بلکہ ایک جماعت نے اس پر سبقت کی ہے تا کہ جسنے پہنا اور پہنایا ہے یہین مثل دمیاطی اور ذہبی اور ابن حبان اور علائی اور عراقی اور ابن ملقن اور برہان الحلبی وغیرہ یعنے قوم کی مشابہت کرنی اور اونکی طریق کا تبرک حاصل کرنا اسلئے کہ انکا اسکو پہننا بمعہ صحبت متسلسل کے کمیل ابن زیاد تک ثابت ہی اور اسنے صحبت اتفاقا علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہی اور بعض طرق مین اسکا اتصال اویس قرنی سے بھی ثابت ہی اور ذکر کہا اوس نے عمر اور علی سے ملاقات کی ہے مین کہتا ہون اور ایسا نسبت تلقین کی جو صوفیہ مین متعارف ہی اسکا کچھ اصل نہین اور اسیطرح نسبت مصافحہ کی بطور تسلسل کے آنحضرت تک اسکا بھی اصل علما کے نزدیک ثابت نہین اور اسیطرح نسبت خرقہ کی اویس تک اور یہ کہ آنحضرت نے وصیت خرقہ کی اویس کے لئے اور عمر اور علی نے وہ خرقہ اوسکو سپرد کیا اور وہ خرقہ انکی طرف اوس سے پہونچا تا آخر تک ثابت نہین ہے اگرچہ بعض مشایخ نے اسکا ذکر کیا ہی پس مدار اسکا صحبت اور متابعت کتاب اور سنت اور خواہشون سے پرہیز کرنے پر اور ہدایت کی قربت پر ہے اور آخر کار پرہیزگارون کے لئے ہے حدیث قریب ہے تم موت کیلئے اور بناکرو خرابی کیلئے کہا امام احمد نے یہ بازارون مین پھرتے ہے اور اسکا کچھ اصل نہین لیکن بیہقی نے شعب مین ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کی ہی کہ یہ ایک فرشتہ آسمان کے دروازون مین سے ایک دروازے پر کہتا ہی اور بیہقی مین ابن زبیر سے اس سند سے یہ مرفوع روایت ہی لیکن اسکی سند مین دو ضعیف ہین اور ایک مجہول اور ابی نعیم کی حلیہ مین ابی ذر سے موقوف اور منقطع ہے یہ خلاصہ اسکا ہی جو سخاوی نے ذکر کیا ہی اور زیادہ کیا سیوطی نے کہا اسکو احمد نے زہد مین عبد الواحد سے روایت کی ہی کہا اوس نے کہا عیسے علیہ السلام نے پس اسکو ذکر کیا

فی تاریخہ وصححہ الحاکم حدیث کنت کنزا
کنت لا اعرف فاحببت ان اعرف فخلقت خلقا
فعرفتہم بی فعرفونی قال ابو تیمیۃ لیس من کلام النبی علیہ
السلام ولا یعرف لہ سند صحیح ولا ضعیف وتبعہ الزرکشی
والعسقلانی لکن معناہ صحیح مستفاد من قولہ تعالی (وما
خلقت الجن والانس الا لیعبدون) ای لیعرفون کما فسرہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث کن ذنبا ولا تکن
راسا ہو من کلام ابراہیم وزاد فان الراس یہلک و
الذنب یسلم ویقرب من معناہ قول بعضہم کن وسطا
وامش جانبا حدیث کن من خیار النساء علی
حذر لیس بحدیث وانما اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد
الزہد عن اسمعیل بن عبید قال قال لقمان لابنہ
یا بنی استعذ باللہ من شرار النساء وکن من خیارہن
علی حذر فانہن لا یسارعن الی خیر بل ہن الی الشر
اسرع وفی التذکرۃ عن علی انہ قال فی آخر کلام لہ طویل
فی النساء استعیذوا باللہ من شرارہن وکونوا علی
حذر من خیارہن حرف اللام - حدیث
لبس الخرقۃ الصوفیۃ وکون الحسن البصری لبسہا من
علی قال ابن دحیۃ وابن الصلاح انہ باطل وکذا
قال العسقلانی انہ لیس فی شیء من طرقہا ما یثبت و
لم یرد فی خبر صحیح ولا حسن ولا ضعیف ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم البس الخرقۃ علی الصورۃ المتعارفۃ بین
الصوفیۃ لاحد من الصحابۃ ولا امر احدا من اصحابہ بفعل
ذلک وکل ما یروی من ذلک صریحا فباطل قال
ثم ان من الکذب المفتری قول من قال ان علیا

تاریخ مین روایت کی ہے اور حاکم نی اسکو صحیح کہا ہے حدیث
مین خزانہ نامعلوم تہا پس مینے دوست رکہا کہ مین مشہور ہون تو مینے
خلقت کو پیدا کیا پس مینے اونکو اپنے ساتھ پہچانا اور اونہون نے مجھے
پہچانا کہا ابو تیمیہ نی یہ کلام آنحضرت علیہ السلام کی نہین اوسکے کوئی
سند صحیح اور ضعیف نہین ہے اور زرکشی اور عسقلانی اسکا تابع ہوا ہے
لیکن معنے اسکی صحیح ہین قول اللہ تعالی سے مستفاد ہین (اور نہین پیدا
کیا مینے جنون و آدمیونکو مگر تاکہ عبادت کرین) یعنے تاکہ مجھے معلوم کرین جیسا
کہ ابن عباس نے اسکی تفسیر کے ہی حدیث تو دم ہو اور سر نہو - یہ ابن ابراہیم
کے کلام ہے اور اسنے زیادہ کیا ہے اس لیے کہ سر ہلاک ہوتا ہے اور دم بچ رہتا ہے
اور بعضونکا یہ قول اس معنے کے قریب ہے تو بیچ مین ہو اور ایک طرف چل -
حدیث اچھی عورتون سے خوف کرتی رہو - یہ حدیث نہین اسکو
عبد اللہ بن احمد نی زوائد الزہد مین اسمعیل بن عبید سے نکالا ہے کہا
اوسنے کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اے میرے بیٹے شریر عورتون سے
اللہ کے ساتھ پناہ مانگ اور اچھی عورتون سے خوف پر رہو اسلئے کہ وہ
خیر کیطرف میل نہین کرتین بلکہ شر کیطرف جلدی کرتی ہین - اور
تذکرہ مین علی سے ہے کہ کہا اوسنے عورتونکی حق مین آخر لمبی کلام کے
پناہ مانگو اللہ کیساتھ شریر عورتون سے اور اونکی خیار سے خوف پر رہو حرف
لام - حدیث پہننا خرقہ صوفیہ کا اور حسن بصری کا علی سے پہننا
کہا ابن دحیہ اور ابن صلاح نے یہ باطل ہے اور کہا عسقلانی نے
اسکا کوئی طریقہ ثابت نہین اور کسی خبر صحیح اور حسن اور ضعیف
مین نہین آیا کہ آن حضرت نے اس طرح خرقہ پہنایا ہو
کسی اصحاب کو جیسا کہ صوفیون مین مشہور ہے اور نہ
کسی کو امر کیا کہ وہ اس طرح کرے اور جو اس بات مین
صریح روایت ہے وہ باطل ہے پہر کہا یہ قول بڑا
کذب ہے کہ علی نے

قال لقمان لابنہ یا بنی استعذ باللہ من شرار النساء

من مفتریات الصوفیۃ علی النبی علیہ السلام ان علیا

جعلوها رقعا فی ثیابهم کذب باتفاق اهل
العلم بالحدیث وما روی فی ذلک موضوع وقال
السیوطی اخرجه الدیلمی من حدیث انس وقال تفرد به ابو بکر
عمار بن اسحاق قال الذهبی کانه واضعه وقال الدیلمی
ورواه ابو طاهر القدسی من حدیث انس وصاحب
العوارف انه علیه السلام انشد بحضرته البیتان فتواجد
النبی علیه السلام وتواجد صحبه الکرام وقد سقط
رداؤه عن منکبه فلما فرغوا اوی کل احد الی مکانه
ثم قال علیه السلام لیس بکریم من لم یهتز عند السماع
ثم قسم رداؤه علی من حضر اربعمائة قطعة فهذا
حدیث موضوع کان واضعه عمار بن اسحاق فان باقی الاسناد
ثقة هکذا قاله الذهبی وغیره وهو مما یقطع بکذبه

حدیث اللعب بالحمام مجلبة للفقر هو معنی قول
ابراهیم النخعی من لعب بالحمام الطیار لم یمت حتی یذوق
الم الفقر وفی المرفوع عن ابی هریرة رضی الله عنه
قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا یتبع
حمامة فقال شیطان یتبع شیطانة اخرجه البخاری
فی الادب المفرد وابو داود فی سننه والبیهقی

حدیث لعن الله الداخل فینا بغیر نسب والخارج منا بغیر
سبب قال السخاوی بیض له شیخنا یعنی العسقلانی
ولم یذکر له شیئا وله شواهد ثابتة کحدیث
ان من اعظم الفری ان یدعی الرجل الی غیر ابیه
الحدیث رواه البخاری وفی روایة له من ادعی الی
غیر ابیه وهو یعلم انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام وفی
الشفاء مما رواه مصعب عن مالک بن انس

اپنے کپڑوں میں اسکا ٹکڑا ٹانکہ رکھ لیا) یہ باتفاق اہل علم کذب ہی
اور جو اسمین مروی ہے وہ موضوع ہے کہا سیوطی نے اسکو دیلمی
انس سے لایا ہے اور کہا ابو بکر عمار بن اسحاق اسکے ساتھ متفرد ہوا
ہے کہا ذہبی نے گویا اوسنے اسکو موضوع کہا ہے اور کہا دیلمی نے
ابو طاہر قدسی نے انس سے اور صاحب عوارف نے روایت کی ہے
کہ آنحضرت نے اپنی کچہری میں دو شعر پڑھے پہر آنحضرت اور
اصحاب کرام کو وجد ہوا اور چادر آپکی کاندہے سے گر پڑی جب
فارغ ہوئی تو ہر ایک نے اپنی اپنی مکان کیطرف جگہ لی فرمایا آن
حضرت علیہ السلام نے نہیں کریم وہ شخص جو سماع کے وقت نہیں ہلے
کود اپہر آنحضرت نے اپنی چادر کا چار سو ٹکڑا کرکے حاضرین میں تقسیم کردیا
یہ حدیث موضوع ہی عمار بن اسحاق نے اسکو بنایا ہی اور باقی سند
کے درست ہی۔ ایسا ہی ذہبی وغیرہ نے کہا ہے سیوطی اس کا کذب
یقینا معلوم ہوتا ہی **حدیث** کبوتر سے کہیلنا فقر کیطرف کھینچتا ہی
یہ قول ابراہیم نخعی کے معنے ہیں جس نے کبوتر اڑنیوالی سے
کہیل کے نہ مریگا جب تک وہ فقر کے غم کا مزہ نہ لیگی اور ابو ہریرہ سے
مرفوع روایت ہی کہا اوسنے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک آدمی کو کہ اپنے کبوتر کی پیچھے لگا ہے فرمایا شیطان شیطانی
کے پیچھے لگ رہا ہی اسکو بخاری ادب مفرد میں وابو داؤد سنن میں و
بیہقی لائی ہین **حدیث** لعنت کرے اللہ تعالی اوسکو جو ہم میں بغیر نسب کے
داخل ہو اور بغیر کسی سبب کے نکلے کہا سخاوی نے اسکیلئے شیخ عسقلانی نے سفید
چھوڑی ہے اور اسکی لئے کوئی شی ذکر نہیں کی اسکیلئے بہت شاہد ثابت ہین
جیسے یہ حدیث کبیری گناہوں سے ہے یہ کہ آدمی آپکو غیر باپ کی طرف نسبت
کریے الخ بخاری نے روایت کی ہے اور اسکے دوسرے روایت میں ہے
جو شخص غیر باپ کا دعوی کریے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ باپ میرا نہیں جنت تو
اوسپر حرام ہی اور شفاء میں مصعب نے مالک بن انس سے روایت کی ہے

حديث لسان اهل الجنة العربية والفارسية الدرية اورده الصغاني وعن الديلمي اذا اراد الله امرا فيه لين اوحى الله به الى الملئكة المقربين بالفارسية الدرية وكلاهما موضوع فانه معارض بما في حديث صحيح مرفوع احبوا العرب لثلاث فاني عربي وكلام الله عربي ولسان اهل الجنة عربي وقد اعتنى بضبطه المولى ابن كمال باشا في حاشيته على التلويح قال الاصفهاني الدرية اي بفتح الدال وكسر الراء المخففة لغة مدن المداين وبها كان يتكلم من باب الملك فهو منسوبة الى حاضرة الباب انتهى ثم قال المولى ومن وهم انها منسوبة الى الباب نفسه يعني باللغة الفارسية فان الباب معناه در فقد وهم انتهى ولا يخفى انه لو صح الحديث بلفظه من دون ضبطه لكان الاولى ان يضبط بضم الدال وتشديد الراء نعتا للغة الفارسية بالكلمات المشبهة باللؤلؤ في اللطافة اللفظية والظرافة المعنوية وكذا موضوع ما ذكره بعض مشايخنا من العجم انه ورد في الكلام القدسي باللسان الفارسي چه كنم باين گناه گاران كه نيامرزم يعني ايش افعل بهؤلاء المذنبين ان لا اغفرلهم **حديث** لسعت الحية الهوى كبدي وفي رواية صحيحة قد لسعت فلا طبيب لها ولا راقي الا الحبيب الذي شغفت به فانه علتي وترياقي وانهما مما انشد بين يدي النبي عليه السلام فلا اصل له قال ابن تيمية مما اشتهر ان ابا محذورة انشدهما بين يديه عليه السلام وانه تواجد حتى وقعت البردة الشريفة عن كتفيه فتقاسمها اصحاب الصفة و

حدیث زبان اہل جنت کی عربی اور فارسی دری ہے ایسا ذکر صاحب کافی لایا ہے۔ اور دیلمی سے ہے جب اللہ تعالیٰ کسی نرمی کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مقربین فرشتوں کی طرف فارسی دری زبان میں وحی کرتا ہے اور یہ دونوں موضوع ہیں اسلئے کہ یہ صحیح مرفوع حدیث کے معارض ہے دوست رکھو عرب کو تین چیزوں کے لئے ایک کہ میں عربی ہوں دوسرا یہ کہ کلام اللہ عربی ہے تیسرا یہ کہ زبان اہل جنت کے عربی ہے اسکو مولی ابن کمال پاشا نے حاشیہ تلویح میں ضبط کیا ہے کہا اصفہانی نے دری بفتح دال اور بکسر را مخففہ شہر کی زبان ہے اور اسی سے کلام کرتی تھی وہ شخص جو دروازہ بادشاہ پر رہتے تھے یہ حاضرین باب کی طرف منسوب ہے انتہی پھر کہا مولی نے جسنے کہا کہ یہ نفس باب کیطرف منسوب ہے، اسلئے کہ باب بمعنے دروازہ کے ہیں تو اوس نے وہم کیا انتہی اور پوشیدہ نہیں کہ اگر حدیث ان لفظوں سے صحیح ہو جاوے تو اولی یہ ہے کہ اس لفظ کو ضمہ دال اور تشدید را سے ضبط کرنا چاہئے تاکہ لغت فارسی کی ایسے کلمہ سے جو موتی کے مشابہ ہے لطافت لفظی اور ظرافت معنوی میں نعت ہو جائے اور ایسا ہی موضوع ہے جو بعض مشایخ عجم نے ذکر کیا ہے کہ کلام قدسی میں فارسی زبان سے وارد ہوا ہے چہ کنم باین گناہ گاران کہ نیامرزم یعنے میں کیا کروں کہ ان گناہگاروں کو نہ بخشوں **حدیث** حرص کے سانپ نے میری جگر کو کاٹا ہے۔ اور صحیح روایت میں ہے اس نے کاٹا اس کے لئے کوئی طبیب اور افسونگر نہیں مگر وہ دوست جسکے ساتھ میں شفقت رکھتا ہوں اسلئے وہ بیماری میرے ہے اور تریاق میرا۔ یہ دونوں آنحضرت کے روبرو پڑھی گئے تھے اسکا کچھ اصل نہیں اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کہ مشہور ہے کہ ابا محذورہ نے آنحضرت کے روبرو پڑھی اور اونکو وجد ہوا تاکہ چادر شریف آپکی کاندھوں سے گر پڑی پس اوسکو اہل صفہ نے تقسیم کر لیا اور

لما سأله ابو برد سأله فقال له سألتني مالم
تسئلني الرجوع عن قصد البيت مع انه شرفكم ذكره
السيوطي وغيره **حديث** للسائل حق وان جاء على
فرس ذكره ابن الربيع عن الامام احمد انه قال الحديثان
يدوران في الاسواق ولا اصل لهما احدهما قوله للسائل
حق وان جاء على فرس والثاني يوم نحركم يوم صومكم انتهى
وهو غريب منه بعد ما ذكر عن شيخه السخاوي وحديث للسائل
حق رواه احمد وابو داؤد وعن الحسين بن علي موقوفا
وسنده جيد كما قاله العراقي وتبعه غيره وسكت عليه
ابو داؤد ولكن قال ابن عبد البر انه ليس بقوي انتهى وقال
السيوطي قال العراقي في حديث للسائل حق وان جاء
على فرس لا يصح هذا الكلام عن احمد فانه اخرجه في
مسنده بسند جيد رجاله ثقات قال السيوطي واخرجه
احمد في الزهد عن سالم بن ابي الجعد قال قال عيسى بن
مريم عليه السلام ان للسائل حقا وان اتاك على
فرس مطوق بالفضة واخرجه البخاري في تاريخه من طريق
ابي هدبة عن انس مرفوعا ان اتاك السائل على فرس باسط
كفيه فقد وجب الحق ولو بشق تمرة انتهى وسيأتي
يوم صومكم **حديث** لما خلق الله العقل تقدم
عليه الكلام في ان الله لما خلق من حرف الهمزة و
قال الزركشي هذا موضوع باتفاق قال السيوطي تابع
في ذلك الزركشي ابن تيمية وقد وجدت له اصلا
صالحا فاخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند قال
حدثنا علي بن مسلم حدثنا سيار حدثنا جعفر حدثنا
مالك بن دينار عن الحسن يرفعه لما خلق الله العقل

جب اسنے اپنے اونٹوں کے لوٹانے کیلئے سوال کیا کہا عبد المطلب نے اسکو
تم مجھ سے اپنا مال مانگتے ہو اور مجھ سے خانہ کعبہ کی قصد سے لوٹنے کا سوال نہیں کیا
باوجودیکہ اسمین تیرا شرف ہے اسکو سیوطی وغیرہ نے ذکر کیا ہے **حدیث** سوالی
کیلئے حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آئے ابن ربیع نے امام احمد سے ذکر کیا ہے کہ
کہا اونہوں نے دو حدیثیں ہیں بازاروں میں پھرتی ہیں لیکن اونکا کچھ اصل نہیں ایک
سوالی کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آئے اور دوسرے تمہاری قربانی کا دن
تمہاری روزہ کا دن ہے انتہی اور یہ غریب ہے اوس سے بعد اسکے کہ اونہوں نے شیخ سخاوی
سے اس حدیث کو ذکر کیا سوالی کیلئے حق ہے یہ احمد اور ابو داؤد نے روایت کی
اور حسین بن علی سے موقوف ہے اور سند اسکی جید ہے جیسا کہ عراقی نے
کہا اور غیر اوسکے اوسکی تابع ہوئے ہیں اور ابو داؤد اسپر چپ رہے ہیں لیکن ابن عبد البر نے
کہا یہ قوی نہیں انتہی اور کہا سیوطی نے کہا عراقی نے یہ حدیث سوالی کیلئے حق ہے
اگرچہ گھوڑے پر آئے امام احمد سے جزم اسپر صحیح نہیں اسلئے کہ وہ اسکو مسند میں
سند جید سے جسکے رجال ثقہ ہیں لایا ہے کہا سیوطی نے اسکو احمد نے زہد میں سالم بن
ابی الجعد سے لایا ہے کہا اونہوں نے فرمایا عیسے بن مریم علیہ السلام نے سوالی
کے لئے حق ہے اگرچہ تیرے پاس گھوڑے چاندی کے طوق والے پر سوار ہو کر
آئے اور بخاری نے تاریخ میں طریق ابن ہدبہ سے انس سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اگر تیرے پاس سوالی گھوڑے فراخ ہاتھوں والی پر آئے
تو اوسکا حق تیرے ذمہ واجب ہوا اگرچہ گٹھلی کھجور کی ہو انتہی اور یہ حدیث
آگے آئیگی (دن تمہاری روزہ کا) **حدیث** جب اللہ تعالی نے عقل کو
پیدا کیا۔ بحث ہمزہ میں اسپر کلام گذر چکی اور کہا زرکشی نے یہ بالاتفاق
موضوع ہے کہا سیوطی نے زرکشی اسمین ابن تیمیہ کا تابع ہوا
ہے اور میں نے اسکا کچھ اصل معلوم کیا ہے عبد اللہ بن احمد زوائد مسند
میں لایا ہے حدیث کی ہم کو علی بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمکو
سیار نے کہا حدیث کی ہمکو جعفر نے کہا حدیث کی ہمکو مالک بن دینار نے
حسن سے اور اونہوں نے مرفوع کیا ہے جب اللہ تعالی نے عقل کو پیدا کیا

ان من انتسب الی بیت النبی علیہ السلام یعنی بالنسب یضرب ضربا وجیعا ویشہر ویحبس حبسا طویلا حتی یظہر توبتہ لانہ استخفاف بحق النبی علیہ السلام انتہی و الحاصل ان الحدیث موضوع باللفظ الذی تقدم والله سبحانہ اعلم **حدیث** لعن الله المغنی والمغنی لہ قال النووی لا یصح ذکرہ السخاوی والزرکشی وسکت عنہ السیوطی **حدیث** لعن الله الفروج علی السروج لا اصل لہ **حدیث** لعن الله الکذاب فی لو کان مازحا قال السخاوی ما علمتہ فی المرفوع قلت لکن ورد انی امزح ولا اقول الا حقا **حدیث** لکل بلوی عون لا اصل لہ وقال ابن الربیع لکنہ صحیح المعنی ولعلہ اراد ما ورد لکل داء دواء **حدیث** لکل حجرۃ اجرۃ قال ابن الربیع وھو صحیح المعنی ایضا وکانہ اراد لکل بیت اجارۃ ولو من حجارۃ **حدیث** لکل زمان دولۃ ورجال ھو معنی قولہ تعالی (وتلک الایام نداولہا بین الناس) وقولہم فیوم علینا ویوم لنا. ویوم نساء ویوم نسر، واخرج ابن عدی عن ابی الطفیل موقوفا لکل مقام مقال ولکل زمان رجال **حدیث** لکل ساقطۃ لاقطۃ ھو من کلام بعض السلف ویقرب منہ الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن فحیث وجدھا فھو احق بہا **حدیث** لکل شیء آفۃ وللعلم آفات من کلام الاعلام **حدیث** لکل مجتہد نصیب فی معناہ من جد وجد ومن لج ولج وکذا قولہ تعالی (ان الله لا یضیع اجر من احسن عملا) **حدیث** للبیت رب یحمیہ قال عبد المطلب لابرھۃ امیر جیش الفیل

جو شخص کہ نبی علیہ السلام کی طرف جھوٹی نسبت کرے سخت مارنا چاہیے اور بہت مدت تک قید کرنا چاہیے تاکہ اوسکی توبہ ظاہر ہو جاوے اسلئے کہ اوس نے نبی علیہ السلام کی حقارت کی ہے حاصل یہ کہ حدیث الفاظ مذکورہ سے موضوع ہے اور اللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے **حدیث** لعنت کری اللہ تعالی سرود کرنیوالے کو اور اوسکو جسکے لیے سرود کیا گیا ہے۔ کہا نووی نے یہ صحیح نہیں اسکو سخاوی اور زرکشی نے ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے چپ ہے **حدیث** لعنت کری اللہ تعالی اون فرجونکو جو کاٹھیوں پر ہیں۔ اسکا کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** لعنت کری اللہ تعالی کذاب کو اگرچہ مسخرا ہو۔ کہا سخاوی نے میں اسکو مرفوع نہیں جانتا میں کہتا ہوں کہ میں استہزا کرتا ہوں اور نہیں کہتا مگر حق **حدیث** ہر بلا کی لیے مدد ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور کہا ابن ربیع نے لیکن یہ صحیح المعنی ہے شاید اوسکی یہ مراد ہو کہ ہر درد کے لئے دوا ہے **حدیث** ہر حجرہ کیلیے اجرت ہے کہا ابن ربیع نے یہ بھی صحیح المعنی ہے گویا اوسکا اس سے یہ ارادہ ہے ہر گہر کیلیے اجارہ ہے اگرچہ پتھرون سے ہو **حدیث** ہر زمانہ کیلیے پہرنا ہے اور مرد ہیں۔ یہ اس آیت کی معنی ہیں (یہ دن پہیرتے ہیں ہم اونکو آدمیون میں) اور قول ونکا (بعض ایکدن میں ہم پر تکلیف ہے اور ایکدن آرام۔ اور ایکدن عورتیں ہوا ایکدن گرگسین) اور ابن عدی نے ابی الطفیل سے موقوفا روایت کی ہے ہر مقام کیلیے گفتگو ہے اور ہر زمانہ کے لئے آدمی ہیں **حدیث** ہر گری ہوئی کیلیے اٹھانیوالا ہے۔ یہ بعض سلف کے کلام سے ہے اور یہ کلمہ اسکے قریب ہے حکمت مومن کے گم ہوئی شی ہے جسجگہ اسکو پاتا ہے وہی اوسکا لائق ہے **حدیث** ہر شے کیلیے ایک آفت ہے اور علم کیلیے آفتیں یہ بڑے عالموں کا کلام ہے **حدیث** ہر مجتہد کیلیے نصیب ہے۔ اسکے یہ معنی ہیں جو شخص کوشش کرتا ہے پاتا ہے اور جو شخص شہیر ہے داخل ہوتا ہے ایسا ہی قول اللہ تعالی کا (تحقیق اللہ تعالی نہیں ضایع کرتا اجر اوسکا جو نیک عمل کرے) **حدیث** گہر کیلیے مالک ہے جو اسکی حمایت کرتا ہے۔ کہا عبد المطلب نے ہاتھیوں کے لشکر کے امیر ابرہہ کو

البحر الیہ لعینے کما لایخفی وسیاتی البحث عن حرف المیم علی وجہ الاستیفاء **حدیث** لو اغتسل اللوطی بماء البحر لم یجیٔ یوم القیٰمۃ الا جنبا اسندہ الدیلمی من حدیث انس مرفوعا بہ وروی بغیر ھذا اللفظ قال السخاوی وھو وکل ما فی معناہ باطل **حدیث** لو صدق السائل ما افلح من ردہ روی من طرق عن عائشۃ وغیرھا مرفوعا قال ابن عبد البر اسانیدھا لیست بالقویۃ وقال ابن المدینی لا اصل لہ وقال العقیلی لا یصح فی ھذا الباب شیٔ ذکرہ السخاوی وقال احمد لا اصل لہ ذکرہ الزرکشی لکن ورد بمعناہ حدیث یقرب فی مبناہ لولا ان المساکین یکذبون ما افلح من ردھم رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ بہ مرفوعا **حدیث** لو عاش ابراھیم لکان نبیا قال النووی فی تھذیبہ ھذا الحدیث باطل وجسارۃ علی الکلام بالمغیبات ومجازفۃ وھجوم علی عظیم وقال ابن عبد البر فی تمھید لا ادری ما ھذا فقد ولد نوح علیہ السلام غیر نبی ولو لم یلد النبی الا نبیا لکان کل احد نبیا لانھم من ولد نوح علیہ السلام انتھی وغرابتہ لا تخفی اذ لم یکن یلزم الا کون اولادہ الصلبیۃ انبیاء لا مطلق ذریتہ مع ان الکلام فی الخصوص الجزئیۃ لا فی الاطلاق الکلیۃ اذ لا یلزم من کون ابراھیم ولد نبینا علیہ السلام نبیا ان یکون ولد کل نبی نبیا واذا اخبر الصادق وثبت عنہ النقل الموافق فلا کلام فیہ کما بیناہ وقد اخرج ابن ماجۃ وغیرہ من حدیث ابن عباس قال لما مات ابراھیم ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان لہ مرضعا

مشکل ردیس اسکا ذکر کی گئی جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور حرف میم میں اسکی بحث پوری طرح سے آئیگی **حدیث** اگر لوطی دریا کی پانی سے غسل کرے تو قیامت کی دن نہ آئیگا مگر حالت جنب میں اسکو دیلمی نے انس سے مرفوع روایت کی ہی اور بغیر ان لفظوں کے بھی مروی ہے کہا سخاوی نے یہ اور جو اسکے معنی میں ہوں باطل ہیں **حدیث** اگر سوالی سچ کہے تو نہ خلاصی پائے جو اسکو رد کرے - طریق عائشہ وغیرہ سے مرفوع روایت کی گئی ہی کہا ابن عبد البر نے سندین اسکی قوی نہیں ہیں اور کہا ابن مدینی نے اسکا کچھ اصل نہیں سخاوی نے عقیلی سے ذکر کیا ہے کہ اس باب میں کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور کہا احمد نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے یہ زرکشی نے ذکر کیا ہی لیکن اسکے معنے میں ایک حدیث جو قریب اسکی بنا کی ہی وارد ہوئی ہی اگر مسکین لوگ جھوٹھ بولتے تو نہ خلاصی پاتا جو انکو رد کرتا یہ طبرانی نے کبیر میں ابی امامہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہی **حدیث** اگر ابراہیم زندہ رہتا نبی ہوتا - کہا نووی نے تہذیب میں یہ حدیث باطل ہے اور غیب پہ دلیری ہی اور بیگونسلاہی بڑی بات پر ہجوم ہے اور کہا ابن عبد البر نے تمہید میں میں نہیں جانتا یہ کیا ہے اسلئے کہ نوح علیہ السلام نے غیر نبی جنا ہی اگر ہر ایک نبی کا بیٹا نبی ہوتا تو ہر ایک شخص نبی ہوتا اسلئے کہ سب نوح علیہ السلام کی اولاد ہے انتہی اور غرابت اسکے پوشیدہ نہیں اسلئے کہ نہیں لازم آتا اس سے مگر اولاد صلبی کا نبی ہونا نہ مطلق اولاد کا باوجودیکہ کلام خصوص جزئی میں ہے نہ مطلق کلی میں اسلئے کہ نہیں لازم آتا ابراہیم بیٹے آنحضرت کے نبی ہونے سے یہ کہ ہر نبی کا بیٹا نبی ہوا اور جب صادق نے خبر دی اور نقل ثابت ہو گئی تو پھر اس میں کچھ کلام نہیں حالانکہ ابن ماجہ وغیرہ نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہا جب ابراہیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا فوت ہوا فرمایا اس کے لئے دودھ پلانے والی

قال الله تعالیٰ له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر قال ما خلقت
خلقا احب الی منک بک آخذ وبک اعطی و
هذا مرسل جید الاسناد وهو فی معجم الطبرانی فی
الاوسط موصول من حدیث ابی هریرة باسنادین
ضعیفین **حدیث** لما غسلت النبی علیه السلام
امتصلت میاه محاجر عینیه ای ارتفعت میاه حدقته
فشربته فورثت علم الاولین والآخرین ذکره علی
النووی قال لا یصح قلت وکذا ما ذکره الشیعة من انه شرب
من ماء اجتمع فی سرته علیه السلام عند غسله فلم
یطل شاربه ونحن ما نقص شواربنا اقتداء به فهذا
کلام باطل اصلا وفرعا **حدیث** لهدم الکعبة
حجرا حجرا اهون من قتل المسلم قال السخاوی لم اقف علیه
بهذا اللفظ ولکن فی معناه ما عند الطبرانی فی الصغیر عن
انس رضی الله عنه رفعه من اذی مسلما بغیر حق
فکانما هدم بیت الله **حدیث** لو حسن احدکم ظنه
بحجر لنفعه الله به قال ابو تیمیة انه موضوع وقال ابن
القیم هو من کلام عباد الاصنام الذین یحسنون ظنهم
بالاحجار وقال ابن حجر العسقلانی لا اصل له ونحوه
من بلغه شیء عن الله فیه فضیلة فعمل به ایمانا به و
رجاء ثوابه اعطاه الله ذلک وان لم یکن کذلک قلت
وقد ذکر العز بن جماعة فی منسکه الکبیر من غیر سند
ولا اسناد وروی عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم
من بلغه عن الله تعالیٰ فضیلة فاخذ بها ایمانا و
رجاء ثوابه اعطاه الله ذلک وان لم یکن کذلک
انتهی وکان محله حرف المیم بحسب المبنی ولکن

کہا اسکو آگے آ پس آگے آیا پھر کہا اسکو پھر جا پس پیچھے پھر گیا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے تجھسے مینے کوئی زیادہ پسندیدہ مخلوق پیدا نہیں کی تیرے سبب
پکڑونگا اور تیرے سبب دونگا۔ یہ مرسل ہے جید الاسناد ہے اور معجم طبرانی اوسط
مین ابوہریرہ سے دو اسنادوں ضعیفوں سے موصول روایت ذکر کی ہے
حدیث جب مینے آنحضرت کو غسل دیا تو حضرت کی آنکھوں کے گڑھوں کا
پانی بلند ہوا پھر مینے اوس سے پیا تو پہلے لوگون اور پچھلون کا علم وارث ہوا
اسکو علی نے ذکر کیا ہے۔ کہا نووی نے یہ صحیح نہیں ہے مین کہتا ہون ایسے
ہی ہے جو شیعہ روایت کرتی ہین کہ اوس نے پانی پیا جو آنحضرت کے
ناف مین غسل کیوقت جمع ہوا تہا پھر وہ پانی بہت دیر تک پیتے رہے
اور ہم اپنے مونچھ والون کا قصہ بسبب اوسکی اقتدا کی بیان نہین کرتے
اور یہ کلام اصلا و فرعا باطل ہے **حدیث** کعبہ کا ایک ایک پتھر
گرانا آسان ہے مسلمان کے قتل کرنیسے کہا سخاوی نے مین اسی لفظون
سے واقف نہیں ہوا لیکن طبرانی صغیر مین انس سے اسکے معنے مین
مرفوع روایت آئی ہے جو شخص مسلمان کو ناحق ایذا دے تو گویا
اوس نے خانہ کعبہ کو گرایا **حدیث** اگر کوئی تمسے یقین اپنا پتھر کے
ساتھ درست کرلے تو اللہ تعالیٰ اوسکو اوس سے نفع دیگا۔ کہا ابو تیمیہ نے
یہ موضوع ہے اور کہا ابن قیم نے یہ تو بتوں کے پجاریوں کی کلام ہے جو لوگ اپنا ظن
پتھروں سے نیک رکھتے ہین اور کہا ابن حجر عسقلانی نے اسکا کچھ اصل
نہیں ہے اور یہ بھی اسی کی مثل ہے جسکو کوئی شئے فضیلت والی
اللہ تعالیٰ سے پہونچی اور اوسکی ساتھ ایمان اور ثواب کے امید سے عمل کرے
تو اللہ تعالیٰ اوسکو وہی دیتا ہے اگرچہ ویسی نہ ہو مین کہتا ہون ذکر کیا اسکو العز
بن جماعت نے منسک کبیر مین بغیر سند کے اور اوس نے جابر سے اور اوس نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جسکو اللہ تعالیٰ سے کچھ فضیلت پہونچے پھر اوس نے اوسکو
ایمان و ثواب کی امید سے پکڑ لیا تو اللہ تعالیٰ اوسکو وہی دیگا اگرچہ ویسا
نہ ہو انتہے اور اس حدیث کا محل بلکہ دوسری حرف میم تہا لیکن

وقدح باطل وما نسب للعسقلانی فهم مفترى عليه
فی مناقب الشافعی للبیهقی اربعة لا یعبأ الله بهم یوم القیمة
زهد خصی وتقوى جندی وامانة امراة وعبادة صبی
هو محمول على الغالب ذكره السخاوی حدیث لو
كشف الغطاء ما ازددت یقینا قول عامر بن عبد الله بن
عبد قیس على ما ذكره القشیری فی رسالته والمشهور انه من كلام
علی كرم الله وجهه وقد بینا معناه فی محله الایق حدیث
لو كان الدنیا دما عبیطا ای طریا لكان قوت المؤمن
حلالا وفی لفظ لكان نصیب المؤمن حلالا قال
السخاوی لا یعرف له اسناد وقال الزركشی لا اصل له و
سكت عنه السیوطی لكن معناه صحیح لانه یصیر مضطرا فیكون
اكله حلالا حدیث لو كان الارز رجلا لكان حلیما
قال ابن القیم فی الهدی النبوی هو موضوع وتبعه العسقلانی
فقال هو موضوع وان كان یجری على الالسنة وكذا
احادیث الارز موضوعة كلها قلت قد تقدم عن علی
رفعه سید طعام الدنیا اللحم ثم الارز اخرجه ابو نعیم
فی الطب النبوی والدیلمی حدیث لو كان الخضر حیا
لزارنی قال الحافظ العسقلانی لم یثبت مرفوعا وقال
الحافظ الخیضری لا یعرف له اسناد وانما هو من اختلاف
البعض الكذابین انتهى فقول الشیخ ابن عطاء فی
لطایف المنن لم یتعقبه اهل الحدیث محمول على عدم
وصول كلام الائمة الیه وقد علم كل اناس مشربهم حدیث
لولاك لما خلقت الافلاك قال الصغانی انه موضوع كذا فی
الخلاصة لكن معناه صحیح فقد روى الدیلمی عن ابن عباس
رضی الله عنهما مرفوعا اتانی جبریل فقال یا محمد لولاك

یا قدح کا ذکر ہی باطل ہے اور جو عسقلانی کیطرف انکی باب مین منسوب
ہے افترا ہے بلکہ بیہقی کی مناقب شافعی مین ہے چار ہین اسلئے پرواہ نہین
کرتا زاہد خصی اور متقی لشکر والا اور امانت عورت کی اور عبادت لڑکے
کی یہ غالب پر محمول ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا حدیث اگر پردہ کہولا
جائے تو میرا یقین زیادہ نہین ہوتا۔ قشیری نے اپنی رسالہ مین ذکر کیا ہے
کہ یہ قول عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس کا ہے اور مشہور یہ ہے کہ یہ قول
علی کرم اللہ وجہہ کا ہے اور ہمنے اسکے معنی اسکے محل مین بیان کئے ہین
حدیث اگر دنیا تازہ خون ہوتی تو بہی قوت مومن کا حلال ہوتا اور
ایک روایت مین یہ ہے نصیب مومن کا حلال ہوتا کہا سخاوی نے اسکی سند
معلوم نہین ہوئی اور کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہین اور سیوطی اسپر
چپ رہا لیکن معنے اسکی صحیح ہین اسلئے کہ اسوقت مومن مضطر ہوگا
پھر کہانا اوسکا حلال ہو جائیگا حدیث اگر چاول مرد ہوتا تو نرم
دل ہوتا۔ کہا ابن قیم نے الہدی النبوی مین یہ موضوع ہی اور عسقلانی نے
اسکے تابع ہوکر کہا ہی کہ یہ موضوع ہی اگرچہ زبانون پر جاری ہے اور حدیثین چاول کی
سب موضوع ہین مین کہتا ہون کہ علی سے مرفوع روایت گذر چکی ہے
سردار طعام دنیا کا گوشت ہی بعد اوسکی چاول اسکو دیلمی اور ابو نعیم طب
نبوی مین لایا ہی حدیث اگر خضر زندہ ہوتا تو میری زیارت کرتا۔
کہا حافظ عسقلانی نے یہ مرفوع ثابت نہین اور کہا حافظ خیضری نے
اسکی سند معلوم نہین ہے بعض کذابون کا اختلاف ہی انتہے پس قول
شیخ ابن عطاء کا لطائف المنن مین کہ کسی اہل حدیث نے اسکا پیچھا
نہین کیا محمول ہی اسپر کہ اسکو اماموں کی کلام نہین پہونچی اور
ہر ایک آدمی اپنا مشرب جانتا ہے حدیث اگر تو نہ ہوتا تو
مین آسمانون کو پیدا نکرتا کہا صغانی نے یہ موضوع ہے اسی طرح
خلاصہ مین ہے لیکن معنے اسکے صحیح ہین اسلئے کہ دیلمی نے ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ہی کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد اگر تو نہ ہوتا

في الجنة ولو عاش لكان صديقا نبيا ولو عاش
لاعتقت اخواله من القبط وما استرق قبطي الا ان في سنده
ابا شيبة ابراهيم بن عثمان الواسطي وهو ضعيف لكن له
طرق ثلاث يقوي بعضها بعضا ويشير اليه قوله تعالى
(ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم
النبيين) فانه يومئ اليه بانه لم يعش له ولد يصل الى
مبلغ الرجال فان ولده من صلبه يقتضي ان يكون لب قلبه كما
يقال الولد سر ابيه ولو عاش وبلغ اربعين وصار نبيا
لزم ان لا يكون نبينا خاتم النبيين واما قول ابن حجر
المكي وتأويله ان القضية الشرطية لا تستلزم وقوع
المقدم وان انكار النووي كابن عبد البر لذلك فلعدم
ظهور هذا التأويل فهو ظاهر فبعيد جدا ان لا يفهم مثل الامامين
الجليلين مثل هذه المقدمة وانما الكلام على وقوع المقدم فافهم
والله سبحانه اعلم ثم يقرب من هذا الحديث في المعنى حديث لو
كان بعدي نبيا لكان عمر بن الخطاب وقد رواه احمد والحاكم
عن عقبة بن عامر مرفوعا قلت ومع هذا لو عاش
ابراهيم وصار نبيا وكذا لو صار عمر نبيا لكانا من اتباعه
عليه السلام كعيسى والخضر والياس عليهم السلام فلا
يناقض قوله تعالى خاتم النبيين اذ المعنى انه لا يأتي
نبي بعده ينسخ ملته ولم يكن من امته ويقويه حديث
لو كان موسى عليه السلام حيا لما وسعه الا اتباعي

حديث لو علم الله في الخصيان خيرا لاخرج من
اصلابهم ذرية توحد الله ولكنه علم ان لا خير فيهم
فاجبهم يروى عن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعا
بلا سند ولا يصح عند احمد وكل ما ورد فيه من صحاح

جنت میں ہے اگر زندہ رہتا تو نبی صدیق ہوتا اگر زندہ رہتا تو
میں اوسکی ننہال کو قبطیوں سے آزاد کرتا اور کوئی قبطی غلام نہ
بنایا جاتا مگر اسکی سند میں ابا شیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی ہے اور ضعیف
ہے لیکن اسکے تین طریق ہیں بعض بعض سے قوی ہوتی ہیں اور اسکی
طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہے (نہیں محمد باپ کسی کا تم میں سے لیکن
رسول اللہ کا اور خاتم النبیین ہے) یہ اسطرح اسکی طرف اشارت کرتا ہے
کہ آنحضرت کیلئے ایسا لڑکا زندہ نہیں رہا جو جوانوں کی انتہا کو پہنچے
کیونکہ لڑکا صلبی اسبات کی اقتضا کرتا ہے کہ دل کا ٹکڑا ہو جیسا کہ بولتے ہیں
لڑکا اپنے باپ کا سر ہے اگر زندہ رہتا اور چالیس برس تک پہونچتا اور نبی
ہوتا پھر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آنحضرت خاتم النبیین نہ ہوں اور لیکن قول
ابن حجر مکی کا کہ قضیہ شرطیہ وقوع مقدم کو لازم نہیں پکڑتا اور نووی کا ابن عبد البر
کے طرح اسکا انکار کرنا بسبب عدم ظہور اس تاویل کے ہے جو ظاہر ہے بہت بعید ہے
کہ یہ دو امام جلیل القدر ایسا قضیہ نہ سمجھیں حالانکہ کلام تو فرض وقوع
مقدم میں ہے پس فافہم اللہ سبحانہ بہتر جاننے والا ہے پھر اسکے معنی کی قریب حدیث ہے اگر میرے
بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا یہ احمد اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے مرفوع
روایت کی ہے میں کہتا ہوں اگر ابراہیم زندہ رہتا اور نبی ہوتا اور
اسی طرح عمر اگر نبی ہوتا تو دونو آنحضرت کی تابعداری میں ہوتے مثل عیسی
اور خضر اور الیاس علیہم السلام کی پس یہ حدیث قول اللہ تعالی
(خاتم النبیین) کے مناقض نہ ہوئی اس لئے کہ معنے یہ ہوئے کہ کوئی نبی ایسا
آنحضرت کی بعد نہ آئیگا جو اونکے دین کو منسوخ کرے اور اوسکی امت سے
نہ ہو اور یہ حدیث اوسکی تقویت کرتی ہے اگر موسی علیہ السلام زندہ ہوتا
تو اوسکو سوا میری تابعداری کی گنجایش نہ تھی **حدیث** اگر اللہ تعالی خصیوں میں
نیکی جانتا تو اونکی پیٹھ سے اولاد پیدا کرتا جو اللہ تعالی کی عبادت کرتے لیکن
معلوم کر لیا اللہ نے کہ انمیں نیکی نہیں پس انکو بے نسل کر دیا اور یہ ابن عباس سے
مرفوع روایت بلا سند آئی ہے اور احمد کی نزدیک کوئی صحیح نہیں اور جو کچھ صحیح

ولا معتمد واخرج البیہقی فی السنن وفی الشعب ایضا
عن انس مرفوعا من القی جلباب الحیاء فلا غیبة له
قال البیہقی انه لیس بقوی وقال المقدمی فی اسناده ضعیف
انتہی فحصل انه غیر موضوع بل ضعیف لذاته او حسن
لغیره بناء علی تعدد طرقه **حدیث** لیس للمؤمن
راحة دون لقاء ربه رواه محمد بن نصر فی قیام
اللیل عن وهب بن منبه من قوله وفی المرفوع انما
المستریح من غفر له ذکره السخاوی **حدیث** لی
مع الله وقت لا یسع فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل یذکره
الصوفیة کثیرا وهو فی رسالة القشیری لکن بلفظ
لی وقت لا یسعنی فیه غیر ربی قلت ویؤخذ منه انه
اراد بالملک المقرب جبریل وبالنبی المرسل نفسه الجلیلة
وفیه ایماء الی مقام الاستغراق باللقاء المعبر عنه
بالسکر والمحو والفناء (**حرف المیم**) **حدیث**
ما اخاف علی امتی فتنة اخوف علیها من النساء
والخمر بیض له السخاوی ولم یتکلم علیه قال ابن الربیع اما
لفظه فلم اجده مسندا واما شواهده فکثیرة جدا
نعم عند الدیلمی بلا سند عن علی رفعه ما اخاف علی امتی
فتنة اخوف علیها من النساء والخمر **حدیث**
ما علم ما خلف جداری هذا قال العسقلانی لا اصل له
حدیث ما افلح سمین من کلام الشافعی وقال
الامام محمد بن الحسن وذلک لانه لا یخلو العاقل من ان
یهتم لآخرته او لدنیاه والشحم لا ینعقد مع الهم واذا
خلا منهما صار فی حد البهائم وانشد الشیخ سیف الدین
الباخرزی البخاری ویقولون ان جسم المحبین نضوهم

اور معتمد نہیں اور بیہقی نے سنن میں اور شعب میں بھی انس سے مرفوع
روایت کیا ہے جو شخص ڈالی چادر میں حیا کی پس اسکی غیبت نہیں کہا بیہقی
نے یہ قوی نہیں ہے کہا اسکے اسناد میں ایک ضعیف ہے پس اس سے
معلوم ہوا کہ یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف لذاتہ یا حسن لغیرہ ہے اسلیے
کہ اسکے بہت طریق ہیں **حدیث** مومن کے لیے سوائے ملاقات رب کے
اور کوئی نعمت ایسی نہیں ہے - اسکو محمد بن نصر نے قیام اللیل میں وہب
بن منبہ سے روایت کیا ہے اور مرفوع روایت میں ہے سوائے اسکے نہیں مستریح
وہ شخص ہے جسکو بخشش ہو گئی یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے **حدیث** میرے
لیے اللہ تعالی کی ساتھ ایک ایسا وقت ہے کہ اوسمین کوئی فرشتہ گنجایش
نہیں رکھتا اور نہ کوئی نبی مرسل اسکو بہت صوفی ذکر کرتی ہیں اور رسالہ
قشیری میں ہے لیکن ان لفظوں سے میرے لیے ایک وقت ہے کہ نہیں گنجایش رکھتا
اسمین سوا میرے رب کے میں کہتا ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد ملک مقرب سے
جبرائیل ہے اور نبی مرسل سے اپنا نفس اسمین اشارت ہے مقام استغراق کی
طرف جسکی تعبیر کی گئی ہے سکر اور محو اور فنا سے **حرف میم** - **حدیث**
میں اپنی امت پر کوئی فتنہ عورتوں اور شراب کے فتنہ سے زیادہ خوفناک نہیں جانتا
سخاوی نے اسکے لیے سفیدی چھوڑی ہے اور اوسپر کچھ کلام نہیں کیا کہا ابن
ربیع نے لیکن لفظ اسکے میں نے مسند نہیں پائے ان شاہد اسکے بہت ہیں ہاں
دیلمی میں بلا سند علی سے مرفوع روایت ہے میں اپنی امت پر کوئی فتنہ عورتوں
اور شراب کے فتنہ سے زیادہ خوفناک نہیں جانتا **حدیث** میں نہیں جانتا
جو میری اس دیوار کے پیچھے ہے - کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث**
نہ خلاصی پائی موٹے نے - یہ کلام شافعی کا ہے کہا امام محمد بن حسن نے
یہ اسلیے کہ عاقل وہ شخص ہے جو دنیا یا آخرت کی غم سے خالی نہو
اور چربی غم کی ہوتی نہیں چڑھتی جب ان دونوں سے خالی ہو پھر
چارپایوں کی حد کو پہونچ گیا اور لوگوں نے شیخ سیف الدین الباخرزی
البخاری کیلیے یہ شعر پڑھے کہتے ہیں دوستوں کے جسم لاغر ہوتی ہیں

ما خلقت الجنة ولولاك ما خلقت النار وفي رواية
ابن عساكر لولاك ما خلقت الدنيا **حديث**
لو نهينا عن فت البعر لفتتناه وقالوا ما نهينا عنه الا
وفيه شيء ذكره في الاحياء وقال العراقي لم اجده قلت و
يؤخذ معناه من قوله تعالى (ولا تقربا هذه الشجرة) وقول
الشيطان (ما نهيكما عن هذه الشجرة الا ان تكونا ملكين
او تكونا من الخالدين) **حديث** لو وزن خوف المؤمن ورجاءه
لاعتدلا لا اصل له في المرفوع وانما يؤثر عن بعض السلف
كذا في المقاصد وقال الزركشي لا اصل له لكن قال السيوطي اخرج
عبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن ثابت البناني قوله
بلفظ كانا سواء وتحقيق معناه في باب الخوف والرجاء
من شرح عين العلم **حديث** لو علم الناس ما في الحلبة
لاشتروها ولو بوزنها ذهبا رواه الطبراني في الكبير من حديث
سلمة بن سليمان الخبائري بسنده الى معاذ بن جبل مرفوعا
والخبائري كذاب ذكره السخاوي وقال الزركشي رواه ابن
عدي من حديث معاذ بن جبل وهو ضعيف وقال السيوطي
بل هو موضوع **حديث** اللواء يحمله علي يوم القيامة
قال الانطاكي في حاشية الشفاء ذكره ابن الجوزي في الموضوعات
حديث ليس لفاسق غيبة وقال السخاوي بعد
ايراد حديث في معناه وبالجملة فقد قال العقيلي انه ليس لهذا
الحديث اصل وقال الفلاس نسائي انه منكر انتهى
وقال المنوفي وحسنه الهروي وليس كذلك فقد صرح جمع
من محققي الحفاظ بانه منكر موضوع لا اصل له قلت والحديث
رواه الطبراني وغيره من حديث معوية بن حيدة مرفوعا
لكنه سنده ضعيف وهذا معنى قول الحاكم انه غير صحيح

تو جنت نہ پیدا کیا جاتا اور اگر تو نہ ہوتا تو آگ نہ پیدا ہوتی اور روایت
ابن عساکر میں ہے اگر تو نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا میں دنیا کو **حدیث**
اگر آدمی اونٹ کی گوبر بہاڑنے سے منع کئے جاتے تو البتہ اوسکو بہاڑتے
اور کہتے ہم نہیں منع کئے گئے مگر اسلئے کہ اسمیں کچھ ہوگا۔ احیاء میں ذکر کیا
ہے اور کہا عراقی نے میں نے اسکو نہیں پایا میں کہتا ہوں اسکے معنے اس آیت
سے معلوم ہوتے ہیں (اور تم نہ نزدیک جیو اس درخت کے) اور قول شیطان کا
(تم نہیں منع کئے گئے اس درخت سے مگر اسلئے کہ (شاید) تم فرشتے ہو جاؤ
ہمیشہ رہنے والوں سے) **حدیث** اگر مومن کا خوف اور اوسکی امید وزن کیے جاویں
تو دونوں برابر ہوں۔ اسکا مرفوع میں کچھ اصل نہیں لیکن بعض سلف سے ماثور ہے
ایسا ہی مقاصد میں ہے کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن کہا سیوطی نے اسکو
عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں ثابت بنانی سے اسطرح روایت کیا ہے کہ دونوں برابر ہوتے
اور اسکے معنے کی تحقیق شرح عین العلم کی باب الخوف والرجاء میں ہے **حدیث**
اگر جانتے آدمی جو حلبہ میں ہے تو خریدتے اسکو اگرچہ اسکے وزن بھر سونا دینا پڑتا۔
یہ طبرانی کبیر میں طریق سلمہ بن سلیمان الخبائری کی سے معاذ تک مرفوع روایت کیا
گیا ہے اور سخاوی نے ذکر کیا کہ خبائری کذاب ہے، اور کہا زرکشی نے یہ ابن عدی
نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے اور ضعیف ہے اور کہا سیوطی نے بلکہ یہ موضوع ہے
حدیث جھنڈا قیامت کے دن علی اوٹھائیں گا۔ کہا انطاکی نے حاشیہ
شفا میں اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے **حدیث**
فاسق کی غیبت نہیں۔ کہا سخاوی نے بعد لانے ایسی حدیث کی جو
اسکے معنی میں ہو الحاصل کہ کہا عقیلی نے اس حدیث کی کچھ
اصل نہیں اور کہا فلاس نسائی نے یہ منکر ہے انتہی اور کہا منوفی نے اسکو
ہروی نے حسن کہا ہے حالانکہ اسطرح نہیں اسلئے کہ بہت
محققین حافظوں نے تصریح کی ہے کہ یہ منکر موضوع ہے اسکا کچھ اصل نہیں
میں کہتا ہوں اسکو طبرانی وغیرہ نے معاویہ بن حیدہ سے مرفوع روایت کیا ہے
لیکن سند اسکی ضعیف ہے، اور یہی معنی ہیں قول حاکم کی کہ یہ غیر صحیح ہے

من كلام ذي النون المصري ومعناه ما تبعد
مصير عن حبيب حديث ما بكيت من دهر
الا بكيت عليه هو من كلام ابن عباس ومعناه حديث
ما ترك القاتل على المقتول من ذنب قال ابن كثير في
تاريخه انه لا يعرف له اصل بهذا اللفظ ومعناه صحيح
لما اخرج ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا بلفظ ان السيف
محاء للخطايا وللبيهقي في حديث مرفوع القتلى ثلاثة
فذكره الى ان قال في الرجل المؤمن المقترف على
نفسه المقتول في الجهاد في سبيل الله تعالى ان السيف
محاء للخطايا وفي المنافق المقتول في الجهاد ان السيف
لا يمحو النفاق وقال السيوطي حديث السيف محاء
للخطايا اخرجه احمد وابن حبان من حديث عتبة بن
عبيد واخرجه الديلمي وابو نعيم عن عائشة قتل الصبر
لا يمر على ذنب الا محاه واخرجه سعيد بن منصور
من مرسل عمرو بن شعيب من قتل صبرا كان كفارة
لخطاياه واخرج البيهقي في الشعب عن الاوزاعي قال
من قتل مظلوما كفر الله عنه كل ذنب قال وذلك في
القرآن (اني اريد ان تبوء باثمي واثمك) انتهى وفي
استدلاله بالقرآن بحث ظاهر العيان حديث
ما تعاظم على احد مرتين هو من كلام غير واحد من
السلف ففي المجالسة للدينوري عن الاصمعي قال قال
اعرابي ما تاه على احد مرتين قيل وكيف ذاك قال انه
اذا تاه على مرة لم اعد اليه قلت ومما يؤيد معناه
حديث لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين وعن الاصمعي ايضا
قال قال لي رجل ما رأيت ذا كبر قط الا تحول داؤه

یہ کلام ذی النون مصری کی ہے اور یہ اسکی معنے مین ہی نہین دور کوئی
بندہ دوست سے حدیث نہین رولایا تو نی زمانہ کسی کو مگر تو آگے
پہر رولایا گیا ہے۔ یہ کلام ابن عباسؓ کے ہے معنے مین حدیث
نہین چہوڑا قاتل نے مقتول پہ کوئی گناہ۔ کہا ابن کثیر نے تاریخ
مین ان لفظون سے اسکا کچہ اصل معلوم نہین اور معنے اسکے صحیح ہین
جیسا کہ ابن حبان نے ابن عمر سے ان لفظون سے مرفوع روایت کی ہے کہ تلوار
دور کرنیوالی ہے گناہون کو اور بیہقی مین مرفوع روایت ہے مقتول تین
ہین پہر انکو ذکر کیا تاکہ مرد مکلف اگر اللہ تعالی کے رستہ مین شہید ہو
تو تلوار اوسکے گناہ مٹا دیتی ہے۔ اگر منافق جہاد مین مارا جاوے تو
تلوار نفاق کو نہین مٹاتی اور کہا سیوطی نے اس حدیث کو تلوار
گناہون کو مٹاتی ہے احمد اور ابن حبان نے عتبہ بن عبید سے
ذکر کیا ہے اور دیلمی اور ابو نعیم نے عائشہ سے جو قید کرکے
قتل کیا گیا ہو وہ کسی گناہ پہ نہین گذرتا مگر اوسکو مٹا دیتا ہے اور سعید
بن منصور نے عمرو بن شعیب سے مرسل روایت کی ہے جو شخص قید کرکے
قتل کیا گیا ہو تو وہ قتل اوسکے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے اور
بیہقی نے شعب مین اوزاعی سے ذکر کیا ہے جو شخص ظلم سے قتل کیا
جاوے تو اللہ تعالی اوسکے تمام گناہون کو بخش دیتا ہے کہا یہ قرآن مین ہے
(مین ارادہ کرتا ہون کہ تو اپنی گناہ اور میرے گناہ اوٹھاوے) انتہی اور اسکے
اس آیت سے دلیل پکڑنے مین بحث ظاہر ہے حدیث نہین تکبر کیا
کسی نے مجہہ پر دو دفعہ۔ یہ پہلے لوگون کے کلام ہے اور مجالسہ دینوری
مین ہے کہا اصمعی نے کہا اعرابی نے نہین تکبر کی مجہہ پر کسی نے دو دفعہ
لوگون نے کسطرح کہا جب کسی نے ایک مرتبہ تکبر کی تو پہر مین اوسکے
طرف نہین گیا مین کہتا ہون یہ حدیث اسکو تقویت کرتی ہے مومن ایک
سوراخ سے دو مرتبہ زخم نہین کہاتا اور اصمعی سے ہی کہا اور نے کہا ایک شخص نے میرے لیے
مینے کوئی متکبر نہین دیکہا مگر اوس کی مرض میرے نفس مین لوٹ آئی

وانت سمين لست غير مرائي فقال لان الحب خالف طبعهم و وافق طبعي فصار عندي حديث ما افلح صاحب عيال قط رواه الديلمي بسنده عن ابي هريرة مرفوعا وقال ابن عدي هو عن النبي عليه السلام منكر انما هو من كلام ابن عيينة حديث ما انصف القاري المصلي قال العسقلاني لا اعرفه يعني عنه قوله عليه السلام لا يجهر بعضهم على بعض بالقرآن وهو صحيح من حديث البياضي في الموطا وابي داود وغيرهما حديث ما اوتي قوم المنطق الا منعوا العمل كذا في الاحياء قال العراقي لم اجد له اصلا ولعل المراد بالمنطق الجدل حديث ما اتخذ الله من ولي جاهل ولو اتخذه لعلمه يعني لو اراد اتخاذه وليا لعلمه ثم اتخذه وليا او اذا اتخذه وليا لعلمه والمعنى الاول للسالكين المريدين والثاني المجذوبين المرادين لكن لفظه ليس بثابت وقد قال السخاوي لم اقف عليه مرفوعا حديث ما استرذل الله عبدا الا حظر عليه العلم والادب قال في الميزان هو باطل حديث ما بدئ بشيء يوم الاربعاء الا وقد تم قال السخاوي لم اقف له على اصل ويعارضه حديث جابر مرفوعا يوم الاربعاء يوم نحس مستمر رواه الطبراني في الاوسط وهو ضعيف اتفاقا ويمكن ان معناه كان يوما نحسا مستمرا على الكفار فهو يوم سعد مستمر على الابرار وقد اعتمد من مشايخنا صاحب الهداية على هذا الحديث وكان يعمل به في ابتداء درسه وقد قال العسقلاني بلغني عن بعض الصالحين ممن لقيناه انه قال اشتكت الاربعاء الى الله تعالى تشاؤم الناس بها فمنحها انها ما تبدئ بشيء فيها الا وتم والله سبحانه اعلم واحكم حديث ما بعد طريق ادى الى صديق

اور تو موٹا ہی فقط نہیں ہو تو ریا کار ہے کہا اسلئے کہ محبت ان لوگوں کی طبیعت کے مخالف ہے ہو اور میری طبع اوسکی موافق ہوئی ہر دو میرے نزدیک حدیث صاحب عیال نے کبھی خلاصی نہیں پائی ہے یہ دیلمی نے مرفوع سند سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور کہا ابن عدی نے نبی علیہ السلام سے منکر ہے ہان یہ کلام ابن عیینہ کی ہے حدیث انصاف کیا نمازی پکار کر پڑھنے والے نے کہا عسقلانی نے میں اسکو نہیں جانتا اور قول علیہ السلام کا اس سے بی بروا کرتا ہے نہ پکارے بعض تمہارا بعض پر ساتھ قرآن کے اور یہ حدیث بیاضی سے موطا اور ابو داود وغیرہ میں ہے زیادہ صحیح ہے حدیث کوئی قوم گویائی نہیں دی گئی مگر اونہوں نے عمل سے منع کیا ایسا ہی احیاء میں ہے اور کہا عراقی نے میں اسکا اصل نہیں پاتا شاید مراد منطق سے جھگڑا ہو حدیث اللہ تعالی نے کسی جاہل کو ولی نہیں بنایا اگر کسی کو ولی بنایا اوسکو علم سکھلاتا ہے یعنی جب ارادہ کرتا ہے اسکو ولی بنانیکا تو علم سکھلاتا ہے پھر اوسکو ولی بناتا ہے یا اسکو علم سکھلاتا ہے یعنی پہلے سالک مریدوں میں اور دوسرے مجذوب مرادوں میں لیکن لفظ اسکے ثابت نہیں اور کہا سخاوی نے میں اسکے مرفوع ہونے پر واقف نہیں ہوا حدیث نہیں بے ذلیل بنایا کسی آدمی نے کسی کو مگر اوسکے دل پر علم اور ادب کا کھٹکا گذرا ہے کہا میزان میں باطل ہے حدیث جس شے کو بدھ کے دن کیا جاوے وہ تمام ہوتی ہے کہا سخاوی نے میں اسکی اصل پر واقف نہیں ہوا اور حدیث مرفوع جابر کے معارض اسکے ہے دن بدھ کا ہمیشہ نحس ہے اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے اور ضعیف ہے اتفاقا اور ممکن ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ دن کافروں پر ہمیشہ نحس تھا اور مفہوم اسکا یہ ہے کہ یہ دن ہمیشہ نیکوں پر سعد ہے اور ہمارے اماموں سے صاحب ہدایہ نے اس حدیث پر اعتماد کیا تھا اور ابتداء درس میں اسی پر عمل کرتا تھا اور کہا عسقلانی نے ہمکو بعض صالحین سے جنکو ملاقات کی ہے یہ پہونچا ہے کہ بدھ نے اللہ تعالی سے شکوہ کیا تھا کہ لوگ منحوس جانتے ہیں پس اللہ تعالی نے اسکو یہ بخشش دی کہ جو چیز اس میں شروع کریگا وہ تمام ہوگا اور اللہ سبحانہ تعالی زیادہ جانتا ہے اور زیادہ حکم کرنیوالا ہے حدیث نہیں دور ہے [illegible]

لا يحفظ مرفوعا وانما هو قول ابن هارون **حديث**
ما عز بشيء الا وهان وهو معنى الحديث الصحيح عن
انس حق على الله ان لا يرفع شيء من الدنيا الا وضعه
اخرجه البخاري **حديث** ما فضلكم ابو بكر بفضل
صوم ولا صلوة ولكن بشيء وقر في قلبه اي سكن وثبت
واستمر واستقر من ذكر الرب وهو في الاحياء وقال
العراقي لم اجده مرفوعا وهو عند الحكيم الترمذي
في النوادر من قول بكر بن عبد الله المزني **حديث**
ما كثر اذان بلدة الا قل بردها اخرجه الديلمي بلا سند
عن علي وفي اللآلي حديث ما من مدينة يكثر اذانها
الا قل بردها موضوع **حديث** ما كانت مرة تسلم
الحبرة ليس بحديث **حديث** ما امتلأت دار من الدنيا
حبرة الا امتلأت منها عبرة قال العراقي رواه ابن
المبارك عن عكرمة بن عمار عن يحيى بن كثير
مرسلا والحبرة بفتح الحاء المهملة وسكون الموحدة
السرور ومنه قوله تعالى (فهم في روضة يحبرون)
اي يسرون والعبرة الدمع السائل **حديث**
ما من ليلة الا ينادي مناد يا اهل القبور من تغبطون
فيقولون اهل المساجد الخ لم يوجد له اصل
حديث ما من جماعة اجتمعت الا وفيهم ولي
الله لا هم يدرون به ولا هو يدري بنفسه لا اصل له وهو
كلام باطل فان الجماعة قد تكون فجارا يموتون على
الكفر والفجور كذا ذكره بعضهم ولو صح سنده فباب
التاويل واسع عندهم **حديث** ما من نبي
نبئ الا بعد الاربعين قال ابن الجوزي انه موضوع

یہ مرفوع محفوظ نہیں لیکن یہ قول ابن ہارون کا ہے **حدیث**
نہیں عزت پائی کسی شے نے مگر وہ پست ہوگئے یہ صحیح حدیث کی معنی
ہیں جو بخاری نے انس سے روایت کی ہے حق ہے اللہ تعالی پر کہ
کوئی شئی دنیا میں بلند ہوئی اسکو پست کریگا **حدیث** تمپر ابو بکر نے روزہ
اور نماز سے فضیلت نہیں لی گیا لیکن اوس شئے سے جو اوسکے دل میں ثابت ہوئی
ہے۔ یعنی وہ ساکن ہوا اور ثابت ہوا اور ٹھیرا اوسنے قرار پکڑا اللہ تعالی کے
یاد سے۔ یہ احیا میں ہے اور کہا عراقی نے میں نے اسکو مرفوع نہیں پایا اور حکیم
ترمذی نوادر میں کہتا ہے کہ یہ قول بکر بن عبداللہ مزنی کا ہے **حدیث**
کسی شہر کی اذان زیادہ نہیں ہوئے مگر اوسکی سردی کم ہوئی ہے۔ اسکو دیلمی نے
بلا سند علی سے نقل کیا ہے اور لآلی میں ہے جس شہر کے اذان زیادہ ہوئے
اوسکی سردی کم ہوئی موضوع ہے **حدیث** ہر مرتبہ پہلیا اسلام
نہیں رہتی۔ یہ حدیث نہیں **حدیث** کوئی گھر دنیا میں خوشی
سے پر نہیں ہوا مگر وہ رونے سے پر ہو گیا کہا عراقی نے اسکو ابن مبارک نے
عکرمہ بن عمار سے اوس نے یحیی بن کثیر سے مرسل روایت کیا ہے اور حبرہ
بفتح حا و سکون با کے معنے خوشی کے ہیں اور اسی سے قول اللہ تعالی
کا ہے (پس وہ باغ میں خوشی کرتی ہیں) اور عبرہ کی معنے آنسو
جاری کرنے کے ہیں **حدیث** کوئی رات نہیں مگر اوس
میں آوازہ کرنیوالا آوازہ کرتا ہے ای صاحبان قبر تم کسکا حسد کرتے
ہو کہتے ہیں مسجد والوں کا الخ اس کا اصل نہیں پایا گیا
حدیث کوئی ایسی جماعت جمع نہیں ہوتے جس میں ولی اللہ کا نہو نہ
اوسکو لوگ جانتے ہیں اور نہ وہ خود جانتا ہے اسکا کچھ اصل نہیں یہ
کلام باطل ہے اسلئے کہ جماعت کبھی فاسقوں سے ہوتے ہے اور کفر یا
گناہ پر مرتے ہیں ایسا ہی بعضوں نے ذکر کیا ہے اگر اس کے سند
صحیح ہو جائی تو باب تاویل کا اونکے نزدیک کشادہ ہے **حدیث** کوئی پیغمبر
نبی نہیں ہوا مگر بعد چالیس سال کے کہا ابن جوزی نے یہ موضوع ہے

فی ریدہ انی اتکبر علیہ **حدیث** ماخلا جسد
من حسد قال السخاوی لم اقف علیہ بلفظہ وقد
ورد معناہ فی نزھۃ الحفاظ لابی موسیٰ المدینی بسندہ
عن انس مرفوعا فی حدیث طویل کل بنی آدم حسود
وسندہ ضعیف **حدیث** ماخلا قصیر من
حکمۃ ولا طویل من حماقۃ قال السخاوی لم اقف علیہ
لکن ورد عن عائشۃ مرفوعا جعل الخیر کلہ فی
الربعۃ یعنی المعتدل الذی لیس بالطویل ولا بالقصیر
لا بالطویل البائن ولا بالقصیر المتردد بان یکون میلہ
الی الطول کما صح فی شمائلہ علیہ السلام وعن الحسن
بن علی رفعہ ان اللہ جعل الھوج فی الطوال و الھوج
بفتحتین الحمق وھو بالضم قلۃ العقل **حدیث**
ما رفع احد احدا فوق قدرہ الا واتضع عندہ من قدرہ
بازید لیس فی المرفوع لکن جاء نحوہ فی مناقب الشافعی
للبیھقی ما اکرمت احدا فوق مقدارہ الا اتضع من قدری
عندہ بمقدار ما اکرمتہ **حدیث** ماذاق مجلس
بمتحابین اخرجہ الدیلمی بلا سند عن الحسن بن علی مرفوعا
واخرجہ البیھقی فی الشعب من قول ذی النون المصری
بمعناہ **حدیث** ما عاقبت من عصی اللہ فیک
بمثل ان یطیع اللہ فیہ بیض لہ السخاوی ولم یتکلم علیہ
حدیث ما عند اللہ بشئ اعظم من جبر القلوب
قال السخاوی لا اعرفہ فی المرفوع **حدیث**
ما عزل من ولی ولدہ قال شیخنا لا اصل لہ قلت بل ھو
موضوع فی مبناہ وباطل فی معناہ **حدیث**
ما عزت النیۃ فی الحدیث الا اشرفہ قال الخطیب

یعنے مین اوسپر تکبر کرتا ہون **حدیث** کوئی بدن حسد سے خالی نہین ہے
کہا سخاوی نے مین اسپر ان لفظون سے واقف نہین ہوا اور معنے اس
کے ابی موسیٰ سے نزہۃ الحفاظ مین انس سے مرفوع روایت مین ہین ہر
بنی آدم حسد کرنیوالا ہے اور سند اسکی ضعیف ہے **حدیث**
نہین خالی چھوٹا حکمت سے اور لمبا حماقت سے۔ کہا سخاوی نے
مین اسپر واقف نہین ہوا لیکن عائشہ سے اس طرح مرفوع
روایت ہے تمام نیکی درمیانہ قدمین رکھی گئی ہے یعنے معتدل
مین جو نہ لمبا ہو اور نہ چھوٹا ہو یعنے نہ بہت لمبا اور نہ بہت چھوٹا
جیسے کہ آنحضرت کی شمائل سے تھے اور حسن بن علی سے مرفوع
روایت ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بے وقوفی لمبے آدمی مین رکھی
ہے اور ہوج بفتحتین حمق کو کہتے ہین اور ضمہ سے قلت عقل
کو **حدیث** کسی نے کسی کو اوسکے قدر سے بلند نہین کیا مگر
جتنا اسکو بلند کیا اتنا ہی آپ اوسکے نزدیک (بلکہ زیادہ) پست ہوا
یہ مرفوع نہین لیکن مثل اسکے بیہقی کے مناقب شافعی مین ہے
مینے کسی کو اوسکی قدر سے زیادہ اکرام نہین کیا مگر جو وہ سمجھتا تھا بمقدار
اوسکے کہ مینے اوسکا اکرام کیا تھا پست ہوا **حدیث** دوستون سے
مجلس تنگ نہین ہوتی یہ دیلمی نے حسن سے مرفوع روایت بلا سند
ذکر کی ہے اور بیہقی نے شعب مین ذی النون مصری کا قول اسکے معنی
مین نقل کیا ہے **حدیث** نہین عذاب کرتا مین اوس شخص کو جو اسکے
بیفرمانی کرے بیچ تیری وسقدر اطاعت کرے خدا کی اسمین اسکیلئے سخاوی
نے سفید چھوڑدی اور اسپر کچھ کلام نہین کیا **حدیث** اللہ تعالیٰ کی نزدیک کوئی
شئے دلونکی شکستگی باندھنی سے بہت بہتر نہین کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع
نہین جانتا **حدیث** نہیں معزول ہوا وہ شخص جسکا بیٹا والی ہوا کہا ہمارے
شیخ نے اسکا کچھ اصل نہین مین کہتا ہون بلکہ بنیاد اسکی موضوع ہے اور معنی اسکے
باطل ہین **حدیث** نہین عزت دی کسی نیت نے حدیث مین مگر اوسکو نیت نے اسکو بلند کیا کہا خطیب

حدیث محبة الآباء صلة فی الابناء قال السخاوی لم اقف علیه بهذا اللفظ **حدیث** الحسود مرزوق بیضر له السخاوی ولم یتکلم علیه قلت لانه کلما حسد اخوانه رفع شانه اذا کان شاکرا لانعمه لقوله تعالی (لئن شکرتم لازیدنکم **حدیث** مداد العلماء افضل من دماء الشهداء قال الخطیب موضوع ذکره الزرکشی وقال هو من کلام الحسن البصری وروی مرفوعا بلفظ وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم قال السخاوی رواه ابن عبد البر من حدیث ابی الدرداء مرفوعا بلفظ یوزن یوم القیمة مداد العلماء بدم الشهداء وللخطیب فی تاریخه من حدیث نافع عن ابن عمر رفعه وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم وفی سنده محمد بن جعفر اتهم بالوضع قلت ومعناه صحیح لان نفع دم الشهید قاصر ونفع قلم العالم متعد حاضر **حدیث** المرء بسعده لا بابیه ولا بجده هو معنی حدیث من بطا به عمله لم یسرع به نسبه ویمکن ان یراد ویقال ولا بجده ولا بکده وقد ضبط حدیث لا ینفع ذا الجد منك الجد بفتح الجیم وفی روایة بکسرها **حدیث** المرء علی دین خلیله فلینظر من یخالل رواه ابو داود والترمذی وحسنه وغیرهم من حدیث ابی هریرة به مرفوعا قال الزرکشی فاخطأ ابن الجوزی فاورده فی الموضوعات **حدیث** المرض ینزل جملة واحدة والبرء ینزل قلیلا قلیلا قال السخاوی رواه الحاکم فی تاریخه والخطیب فی المتفق والدیلمی من طریق الحارث بن عبد الله الصنعانی بسنده عن عائشة به مرفوعا وهو باطل فالصنعانی

حدیث باپون کی محبت بیٹون مین وصل کرتا ہے۔ کہا سخاوی نے مین اسپر ان لفظون واقف نہین ہوا **حدیث** محسود رزق دیا جاتا ہے سخاوی نے اسکیلیے سفیدی چھوڑی ہے اور اسپر کچھ کلام نہین کیے مین کہتا ہون یہ اسلیے ہے کہ جب وسکی بہائی اوسکا حسد کرتی ہین تو اسکا شان بلند ہوتا ہے اگر وہ اللہ تعالی کی نعمتونکا شکر کرے (اگر تم شکر کروگی تو تمکو زیادہ دینگی) **حدیث** عالمونکی دواتکے سیاہی شہیدونکی خون سے افضل ہے۔ کہا خطیب نے موضوع ہے اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ کلام حسن بصری کی ہے اوران الفاظ سے مرفوع روایت ہے عالمون کے سیاہی شہیدونکی خون کے مقابلے وزن کی گئی پس وسنی ترجیح پائی اور کہا سخاوی نے اسکو ابن عبد البر نے ابی الدردا سے ان لفظونسے روایت کیا ہے قیامت کی دن عالمون کے سیاہی شہیدونکی خون کے مقابلہ مین وزن کیے جاینگے اور تاریخ خطیب مین نافع ابن عمر سے مرفوع روایت کرتا ہے عالمونکی سیاہی شہیدونکے خون سے مقابلہ کی گئی پس اوسنی ترجیح پائی اور اوسکی سند مین محمد بن جعفر ہے جسکو وضع کی تہمت لگائی گئی ہے مین کہتا ہون معنے اسکی صحیح ہین اسلیے کہ شہیدونکی خون کا نفع کم ہے اور عالم کی قلم کا نفع متعدی ہے **حدیث** آدمی اپنی طالع بخت مند سے ہے یہ اس حدیث کی معنے ہین جس شخص کے عمل اوس سے دور ہین نسب وسکی اوسکے ساتھ جلد نہین کرتی اور ممکن ہے کہ اسکے اسطرح معنے کیے جائین نہ اپنی کوشش اور سختی سے اور یہ حدیث ضبط کی گئی ہے نہین نفع دیتی صاحب کوشش کو عذاب تیرے سے کوشش اور جد بفتح جیم دونوں طرح سے مروی ہے **حدیث** آدمی اپنی دوست کے دین پر ہے پس چاہیے کہ دیکھے کسکو دوست کرتا ہے اسکو ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ نے ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کیا ہے ترمذی نے اسکو حسن کیا ہے کہا زرکشی نے ابن جوزی نے خطا کیا ہے کہ اسکو موضوعات مین درج کیا ہے **حدیث** مرض یکدفعہ نازل ہوتی ہے اور صحت آہستہ آہستہ نازل ہوتی ہے کہا سخاوی نے اسکو حاکم نے تاریخ مین اور خطیب نے متفق مین اور دیلمی نے طریق حارث بن عبد اللہ صنعانی سے عائشہ سے مرفوع روایت کیا ہے اور یہ باطل ہے اس لیے کہ صنعانی

ذكره الزركشي وسكت عنه السيوطي قلت ويعارضه
نص قوله تعالى في يحيى (وآتيناه الحكم صبيا) وفي
يوسف (واوحينا اليه لتنبئنهم بامرهم هذا)
الاية ولو يثبت يحمل على الغالب **حديث**
ما النار في اليبس باسرع من الغيبة في حسنات
العباد ذكره في الاحياء وقال العراقي لم اجد له اصلا
واليبس بفتحتين وبضم فسكون اليابس والمراد به
الحطب اليابس ونحوه **حديث** ما وسعني ارضي
ولا سمائي ولكن وسعني قلب عبد المؤمن في الاحياء وقال
لم ار له اصلا وقال ابن تيمية هو مذكور في الاسرائيليات
وليس له اسناد معروف عن النبي عليه السلام وفي الذيل
وهو كما قال ومعناه وسع قلبه الايمان بي ومحبتي والا
فالقول بالحلول كفر وقال الزركشي وضعه الملاحدة
وقال السيوطي اخرجه احمد في الزهد عن وهب بن منبه
ان الله فتح السموات لحزقيل حتى نظر الى العرش
فقال حزقيل سبحانك ما اعظم شانك يا رب فقال
الله ان السموات والارض ضعفت عن ان يسعني
ووسعني قلب العبد المومن الوارع اللين انتهى وفيه ايماء
الى معنى قوله تعالى (انا عرضنا الامانة على السموات و
الارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها
الانسان **حديث** مت مسلما ولا تبال قال السخاوي
لا اعلمه بهذا اللفظ قلت معناه صحيح لقوله تعالى
(ولا تموتن الا وانتم مسلمون) **حديث** المجرة
باب السماء ذكره في النهاية من غير عزو **حديث**
المحبة مكتبة لهل هو معنى حديث حبك الشئ يعمي ويصم

اسکو زرکشی نی ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے چپ رہا میں کہتا ہوں
یہ آیت جو یحیی علیہ السلام کی حق میں ہے اسکی معارض ہے (اور ہمنے دیا اسکو
لڑکپن میں حکم دیا) اور یوسف علیہ السلام کی حق میں ہے (اور اوسکے طرف
ہمنے وحی کی تو اونکو اس امر کی خبر دیگا) اگر یہ ثابت ہوجاوے تو غالب پر محمول
ہوگی **حدیث** نہیں آگ لکڑی میں جلدی کرنیوالی غیبت سے جو بندوں
کے نیکیوں میں جلدی کرتی ہے یہ احیا میں مذکور ہے اور کہا عراقی نے
اسکا اصل نہیں پایا اور یبس بفتحتین و بضم اول و سکون ثانی مراد اس سے خشک
لکڑی ہے یا جو اوسکی مثل ہو **حدیث** زمین اور آسمان گنجایش نہیں رکھتا
لیکن مومن آدمی کا دل میرے گنجایش رکھتا ہے۔ احیا میں ہے اور کہا عراقی نے
مینے اسکا اصل نہیں دیکھا اور کہا ابن تیمیہ نے یہ اسرائیلیوں میں مذکور ہے اور آنحضرت
سے اسکی کوئی اسناد نہیں ہے اور ذیل میں ہے جیسا اوسنے کہا اور
معنے اسکے یہ ہیں آدمی کا دل ایمان سے اور میرے محبت سے پر ہوتا ہے۔ ورنہ
قائل حلول کا ہونا کفر ہے۔ اور کہا زرکشی نے اسکو ملاحدو نے وضع
کیا ہے اور کہا سیوطی نے احمد نے زہد میں وہب بن منبہ سے روایت کی
اللہ تعالی نے حزقیل کے لئے آسمان کہولدیئے تاکہ اوسنے عرش کے طرف نظر
کی پہر کہا حزقیل نے تو پاک ہے بڑا ہے شان تیرا اے میرے رب فرمایا اللہ تعالی
نے آسمان اور زمین میری گنجایش سے ضعیف ہیں اور مومن متقی آدمی
کا دل میرے لئے کافی ہوتا ہے انتہی اور اسمیں اس آیت کیطرف اشارہ
ہے (ہمنے امانت کو آسمان اور زمین پر پیش کیا اور انہوں نے اوسکے اٹھانے
سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اوسکو اٹھایا) **حدیث**
تو مسلمان ہوکر مر اور پرواہ نہ کر۔ کہا سخاوی نے میں اسکو ان لفظوں سے
نہیں جانتا۔ میں کہتا ہوں معنے اسکے اس آیت کی بموجب صحیح ہیں
(اور نہ مرو تم مگر اوس حالت میں کہ تم مسلمان ہو) **حدیث** مجرہ دروازہ
آسمان کا ہے نہایہ میں بلا سند مذکور ہے **حدیث** محبت محبت والے کو
اندھا کرنیوالی ہے یہ اس حدیث کے معنی ہیں محبت تیری کسی شے سے تجکو اندھا اور بہرا کرتی

وكل ما يروى في هذا فلا يصح رفعه البتة قلت اذا
ثبت رفعه على الصديق فيكفي العمل به لقوله عليه السلام
عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين وقيل لا يعنى
لا يسمى وغرابته لا تخفى على ذوي النهى حديث
المصائب مفاتيح الارزاق ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت
وهو يحتمل في المعنى احتمالين احدهما انه يجبره في مصيبته و
يعوضه خيرا منه كما يشير اليه حديث اللهم اجرني في مصيبتي و
اخلف لي خيرا منها وثانيهما ما اشتهر من قولهم مصائب قوم
عند قوم فوائد ومن اللطائف موت الحمير عرس الكلاب
حديث مصارعته عليه السلام ابا جهل لا اصل له كما
ذكره الحلبي في حاشية الشفاء حديث مصر طيب
الارضين ترابا وعجمها اكرم العجم انسابا قال العسقلاني
يذكر معناه عن عمرو بن العاص ولا اعرفه مرفوعا
ولعل المراد بعجمها اليهود والنصارى فانهم من نسب
يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم الخليل عليهم السلام
حديث مصر كنانة الله في ارضه ما طلبها عدو الا
اهلكه الله وكنانة السهم بالكسر جعبة من جلد لا خشب فيها
او بالعكس على ما في القاموس قال السخاوي لم اره
بهذا اللفظ وورد بمعناه احاديث لا يصح منها شيء
لكن في صحيح مسلم عن ابي ذر مرفوعا انكم ستفتحون
ارضا يذكر فيها القيراط فاستوصوا باهلها خيرا فان
لهم ذمة ورحما قال الزهري الرحم باعتبار هاجر والذمة
باعتبار ابراهيم ابن النبي عليه السلام وقال العسقلاني
اراد بالذمة العهد الذي دخلوا به في الاسلام ايام عمر
فان مصر فتحت صلحا وفي هذا الحديث من اعلام

اور جو اس باب میں مروی ہے وہ مرفوع نہیں ہے میں کہتا ہوں جب
ابوبکر صدیق تک اوسکی سند ثابت ہوگئی تو عمل کے لئے اسقدر
کفایت کرتا ہے اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے لازم پکڑو میری سنت اور سنت
خلیفوں ہدایت والونکی اور بعضونے کہا ہے کہ نہ کریں ورنہ منع کریں اور غرابت اسکی
صاحبان دانائی پر پوشیدہ نہیں حدیث مصیبتیں رزق کی کنجیان
ہین - سخاوی نے ذکر کیا ہے اور اوسپر کچھ کلام نہیں کیا میں کہتا ہوں اسکے
دو معنی ہوسکتے ہین ایک کہ اللہ تعالی اسکو بعد مصیبت کی بہتر اس سے بدلا دے
کرتا ہے جیسا کہ یہ حدیث اوسکی طرف اشارہ کرتی ہے یا اللہ مجھے میری مصیبت مین
اجر دے اور بہتر اوس سے میرا خلیفہ کر اور دوسری یہ ہین ایک قوم کی مصیبتین دوسری قوم
کے فوائد ہین اور لطیفہ ہے کہ گدہونکی موت کتونکا عرس ہے حدیث آنحضرت کا ابوجہل
کو پچھاڑنا اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ حلبی نے حاشیہ شفاء میں ذکر کیا ہے حدیث
مصر کی زمین باکثر زمینوں سے ہے اور اسکی عجم نسب مین اور عجموں سے اچھی ہین کہا
عسقلانی نے اسکی معنے عمرو بن العاص سے ذکر کئے گئے ہین اور مین اسکو مرفوع
نہیں جانتا انتھے شاید مراد عجم سے یہود و نصاری ہونگے کیونکہ یہ یعقوب بن
اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کی نسب سے ہین حدیث مصر
زمین مین اللہ کا تیر ہے جس نے اسکا ارادہ کیا اللہ تعالی نے اوسکو ہلاک کیا
ہے - کہا سخاوی نے مین نے یہ حدیث ان الفاظ سے نہیں دیکھے اور
اسکے معنے مین بہت حدیثین وارد ہوئے ہین ان سی کوئی صحیح نہیں ہے
لیکن صحیح مسلم مین ابی ذر سی مرفوع روایت ہی قریب ہے کہ تم ایک
زمین فتح کروگی جس مین قیراط کا ذکر کیا جاتا ہی اسکے اہل کو نیکی کے
وصیت کرو اسلئے کہ انکی لئے ذمہ ہی اور رحم کہا زہری نے رحم
باعتبار ہاجر علیہا السلام کی اور ذمہ باعتبار ابراہیم بن محمد علیہ
السلام کے - کہا عسقلانی نے مراد ذمہ سی عہد ہے جسکی
سبب اسلام مین حضرت عمر کے وقت داخل ہوئے اسلئے
کہ مصر صلح سے فتح کیا گیا تھا اور اس حدیث مین +

اتهم بالوضع وقد قال الخطيب عقيب ايراده له انه
اخطأ فيه خطأ قبيحا واتى بها شنيعا ولا يثبت عن
النبي عليه السلام بوجه من الوجوه ولا عن احد من الصحابة
وانما هو قول عروة بن الزبير وقال السيوطي رواه الديلمي و
الحاكم في التاريخ من طريق عبد الله بن الحارث عن عائشة
مرفوعا انتهى وكلامه يفيد انه غير موضوع كما لا يخفى

حديث المريض انينه تسبيح وصياحه تكبير ونفسه
صدقة ونومه عبادة ونقله من جنب الى جنب جهاد في سبيل
الله قال العسقلاني انه ليس بثابت **حديث** مسح الرقبة
امان من الغل قال النووي في شرح المهذب انه موضوع
قلت لكن رواه ابو عبيد القاسم عن القاسم بن عبد
الرحمن عن موسى بن طلحة قال من مسح قفاه مع رأسه
وقي عن الغل والحديث موقوف الا انه في الحكم مرفوع
لان مثله لا يقال بالرأي ويقويه ما ورد مرفوعا من مسند
الفردوس من حديث ابن عمر لكن بسند ضعيف والضعيف
يعمل به في فضائل الاعمال اتفاقا ولذا قال ائمتنا ان مسح
الرقبة مستحب او سنة **حديث** مسح العينين
بباطن انملتي السبابتين بعد تقبيلهما عند سماع
قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله مع قوله اشهد
ان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبالاسلام
دينا وبمحمد عليه السلام نبيا ذكره الديلمي في الفردوس
من حديث ابي بكر الصديق ان النبي عليه السلام قال من
فعل ذلك فقد حلت عليه شفاعتي قال السخاوي لا
يصح واورده الشيخ احمد الرداد في كتابه موجبات الرحمة
بسند فيه مجاهيل مع انقطاعه عن الخضر عليه السلام

وضع سے متہم ہے اور کہا خطیب نے اوسکے حق مین بعد لانے اس حدیث کے
کہ اوس نے بڑی سخت خطا کی ہے اور برا کام کیا ہے یہ حدیث آنحضرت سے کسی وجہ
سے ثابت نہیں ہوتی اور نہ کسی صحابی سے یہ قول عروہ بن زبیر کا ہے
اور کہا سیوطی نے دیلمی اور حاکم نے تاریخ مین عبد اللہ بن حارث سے
عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے انتہے اور کلام اوسکے اس امر
کا فائدہ دیتی ہے کہ یہ موضوع نہین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے

حدیث مریض کے ہائے اوسکی تسبیح ہے چلانا اوسکا تکبیر ہے اور
سانس اوسکا صدقہ ہے اور سونا اوسکا عبادت ہے اور اوسکا ایک پہلو
دوسرے پہلو ہونا جہاد ہے۔ کہا عسقلانی نے یہ ثابت نہین ہے **حدیث**
گردن کا مسح طوق سے امان ہے کہا نووی نے شرح مہذب مین یہ موضوع ہے
مین کہتا ہون لیکن اسکو ابو عبید القاسم نے قاسم بن عبد الرحمان سے
اوس نے موسی بن طلحہ سے روایت کیا ہے کہ کہا اوس نے جو شخص اپنے گردن
کو ساتھ سر کے مسح کریگا طوق سے نگاہ رکھا جائیگا اور یہ حدیث موقوف ہے
لیکن حکم مرفوع میں ہے اسلئے اسطرح قیاس سے نہین کیا جاتا اور یہ روایت
مرفوع جو مسند فردوس مین ابن عمر سے سند ضعیف سے مروی ہے اوسکی تقویت
کرتی ہے اور حدیث ضعیف فضائل اعمال مین بالاتفاق معمول بہ ہے اسیواسطے
ہمارے اماموں نے کہا ہے کہ گردن کا مسح مستحب ہے یا سنت ہے **حدیث** دونو
آنکھونکا مسح کرنا دونو سبابہ کی پوروں سے بعد چومنے اون دونوکی وقت سننے اس قول
مؤذن کے مین گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ ہے مع اس قول کے
مین گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور رسول اسکا مین راضی ہوا اللہ
کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد علیہ السلام کے نبی ہونے سے
اسکو دیلمی نے فردوس مین ابی بکر صدیق سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا
ہے جسنے یہ کیا اوسکے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی کہا سخاوی نے یہ صحیح
نہیں ہے اور اسکو شیخ احمد الرداد نے کتاب موجبات الرحمۃ مین سند
مجہول منقطع سے خضر علیہ السلام سے روایت کی ہے

البطنة اصل الداء والحمية اصل الدواء وعودوا كل
جسد ما اعتاد قال العراقي لم اجد لها اصلا وكذا
حديث المعدة حوض البدن والعروق اليها واردة
الحديث قال الدارقطني لا يعرف هذا من كلام النبي عليه
السلام وانما هو من كلام عبد الملك بن سعيد بن الجبر
وقال الزركشي في الحديث الاول لا اصل له وانما هو من
كلام بعض الاطباء وقال السيوطي اخرج ابن ابي الدنيا
في كتاب الصمت عن وهب بن منبه قال اجتمعت
الاطباء على ان رأس الطب الحمية قلت واجتمعت الحكماء
على ان رأس الحكمة الصمت واخرج الخلال من حديث
عائشة مرفوعا الازم دواء والمعدة بيت الادواء وعودوا
بدنا ما اعتاد انتهى والازم بفتح فسكون الحمية
حديث معلم الصبيان اذا لم يعدل بينهم كتب يوم القيمة
مع الظلمة من قول مكحول وهو سيد التابعين من
اهل الشام حديث المغتاب والمستمع شريكان
في الاثم ذكره في الاحياء ولم يخرجه العراقي فلا يعرف
له اصل في مبناه الا انه صحيح في معناه اذا كان المستمع
سمع بسمع رضاء ففي الطبراني عن ابن عمر مرفوعا نهى
عن الغيبة وعن الاستماع في الغيبة وفي التنزيل
ولا يغتب بعضكم بعضا الآية وقد ورد من اغتيب
عنده اخوه المسلم فلم ينصره وهو يستطيع اذله الله تعالى في الدنيا
والآخرة رواه ابن ابي الدنيا في ذم الغيبة عن انس
حديث المقل ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قال
شيخ ولم اعرف معناه قلت وقد ذكر في القاموس
معان منها الطرف والغمس والغوص في الماء وغيرها

پیٹ جڑ ہو بیماریون کی ہے اور پرہیز جڑہ دواؤنکی ہے اور عادت ڈالو
ہر جسم کو جس سے وہ عادت پکڑ لیوا ہی۔ کہا عراقی نے مینے اسکا اصل
نہیں پایا اور اسیطرح اس حدیث کا معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں
اوسکی طرف وارد ہوتی ہین الخ کہا دارقطنی نے یہ آنحضرت سے
نہین ہے لیکن یہ کلام عبد الملک بن سعید بن الجبر کی ہے
کہا زرکشی نے اول حدیث مین اسکا کچھ اصل نہین ہان بعض
طبیبون کے کلام ہی اور کہا سیوطی نے ابن ابی الدنیا کتاب الصمت
مین وہب بن منبہ سے لایا ہے کہ طبیبون نے اس امر پر اتفاق
کیا ہے کہ سردار طب کا پرہیز ہے مین کہتا ہون حکمائ نے اسبات
پر اتفاق کیا ہے سردار حکمت کا خاموشی ہی اور خلال نے عائشہ
سے مرفوع روایت کی ہی پرہیز دوا ہی اور معدہ گھر ہے بیماریون
کا اور بدن کو اس سے عادت ڈالو جس سے اوسنے عادت پکڑی
ہے حدیث لڑکون کا معلم جب وہ انمین عدل نہ کریگا تو قیامت
کے دن ظالمون کے ساتھ لکھا جائیگا۔ یہ مکحول کا قول ہے جو اہل شام
کے تابعین مین سردار ہی حدیث غیبت کرنیوالا اور سننیوالا گناہ
مین دونو شریک ہین احیا مین مذکور ہی عراقی اسکو نہین لایا پس
اسکی بنا ثابت نہین لیکن یہ معنی مین صحیح ہی جب سننے والے نے
رضا سے سنی ہو۔ طبرانی مین ابن عمر سے مرفوع روایت ہی منع کیا گیا
غیبت سے اور سننے غیبت سے اور قرآن مین ہے (اور غیبت کرے
بعض تمہارا بعض کی) اور ابن ابی الدنیا نے ذم غیبت مین انس
سے روایت کی ہی کہ جس شخص کے پاس بہائی مسلمان کی غیبت کی
جاے اور اوسکی مدد نہ کرے حالانکہ وہ اسکی مدد کی طاقت رکھتا ہی تو اللہ تعالے
اوسکو دنیا اور آخرت مین ذلیل کریگا حدیث المقل سخاوی نے ترجمہ
لایا ہی اور کچھ کلام نہ کی کہا ابن شیخ نے مین اسکی معنی نہین جانتا کتاب
قاموس میں اسکو بہت معنی مذکور ہین آنکھ اور پانی مین غوطہ لگانا وغیرہ

نبوته علیه السلام فتح مصر واعطاء اهلها العهد و
كذا قال الزركشي لا اصل له لكن في الطبراني من حديث
كعب بن مالك اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خيرا
فان لهم ذمة واصله في مسلم وقال السيوطي في كتاب الخطط
يقال ان في بعض كتب الالهية مصر خزائن الارض كلها
فمن ارادها بسوء قصمه الله وعن كعب الاحبار مصر
بلد معافات من الفتن من ارادها بسوء كبه الله على
وجهه وعن ابي موسى الاشعري اهل مصر الجند الضعفاء
ما كادهم احد الا كفاهم الله مؤنته قال تبيع بن عامر
الكلاعي فاخبرت بذلك معاذ بن جبل فاخبرني
ان بذلك اخبره رسول الله عليه السلام وقد ورد لفظه
الكنانة في الشام اخرجه ابن عساكر عن عون بن عبد الله
بن عتبة قال قرأت فيما انزل الله على بعض الانبياء
ان الله يقول الشام كنانتي فاذا غضبت على قوم رميتهم
منها بسهم **حديث** المضمضة والاستنشاق
ثلاثا فريضة للجنب موضوع مبناه وان كان صحيحا عندنا
معناه **حديث** المعاصي تزيل النعم قال السخاوي
لم اقف عليه يعني مرفوعا والا فهو كلام كثير من السلف
وقال الشاعر ؎ اذا كنت في نعمة فارعها ؎ فان المعاصي تزيل
النعم ؎ ذكره ابن الربيع ويؤيده في المعنى قوله تعالى (ان الله
لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم) وقوله تعالى
فكفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس الجوع الاية
حديث المعدة بيت الداء والحمية رأس الدواء
هو من كلام الحارث بن كلدة طبيب العرب ولا
يصح رفعه الى النبي عليه السلام وفي الاحياء مرفوعا

علامت نبوت آنحضرت علیہ السلام کی ہے مصر کے فتح اور مصر
کے اہل کو عہد دینا اور ایسا ہی کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہیں
لیکن طبرانی میں کعب بن مالک سے ہے جب مصر فتح ہو جائے تو قبطیوں کو
نیکی کی وصیت کرو اسلئے کہ اونکے لئے ذمہ ہے اور اصل اسکا مسلم میں
ہے اور کہا سیوطی نے کتاب الخطط میں بعض کتب آلہیہ میں لکھا ہے
کہ مصر تمام زمین کا خزانہ ہے جو شخص اس سے برائی کا ارادہ کرتا ہے اوسکو اللہ
تعالیٰ توڑتا ہے اور کعب الاحبار سے ہے مصر ایسا شہر ہے جو فتنوں سے
بچا یا گیا ہے جو شخص اوس سے برائی کا ارادہ کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ منہ
کے بل گراتا ہے اور ابو موسیٰ اشعری سے ہے اہل مصر کے ضعیف لشکر ہیں جو
اونکے نزدیک ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سختی سے اونکو کافی ہوتا ہے کہا تبیع بن عامر
الکلاعی نے میں نے یہ خبر معاذ بن جبل کو سنائی اوس نے مجھے خبر دی کہ یہ خبر اسکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور لفظ تیر کا شام کے حق میں وارد ہوا ہے اسکو
ابن عساکر نے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کیا ہے کہا اوس نے میں نے بعض
نبیوں کے صحیفے میں پڑھا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے شام تیر میرا ہے جب میں کسی قوم پر غضب کرتا
ہوں تو اوسکو اس تیر سے مارتا ہوں **حدیث** کُلی کرنی اور ناک میں پانی
ڈالنا جنبی کیلئے فرض ہے۔ موضوع ہے۔ گو معنے اسکے ہمارے نزدیک صحیح ہیں
حدیث گناہ نعمتوں کو دور کرتی ہیں۔ کہا سخاوی نے میں اسکے مرفوع
ہونے پر واقف نہیں ہوا ورنہ یہ پہلے لوگوں سے اسطرح کے بہت کلام ہے
کہا شاعر نے۔ جب تو کسی نعمت میں ہو تو اوسکی رعایت کر۔ اسلئے کہ گناہ
نعمتوں کو دور کرتی ہیں۔ ابن ربیع نے اسکو ذکر کیا ہے اور معنی میں قول اللہ تعالیٰ
کا اوسکی تائید کرتا ہے (تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جو چیز کسی قوم میں ہوتا
تغیر کریں جو اونکے نفسوں میں ہے) اور قول اللہ تعالیٰ (پس کفر کیا اوس نے اللہ کے
نعمتوں سے تو اللہ تعالیٰ اوسکو بھوکھ کے لباس کا مزہ دیا) **حدیث** معدہ
بیماریوں کا گھر ہے اور پرہیز سردار دواؤں کا ہے یہ کلام حارث بن کلدہ کے ہے جو
طبیب عرب کا ہے اور حضرت تک پہنچنا اسکا ثابت نہیں اور احیا میں مرفوعاً روایت ہے

الدنیا لم یوجد له اصل کما فی المختصر ومعناه
صحیح مستفاد من قوله علیه السلام من عمل بما علم
ورثه الله علم ما لم یعلم والله اعلم **حدیث**
من احب حبیبتیه او کریمتیه وفی روایة من اکرم
حبیبتیه فلا یکتبن بعد العصر لا اصل له فی المرفوع
قال السخاوی ولعل المعنی بعد خروج العصر من غیر
ان یکون سراج عنده وقد روی الامام احمد عن بعض
مشایخه ان لا ینظر بعد العصر الی کتاب اخرجه الخطیب
قلت وهو من کلام الطبیب کما قال الشافعی الورق
انما هو من دیة عینیه انتهی وفی معناه الخیاط
ارباب الصنائع **حدیث** من احب لشئ
ملك عند انقضائه لیس بحدیث وانما وجد معناه
منقوشا علی خاتم بعض الحکماء وقد یقتبس ایضا
من کلام العلماء حیث قالوا یجب ان تعبد الله و تحب
لذاته لا لجنته وناره حتی قال الفخر الرازی من تصور
ان الله لو لم یخلق جنة ولا نارا لم یکن یعبد الله فهو کافر
الله ولعل وجه ذلك الاطلاق قوله تعالی (وما خلقت
الجن والانس الا لیعبدون) وقوله سبحانه (وایای
فاعبدون) وهذا لا ینافی قوله عز وعلا (یدعون
ربهم خوفا وطمعا) سواء تقول المعنی خوفا من غضبه
وطمعا فی رحمته او خوفا من ناره وطمعا فی جنته
ان الثانی من باب الترهیب والترغیب فی عبادته
لیرغب العبد فی خدمة سیده ویرهب فی کذا الی
حق والده **حدیث** من اذل عالما بغیر حق اذله الله
یوم القیمة علی رؤس الخلائق من نفخة

اسکا اصل نہیں پایا گیا جیسا کہ مختصر میں ہے اور معنے اسکے صحیح ہیں
اس حدیث سے مستفاد ہیں جو شخص عمل کرے اسکے ساتھ جو جانتا ہے
تو اسکو اللہ تعالی اس علم کا وارث کریگا جو نہیں جانتا اور اللہ تعالی
بہتر جاننے والا ہے **حدیث** جو شخص اپنے آنکھون کو دوست رکھتا ہے
اور ایک روایت میں ہے جو شخص اپنے آنکھونکا اکرام کرتا ہے تو چاہیے کہ وہ
عصر کے بعد نہ لکھے۔ اسکا مرفوع ہونا ثابت نہیں کہا سخاوی نے شاید معنے اسکے
یہ ہیں بعد خروج عصر کے بیچ چراغ کے اور امام احمد نے بعض اصحاب کو
وصیت کیے ہیں کہ بعد عصر کے کتاب کیطرف نظر نہ کیجاوے یہ خطیب نے روایت
کی ہے میں کہتا ہون یہ کلام طبیب کے ہے جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے
لکھنے والا اپنی آنکھونکی دیت کہاتا ہے انتہی اور درزی اور باقی ارباب
صنایع اسی معنے میں ہیں **حدیث** جو شخص چاہے کسی شئے کیلئے دوست
رکھے وقت تمام ہونے اوس شئے کی تجھسے دلگیر ہوگا۔ یہ حدیث نہیں لیکن معنے
اسکے بعض حکما کی انگوٹھی پر لکھے ہوئے پائے ہیں اور بعض عالمون کے کلام سے
بھی اسکا اقتباس ہو سکتا ہے کہ کہا اونہون نے واجب ہے تجھکو تو اللہ تعالی
کی عبادت کرے اور اسکو اسکی ذات کی لئے دوست رکھے نہ جنت اور آگ کے
لئے حتی کہ فخر رازی نے کہا ہے جو شخص اس بات کا تصور رکھے کہ اگر اللہ تعالی جنت اور
آگ کو نہ پیدا کرتا تو اللہ تعالی کی عبادت نہ کیجاتی تو وہ اللہ سے کافر ہے شاید اسکی
وجہ اس آیت کا مطلق ہونا ہے (اور نہیں پیدا کیا میں نے جنون اور آدمیونکو مگر تاکہ عبادت
کرین) اور سبحانہ قول اللہ تعالی کا بھی دلالت کرتا ہے (اور میری ہی عبادت کرو) اور یہ
اس آیت کے منافی نہیں ہے (پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف اور طمع سے) خواہ اسکے
اسطرح معنے کئے جائیں خوف اوسکی غضب سے اور طمع اوسکی رحمت کا یا یہ خوف
اوسکی آگ کا اور طمع اوسکی رحمت کا اسلئے کہ دوسری آیت باب ترہیب اور
ترغیب سے ہے جیسا کہ غلام اپنے آقا کی خدمت میں رغبت کرتا ہے و خوف کرتا ہے اور ایسا ہی
سے ہے بیٹا باپ کے حقمیں **حدیث** جو شخص عالم کی ناحق ذلت
کرے اللہ تعالی اوسکو قیامت کی دن تمام خلقت کی روبرو ذلیل کریگا

قال والمناسب هنا انه بالضم الكندر الذي
يتدخن به اليهود والظاهر ان المناسب في هذا المقام
هو مقل الذباب في الطعام وهو غمسه وقد تقدم
عن المغرب ان حديث اذا وقع الذباب في اناء احدكم
فامقلوه صحيح مرفوع واما فامقلوه ثم انقلوه فمصنوع
وموضوع **حديث** المقام بمكة سعادة والخروج
منها شقاوة لا اصل له في المرفوع وانما ذكره الحسن البصري
في رسالته **حديث** ملعون من زاد ولم يشتر
قال السخاوي لا اعلمه في المرفوع قلت لكن ثبت النهي
عن النجش وهو ان يزيد في سوم شئ ولم يرد شراءه
حديث من ابتلى ببليتين فليختر اسهلهما هو معنى
قول عائشة ما خير رسول الله عليه السلام بين امرين
الا اختار ايسرهما ما لم يكن اثما **حديث** من اتت
عليه اربعون سنة ولم يغلب خيره شره فليتجهز الى
النار اخرجه الازدي بسنده الى ابن عباس به
مرفوعا واشار اليه الخطيب قال عجب من المؤلف تعرضه
وعلامة الوضع لائحة عليه قلت ان كان لعلامة
على اسناده فمسلم والا فليس في معناه ما يدل على بطلان
مبناه وفي بعض الالفاظ العامة فالموت خير له
ويؤيده حديث من لم يرعو عند الشيب ويستحي من العيب
لم يخش الله في الغيب فليس لله فيه حاجة ذكره
الديلمي بلا سند عن جابر مرفوعا وما احسن قول
ابي يزيد لما رأى وجهه في المرآة ظهر الشيب ولم يذهب
العيب وما ادري ما في الغيب **حديث** من اراد ان يؤتيه
الله علما بغير تعلم وهدى بغير هداية فليزهد في

کہا اور مناسب اسجگہ معنے خوشبوئی کی ہین جس سے یہود دہونی
لیتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ مناسب اسجگہ مکھی کا طعام مین ڈبونا ہے
اور مغرب سے یہ بھی گذر چکا ہے کہ یہ حدیث (جب مکھی کسی کے برتن
مین گرے تو اوسکو ڈبو لو) صحیح مرفوع ہی لیکن یہ لفظ ڈبو کر پھر اوسکو
نکالو) موضوع ہین **حدیث** مکہ مین ٹھیرنا سعادت ہے اور
نکلنا اوس سے بدبختی ہے اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین لیکن
حسن بصری نے اپنے رسالہ مین ذکر کیاہے **حدیث** ملعون
ہے وہ شخص جس نے زیادہ کیا اور نہ خریدا کہا سخاوی نے مین اسکا
مرفوع ہونا نہین جانتا مین کہتا ہون لیکن نہی بخش سے ثابت
ہے بخش کہتے ہین کسی شی کا بھاؤ بڑھانا اور ارادہ خرید کا نہو
حدیث جو شخص دو مصیبتون مین گرفتار ہو تو وہ آسان کو اختیار
کرے یہ عائشہ کے قول کے معنے ہین جب رسول اللہ دو امر مین کا اختیار دئے
جاتے تو آپ آسان کو اختیار کرتے اگر اوس مین گناہ نہوتا **حدیث** جسکی
چالیس تک عمر پہونچی اور اوسکی خیر شر پر غالب نہو تو چاہیے کہ آگ کے
لئے سامان تیار کرے اسکو ازدی نے سند مرفوع سے ابن عباس سے روایت
کیا ہے اور خطیب نے اسکی طرف اشارت کیے ہے اور کہا مؤلف سے اوسکی تعرض سے
تعجب آتا ہے حالانکہ علامت وضع کی اوسپر ظاہر ہے مین کہتا ہون اگر علامت
اسناد پر ہے تو مسلم ہے ورنہ اسکے معنے مین کوئی ایسی شے نہین جو اوسکی
بطلان پر دلالت کرے اور بعض الفاظ مین ہے پھر موت اوسکے لئے بہتر ہے
اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے جو شخص وقت بڑہاپے کی رعایت
نکرے اور عیب سے حیا نکرے اور غیب مین اللہ تعالی سے خوف نکرے تو
اللہ کو اوسکی حاجت نہین یہ دیلمی نے بلا سند جابر سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اور قول ابی یزید کا کیا اچھا ہے جب اس نے اپنی منہ کو آئینہ مین دیکھا
کہا بڑہاپا ظاہر ہوا اور عیب نہین گیا اور مین نہین جانتا کہ غیب مین کیا ہے **حدیث**
جو شخص ارادہ کرے کہ اوسکو اللہ تعالی الہام علم سوا پڑہنے کے دے تو چاہیے کہ دنیا مین زہد کرے

الکرابیسی عن حماد بن سلمة عن عاصم عن زر عن ابن مسعود مرفوعا من اعان ظالما سلطه الله علیه انتهی ولیس فی هذا الاسناد غبار کما لا یخفی **حدیث** من اعان تارك الصلوة بلقمة فکانما قتل الانبیاء کلهم موضوع نحوه علی ما فی اللآلی **حدیث** من اغتسل من الجنابة حلالا اعطاه الله تعالی مائة قصر من درة بیضاء وکتب الله له بکل قطرة ثواب الف شهید باطل وضعه دینار **حدیث** من افرد الاقامة فلیس منا موضوع کذا فی اللآلی وکذا **حدیث** جابر فی ثواب المؤذن بطوله موضوع **حدیث** من اکرم غریبا فی غربته وجبت له الجنة ذکره الدیلمی عن ابن عباس مرفوعا بلا سند ویقویه **حدیث** من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلیکرم ضیفه **حدیث** من احتکر الطعام اربعین یوما فقد بریٔ من الله ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات وقال العراقی فی الحکم بوضعه نظر وقد صححه الحاکم قلت وقد ذکره الجلال السیوطی فی الجامع الصغیر بلفظ من احتکر طعاما علی امتی اربعین یوما وتصدق به لم یقبل منه رواه ابن عساکر عن معاذ **حدیث** من اکل طعام اخیه لیسره لم یضره هو من کلام ابی سلیمان الدارانی **حدیث** من اکل فولة بقشرها اخرج الله منه من الداء مثلها اورده ابن حبان فی الضعفاء من **حدیث** عائشة به مرفوعا وذکره ابن القیم فی موضوعاته واورده الذهبی فی المیزان وهو باطل ذکره السخاوی وقال نقل عن الشافعی انه قال الفول یزید فی الدماغ والدماغ یزید فی العقل **حدیث**

کرابیسی نے اوس نے حماد بن سلمہ سے اونسی عاصم سے اوس نے زر سے اونسے ابن مسعود سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص ظالم کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اوسکو اوسپر غالب کرتا ہے انتہی اور اس حدیث میں کچھ غبار نہیں ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے **حدیث** جسنے تارک نماز کی ایک لقمہ سے مدد کی گویا اوس نے کل نبیوں کو قتل کیا موضوع ہے انتہی جیسا کہ لآلی میں ہے **حدیث** جو شخص حلال جنابت سے غسل کرے اللہ تعالیٰ اسکو سو محل سفید موتی سے دیتا ہے اور اوسکیلئے اللہ لکھتا ہے ایک قطرہ کے بدلے ہزار شہید کا ثواب لکھتا ہے۔ باطل ہے اسکو دینار نے بنایا ہے **حدیث** جسنے تکبیر ایک ایک کلمہ سے کہی وہ ہم سے نہیں موضوع ہے جیسا کہ لآلی میں ہے اور ایسا ہی حدیث جابر مؤذن کے ثواب میں بتطویل موضوع ہے **حدیث** جو شخص غریب کے مسافری میں عزت کرے تو اوسکے لئے جنت واجب ہوا۔ اسکو دیلمی نے ابن عباس سے بلا سند مرفوع روایت کیا ہے اور یہ حدیث اوسکی تقویت کرتی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخر سے یقین رکھتا ہے تو چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تعظیم کرے **حدیث** جو شخص طعام چالیس دن تک بند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بری ہوا۔ اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے کہا عراقی نے اسکے موضوع کہنے میں نظر ہے حالانکہ حاکم نے اوسکی تصحیح کی ہے میں کہتا ہوں اسکو جلال سیوطی نے جامع صغیر میں ان لفظوں سے ذکر کیا ہے جو شخص میری امت پر چالیس دن تک طعام بند کرے پھر تصدق کرے تو بھی اللہ تعالیٰ اوسکو قبول نہیں کرتا یہ ابن عساکر نے معاذ سے روایت کی ہے **حدیث** جو شخص اپنے بھائی کا طعام بسبب اوسکی دولتمندی کے کھائے تو اوسکو کچھ ضرر نہیں یہ کلام ابی سلیمان دارانی کی ہے **حدیث** جو شخص چنے معہ اوسکی چھلکے کے کھائے اللہ تعالیٰ اسے بیماری اوسکی برابر دور کرتا ہے اسکو ابن حبان نے ضعفاء میں عائشہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور ابن قیم نے اسکو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ذہبی اسکو میزان میں لایا ہے اور وہ باطل ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا اوسنے شافعی سے منقول ہے کہ چنے دماغ زیادہ کرتی ہیں اور دماغ عقل زیادہ کرتا ہے **حدیث**

سمعان بن المهدی الکذاب وبه کذا فی الذیل حدیث من اخلص لله اربعین یوما ظهرت ینابیع الحکمة من قلبه علی لسانه ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات وقد اخطأ فرواه ابو نعیم فی الحلیة من حدیث ابی ایوب مرفوعا وسنده ضعیف وهو عند احمد عن مکحول مرسلا مرفوعا بلفظ تفجرت وقال الزرکشی ورد بسند ضعیف فی حدیث انس و قال السیوطی وصله ابو نعیم فی الحلیة من طریق مکحول عن ابی ایوب الانصاری رضی الله عنه قلت و الحدیث المرسل ایضا حجة عند الجمهور

حدیث من اسمك فلیذبحه قال العسقلانی انه باطل

حدیث من اسلم علی یدیه رجل وجبت له الجنة قال الصغانی موضوع

حدیث من استوی یوماه فهو مغبون ومن کان یومه شرا من امسه فهو ملعون لا یعرف الا فی منام لعبد العزیز بن رواد قال اوصانی به فی الرؤیا بزیادة فی آخره رواه البیهقی ولعل الزیادة ومن لم یکن فی زیادة فهو فی نقصان ولله در البستی + زیادة المرء فی دنیاه نقصان + وربحه غیر محض الخیر خسران + وقد قال تعالی (والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر)

حدیث من اعان ظالما سلطه الله علیه رواه ابن عساکر فی تاریخه من حدیث ابن مسعود به مرفوعا وفی سنده متهم بالوضع وهو ابو زکریا العدوی فهو افقه ذکره السخاوی قلت ویؤید ثبوته انه اخرجه الدیلمی من حدیث ابن مسعود الا انه لم یسنده و قال السیوطی اخرجه ابن عساکر فی تاریخه من طریق الحسن بن علی بن زکریا عن سعید بن عبد الجبار

من اخلص لله اربعین یوما ظهرت ینابیع الحکمة من قلبه علی لسانه

من اعان ظالما سلطه الله علیه

یہ کاذب ہے نسخہ سمعان بن المہدی سے ہے جیسا کہ ذیل میں ہے حدیث جو شخص چالیس دن اللہ تعالی کے لئے خالص کرے اوسکے دل سے اوسکی زبان پر چشمے حکمت کے ظاہر ہوتے ہیں اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے اور خطا کی اسلئے کہ اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں ابی ایوب سے مرفوع روایت کی ہے اور سند اوسکی ضعیف ہے اور احمد کے نزدیک مکحول سے مرسل مرفوع روایت ان لفظوں سے کی ہے جاری ہوجاتی ہیں اور کہا زرکشی نے انس سے سند ضعیف سے روایت کی گئی ہے اور کہا سیوطی نے اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں طریق مکحول سے اوس نے ابو ایوب انصاری سے وصل کیا ہے اور حدیث مرسل جمہور کی نزدیک بھی حجت ہے حدیث جو شخص مچھلی کھائے اوسکو ذبح کرے۔ کہا عسقلانی نے باطل ہے حدیث جسکے ہاتھوں پر کوئی اسلام لائے تو اوسکیلئے جنت واجب ہے کہا صغانی نے یہ موضوع ہے حدیث جو شخص کہ دونوں دن میں برابر ہے تو وہ مغبون ہے (یعنے لوگ اوسکا حسد کرتے ہیں) اور جسکا ایک دن دوسرے دن سے برا ہو تو وہ ملعون ہے (یعنے اُسکو لعنت کرتے ہیں) یہ کہیں نہیں ہے مگر عبد العزیز بن رواد کی منام میں کہا اور کہ مجھے خواب میں آنحضرت نے یہ زیادتی سے وصیت کی اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے شاید زیادتی یہ ہو جو شخص زیادتی میں نہ ہو وہ نقصان میں ہے اور کیا عمدہ بستی نے کہا ہے زیادتی آدمی کی دنیا میں اسکا نقصان ہے اور نفع اوسکا سوائے محض خیر کے گھاٹا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے قسم ہے عصر کی کہ تحقیق آدمی ٹوٹے میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور باہم وصیت کی ساتھ حق کے اور وصیت کی ساتھ صبر کے حدیث جو شخص ظالم کی اعانت کرے اللہ تعالی اوسکو اُسپر غالب کرتا ہے یہ ابن عساکر نے تاریخ میں ابن مسعود سے مرفوع روایت کی ہے اسکی سند میں ایک شخص ہے جسکو وضع کی تہمت لگائی گئی ہے اور وہ ابو زکریا عدوی ہے اور وہ فقیہ ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اسکے ثبوت کی تقویت کرتی ہے یہ کہ اسکو حدیث ابن مسعود کی جو دیلمی لایا ہے مگر اوس نے مسند نہیں کیا کہا سیوطی نے ابن عساکر نے تاریخ میں حسن بن علی بن زکریا سے اوس نے سعید بن عبد الجبار

وغیرہ من حدیث عائشۃ بہ مرفوعا وقال العقیلی
انہ لا یصح فی ھذا الباب عن النبی علیہ السلام شیٔ
وکذا قال البخاری عقیب ایرادہ لہ تعلیقا فقال ویذکر
عن ابن عباس ان جلساءہ شرکاؤہ ولا یصح وقال العسقلانی
الموقوف اصح ذکرہ السخاوی وقال الزرکشی من اھدی
لہ ھدیۃ فجلساؤہ شرکاؤہ فیھا رواہ الطبرانی من
حدیث حسن بن علی **حدیث** من بان عذرہ
وجبت الصدقۃ علیہ قال السخاوی لا اصل لہ **حدیث**
من بلغہ عن اللہ عز وجل شیٔ فیہ فضیلۃ فاخذ
بہ ایمانا بہ ورجاء ثوابہ اعطاہ اللہ ذلک وان لم
یکن کذلک قد سبق علی العسقلانی فی الکلام
علی لو حسن احدکم ظنہ بحجر لنفعہ اللہ بہ فقال
لا اصل لہ ونحوہ من بلغہ شیٔ الحدیث والحق ان بینہما
فرقا فی تلویح المعنی وصحیح المبنی فان الحدیث الثانی
رواہ ابو الشیخ فی مکارم الاخلاق عن جابر مرفوعا
وفی سندہ بشیر بن عبید وھو متروک ولہ طرق
لا تخلو من متروک ومن لا یعرف کما ذکرہ السخاوی الا
ان غایۃ الامر فیہ انہ ضعیف ویقویہ انہ رواہ ابن عبد
البر من حدیث انس کما ذکرہ الزرکشی وکذا ذکرہ ابن العز
بن جماعۃ فی منسکہ الکبیر الا انہ لم یسندہ ولم یعزہ الی
احد ویؤیدہ انہ ذکرہ السیوطی فی جامع الصغیر وقال رواہ
الطبرانی فی الاوسط عن انس بلفظ من بلغہ عن اللہ
فضیلۃ فلم یصدق بہا لم ینلہا ففی الجملۃ لہ اصل اصیل
لکن استشکل بانہ ان حمل ما بلغہ علی الحدیث الضعیف
بنا فیہ قولہ ایمانا بہ لانہ اعتقد الثبوت امتثالا

اور عائشہ سے روایت کیا ہے اور کہا عقیلی نے اس باب میں آنحضرت سے
کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور ایسا ہی بخاری نے بعد نقل اس حدیث
کے کہا ہے اور کہا ابن عباس سے ذکر کیا گیا ہے کہ ہمنشین اسکے اسمیں شریک
ہیں اور صحیح نہیں اور سخاوی نے عسقلانی سے ذکر کیا ہے کہ اسکا موقوف ہونا
صحیح ہے اور کہا زرکشی نے جسکو ہدیہ بھیجا جائے تو ہمنشین اسکے اوسکے
میں شریک ہیں اسکو طبرانی نے حسن بن علی سے روایت کیا ہے
حدیث جسکا عذر ظاہر ہو جائے تو اوسپر صدقہ کرنا واجب ہے۔ کہا
سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے۔ **حدیث** جسکو اللہ تعالی سے کوئی
شے ملی جسمین فضیلت ہو اور اوسکو ایمان اور ثواب کے امید کیلئے کرلی
تو اوسکو اللہ تعالی وہ شے دیتا ہے اگرچہ ایسی نہ ہو اور عسقلانی سے
کلام اوپر اس حدیث کی نیچے گذر چکی ہے اگر کوئی تم سے اپنا اعتقاد پتھر
سے درست کرلے تو اللہ تعالی اسکو اسمین نفع دیتا ہے پھر کہا اسکا
کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی اسکا بھی کچھ اصل نہیں جسکو اللہ تعالی کیطرف سے کوئی
شے ملی الخ اور حق یہ ہے کہ ان دو حدیثوں کے بنا اور معنی میں فرق ہے اسلئے
کہ دوسری حدیث ابو الشیخ نے مکارم الاخلاق میں جابر سے مرفوع روایت
کیا ہے اور اسکی سند میں بشیر بن عبید ہے اور وہ متروک ہے اور اسکے
بہت طرق ہیں کوئی طریقہ خالی متروک اور مجہول سے نہیں ہے
جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے غایۃ الامر یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے اور یہ حدیث جو
ابن عبد البر نے انس سے روایت کی ہے اسکی تقویت کرتی ہے جیسا کہ زرکشی
نے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی العز بن جماعت نے منسک کبیر میں ذکر کیا ہے مگر انہوں
نے اسکو مسند نہیں کیا اور نہ کسی کیطرف منسوب کیا اور وہ روایت جو
جامع صغیر میں ہے اسکی تائید کرتی ہے اور کہا ہے طبرانی نے اوسط میں
انس سے ان لفظوں سے روایت کی ہے جسکو اللہ تعالی سے کوئی فضیلت
پہنچے اور اسمین صدق نہ کرے تو پھر اوسکو نہ پائیگا الحاصل اسکا کچھ اصل ہے
لیکن اسمین اسطرح سے ایک شبہ ہے اگر لفظ ما بلغہ کو حدیث ضعیف پر حمل کریں

من اکل مع مغفور غفر له قال العسقلانی هو کذب
موضوع لا اصل له صحیح ولا حسن ولا ضعیف وکذا
قال غیره لیس له اسناد عند اهل العلم ولیس معناه
صحیحا علی الاطلاق فقد یاکل مع المسلمین الکفار
والمنافقون ذکره السخاوی ولا یخفی ان الکفار لیسوا
من اهل المغفرة ولا یبعد اذا اکل مؤمن مع صالح
بنیة البرکة والمحبة لله تعالی ان ینال له المغفرة والرحمة
حدیث من استرضی فلم یرض فهو شیطان
لیس بحدیث وانما یروی عن الشافعی بزیادة ومن استغضب
فلم یغضب فهو حمار **حدیث** من اکتحل یوم
عاشوراء بالاثمد لم ترمد عینیه ابدا رواه الحاکم
وغیره عن ابن عباس مرفوعا وقال الحاکم انه منکر
وقال السخاوی بل هو موضوع اورده ابن الجوزی فی
الموضوعات قال الحاکم والاکتحال یوم عاشوراء لم یرو
عن النبی علیه السلام فیه اثر وهو بدعة ابتدعها
قتلة الحسین رضی الله عنه قلت قد ذکر الحافظ
جلال الدین السیوطی فی جامعه الصغیر بلفظ من اکتحل
بالاثمد یوم عاشوراء لم ترمد عینیه ابدا رواه البیهقی
عن ابن عباس وقد التزم ان لا یذکر فی کتابه هذا
حدیثا موضوعا فالحدیث غیر موضوع عنده وغایة
الامر انه ضعیف **حدیث** من انتهر صاحب
بدعة ملأ الله قلبه امنا وایمانا موضوع **حدیث**
من اهتدیت له هدیة وعنده قوم فهم شرکاؤه
فیها اورده ابن الجوزی فی الموضوعات فاخطأ فقد
اورده عبد الله ابن حمید من حدیث ابن عباس

جو شخص بخشی ہوئی کے ساتھ کہاتا ہی وہ بھی بخشا جاتا ہی کہا عسقلانی
نی یہ کذب ہی موضوع ہی نہ یہ صحیح ہی نہ حسن ہے نہ ضعیف ہے اور ایسا ہی
اوروں نے کہا ہی کہ اہل علم کی نزدیک اسکی سند نہیں ہے اور نہ مطلقاً معنے
اسکے صحیح ہین اسلئے کہ مسلمانوں کے ساتھ کافر اور منافق کہاتے ہین یہ
سخاوی نے ذکر کیا ہی اور پوشیدہ نہین کہ کفار کو بخشش نہیں ہوگی
اور بعید نہیں ہے کہ جب مومن کسی نیکبخت کے ساتھ نیت برکت سے اور اللہ
تعالیٰ کی محبت سے کہانا کہاتا ہی تو اوسکو بخشش اور رحمت پہونچ جاوے
حدیث جو شخص راضی کیا جاوے اور راضی نہو وہ شیطان ہے۔ یہ حدیث
نہین اور شافعی سے کچھ زیادتی سے مروی ہی اور جو شخص طلب غصہ کیا
گیا اور غصے نہوا وہ گدہا ہی **حدیث** جس شخص نے عاشورہ کی دن
سرمہ لگایا اوسکی آنکھین کبھی بیمار نہین ہوتین یہ حاکم وغیرہ نے
ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہی اور کہا حاکم نے منکر ہی اور کہا
سخاوی نے موضوع ہی اسکو ابن جوزی موضوعات مین لایا ہی اور کہا حاکم
نے عاشورہ کی دن سرمہ لگانی مین آنحضرت سے کوئی اثر مروی نہین اور یہ بدعت
ہے قاتلان امام حسین نے اسکو پیدا کیا ہی مین کہتا ہوں حافظ جلال الدین
سیوطی نے جامع صغیر مین اسطرح روایت کی ہے جس شخص نے
عاشورہ کی دن سرمہ لگایا اوسکی آنکھین کبھی بیمار نہین
ہونگی یہ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہی حالانکہ اونہوں نے
التزام کیا ہے کہ اپنی کتاب مین موضوع حدیث نہ بیان کرونگا
پس اوسکی نزدیک موضوع نہیں ہے غایۃ الامر یہ ہی کہ ضعیف ہے
حدیث جو شخص صاحب بدعت کو ڈانٹے اللہ تعالیٰ اوسکی دلکو
امن اور ایمان سے بہر کرتا ہے موضوع ہے **حدیث** جس شخص کے
پاس کچھ ہدیہ بہیجا جاوے اور اوسکے پاس قوم ہو پس وہ اسمین شریک
ہین۔ ابن جوزی اسکو موضوعات مین لایا ہے اور خطا
کیا اس لئے کہ اسکو عبد اللہ بن حمید نے ابن عباس

انس و عائشة كما ذكره الزركشي قال السخاوي رواه ابن ماجة من حديث انس به مرفوعا بلفظ من اصاب من شئ فليلزمه وهو عند البيهقي في الشعب بلفظ من رزق بدل من اصاب قلت وهو كذلك في الجامع الصغير باللفظين **حديث** من تزوج امرأة لمالها حرمه الله مالها وجمالها قال الزركشي لا يعرف وقال السخاوي لم اقف عليه في الصحيحين تنكح المرأة لمالها وجمالها وحسبها ودينها فاظفر بذات الدين تربت يداك **حديث** من تزين بغير زيه فقتل فدمه هدر ليس له اصل يعتمد وحكايات الجن المروية في ذلك عن النبي عليه السلام لم يثبت منها شئ **حديث** من تكلم بكلام الدنيا في المسجد احبط الله اعماله اربعين سنة قال الصغاني موضوع وهو كذلك لانه باطل مبنى ومعنى **حديث** من تواضع لغني لاجل غناه ذهب ثلثا دينه ذكره ابن الجوزي في الموضوعات قال السيوطي ولم يصب فقد رواه البيهقي في الشعب عن ابن مسعود وانس بلفظ من دخل على غني فتواضع له ذهب ثلثا دينه وقال في كل منهما اسناد ضعيف **حديث** من جالس عالما فكانما جالس نبيا قال السخاوي لا اعرفه في المرفوع قلت لكن معناه صحيح لان العلماء ورثة الانبياء وقد قال الله تعالى (فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون) وورد الشيخ في قومه كالنبي في امته **حديث** من جد وجد ترجم السخاوي ولم يتكلم عليه قلت لا اصل له بل هو من كلام بعض الفضلاء

انس اور عائشہ سی روایت کی ہی جیسا کہ زرکشی نی ذکر کیا ہی کہا سخاوی نے اسکو ابن ماجہ نی انس سے ان لفظون سے مرفوع روایت کی ہی جو شخص کسی شئے سی کچھ نفع پائی تو چاہیے کہ اسکو لازم پکڑا ہو اور یہ بیہقی سے شعب میں اسطرح ہی من اصاب کے جگہ لفظ رزق کا ہی معنی ایک ہی ہین میں کہتا ہون جامع صغیر میں دونو لفظون سے روایت ہی **حدیث** جو شخص عورت کو مال کے سبب سے نکاح کری تو اللہ اسیکے مال اور جمال اوسکا حرام کر دیتا ہی کہا زرکشی نے یہ معلوم نہین ہوئے اور کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور صحیحین مین ہی نکاح کیجائی عورت مال اور جمال اور حسب اور دین کے سبب سے دین والی ضروری کر تیری ہاتھ خاک آلودہ ہون **حدیث** جسنے اپنی صورت کی سوا کوئی اور صورت بنائی پھر قتل کیا گیا تو خون اوسکا ضایع ہوگا اسکا کچھ اصل معتمد علیہ نہین ہے اور جو حکایتین جنون کے اسبابمین آنحضرت سے مروی ہین انسی کوئی ثابت نہین ہے **حدیث** جو شخص مسجد میں دنیا کی کلام کری اللہ تعالی اوسکی چالیس برس کے عمل نابود کرتا ہی کہا صغانی نے موضوع ہے یہ اسیطرح ہی اسلیئے کہ بنا اور معنی سے باطل ہے **حدیث** جو شخص غنی کیلیئے تواضع کری تو اوسکے دین کے دو تہائیان جاتی رہتی ہین اسکو ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہی کہا سیوطی نے وہ صواب کو نہین پہونچا اس لئے کہ بیہقی نے شعب مین ابن مسعود اور انس سے ان لفظون سے روایت کی ہی جو شخص غنی پر داخل ہوا اور اوسکی تواضع کی اوسکی دو تہائی دین کے جاتی رہتی ہین اور کہا دونو روایتون کے سند ضعیف ہی **حدیث** جو شخص عالم کی پاس بیٹھا گویا نبی کی پاس بیٹھا کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا مین کہتا ہون معنی اسکے صحیح ہین اسلیئے کہ عالم پیغمبرون کی وارث ہین اور اللہ تعالی نی فرمایا ہی (پس سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم نہین جانتے) اور یہ بھی آیا ہی شیخ اپنی قوم مین مثل نبی کی ہے اپنی امت مین **حدیث** جسنے کوشش کی اوسنے پایا سخاوی اسکو ترجمہ لایا ہی اور اسپر کچھ کلام نہین کیا مین کہتا ہون اسکا کچھ اصل نہین ہے بلکہ بعض فاضلون کی کلام سے

[illegible]

لقوله ایمانا فی فرض کون الحدیث الذی بلغه ضعیفا
لان الضعیف لا یطلق الا حیث لم یکن المضمون ثابتا
وان حمل علی الصحیح نافاه قوله وان لم یکن الامر کذلک لان
فرض کون ذلک الامر لیس کذلک ینافی الصحة المستلزمة
لکونه کذلک والجواب انا نختار الاول ونقول اعتقاد
الثبوت لا یتوقف علی السند لجواز ان یکون من وجه
آخر کما اذا کان عاما ادرجه فی عموماته فالثبوت حینئذ
من حیث هذا الادراج لا غیر او نختار الثانی فنحمله
علی ما صح سنده ظنا فی ظاهر فهذا یمکن التصدیق
بثبوته من هذه الحیثیة ویحتمل انه غیر صحیح باطنا فحینئذ
کتب له ذلک الثواب الذی بلغه مع کون الحدیث غیر
واقع لکون بعض رواته الظاهر العدالة مع بقیة
الشروط وباطنا کذلک والمحققون علی ان الصحة و
الحسن والضعف انما هی من حیث الظاهر فقط مع
احتمال کون الصحیح موضوعا وعکسه کذا افاده
الشیخ ابن حجر المکی فی حل معنی هذا الحدیث الا انه جعل
مرجع الضمیر فی قوله فاخذ به ای بالفضیلة یعنی الفضل
والظاهر انه راجع الی شیء فیه فضیلة ومعنی اخذ به
ای عمل به قولا او فعلا ثم قوله ایمانا به ای ایمانا بالله
ایقانا برجاء ثوابه لان المعنی ایمانا بذلک الحدیث
کما حمله الشیخ فاحتاج الی تمحل فی الجواب والله اعلم
بالصواب **حدیث** من بشرنی بخروج صفر
بشرته بالجنة لا اصل له **حدیث** من بورک
له فی شیء فلیلزمه قال ابن تیمیه هو من کلام بعض السلف
قلت وهو اسناد واه منه فاخرجه ابن ماجة من حدیث

باوجود ضعیف ہونے حدیث کی تسلیم کر لیا ہی اسلئے ضعیف نہیں
بولتے مگر ایسے جسکا مضمون ثابت نہو اگر اسکو صحیح پر حمل کیا جائے تو قول
اوسکے منافی ہوگا (اگر امر اسطرح نہو) اسلئے کہ صحیح ہونا صحت کے منافی
ہے جواب یہ ہی کہ ہم پہلی شق اختیار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اعتقاد ثبوت
کا سند پر موقوف نہیں ہے شاید کسی اور وجہ سے ثابت ہو جیسا کہ وہ عام
ہو اور عمومات مین اسکو داخل کر لی پس ثبوت اسکا اسوقت عام مین
داخل کرنیسے ہوگا نہ کسی اور وجہ سے یا دوسری شق کو اختیار کرتے ہین
اور اسکو اوس سند پر حمل کرتے ہین جو ظاہر مین صحیح ہو پس اسکا ثبوت
اس حیثیت سے ہو سکتا ہی اور احتمال ہے کہ باطن مین صحیح نہو پس
اسوقت اسکے لئے یہ ثواب لکھا جائیگا جو اسکو ملا ہی باوجودیکہ یہ حدیث
واقع مین ضعیف ہی اسلئے کہ راوی اسکے ظاہر مین عدالت وغیرہ
صفتون سے متصف ہین اور باطن مین ایسے نہین ہین اور محققین
کا یہ مذہب ہے کہ صحت اور حسن اور ضعف من حیث الظاہر ہے اور
احتمال ہی کہ صحیح موضوع ہو اور موضوع صحیح ہو ایسا ہی شیخ ابن حجر
مکی نے اس حدیث کی معنی مین لکھا ہی مگر فاخذ بہ کی ضمیر کا مرجع
فضیلت کو بنایا اور ظاہر یہ ہی کہ راجع شئی فیہ فضیلۃ کی طرف ہے اور
معنی اخذ بہ کی یہ ہین کہ عمل کرے اس سے خواہ قول ہو یا فعل اور
ایمانا بہ کی ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور ثواب کے امید کا یقین کرنا
ہے نہ یہ کہ ایمان ساتھ اوس حدیث کی جسطرح شیخ نے لکھا ہی پس
اوسکے جواب کیطرف تکلیف سے محتاج ہوا ہی واللہ اعلم
بالصواب **حدیث** جو شخص مجھے خارجین کے نکلنے کی
بشارت دے مین اوسکو جنت کی بشارت دیتا ہون اسکا کچھ
اصل نہین ہے **حدیث** جسکو کسی شئے مین برکت ہو تو چاہیے
کہ اوسکو لازم پکڑے - کہا ابن تیمیہ نے یعنی سلف کی کلام سے ہے
مین کہتا ہون اس کلام مین وہی ارام معلوم کیا ہی اسکو ابن ماجہ نے

لم اجد له اصلا قلت ولذا الفظ بعضهم من حفر
بئر لاخيه وقع فيه ولكن معناه صحيح مستفاد من
قوله تعالى ولا يحيق المكر السئ الا باهله) **حديث**
من حلف بالله صادقا كان كمن سبح الله وقد سبق
ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت معناه صدق
وصواب لانه اذا كان في يمينه صادقا يكون حلفه بالله
ذكرا موافقا ولو كان الحالف منافقا قال ابن الربيع
ما علمته في المرفوع وقد قال الامام الشافعي ما حلفت
بالله تعالى قط صادقا ولا كاذبا اجلالا لله عز وجل
فلو كان معنى هذا الحديث صحيحا لما كان ترك اليمين
اجلالا لله عز وجل من الخصال المحمودة انتهى ولا
يخفى انه لو كان تركه من الخصال الحميدة لما كان فعله
من الشمائل السعيدة وقد حلف صلى الله تعالى عليه وسلم
في مواضع متعددة من احاديث متبددة كما حلف الله
تعالى في كتابه في اماكن من خطابه فينبغي ان يحمل ترك
الحلف من الخصال المحمودة على حالة الخصومة في المعاملة بان
يعطي ما يتوجه عليه ولا يحلف عملا بالمجاملة **حديث**
من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير
وهو على كل شئ قدير كتب الله له الف الف حسنة ومحا
عنه الف الف سيئة ورفع له الف الف درجة قال ابن قيم
الجوزية هذا الحديث معلول اعله ائمة الحديث ذكره الترمذي
في جامعه وقال هذا حديث غريب قال ابن ابي حاتم
سألت ابي عن هذا الحديث فقال منكر وقع فيه خطأ و
غلط ورواه ابن ماجه في سننه وفي سنده ضعف وانا

کہتے ہیں اسکا اصل نہیں پایا اور ایسے ہی یہ لفظ ہیں جو شخص بہائی کیلئے
کنوان کہودے تو خود اوسمیں گرتا ہی۔ لیکن معنی اسکے صحیح ہیں اس آیت سے
مستفاد ہیں (نہیں گہیرتا مکر برا مگر اوسکے اہل پر) **حدیث** جس نے
اللہ تعالی کی نام سے سچی قسم کہائی وہ اوس شخص کیطرح ہے جسنے اسکی تسبیح
کی اور پاکی کی سخاوی اسکو ترجمہ میں لایا ہی اور اسپر کچھ کلام نہیں کیا
میں کہتا ہوں معنی درست ہیں اسلئے کہ جب وہ قسم میں سچا ہے تو یہ قسم اوسکا
ذکر موافق ہو گی اگرچہ وہ منافق ہو اوسی کا نام ذکر ہے۔ کہا ابن ربیع
نے میں اسکو مرفوع نہیں جانتا حالانکہ امام شافعی نے کہا ہے میں نے اللہ
کے نام کی بسبب جلالت اوسکی کی کبہی قسم نہیں کہائی نہ سچی نہ جہوٹی اگر یہ
حدیث کی صحیح ہوتی تو امام شافعی کبہی قسم بسبب اللہ تعالی کی جلالت کے
اس خصلت محمودہ کو ترک کرتی انتہی اور پوشیدہ نہیں ہے کہ اگر قسم کا
ترک کرنا خصلت محمودہ ہوتا تو آنحضرت کا فعل کبہی نیک خصلتوں سے
شمار نہ کیا جاتا حالانکہ آنحضرت نے بہت حدیثوں سے ثابت ہوتا ہی کہ قسم کہائی ہے
جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن کی بہت سے مکانوں میں آنحضرت کو مخاطب کرکے
قسم کہائی ہے پس لائق یہی ہے کہ قسم کا ترک کرنا حالت خصومت میں خصائل محمودہ کیا
جاوی اسطرح سے کہ مدعی علیہ کو مال دیا جاوی اور اوس سے قسم لی جاوی
حدیث جو شخص بازار میں داخل ہو اور کہا نہیں کوئی لائق عبادت
کی مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اوسی کے لئے ملک ہے اور
اوسی کیلئے حمد زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہے نہ مرنے والا اوسکے
ہاتہ میں نیکی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ تعالی اوسکیلئے لاکہ نیکیاں لکہتا
اور اوس سے لاکہ گناہ دور کرتا ہی اور اوسکیلئے لاکہہ درجے بلند کرتا ہے
کہا ابن قیم الجوزیہ نے یہ حدیث معلول ہی ترمذی نے جامع میں ذکر کیا ہے کہا ائمہ
نے اس حدیث کو معلول کہا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا ابن ابی
حاتم نے میں نے اپنے باپ سے اس حدیث کی بابت پوچہا کہا یہ منکر ہی اسمیں غلطی اور
خطا واقع ہوا ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا سند ضعیف ہے روایت کی ہو اوسنے ایسا ہی

ولذا احدیث من لم دیم حدیث من جمع
مالا من تهاوش اذهبه الله فی نهابر قال السخاوی
لا اصل له انتهی لکن اخرجه القضاعی عن ابی سلمة
الحمصی به مرفوعا وابو سلمة قاضی حمص لا صحبة له
فهو مع ضعفه مرسل وفی سنده متروك کما قال
السخاوی قلت المرسل حجة عند الجمهور وقد ذکر فی
الجامع الصغیر بلفظ من اصاب مالا من مهاوش اذهبه الله
فی نهابر اخرجه ابن النجار عن ابی سلمة الحمصی فهو ضعیف
لا موضوع والمعنی ان کل مال اصیب من غیر حله ولا
یدری وجه اخذه اذهبه الله فی المهالك غایة امره
کانه جمع مهوش من الهوش بمعنی الجمع والخلط و
المیم زائدة ویروی من نهاوش ویروی من تهاوش بفتح
التاء وکسر الواو وجمع تهواش وهو بمعناه کذا فی النهایة و
فی القاموس ان المهاوش ما غصب وسرق والنهابر
المهالك زاد بعضهم والامور المتبددة **حدیث**
من جهل شیئا عاداه قال ابن الربیع لیس بحدیث قلت هو
کذلك کما قال الشاعر المرء لا یزال عدو ما جهل **حدیث**
من حدث حدیثا فعطس عنده فهو حق قال السخاوی
رواه ابو یعلی عن ابی هریرة مرفوعا وکذا اخرجه
الدارقطنی والطبرانی والبیهقی وقال انه منکر عن ابی الزناد
وقال غیره انه باطل ولو کان سنده فی الشمس نحیه ففیه
بحث لا یخفی قال الزرکشی فقد حسنه النووی واخطأ و
من قال ان الحدیث باطل وللطبرانی من حدیث انس
اصدق الحدیث ما عطس عنده **حدیث**
من حفر لاخیه قلیبا اوقعه الله فیه قریبا قال العسقلانی

اور ایسی ہی ہے یہ حدیث جسنی کوشش سے وہ داخل ہوا **حدیث** جس
شخص نے مال غلط ملط جمع کیا اللہ تعالی اوسکو ہلاکت مین لے جاتا ہے کہا
سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے انتہی لیکن قضاعی نے ابی سلمہ حمصی سے مرفوع
روایت ذکر کی ہے اور ابو سلمہ قاضی حمص ضعیف ہی ہیں یہ باوجود ضعف کے
مرسل ہے اور اسکی سند مین ایک شخص متروک الحدیث ہے جیسا کہا
سخاوی نے کہا ہے مین کہتا ہون مرسل جمہور کی نزدیک حجت ہے اور جامع
صغیر مین ان لفظون سے روایت ہے جس شخص نے مال مخلوط حاصل کیا تو
(یہ جانو) اللہ تعالی اوسکو ہلاکت مین لے گیا یہ ابن نجار نے ابی سلمہ حمصی سے روایت
کی ہے پس یہ حدیث ضعیف ہے نہ موضوع معنی اس حدیث کی یہ ہین جو مال سوائے
حلت کی جمع کیا گیا اور اوسکو حاصل کرنیکی وجہ معلوم نہ ہو تو اللہ تعالی اسکو
ہلاکت مین لے جاتا ہے اور مہوش کے مشتق ہوش سے ہے بمعنے اسکی جمع اور خلط کی ہین
اور میم زائدہ ہے اور بعض روایتون مین تہاوش کا لفظ ہے بفتح تا وکسرہ واو جمع ہے تہواش
کے ہے معنی واحد مین ایسا ہی نہایہ مین ہے اور قاموس مین مہاوش کے
معنے غصب اور چوری کے ہین اور نہابر کی معنی ہلاک کی ہین اور بعضون نے
یہ زیادہ کیا ہے اور امور متفرق **حدیث** جو شخص کسی شئی کو نہ جانے تو چاہیے کہ
اوسکی عداوت پکڑے کہا ابن ربیع نے یہ حدیث نہیں ہے مین کہتا ہون
ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے آدمی ہمیشہ دشمن رہتا ہے اوسکا
جسکو وہ بھول جاتا ہے **حدیث** جس نے کوئی حدیث بنائی اور اوس وقت
اوسی چھینک ماری تو وہ حق ہے کہا سخاوی نے ابو یعلی نے ابو ہریرہ سے مرفوع
کی ہے اور ایسا ہی دارقطنی اور طبرانی اور بیہقی نے ابی الزناد سے روایت کیسے ہے
کہا بیہقی نے منکر ہے اور دوسرون نے کہا باطل ہے اگرچہ سند اسکے سورج کیسے
ہو اور اسمین بحث ہے جو پوشیدہ نہیں اور کہا زرکشی نے نووی نے اسکو حسن کہا ہے
اور جسنے اسکو باطل کہا اوسنے خطا کیا اور طبرانی مین انس سے ہے سچی حدیث ان
نے ہے جسکے پاس چھینک جاوے **حدیث** جو شخص بھائی کے لیے کنوان
کہودے تو جلد اسکو اللہ تعالی اسمین گراتا ہے کہا عسقلانی نے

يسبق اليه فهوله قال البغوى لا اعلم بهذا الاسناد
غير هذا الحديث وصححه الضيا فى المختارة ذكره
السخاوى قلت وفى الجامع الصغير من سبق الى ما لم
يسبق اليه مسلم فهوله رواه ابو داود والضياء عن
ام جندب انتهى ويؤيده حديث منى مناخ من سبق
حديث من سر اخاه المؤمن فقد سر الله ذكر
فى الاحياء وقال العراقى روى ابن حبان والعقيلى فى الضعفاء
من حديث ابى بكر الصديق رضى الله عنه بلفظ من سر
مؤمنا فانما سر الله وقال العقيلى باطل لا اصل له وفى
الذيل حديث من سر مومنا فانما سر الله ومن عظم مومنا
فانما يعظم الله ومن اكرم مؤمنا فانما يكرم الله هو
كذب بين وقال ابن حبان سمعت جعفر بن ابى ابان
يملى حدثنا ابن رمح حدثنا الليث عن نافع عن
ابن عمر من سر المؤمن فقد سرنى ومن سرنى فقد سر
الله فقلت يا شيخ اتق الله ولا تكذب على رسول الله فقال
لست منى فى حل انتم تحسدونى لاسنادى فخوفته
حتى حلف لا يحدث بمكة **حديث** من سمى فى وضوئه
لم يزل ملكاه يكتبان له الحسنات حتى يحدث من ذلك
الوضوء فى اسناده ابن علوان المشهور بالوضع **حديث**
من سمع المنادى بالصلوة فقال مرحبا بالقائلين
عدلا ومرحبا بالصلوة واهلا كتب الله له الفى الف
حسنة ومحا عنه الفى الف درجة لا اصل له **حديث**
من شكى ضرورته اوجب معونته هو من كلام بعض
السلف **حديث** من صبر على حر مكة ساعة
من نهار تباعدت منه جهنم مسيرة مائتى عام اخرجه

سبقت نہین کی گئی پس وہ اوسی کی ہے ۔ کہا بغوی نے مین اس سند سے
سوائے اس حدیث کے اور کوئی نہین جانتا سخاوی نے ذکر کیا ہے کہ ضیا نے
مختارہ مین اسکی تصحیح کی ہے مین کہتا ہون جامع صغیر مین یہ طرح ہے جو شخص
سبقت کرے اوسکی طرف جسکی طرف کسی مسلمان نے سبقت نہین کی پس وہ
اوسکی ہے اسکو ابو داؤد اور ضیاء نے ام جندب سے روایت کیا ہے انتہی اور یہ حدیث
اسکی تایید کرتی ہے منی مناخ اسکا ہے جو اسکی طرف سبقت کرے **حدیث**
جسنے بھائی مومن کو خوش کیا اوسنے اللہ تعالے کو خوش کیا ۔ یہ حدیث احیا مین ہے
اور کہا عراقی نے ابن حبان اور عقیلی نے ضعفا مین ابی بکر صدیق سے
ان الفاظ سے روایت کی ہے جسنے مومن کو خوش کیا تو اوسنے اللہ تعالی کو خوش
کیا جسنے مومن کی تعظیم کی اوسنے اللہ تعالے کی تعظیم کی جسنے مومن کا اکرام کیا
اوسنے اللہ تعالی کا اکرام کیا) جھوٹھی ہے اور کہا ابن حبان نے مینے جعفر بن
ابی ابان کو پڑھتے سنا ہے حدیث کی ہمکو ابن رمح نے کہا حدیث کی
ہمکو لیث نے نافع سے اوسنے ابن عمر سے جسنے مومن کو خوش کیا اوسنے
مجھکو خوش کیا اور جسنے مجھے خوش کیا تو اوسنے اللہ تعالے کو خوش کیا ۔
مینے کہا اے شیخ اللہ سے ڈر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹھ مت بول
کہا اوسنے نہین تو مجھ سے حلال تم میری سند کا حسد کرتے ہو پھر مینے
اسکو خوف دلایا تا کہ اوسنے قسم کی کہ مین مکہ مین حدیث نہ بیان کرونگا
حدیث جو شخص وضو کی لئے بسم اللہ پڑھے تو ہمیشہ دو فرشتے اوسکے لئے
نیکیان لکھتے رہتے ہین تا کہ اوسکا وضو ٹوٹ جاوے اسکی سند مین ابن علوان جو
وضاع مشہور ہے **حدیث** جو شخص نماز کیلئے اذان سے اور کہنے والون کیلئے اور نماز کی
لئے اور نمازیون کے لئے مرحبا کہے تو اللہ تعالی اوسکے لئے دو لاکھ نیکی کا ثواب لکھتا
ہے اور اوس سے دو لاکھ برائی دور کرتا ہے کہ اوسکیلئے دو لاکھ درجہ بلند کرتا ہے
اسکا کچھ اصل نہین ہے **حدیث** جسنے اپنی ضرورت کا شکوہ کیا تو اوسکی مدد واجب
ہوئی یہ بعض سلف کے کلام سے ہے **حدیث** جو شخص مکہ کی گرمی پر ایک
گھڑی صبر کرے تو دو سو برس کی رستہ اس سے دوزخ دور رہتا ہے

الدارقطني والنسائي والدارمي وابو ذرعة وقال
ابن حبان لا يحكى كتب حديثه الا على وجه التعجب كان
ينفرد بالموضوعات عن الاثبات والله اعلم بحقائق
الحالات **حديث** من دعا لظالم بطول البقاء
فقد احب ان يعصى الله ذكره الغزالي في الاحياء و
الزمخشري في تفسيره قال السخاوي ولم نره في المرفوع بل
اخرجه ابو نعيم في الحلية من قول سفيان الثوري و
قال ابن الجوزي وكل ما يروى في معناه موضوع اي بحسب
اسناده ومبناه والا فلا شك في صحة معناه وقد قال
العراقي في تخريج احاديث الاحيا رواه ابن ابي الدنيا
في كتاب الصمت في قول الحسن البصري وكذا قال العسقلاني في
تخريج الكشاف **حديث** من رفع يديه في الصلوة فلا صلوة له
موضوع **حديث** من زارني وزار ابي ابراهيم في
عام واحد دخل الجنة قال ابن تيمية انه موضوع و
كذا قال النووي في آخر الحج من شرح المهذب انه موضوع
باطل لا اصل له وقال الذهبي طرقه كلها لينة يقوي
بعضها بعضا لكن ما في رواتها متهم بالكذب **حديث**
من زار العلماء فكانما زارني ومن صافح العلماء فكانما
صافحني ومن جالس العلماء فكانما جالسني في الدنيا
اجلس الي يوم القيمة قال في الذيل في اسناده حفص كذاب
حديث من زرع حصد ليس بحديث في المبنى
وهو صحيح في المعنى في الدنيا والعقبى وقد تقدم
الكلام على حديث الدنيا مزرعة الآخرة **حديث**
من سبق الى مباح فهو له هو معنى ما في ابي داود
من حديث اسمر بن مضرس بلفظ من سبق الى ما لم

دارقطنی اور نسائی اور دارمی اور ابو ذرعہ نے کہا ہے اور کہا ابن حبان
نے نہیں لاتی محدث ایسی حدیث مگر تعجب ہے جیسا کہ موضوعات بطور تنہائی
لاتے ہیں اور اللہ تعالی حالات کو بہتر جانتا ہے **حدیث** جس نے ظالم کے
لئے لمبی عمر کی دعا کی وسنے اللہ تعالی کی نافرمانی کو دوست رکھا غزالی
نے احیاء میں ذکر کیا ہے اور زمخشری نے تفسیر میں کہا سخاوی نے نہیں اسکو
مرفوع نہیں جانتا بلکہ ابو نعیم نے حلیہ میں سفیان ثوری کا قول
نقل کیا ہے کہا ابن جوزی نے جو حدیث ان معنوں میں مروی
ہے وہ موضوع ہے یعنی باعتبار اسناد اور بنا کی ورنہ اسکی صحت
معنے میں تو کچھ شک نہیں ہے حالانکہ عراقی نے تخریج احادیث الاحیاء
میں لکھا ہے کہ اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں حسن بصری
سے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی عسقلانی نے تخریج الکشاف میں کہا ہے **حدیث**
جسنے رفع یدین کیا تو اوسکی نماز نہیں ہوتی یہ موضوع ہے **حدیث**
جسنے تیری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ایک سال میں زیارت
کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور ایسا ہی
نووی نے آخر الحج میں شرح المہذب کے کہا ہے کہ یہ موضوع ہے باطل ہے
اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور کہا ذہبی نے اسکے سب طرق نرم ہیں بعض بعض
کو قوی کرتی ہیں لیکن ان راویوں میں ایک شخص متہم بالکذب ہے **حدیث**
جسنے عالموں کی زیارت کی تو اوسنے میری زیارت کی اور جسنے عالموں سے
مصافحہ کیا تو گویا اوسنے مجھسے مصافحہ کیا اور جو شخص عالموں کے پاس
بیٹھا تو گویا میرے پاس بیٹھا اور جو شخص میرے پاس دنیا میں بیٹھا تو
قیامت کے دن میرے پاس بیٹھے گا۔ کہا ذیل میں اسکی سند میں حفص
کذاب ہے **حدیث** جسنے زراعت کی اوسنے کاٹی یہ حدیث نہیں ہے اور اسکے
معنے دنیا اور آخرت کی صحیح ہیں اور اسپر کلام اس حدیث کی نیچے گذر چکی ہے دنیا
آخرت کی کھیتی ہے **حدیث** جو شخص مباح چیز کی طرف سبقت کر جائے پس وہ چیز اوسکی ہے
یہ معنے میں اس حدیث کے جو ابو داود میں اسمر بن مضرس سے ان لفظوں سے ہے جو شخص سبقت

استدلاله بهذا الحديث على تكفير الكبائر و
الصغائر مع ان كون الحج يكفر الكبائر خلاف الاجماع
كما صرح به التوربشتي والقاضي عياض والنووي
وغيرهم من الاكابر انه لا يكفر الكبائر الا التوبة حديث
من طاف سبوعا في المطر غفر له ما سلف من ذنوبه
لا اصل له في المرفوع لكنه فعل حسن حتى ان البدر ابن
جماعة طاف بالبيت سبعا كلما حاذى الحجر غطس
لتقبيله وكذا اتفق لغيره من المكيين وغيرهم بل قال
مجاهد ان ابن الزبير طاف سبعا ذكره السخاوي و
قد اخرج ابن جماعة من حديث ابن عمر رضي الله عنهما في
كتاب الحج من سننه حديثا بمعناه فالحديث له اصل
حديث من طاف حول البيت سبعا في يوم صائف
شديد حره وحسر عن راسه وقارب بين خطاه
وقل التفاته وغض بصره وقل كلامه الا بذكر الله تعالى
واستلم الحجر في كل طواف من غير ان يؤذي احدا
كتب الله له بكل قدم يرفعها ويضعها سبعين الف
حسنة ومحا عنه سبعين الف سيئة ورفع له سبعين
الف درجة ويعتق الله عنه سبعين رقبة عن كل رقبة
عشرة آلاف درهم ويعطيه الله تعالى سبعين شفاعة
ان شاء في اهل بيته من المسلمين وان شاء في العامة
وان شاء عجلت له في الدنيا وان شاء اخرت له في
الآخرة اخرجه الجندي في تاريخ مكة عن ابن عباس رضي
الله تعالى عنهما مرفوعا وفي رسالة الحسن البصري و
مناسك ابن الحاج نحوه لكن آثار الوضع لائحة عليه
ولذا قال السخاوي انه باطل حديث من طاف

اس حدیث سے عجیب دلیل پکڑی کہ چھوٹی بڑی گناہ دور ہو جاتی ہیں حالانکہ
حج سے کبیری گناہوں کا دور ہونا خلاف اجماع کا ہے جیسا کہ توربشتی اور
قاضی عیاض اور نووی وغیرہ اکابر نے صراحت کی تصریح کی ہے کہ کبیرے
گناہ سوائے توبہ کی اور کسی چیز سے دور نہیں ہوتی حدیث جو شخص بارش
میں سات مرتبہ طواف کرے تو اوسکی پچھلی گناہ بخشی جاتی ہیں یہ کا مرفوع
ہونا ثابت نہیں لیکن یہ اچھا کام ہے تاکہ البدر بن جماعت نے بارش
میں خانہ کعبہ کا طواف کیا جب حجر کی مقابل آتا تو اوسکی چومنے کیلئے
جھکتا اور ایسا ہی مکی وغیرہ لوگوں کیلئے اتفاق ہوا ہے بلکہ کہا مجاہد نے ابن
زبیر نے بارش میں طواف کیا ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے اور ابن جماعت
نے ابن عمر سے کتاب الحج میں اس معنی سے حدیث ذکر کی ہے پس حدیث
کا کچھ اصل ہے حدیث جو شخص خانہ کعبہ کی گرد سات مرتبہ گرمی کے
دنوں میں طواف کرے اور اپنا سر ننگا رکھے اور قدم چھوٹی چھوٹے رکھے
اور غیر چیزوں کی طرف التفات نہ کرے اور آنکھیں بند رکھے اور
کلام کم کرے (مگر اللہ تعالی کے ذکر میں) اور حجر اسود کو ہر پھیری میں
چومے (سوا اسکے کہ کسی کو ایذا دے) تو اللہ تعالی اسکے لئے ہر قدم
کے اوٹھانے اور رکھنے پر ستر ہزار نیکی لکھتا ہے اور ستر ہزار برائی اس سے
دور کرتا ہے اور ستر ہزار درجہ اسکے لئے بلند کرتا ہے اور ستر غلام اوسکی طرف
سے آزاد کرتا ہے (ہر غلام دس ہزار کی قیمت کا) اور اللہ تعالی اوسکو ستر
لوگوں کی شفاعت بخشتا ہے خواہ مسلمان گھر والوں کیلئے کرے خواہ عام لوگوں
کیلئے اور اگر چاہے دنیا میں لے چاہے آخرت کیلئے رکھے
اس کو جندی تاریخ مکہ میں ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ساتھ لایا ہے اور رسالہ حسن بصری
میں اور مناسک ابن حاج میں اسی طرح ہے لیکن
علامتیں وضع کے اوسپر ظاہر ہیں اسی واسطے
سخاوی نے کہا ہے کہ یہ باطل ہے حدیث جو شخص

العقيلي في الضعفاء عن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعا
بلفظ من صبر على حر مكة ساعة تباعد الله جهنم منه
سبعين خريفا وقال هذا باطل لا اصل له قلت قد
ذكره الامام النسفي في تفسير المدارك وهو امام جليل
فلا بد ان يكون للحديث اصل اصيل غايته انه يكون
ضعيفا **حديث** من صلى على جنازة في المسجد
فلا اجر له قال ابن عبد البر خطأ فاحش والصواب روايته
فلا شئ له قلت وهو محمول على رواية فلا شئ عليه وقد
بينت المسئلة في رسالة مستقلة **حديث**
من صلى خلف تقي فكانما صلى خلف نبي لا اصل له
حديث من صلى علي ولم يصل على آلي فقد جفاني
لم يوجد **حديث** من طاف هذا البيت اسبوعا
وصلى خلف المقام ركعتين وشرب من ماء زمزم غفرت
له ذنوبه بالغة ما بلغت قال السخاوي لا يصح وقد لهج به
العامة كثيرا لاسيما بمكة بحيث كتب على بعض جدرانها
الملاصق لزمزم وتعلقوا في ثبوته بمنام وشبهه مما
لا يثبت الاحاديث النبوية بمثله قلت وحيث اخرجه
الواحدي في تفسيره والجندي في فضائل مكة والديلمي
في مسنده بلفظ من طاف بالبيت اسبوعا ثم اتى مقام
ابراهيم فركع عنده ركعتين ثم اتى زمزم فشرب من
مائها اخرجه الله من ذنوبه كيوم ولدته امه لا يقال
انه موضوع غايته انه ضعيف مع ان قول السخاوي
لا يصح لا ينافي الضعف والحسن الا ان يريد به انه لا
يثبت وكان المزني فهم هذا المعنى حتى قال في مختصره
انه باطل لا اصل له وقد اغرب بعض علمائنا في

عقیلی نے ضعفا میں ابن عباس سے ان لفظوں سے مرفوعا روایت کی ہے جو
شخص مکہ کی گرمی پر ایک ساعت صبر کرے تو اللہ تعالی اوس سے دوزخ کو ستر خریف
دور کرتا ہے اور کہا یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں اسکو امام نسفی
نے تفسیر مدارک میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام ہے پس ضرور
ہے کہ حدیث کا کچھ اصل ہونا چاہئے غایۃ الامر یہ ہوگا کہ ضعیف ہوگی
حدیث جو شخص مسجد میں جنازہ پڑھے تو اوسکو اجر نہیں ملیگا
کہا ابن عبد البر نے یہ خطا فاحش ہے صواب یہ ہے کہ روایت اسطرح
ہے فلا شئ علیہ میں کہتا ہوں اسکے معنے یہ ہیں کہ اسپر کچھ گناہ نہیں اور میں نے
یہ مسئلہ ایک رسالہ مستقل میں لکھا ہے **حدیث** جس نے متقی کے
پیچھے نماز پڑھی گویا اوس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی اسکا کچھ اصل نہیں
ہے **حدیث** جس نے مجھپر درود بھیجا اور میری آل پر نہ بھیجا تو اوس نے
ظلم کیا۔ نہیں ملی **حدیث** جس نے خانہ کعبہ کا ہفتہ بھر طواف کیا
اور پیچھے مقام کے دو رکعت نماز پڑھی اور پانی زمزم کا پیا تو اوسکے سب گناہ
بخشے جاتے ہیں خواہ کسقدر ہوں کہا سخاوی نے یہ صحیح نہیں ہے اور عوام
الناس میں بہت مشہور ہے خصوصا مکہ میں بعض دیواروں پر جو زمزم
سے ملی ہوئی ہیں لکھی ہوئی ہے اور اسکے ثبوت کے لئے ایسی چیزوں سے تعلق
کیا ہے جنسے حدیث ثابت نہیں ہو سکتی مثلا خواب میں کہتا ہوں جب
اسکو واحدی نے تفسیر میں اور جندی نے فضائل مکہ میں اور دیلمی نے مسند
میں ان الفاظ سے روایت کی ہے (جس نے ایک ہفتہ طواف کیا پھر مقام
ابراہیم پر آکر دو رکعت نماز پڑھی پھر زمزم پر آکر اس کا پانی پیا تو اسکو اللہ
تعالی گناہوں سے ایسا نکالتا ہے گویا اسکو اوسکی ماں نے آج جنا ہے)
تو موضوع نہ ہوگی غایۃ یہ کہ ضعیف ہوگی باوجودیکہ قول سخاوی
کا یہ صحیح نہیں ضعف اور حسن کے منافی نہیں ہے مگر جبکہ اوس سے
یہ معنی ہوں کہ یہ ثابت نہیں ہے اور مزنی نے یہی معنے سمجھ کر مختصر
میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور بعض ہمارے علما

به مرفوعا بلفظ فهو شهيد وهو مما انكره ابن معين
وغيره على سويد حتى حكى الحاكم عن يحيى بن معين
لما ذكر له هذا الحديث قال لو كان لي فرس ورمح غزوت سويدا
قال السخاوي ولكنه لم ينفرد به فقد رواه الزبير بن بكار
قال حدثنا عبد الملك بن عبد العزيز الماجشون عن
عبد العزيز بن ابي حازم عن ابن ابي نجيح عن مجاهد
به مرفوعا وهو سند صحيح وقد ذكره ابن حزم في معرض
الاحتجاج فقال فان اهلكت هوى اهلك شهيدا و
ان تمتن بقيت قرير عين رواه لنا هذا قوم ثقات نأوا
بالصدق عن كذب وفي مين وقال ابن الربيع تعفف اذا ما
خلا بالخل عالما يكون الهي ناظرا وشهيدا ففي خبر المختار
من عشق كاتما هواه اذا مات مات شهيدا قال السيوطي اخرجه
الحاكم في تاريخ نيسابور والخطيب في تاريخ بغداد وابن
عساكر في تاريخ دمشق واخرج الخطيب ايضا من حديث
عائشة بلفظ من عشق فعف ثم مات مات شهيدا و
اورده الديلمي بلا اسناد العشق من غير ريبة كفارة
للذنوب **حديث** من عصى الله في غربته رده الله
خائبا اي كربته ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت لا
اصل له فيما اعلمه **حديث** من علم اخاه آية من كتاب
الله فقد ملك رقبته قال ابن تيمية موضوع وفي الذيل
هو كما قال **حديث** من فصل بيني وبين آلي بعلي
فعليه لعنة الله وكذا باطل لا اصل له وهو من مفتريات
الشيعة الشنيعة **حديث** من قال في ديننا برأيه
فاقتلوه وضعه اسحاق الملطي كما في الوجيز **حديث**
من تقدم لاخيه ابريقا يتوضأ به فكانما قدم جوادا قال

ان لفظوں سے مرفوع روایت ذکر کی ہے پس وہ شہید ہے اسکا ابن معین وغیرہ
نے سوید پر انکار کیا ہے حتی کہ حاکم نے یحیی بن معین سے حکایت کی ہے کہ جب اوسکے آگے
یہ حدیث ذکر کی گئی کہا اوس نے اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو مین
سوید سے جنگ کرتا۔ کہا سخاوی نے بھی اس سے منفرد نہیں ہوا بلکہ زبیر بن بکار نے
بھی مرفوع روایت بیان کی ہے کہا اوس نے حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عبد العزیز
الماجشون نے عبد العزیز بن ابی حازم سے اوس نے ابن ابی نجیح سے اوس نے مجاہد سے
اور یہ سند صحیح ہے اور اس سے ابن حزم نے حجت بھی پکڑی ہے اسطرح کہ کہا اوس نے
اگر تو حالت عشق مین ہلاک ہوگا تو تو شہید ہو کر مریگا اور اگر تو احسان کیا
گیا تو تو ٹھنڈی آنکھ باقی رہیگا یہ حدیث ہم سے ثقہ لوگون نے روایت کی ہے جو کذب
اور شک سے بچے ہوے ہین اور کہا ابن ربیع نے جب تو اپنی محبوبہ سے خلوت مین ہو
تو عفت اختیار کر یہ جان کر کہ خدا تعالی حاضر و ناظر ہے اور خبر المختار مین ہے جس نے
عشق کو چھپایا اور گناہ سے بچا جب مریگا تو شہید ہو کر مریگا۔ کہا سیوطی نے اسکو حاکم
نے تاریخ نیسابور مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین روایت کی ہے اور خطیب نے عائشہ سے بھی ان الفاظ سے روایت کی
ہے جو شخص عاشق ہوا اور گناہ سے بچا پھر جب مریگا تو شہید ہو کر مریگا اور دیلمی
نے بلا اسناد ذکر کی ہے بلاشک عشق گناہون کا کفارہ ہے **حدیث**
جو شخص حالت غربت مین اللہ تعالی کی نافرمانی کرے اللہ تعالی اوسکو کلفت
مین رکھتا ہے سخاوی نے اسکو ترجمہ مین لایا اور اس پر کچھ کلام نہین کیا مین کہتا ہون
کہ میرے نزدیک اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** جو شخص اپنے بھائی کو ایک آیت
کتاب اللہ سے سکھلاوے اوسکی گردن کا مالک ہو جاتا ہے کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور
ذیل مین بھی ویسا ہی ہے **حدیث** جو شخص میرے اور میرے آل مین لفظ علی
سے فاصلہ لاوے تو اوس پر میرا (مراد اس سے لعنت وغیرہ ہے) باطل ہے اسکا کچھ اصل
نہین شیعون کا افترا ہے **حدیث** جسنے ہمارے دین مین اپنی رائے سے کچھ بنایا ہے
تو اوسکو قتل کرو اسے اسحاق ملطی نے وضع کیا ہے ایسا ہی وجیز مین ہے **حدیث**
جس نے اپنے بھائی کی آگی لوٹا وضو کرنیکو رکھا گویا اوس نے گھوڑا آگے کیا۔ کہا

اسبوعا حافیا حاسرا کان له کعتق رقبة ومن طاف اسبوعا فی المطر غفر له ما سلف من ذنبه ذکره الغزالی فی الاحیاء قال العراقی لم اجده هکذا وعند الترمذی وابن ماجة من حدیث ابن عمر رضی الله عنهما من طاف بالبیت اسبوعا فاحصاه کان کعتق رقبة قلت وفی الجامع الصغیر من طاف بالبیت سبعا وصلی رکعتین کان کعتق رقبة

حدیث من عبد الله بجهل کان ما یفسده اکثر مما یصلح یروی من کلام ضرار بن الازور الصحابة وروی الدارمی عن واثلة مرفوعا التعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحون ویؤیده حدیث لفقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد

حدیث من عرف نفسه فقد عرف ربه قال ابن تیمیة موضوع وقال السمعانی انه لا یعرف مرفوعا وانما یحکی عن یحیی بن معاذ الرازی من قوله وقال النووی انه لیس بثابت یعنی عن النبی صلی الله علیه وسلم والا فمعناه ثابت فقد قیل من عرف نفسه بالجهل فقد عرف ربه بالعلم ومن عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء ومن عرف نفسه بالعجز والضعف فقد عرف ربه بالقدرة والقوة وهو مستفاد من قوله تعالی (ومن یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه) ای جهلها حیث لم یعرف ربها

حدیث من عرف نفسه استراح لیس فی المرفوع بل یروی عن سفیان بن عیینة لیس یضره المدح من عرف نفسه یعنی فاستراح من مدح الخلق وذمه

حدیث من عشق فعف فکتم فمات مات شهیدا یروی من طریق سوید بن سعید عن علی بن مسهر عن ابی یحیی القتات عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله عنهما

(ف) من عرف نفسه فقد عرف ربه

سات مرتبہ ننگی پاؤن اور ننگی سر طواف کرے اوسکو غلام آزاد کرنیکے برابر ثواب ملتا ہی۔ اور جو شخص بارش مین سات مرتبہ طواف کرے تو اوسکو سب گناہ پچھلے بخشے جاتی ہین۔ اسکو غزالی نے احیاء مین ذکر کیا ہی کہا عراقی نے مینے اسکو اسطرح نہین پایا اور ترمذی اور ابن ماجہ مین ابن عمر سے ہے جو شخص خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرے اور اوسکو شمار کرے تو اسکو غلام آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہی مین کہتا ہون جامع صغیر مین ہی جو شخص خانہ کعبہ کے گرد سات مرتبہ پھرے اور دو رکعت نماز پڑہے اوسکو غلام آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہی **حدیث** جو شخص جہل سے اللہ تعالی کی عبادت کرے تو فساد اوسکا اصلاح سے زیادہ ہوتا ہی یہ ضرار بن الازور صحابی کے کلام سے ہے اور دارمی نے واثلہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہی عبادت کرنیوالا بغیر فقاہت کے چکی کے گدہے کیطرح ہے اور یہ حدیث اوسکی تایید کرتی ہی فقیہ ایک سخت ہی شیطان پر ہزار عابد سے **حدیث** جسنے اپنی نفس کو معلوم کیا اوسنے اپنے رب کو معلوم کیا کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے اور کہا سمعانی نے اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین ہے لیکن یحیی بن معاذ رازی کا قول ہے اور کہا نووی نے یہ آنحضرت سے ثابت نہین ہے لیکن معنے اسکے ثابت ہین بعضون نے کہا ہے جسنے اپنی نفس کو جاہل سمجہا تو اوسنے ربکو عالم سمجہا جسنے اپنی نفس کو فانی سمجہا تو اوسنے اپنے رب کو باقی سمجہا اور جسنے اپنی نفس کو عاجز اور ضعیف سمجہا تو اوسنے اپنے رب کو قادر اور قوی سمجہا یہ معنی اس آیت سے مستفاد ہوتے ہین (نہین لوٹتا ملت ابراہیم سے کوئی مگر وہ شخص جو بیوقوف ہو) یعنے جسنے اپنے رب کو معلوم نہین کیا۔ **حدیث** جسنی اپنے نفس کو پہچانا وہ آرام مین ہوا یہ روایت مرفوع نہین بلکہ سفیان بن عیینہ کا قول ہی نہین ضرر دیتی مدح اوسکو جسنی اپنے نفس کو پہچانا یعنے وہ خلقت کی مدح اور ذم سے آرام مین ہوا **حدیث** جو شخص عاشق ہوا اور برائی سے بچا اور اسکو چھپایا اور مر گیا تو شہید ہوا۔ یہ سوید بن سعید نے علی بن مسہر سے اوسنے ابی یحیی القتات سے اوسنے مجاہد سے اوسنے ابن عباس سے

فائتة سنوات ثم لا عبرة بنقل النهاية ولا بقية
شراح الهداية فانهم ليسوا من المحدثين ولا اسندوا
الحديث الى احد من المخرجين **حديث** من قطع
رجاء من ارتجاه قطع الله منه رجاه يوم القيمة فلم يلج
الجنة ينسب لحيوة الحيوان الكبرى معزوا لاحمد عن
ابي هريرة به مرفوعا وقال السخاوي وذلك مختلف
على احمد **حديث** من كتم سره ملك امره قال
السخاوي ليس في المرفوع **حديث** من كثرت صلوته
بالليل حسن وجهه بالنهار لا اصل له وهو موضوع
من غير قصد فقد اتفق ائمة الحديث على انه من قول
شريك قاله لثابت لما دخل عليه ذكره السخاوي
حديث من لبس نعلا صفراء قل همه يروى عن ابن عباس
مرفوعا بلفظ لم يزل في سرور ما دام لابسها بدليل
فاقع وقال ابن ابي حاتم عن ابيه انه كذب موضوع
وعزاه الزمخشري في الكشاف لعلي بلفظ الترجمة
وكان المأخذ قوله تعالى (صفراء فاقع لونها تسر الناظرين)
حديث من لعب بالشطرنج فهو ملعون قال النووي
لا يصح بل هو كذب لم يثبت من المرفوع في هذا الباب
شيء ذكره السخاوي قلت قد ورد ملعون من لعب
بالشطرنج والناظر اليها كالآكل لحم الخنزير رواه
ابن عبدان وابو موسى وابن حزم عن حبة بن مسلم
مرسلا كذا في الجامع الصغير للسيوطي وهو ملتزم
ان لا يذكر فيه موضوعا والمرسل حجة عند الجمهور
فغاية الامر فيه ان سنده ضعيف لكن يتقوى باحاديث
ثابتة وردت في ذم الشطرنج **حديث**

کی فوتی نماز دفع نہیں ہو سکتی صاحب نہایہ اور بقیہ شارحین ہدایہ کی نقل
کا کچھ اعتبار نہیں اسلئے کہ وہ محدثین سے نہیں ہیں اور نہ انہوں نے کسی
سند کیطرف حدیث کو مسند کیا ہے **حدیث** جو شخص کسی کی امید قطع کرے تو
اللہ تعالی اسکی امید قیامت کے دن قطع کرتا ہے پس وہ جنت میں داخل نہ ہوگا
یہ حیوۃ الحیوان کبری احمد سے ابی ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور کہا سخاوی
نے یہ احمد پر مختلف ہے **حدیث** جس شخص نے اپنا بھید چھپایا وہ اپنے
امر کا مالک ہوا۔ کہا سخاوی نے یہ مرفوع نہیں ہے **حدیث** جو شخص رات
کے وقت بہت نماز پڑھے دن کے وقت اسکا منہ روشن ہوتا ہے اسکا کچھ
اصل نہیں یہ قصداً بنائی نہیں گئی اسلئے کہ اماماں حدیث نے اتفاق کیا ہے کہ یہ شریک
کا قول ہے اس نے ثابت کو کہا تھا جب وہ اسپر داخل ہوا یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے **حدیث**
جو شخص زرد جوتا پہنے اسکو غم کم ہوتا ہے۔ ابن عباس سے اسطرح
مرفوع روایت ہے وہ ہمیشہ خوشی میں رہتا ہے جبتک اسکو پہنے رکھے
اور ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ یہ کذب ہے موضوع ہے اور
زمخشری نے کشاف میں علی کیطرف منسوب کیا ہے اور ماخذ اسکا قول اللہ تعالی
کا ہے (زرد ہے بہت اسکا رنگ اسکا خوش کرتی ہے دیکھنے والوں کو) +
حدیث جو شخص شطرنج سے کھیلے وہ ملعون ہے کہا نووی
نے یہ صحیح نہیں بلکہ کذب ہے کوئی شے مرفوع اس باب میں ثابت
نہیں ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن عبدان اور
ابو موسی اور ابن حزم نے حبہ بن مسلم سے مرسل روایت ذکر کی ہے
کہ شطرنج سے کھیلنے والا ملعون ہے اور دیکھنے والا سور کا
گوشت کھانے والے کی مثل ہے ایسا ہے جامع صغیر سیوطی میں
ہے حالانکہ اس نے التزام کیا ہے کہ کتاب میں موضوع حدیث نہ
لاؤنگا اور مرسل جمہور کی نزدیک حجت ہے غایت یہ ہے کہ سند
اسکی ضعیف ہے اور صحیح حدیثیں ذم شطرنج میں جو
آئے ہیں ان سے یہ قوت پاتی ہے **حدیث**

ابن تيمية هو موضوع وفي الذيل هو كما قال حديث
من قرأ بالبقرة ولم يدع بالشيخ فقد ظلم قال السخاوي
لا اصل له قلت لعل اصله ان من كان من الصحابة
اذا قرأ الزهراوين كان جليلا عندهم حديث من
قرأ بالقرآن منكوسا القي في النار منكوسا موضوع حديث
من قرأ في الفجر بالم نشرح والم تركيف لم يرمد قال السخاوي لا اصل له
وكذا قراءة سورة انا انزلناه عقيب الوضوء لا اصل له وهو مفوت
سنته انتهى واراد انه لا اصل له في المرفوع والا فقد ذكره
الفقيه ابو الليث السمرقندي وهو امام جليل واما قوله
وهو مفوت سنته اي سنة الوضوء ليس له سنة مستقلة
كما حققه الغزالي واما يستحب ان يصلي بعد كل وضوء ولم يشترط
احد فوريتها بعده فلا ينافي قراءة سورة وغيرها عقيب
الوضوء قبل الصلوة نعم قيل الاولى ان يصلي قبل ان ينشف
اعضاء وضوئه والله اعلم حديث من قصدنا وجب حقه
علينا قال السخاوي لم اقف عليه لكن في معناه للسائل
حق وان جاء على فرس وقد مضى قلت وكذا لكن في
معناه اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه ولا شك ان كل مؤمن
كريم عند الله بشهادة قوله تعالى ان اكرمكم عند الله
اتقاكم حديث من قص اظفاره مخالفا لم ير في
عينيه رمدا قال السخاوي لم اجده لكن نص الامام احمد
على استحبابه وكان الشرف الدمياطي يأثر ذلك عن بعض
مشايخه حديث من قضى صلوة من الفرائض في
آخر جمعة من شهر رمضان كان ذلك جابرا لكل صلوة
فائتة في عمره الى سبعين سنة باطل قطعا لانه مناقض
للاجماع على ان شيئا من العبادات لا يقوم مقام

ابن تیمیہ نے موضوع کہی اور ذیل میں بھی ایسا ہی ہے حدیث جو شخص سورۂ
بقرہ پڑھتا ہے اور اسکو شیخ کہکر نہیں پکارا جاتا تو وہ مظلوم ہے کہا
سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں شاید اصل اسکا یہ ہو جو شخص صحابہ
سے زہراوین یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھتا تھا وہ انکی نزدیک بزرگ گنا
تھا حدیث جو شخص قرآن کو الٹا پڑھے تو وہ آگ میں الٹا کر کی ڈالا جائیگا
موضوع ہے حدیث جو شخص فجر میں الم نشرح اور الم ترکیف پڑھے تو اسکی آنکھیں
نہیں دکھتیں کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور انا انزلناہ وضو کی بعد پڑھنے کا بھی
کچھ اصل نہیں بلکہ اس سے سنت فوت ہوتی ہے انتہی اسکا ارادہ یہ ہے کہ یہ مرفوع نہیں ورنہ
اسکو فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام ہے اور مراد
اس قول سے (سنت فوت ہوتی ہے) نفل وضو کی ہے اسمیں شبہ ہے غزالی نے تحقیق کی
ہے کہ وضو کی لئے کوئی سنت مستقل نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کہ وضو کی بعد نماز پڑھی
جائے اور وضو کی بعد جلدی پڑھنا کسی نے شرط نہیں کیا تو وضو کی بعد نماز سے پہلے
سورۂ وغیرہ پڑھنی کچھ اسکی منافی نہ ہوگا ہاں بعضوں نے کہا ہے اولیٰ یہ ہے کہ وضو کے اعضا
کا پانی خشک ہونے سے پہلے نماز پڑھی جاوے واللہ اعلم حدیث لیکن معنے اسکے ہمارا قصد
کیا ـ اوسکا حق ہمپر واجب ہوا کہا سخاوی نے میں تو اوسپر واقف نہ ہوا لیکن
اسکے معنی میں یہ روایت ہے سوالی کیلئے حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آئے اسکا بیان پیچھے گذر چکا
میں کہتا ہوں یہ بھی اسکے معنے میں ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اوسکی تعظیم
کرو اور شک نہیں کہ ہر مومن اللہ کے نزدیک معزز ہے جیسا کہ اللہ تعالی شہادت دیتا
ہے (تحقیق عزت والا تم سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم سے زیادہ متقی ہے) حدیث
جو شخص اپنے ناخن مخالف وار ترشوائے تو اپنی آنکھوں میں بیماری نہیں دیکھتا کہا سخاوی
نے میں نے اسکو نہیں پایا لیکن امام احمد نے اسکے مستحب ہونے پر تصریح کی ہے اور
شرف دمیاطی بعض مشایخ سے بھی نقل کرتا تھا حدیث جو کوئی آخر
جمعہ رمضان میں فرض قضا کرے تو ستر برس کی عمر تک اوسکی فوت شدہ
نماز کا بدلہ ہوجاتا ہے یہ قطعاً باطل ہے اس لئے کہ اجماع کے
مخالف ہے کہ کوئی شئے عبادات میں قائم مقام کسی برسوں

ابن عبد البر في الاستذكار من رواية ابي الزبير عنه
وهي اصح طرقه قال وقد ورد ايضا من حديث
ابن عمر واخرجه الدارقطني في الافراد موقوفا على ابن
عمر وقد اخرجه ابن عبد البر بسند جيد ورواه البيهقي
في الشعب عن محمد بن المنتشر قال كان يقال فذكره
وقد جمعت طرقه في جزء هذا كلام العراقي في اماليه
نقله السيوطي وقال قد لخصت الجزء الذي جمعه
في التعقبات على الموضوعات **حديث** من يخطب
الحسناء يعط مهرها ليس بحديث ولعل الحسناء
كناية عن الحسنة المعبر عنها في التنزيل بالحسنى و
مهرها كناية عن الاعمال الصالحة المستحسنة **حديث**
من تمام الحج ضرب الجمال هو من كلام الاعمش قاله ابن الربيع
قلت قد صح ضرب الصديق جماله في حجة الوداع بحضرة
النبي صلى الله عليه وسلم ولم ينكر عليه فدل على ان المراد
منه اضافة المصدر الى فاعله وقيل اضافته الى المفعول
وهو الاظهر ومعنى التمام اشهر وفي المعنى انه يحمل في سبيله
حتى يضرب ويهان في الله المستعان **حديث** من حسن الموافقة
الموافقة ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت ومعناه
ما في المثل لولا الوئام لهلك الانام **حديث**
من علامة الساعة التدافع عن الامامة ليس
بحديث ومعناه صحيح ذكره ابن الربيع وقد ورد عن
سلامة بنت الحر مرفوعا ان من اشراط الساعة
ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون اماما يصلي بهم رواه
احمد وابو داود وابن ماجة **حديث** من
فتنة العالم ان يكون الكلام احب اليه من السكوت

اسکو ابن عبد البر نے استذکار مین ابی الزبیر سے روایت کی ہی اور یہ صحیح طریقہ
ہے کہا اوسنے یہ ابن عمر سے بھی مروی ہے، اور دار قطنی نے افراد
مین ابن عمر سے موقوف روایت ذکر کی ہی اور اسکو ابن عبد البر سند جید سے
لایا ہے اور بیہقی نی شعب مین محمد بن منتشر سے روایت کی ہے
کہا اوسنے یہ مشہور تھی اوسنے ذکر کردیا اور مینے اوسکے سب طرق ایک
رسالہ مین جمع کیے ہین یہ کلام عراقی کے امالی مین ہی سیوطی نی اسکو
نقل کیا ہی اور کہا سیوطی نے مینی اسکے رسالی کا تعقبات علی الموضوعات مین
اختصار کیا ہے **حدیث** جو شخص حسین عورتون سے خطبہ کرے تو انکو
مہر دے یہ حدیث نہین شاید مراد حسنا سے وہ ہی جو قرآن مین الحسنے سے
تعبیر کیا گیا ہے اور مراد مہر سے اعمال صالح ہین **حدیث**
اونٹون کا مارنا حج کے متممات سے ہے - کہا ابن ربیع نے یہ اعمش
کے کلام ہے مین کہتا ہون حجۃ الوداع مین ابوبکر صدیق کا اونٹنی
کو مارنا آنحضرت کی روبرو ثابت ہی اور آپنے اوسپر انکار نہین کیا
پس ثابت ہوا کہ مراد اس سے اضافت مصدر کی ہی فاعل کیطرف اور
بعضون نے کہا ہی اضافت مصدر کے مفعول کیطرف ہی یہی ظاہر
ہے اور معنے لفظ تمام کی مشہور ہین اور حدیث کے معنے یہ ہین کہ اونٹ
پر رستہ مین بوجھ لادا جاوے تاکہ مارا جاوے اور خوار کیا جاوے اور اللہ تعالی مددگار ہے
حدیث موافقت بہتر دوستی ہی سخاوی نے اسکو ترجمہ مین لایا ہی اور اسپر
کلام نہین کی مین کہتا ہون معنے یہ ہین جو اس مثل کے ہین اگر موافقت نہ ہوتی
تو خلقت ہلاک ہو جاتی **حدیث** قیامت کے علامتون سے ہی امامت سے بچنا
ابن ربیع نی ذکر کیا ہی کہ یہ حدیث نہین ہے، اور معنی اسکے ثابت ہین اور
سلامت بنت حر سے مرفوع روایت ہے قیامت کی علامتون سے ہی کہ اہل مسجد
باہم تدافع کرینگے کوئی امام نہ پائینگے جو انکو نماز پڑھائے اسکو احمد اور
ابو داؤد اور ابن ماجہ نی روایت کیا ہی **حدیث** عالم کے
فتنہ سے ہے کہ کلام اسکو سکوت سے پسند ہو +

من لم يداوم على اربع قبل الظهر لم تنله شفاعتي
ذكره السيوطي في اخر كتاب الموضوعات ان الحافظ
ابن حجر يعني العسقلاني سئل عنه فاجاب بانه باطل
لا اصل له حديث من لم يخف الله خف منه
لم يثبت مبناه وصحيح معناه حديث من لم يصلحه
الخير يصلحه الشر هو من كلام بعض السلف حديث
من لم يكن عنده صدقة فليلعن اليهود لا يصح حديث
من لانت كلمته وجبت محبته من كلام علي قاله الخطيب
حديث من لم ينفعه علمه ضره جهله لا اعرفه
حديث من نصح جاهلا عاداه جاء عن السلف بعض
وليس في شئ من المسندات قال السخاوي ولا استحضره
بل روى الخطيب عن معمر بن المثنى لا تردن على مخطئ
فيستفيد منك علما ويتخذك عدوا حديث
من وسع على عياله في يوم عاشوراء وسع الله عليه
السنة كلها وفي رواية سائر سنة قال الزركشي لا يثبت
انما هو من كلام محمد بن المنتشر قال السيوطي كلا بل هو ثابت
صحيح اخرجه البيهقي في الشعب من حديث ابي سعيد
الخدري وابي هريرة وابن مسعود وجابر رضي الله عنهم
وقال اسانيده كلها ضعيفة ولكن اذا ضم بعضها
الى بعض فادقوه وقال الحافظ ابو الفضل العراقي في اماليه
حديث ابي هريرة هذا ورد من طرق صحح بعضها ابو
الفضل بن ناصر واورده ابن الجوزي في الموضوعات
من طريق سليمان بن ابي عبد الله عنه وقال سليمان
مجهول ذكره ابن حبان في الثقات فالحديث حسن على
رأيه قال وله طرق عن جابر على شرط مسلم اخرجه

جو شخص چار رکعت پر قبل ظہر کے ہمیشگی نہ کرے اوسکو میری شفاعت نہ پہونچے
گی سیوطی نے آخر کتاب موضوعات میں ذکر کیا ہے کہ عسقلانی سے اسکی بابت میں
سوال ہوا اوس نے جواب دیا کہ یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں حدیث
جو شخص اللہ تعالی سے نہ ڈرے تو اوس سے خوف کر۔ اسکی بنا صحیح نہیں اور
معنے صحیح ہین حدیث جسکے خیر صلاحیت نہ کرے تو شر اوسکی صلاحیت کرتا
ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے حدیث جسکی پاس صدقہ نہو وہ یہود پر
لعنت کرے صحیح نہیں حدیث جسکی کلام نرم ہو اوسکی محبت فرض
ہے کہا خطیب نے یہ علی کی کلام ہے حدیث جس شخص کو اوسکا
علم نفع نہ دے تو جہل اوسکو ضرر دیتا ہے۔ مین اسکو نہیں جانتا حدیث
جو شخص جاہل کو نصیحت کرے وہ اوسکو دشمن سمجھتا ہے یہ بعض سلف
کا قول ہے اور کسی سند مین نہین ہے اور کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا
اور خطیب نے معمر بن مثنی سے روایت کی ہے ستکبر پر اسکا خطا ظاہر نہ کر اسلئے
کہ تیری سے حاصل کریگا اور پھر تجھے دشمن اپنا سمجھیگا حدیث جو شخص اپنے
عیال پر عاشورہ کی دن فراخی کریگا اللہ تعالی اوسپر تمام برس فراخی کریگا
اور ایک روایت مین کل کی جگہ سائر کا لفظ آیا ہے معنے دونوں کی ایک ہین
کہا زرکشی نے یہ ثابت نہین بلکہ محمد بن منتشر کی کلام ہے کہا سیوطی نے اسطرح ہرگز
نہین بلکہ یہ ثابت صحیح ہے بیہقی نے شعب مین ابی سعید خدری اور ابو ہریرہ اور
ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے اور کہا سندین سب کے
ضعیف ہین لیکن جب بعض بعض کیطرف ملائی جائین تو قوی
ہوجاتے ہین اور کہا حافظ ابو الفضل عراقی نے امالی مین حدیث ابو ہریرہ
کے بہت طرق سے آئی ہے بعضوں کی ابو الفضل بن ناصر نے
تصحیح کی ہے اور ابن جوزی نے اسکو طریق سلیمان بن ابی عبد اللہ
سے موضوعات مین لایا ہے اور کہا سلیمان مجہول ہے ابن
حبان نے اسکو ثقہ لکھا ہے کہا اور صحیح میرے حدیث اسکی رای پر
حسن ہے کہا اور اسکے لئے بہت طرق جابر سے شرط مسلم پر ہین

لكن اورده الغزالي في الاحياء وقال مخرجه انه لم يجده
هكذا قلت هو معنى حديث الحدة تعتري لخيار
امتي وقد جاء في حديث طويل ان المؤمن قد يكون
سريع الغضب سريع الفيء فتلك بتلك وقد يكون بطيء
الغضب سريع الفيء فهذا هو المؤمن الكامل و
الناقص من يكون حاله بالعكس **حديث**
المؤمن يسير المؤنة قال الصغاني موضوع **حديث**
المؤمن غر كريم والمنافق خب لئيم قال الصغاني موضوع من
احاديث المصابيح ولم يصب فقد رواه احمد عن ابي هريرة
به مرفوعا ولفظ الفاجر بدل المنافق والخب بالكسر والفتح
الخداع ومعنى غر كريم انه ليس بذي مكر وهو ينخدع
لانقياده ولينه **حديث** المؤمن حلوي والكافر خمري
قال العسقلاني باطل لا اصل له قلت قد تقدم انه عليه السلام
كان يحب الحلواء والعسل وسبق ان قلب المؤمن يحب الحلواء
حديث المؤمن ليس بحقود في الاحياء وقال العراقي لم
اقف له على اصل قلت ومعناه صحيح والمراد بالمؤمن
الكامل لقوله تعالى (ونزعنا ما في صدورهم من غل)
اي حسد وحقد **حديث** المؤمن ملقى والكافر
موقى ليس بحديث والمعنى ان المؤمن ملقى بالبلايا
لتكفير ما له من الخطايا والكافر محفوظ عن البلايا
محفوف بالنعم ليبقى عليه البقايا ولان الدنيا سجن المؤمن
وجنة الكافر **حديث** المؤمن مؤتمن على نسبه لا
اصل له مرفوع وانما هو من قول مالك وغيره من
العلماء بلفظ الناس مؤتمنون على انسابهم **حديث**
المؤمن ينخدع من كلام سعيد بن جبير ذكره في

ایسا ہی غزالی احیا مین لایا ہے اور کہا مخرج نے یہ اس طرح نہین پائی
گئی مین کہتا ہون یہ اس حدیث کے معنے ہین تیزی قصد کی ہے میرے
امت کے خیار لوگونپر اور لمبی حدیث مین آیا ہے کہ مومن کو جلدی غصہ آتا ہے
اور جلدی دور ہوتا ہے پس اوسکا بدلہ ہوگیا اور کسی مومن کو دیر سے غصہ
آتا ہے اور دیر سے دور ہوتا ہے پس یہ بھی ایک دوسرے کا بدلہ ہوگیا اور کسی مومن کو
دیر سے غصہ آتا ہے اور جلدی دور ہوتا ہے پس یہ مومن کامل ہے اور ناقص وہ ہے
جسکا حال اسکے برعکس ہو **حدیث** مومن تھوڑی تکلیف والا ہے کہا
صغانی نے موضوع ہے **حدیث** مومن فرمانبردار کریم ہے اور منافق فریب دینے
والا بخیل ہے یہ حدیث مصابیح کی ہے کہا صغانی نے موضوع ہے اور صواب کو نہین
پہونچا اسلیے کہ احمد نے ابی ہریرہ سے مرفوعًا روایت کی ہے اور اسمین منافق کی جگہ فاجر
کا لفظ ہے اور خب باء کے کسر اور فتح سے فریب کو کہتے ہین اور معنی غر کریم یہ ہین کہ مومن مکر
نہین کرتا بلکہ بسبب فرمانبرداری اور نرمی کے فریب کیا جاتا ہے **حدیث** مومن حلوے والا
ہے (یعنے حلوے کو دوست رکھتا ہے) اور کافر شرابی ہے (یعنے شراب کو دوست رکھتا ہے)
کہا عسقلانی نے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین مین کہتا ہون پیچھے گذر چکا ہے کہ
آنحضرت حلوا اور شہد کو دوست رکھتے تھے اور گذر چکا ہے کہ مومن کا دل حلوا کو دوست
رکھتا ہے **حدیث** مومن حسد نہین کرتا احیا مین ہے کہا عراقی نے مین اسکے اصل
پر واقف نہین ہوا مین کہتا ہون معنے اسکے صحیح ہین مراد اس سے مومن کامل ہے جیسا کہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے (اور ہم اونکے دلون کا حسد کھینچ لینگے) **حدیث** مومن مصیبتین ملنے
والا ہے اور کافر بچنے والا ہے یہ حدیث نہین معنے یہ ہین مومن کو مصیبتین آتی ہین اوسکے
گناہ دور کرنیکے لئے اور کافر مصیبتون سے محفوظ رہتا ہے اور نعمتون مین گھرا رہتا
ہے تاکہ وبال اونکا اوسپر ہمیشہ رہے اور اسلیے دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے
اور کافر کیلیے جنت ہے **حدیث** مومن اپنی نسب کا امانت دار ہے یہ مرفوع
نہین بلکہ مالک وغیرہ کا قول ہے اسطرح ہی آدمی اپنے نسبونپر امانتدار
ہین **حدیث** مومن فریب کھاتا ہے سعید بن جبیر کے کلام سے ہے شفا
مین ہے کہ یہ سعید بن جبیر کے کلام سے ہے ✦ ✦

ذكر الحديث بطوله في الاحياء وقال العراقي رواه
ابو نعيم وابن الجوزي في الموضوعات وكذا ذكره في
المختصر **حديث** من الذنوب ذنوب لا يكفرها
الا الوقوف بعرفة في الاحياء وقال العراقي لم اجد له
اصلا **حديث** موتوا قبل ان تموتوا قال العسقلاني
انه غير ثابت قلت هو من كلام الصوفية والمعنى موتوا
اختيارا قبل ان تموتوا اضطرارا والمراد بالموت
الاختياري ترك الشهوات واللهو وما يترتب عليها
من الزلات والغفلات **حديث** الموت كفارة
لكل مسلم ذكره ابن الجوزي في الموضوعات ولم يصب فيه
كما ذكره العراقي في اماليه من انه ورد من طرق بلغ
بها رتبة الحسن انتهى ورواه البيهقي في الشعب و
القضاعي من حديث انس مرفوعا وصححه ابو بكر
بن العراقي **حديث** المؤمن اذا قال صدق
واذا قيل له صدق لا يعرف هذا اللفظ وكانه
مقتبس من قوله تعالى والذي جاء بالصدق وصدق
به اولئك هم المتقون) والمراد بالمؤمن هو الكامل
واستانس السخاوي بشقه الاول بمعنى حديث
يطبع المؤمن على كل جبلة غير الخيانة والكذب و
الثاني بحديث رأى عيسى بن مريم رجلا يسرق
فقال له اسرقت فقال لا والذي لا اله الا هو فقال
آمنت بالله وكذبت عيني بل رواه ابن ماجه عن
ابن عمر من حلف بالله فليصدق ومن حلف له
بالله فليرض ومن لم يرض بالله فليس من الله
حديث المؤمن سريع الغضب سريع الرجوع

یہ احیاء میں لمبی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور کہا عراقی نے اسکو
ابو نعیم اور ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ایسا ہی مختصر
میں ہے **حدیث** گناہوں سے بعض ایسے گناہ ہیں کہ وقوف عرفہ کے
ماسوا انکا کچھ کفارہ نہیں ہے۔ احیاء میں ہے اور کہا عراقی نے نہیں اسکا اصل
نہیں پایا **حدیث** مرو پہلے مرنے سے کہا عسقلانی نے یہ ثابت نہیں
ہے۔ میں کہتا ہوں یہ صوفیہ کی کلام ہے اور معنی اسکے یہ ہیں مرو تم اپنے
اختیار سے پہلے اسکے کہ مرو تم اضطرار سے اور مراد موت اختیاری سے شہوات
اور کھیلوں کا ترک کرنا ہے اور جو اس سے زلت اور غفلت مترتب ہوتی ہے
حدیث موت ہر مسلمان کیلئے کفارہ ہے۔ ابن جوزی نے اسکو
موضوعات میں ذکر کیا اور صواب کو نہیں پہونچا اسلئے کہ عراقی نے
امالی میں ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث بہت طریقوں کی سبب سے حسن کے رتبہ کو پہونچ گئی
ہے انتہی اور بیہقی نے شعب میں اور قضاعی نے انس سے مرفوع روایت کی
ہے اور ابو بکر بن عراقی نے اسکی تصحیح کی ہے **حدیث** مومن جب کہ
سچ کہتا ہے اور جب اسکو کچھ کہا جاوے تو وہ اسکی تصدیق کرتا ہے
ان الفاظ سے معلوم نہیں ہوتی گویا اس آیت کا اقتباس ہے
(وہ شخص کہ آیا ساتھ صدق کے اور اسکی تصدیق کی وہ لوگ متقی ہیں)
اور مراد مومن سے کامل ہے سخاوی نے پہلے شق پر اس حدیث کی معنی سے
دلیل پکڑی ہے مومن ہر خصلت پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت
اور کذب کی اور دوسرے شق پر اس حدیث سے عیسی بن مریم
علیہما السلام نے ایک شخص کو چوری کرتی دیکھا کہا کیا تو نے چوری
کی ہے کہا اس نے نہیں قسم مجھ کو اسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے فرمایا عیسی
علیہ السلام نے میں اللہ تعالی سے ایمان لایا اور میری آنکھوں نے جھوٹ کہا
بلکہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کی ہے جو شخص اللہ تعالی کی قسم کھائے تو سچ کہے
اور جسکے لئے قسم کھائی جاوے تو چاہیئے کہ وہ راضی ہو جاوے اور جو شخص اللہ تعالی سے راضی
نہیں پس وہ اللہ تعالی کی کسی شی میں نہیں **حدیث** مومن جلد غصہ کرنیوالا

رسالته الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف وقد تحقق قوله متجاوزون عن الالف بعشرة من سنة **حديث** النساء تنصر بعضهن بعضا من قول عكرمة وقد ادرج فى حديث صحيح البخاري **حديث** النسيان طبع الانسان قال السخاوي لا اعرفه بهذا اللفظ بل فى الطبراني عن ابن عباس مرفوعا المؤمن نساء ان ذكر ذكر قلت وفى التنزيل (واذكر ربك اذا نسيت فلا تنسى الا ما شاء الله + وعهدنا الى آدم من قبل فنسى) ويروى الانسان مشتق من النسيان وفى تحقيقه كلام عريض لبيان قيل اول الناس اول الناسي **حديث** نصرة الله للعبد خير من نصرته لنفسه من كلام وهيب بن الورد قال يقول الله ابن آدم اذا ظلمت فاصبر وارض بنصرتي فان نصرتي لك خير من نصرتك لنفسك وعن الامام احمد قال بلغني انه مكتوب فى التورية فذكره قاله السخاوي وقال السيوطي اخرجه عبد الله بن احمد فى رواية الزهد عنه قال بلغني **حديث** النظر الى الوجه الجميل عبادة قال ابن القيم سئل عنه شيخنا يعني ابن تيمية فقال هذا كذب باطل على رسول الله عليه السلام لم يروه احد باسناد صحيح بل هو من الموضوعات قلت وقد ورد النظر الى الوجه الحسن يجلو البصر والنظر الى الوجه القبيح يورث الكلح وهو بفتحتين صفرة تعلو الانسان وسخريته كما رواه ابو نعيم فى الحلية عن جابر كل شطر منه بسند ولكن كلاهما ضعيف والثاني اشد ضعفا ويقوي الاول **حديث** النظر الى المرأة الحسناء والخضرة يزيدان فى البصر رواه ابو نعيم فى الحلية

رسالہ الکشف عن مجاوزت ہذہ الامۃ الالف میں اسکو میں لکہا ہی اور ثابت ہو چکا ہی کہ ایک ہزار برس سے چند برس اوپر گذر چکے ہین **حدیث** عورتین بعض بعض کی مدد کرتی ہین یہ قول عکرمہ کا ہی صحیح بخاری میں درج ہی **حدیث** بہولنا آدمی کا طبیعت سے ہے۔ کہا سخاوی نے مین اسکو ان لفظون سے نہیں جانتا بلکہ طبرانی مین ابن عباس سے مرفوعًا روایت ہی۔ مومن بہولنے والا ہی اگر یاد دلایا جاوے یاد کرتا ہی۔ مین کہتا ہون قرآن مین ہی (پس تو نہیں بہولتا مگر جو اللہ چاہی) اور ہمنی پہلے آدم سے عہد کیا پس بہول گیا) اور کہا گیا ہی کہ انسان نسیان سے مشتق ہی اور اسکی تحقیق مین بڑی کلام ہی اور کہا گیا ہی پہلا آدمیون کا پہلا بہولنے والا ہی **حدیث** اللہ تعالی کی مدد آدمی کیلیے بہتر ہے اسکی مدد سے اپنی نفس کے لئے۔ یہ وہیب ابن ورد کے کلام ہی کہا اوسنے اللہ تعالی فرماتا ہی ای بیٹے آدم کی جب تو ظلم کیا جاوے تو صبر کر اور میری نصرت سے راضی رہ اسلئے کہ میری مدد تیری لئے بہتر ہے تیری مدد سے اپنے نفس کے لئے کہا امام احمد نے مجہی پہونچا ہی کہ یہ توراۃ مین لکہا ہی پس وسنے ذکر کیا ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی نے یہ عبد اللہ بن احمد نے روایۃ الزہد مین اوس سے لایا ہی کہا اوسنے مجہی پہونچا ہی **حدیث** حسین کے طرف دیکہنا عبادت ہی۔ کہا ابن قیم نے شیخ ابن تیمیہ سے اسکی بابت سوال ہوا تو اونے کہا یہ رسول اللہ علیہ وسلم پر کذب ہی باطل ہی کسی نے اسکو صحیح سند سے روایت نہیں کیا بلکہ یہ موضوعات سے ہے مین کہتا ہون ثابت ہوا ہی کہ حسین منہ کو دیکہنا نظر کو روشن کرتا ہی اور قبیح منہ کی طرف قلح پیدا کرتا ہی قلح بفتحتین زردی کو کہتے ہین جو آدمی پر آجاتی ہی اور میل جو اوس سے ملتی ہے ابو نعیم نے ہر ایک جز سند ضعیف سے حلیہ مین جابر سے روایت کی ہی اور دوسرے کی سند زیادہ تر ضعیف ہی اور پہلی کو قوت دیتی ہے **حدیث** عورت حسین اور سبزہ دیکہنا نظر زیادہ کرتا ہے اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین جابر سے روایت کیا ہی

الشفاء والمعنی ان المؤمن المحمود من طبعه العزة
وقلة الفطنة للشر وترك البحث عنه وليس ذلك منه
جهلا ولكن كرما وحسن خلق وحلما **حديث** المؤمن
يغبط والمنافق يحسد من كلام الفضل **حرف النون**
حديث الناس بزمانهم اشبه منهم بابائهم قيل
انه من كلام عمر رضی الله عنه وقيل انه قول علی وهو الاشهر
الاظهر **حديث** الناس علی دين مليكهم او ملوكهم
قال السخاوی لا اعرفه حديثا وهو قريب مما قبله معنی
حديث الناس بالناس هو معنی الحديث الصحيح
امتی كالبنيان يشد بعضه بعضا **الحديث**
الناس مجزيون باعمالهم عزاه السخاوی الی النحويين و
تمامه ان خيرا فخير وان شرا فشر وقال العلامة السيوطی
فی درره ذكره ابن جرير فی تفسيره عن ابن عباس
موقوفا قلت وفی التنزيل هل تجزون الا ما كنتم تعملون
حديث الناس نيام فاذا ماتوا انتبهوا هو من قول
علی كرم الله وجهه **حديث** بذر القمل يورث
النسيان يروی فی حديث مرفوع شديد الضعف وفی
سنده الحكم بن عبد الله الايلی المتهم بالوضع والكذب
كما قاله ابن عدی فی كامله **حديث** النبی لا يؤلف
تحت الارض ای لا يكمل الالف بعد موته بل يقوم
القيمة قبله وهو باطل لا اصل له وممن صرح ببطلانه
العز الدريني فی الدرر الملتقطة وقال انه مما نقل عن
علماء اهل الكتاب ولا يصح بل كما ورد فيه تحديد
لوقت يوم القيمة علی التعيين فاما ان لا يكون له اصل
او لا يثبت اسناده قلت وقد ضعفه السيوطی فی

معنے اسکے یہ ہین کہ مومن محمود کی طبیعت سے ہے شرارتون کو نہ سمجھنا
اور بحث نہ کرنا اسلئے کرم اور حسن خلق کا موجب ہی نہ جہل کا **حديث**
مومن غبطہ کرتا ہی اور منافق حسد کرتا ہی یہ کلام فضل کے ہی **حرف**
نون ۔ **حديث** آدمی جسقدر مشابہت اپنی باپون سے
رکھتے ہین اس سے زیادہ مشابہت زمانہ سے رکھتے ہین ۔ بعضون نے کہا
ہے قول علی کا بھی اور یہی مشہور ہی **حديث** آدمی بادشاہون
کے دین پر ہین ۔ کہا سخاوی نے مین اسکو حدیث نہین جانتا یہ معنے مین
پہلے حدیث کی قریب ہی **حديث** آدمی ساتھ آدمیون کے ہین
یہ صحیح حدیث کی معنے ہین امتی میری بنیاد کی شکل ہے بعض بعض نے
تقویت رکھتے ہے **حديث** آدمی موافق عملون کے بدلہ دیئے
جائینگے سخاوی نے اسکو نحویون کیطرف منسوب کیا ہی اور آگے اسکے یہ ہے
خیر کا بدلہ خیر اور شر کا بدلہ شر کہا جلال الدین سیوطی نے درر مین ابن جریر نے
تفسیر مین ابن عباس کا قول نقل کیا ہے مین کہتا ہون قرآن مین ہے
(نہ بدلہ دیئے جاؤگے مگر جو تم کرتے ہو) **حديث** آدمی سوتے ہوئے ہین جب
مرتے ہین بیدار ہوجاتے ہین ۔ یہ حضرت علی رضی کا قول ہے **حديث** قمل کا
گرانا نسیان پیدا کرتا ہی ۔ اسکی سند بہت سخت ضعیف ہے اور اسکے سند
مین حکم عبد اللہ الایلی ہی جو وضع اور کذب سے متہم ہی جیسا کہ ابن عدی نے
کامل مین لکھا ہی **حديث** نبی زمین کی نیچے ہزار برس نہین
گذارتا یعنے نبی اپنے موت کی بعد ہزار سال پورے نہین کرتا کہ قیامت
اسسے پہلی قائم ہوجاتی ہی یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے
اور اسکے بطلان پر العز الدرینی نے درر الملتقط مین تصریح
کی ہے اور کہا اوس نے یہہ علماء اہل کتاب سے
منقول ہے اور صحیح نہین بلکہ جس مین قیامت کے
دن کی حد آئے یا تو اس کا کچھ اصل ہے نہین
یا سند اس کی ثابت نہین مین کہتا ہون سیوطی نے

قال سمعت رسول الله عليه السلام يقول ان سالما
شديد الحب لله عز وجل لو كان لا يخاف الله ما عصاه
انتهى ذكره ابن ابی شریف فی حاشية شرح جمع الجوامع قال
وفی سنده ابن لهيعة انتهى وقال الزركشی لا اصل لهذا
الحديث لكن فی الحلية من حديث ابن عمر مرفوعا ان سالما
شديد الحب لله لو لم يخف الله ما عصاه وقال الحافظ
السيوطی فی شرح نظم التلخيص كثر سؤال الناس عن حديث
نعم العبد صهيب لو لم يخف الله لم يعصه ونسبه بعضهم
الی النبی عليه السلام ونسبه ابن مالك فی شرح الكافية
وغيره الی عمر قال الشيخ بهاء الدين السبكی لم ار هذا
الكلام فی شیء من كتب الحديث لا مرفوعا ولا موقوفا لا عن
عمر ولا عن غيره مع شدة التفحص عنه انتهى نعم قد ورد
فی سالم لا صهيب عن عمر مرفوعا ان معاذ بن جبل امام العلماء
يوم القيمة لا يحجبه من الله الا المرسلون وان سالما
مولى ابی حذيفة شديد الحب فی الله لو لم يخف الله ما عصاه
اخرجه الديلمی **حديث** نقطة من دوات عالم
احب الی الله من عرق مائة ثواب شهيد موضوع كما
فی الذيل **حديث** نوم المؤمن سبات ای نوم خفيف
وسمعه خبات ای ضعيف ذكره فی النهاية بلا اسناد
وذكره الكورانی بلفظ نوم المؤمن سبات وصوته خبات
حديث نوم العالم عبادة لا اصل له فی المرفوع
هكذا بل ورد نوم الصائم عبادة وصمته تسبيح و
عمله مضاعف ودعاؤه مستجاب وذنبه مغفور
رواه البيهقی بسند ضعيف عن عبد الله بن ابی اوفی
لكن روى ابو نعيم فی الحلية عن سلمان نوم على علم

کہا ابن عمر نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے ہیں سالم اللہ تعالی سے بہت محبت
رکھتا ہے اگر فرضا اللہ تعالی کا خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکی بے فرمانی نہ کرتا
انتہی اسکو ابن ابی شریف نے حاشیہ شرح جمع الجوامع میں ذکر کیا اور کہا
کہ اسکی سند میں ابن لہیعہ ہے انتہی اور کہا زرکشی نے اس حدیث کا کچھ اصل
نہیں ہے لیکن حلیہ میں ابن عمر سے مرفوع روایت ہے کہ سالم اللہ تعالی
سے بہت محبت رکھتا ہے اگر فرضا اللہ تعالی کا خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکی
نافرمانی نہ کرتا اور کہا حافظ سیوطی نے شرح نظم التلخیص میں اس حدیث کی بابت لوگوں
نے بہت سوال کیا ہے بہتر غلام صہیب ہے اگر فرضا اللہ تعالی کا خوف نہ کرتا تو
بھی اسکی نافرمانی نہ کرتا بعضوں نے آنحضرت کیطرف منسوب کیا ہے اور ابن مالک نے
شرح کافیہ وغیرہ میں عمر کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا شیخ بہاء الدین سبکی نے میں نے اس
کلام کو کسی حدیث میں نہیں دیکھا نہ مرفوع نہ موقوف نہ عمر سے نہ کسی غیر سے
باوجودیکہ میں نے اسکی بہت تلاش کی ہے انتہی ہاں سالم کی حق میں کہ معاذ بن جبل
عالموں کا امام ہے قیامت کے دن اسکا اللہ تعالی سے کوئی حاجب نہ ہوگا مگر رسول
اور سالم مولے ابی حذیفہ کا اللہ تعالی سے سخت محبت رکھتا ہے اگر فرضا اللہ
تعالی سے نہ خوف کرتا تو تب بھی اسکی نافرمانی نہ کرتا اسکو دیلمی نے
روایت کیا ہے **حدیث** اللہ تعالی کو نقطہ دوات عالم کا زیادہ پسند ہے
سو شہید کے ثواب کی پسینے سے موضوع ہے ایسا ہے ذیل میں ہے
حدیث مومن کی نیند خفیف ہے اور کان اسکی ضعیف ہیں یہ
نہایہ میں بلا اسناد مذکور ہے اور کورانی نے ان الفاظ سے ذکر کیا
ہے مومن کی نیند خفیف ہے اور آواز اسکا ضعیف ہے **حدیث**
عالم کا سونا عبادت ہے اسطرح مرفوع نہیں بلکہ اسطرح آئی ہے روزے
دار کا سونا عبادت ہے اور چپ کرنا اسکا تسبیح ہے اور عمل اسکا
دگنا ہے اور دعا اسکی مستجاب ہے اور گناہ اسکی بخشے جاتی ہیں
بیہقی نے سند ضعیف سے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے لیکن
ابو نعیم نے حلیہ میں سلمان سے یوں روایت کی ہے عالم کا سونا

عن جابر كما رواه فى الجامع الصغير فهو ضعيف ليس
بموضوع **حديث** نظرة الى وجه العالم احب
الله من عبادة ستين سنة صياما وقياما فى نسخة
سمعان وغيره عن انس رضى الله عنه مرفوعا وليس
قاله السخاوى وقد ورد النظر على وجه عبادة رواه
الطبرانى والحاكم عن ابن مسعود وعمران بن الحصين **حديث**
نعم الصهر القبر قال الزركشى لم يوجد فى مسند الفردوس
من حديث ابن عباس مرفوعا نعم الكفو القبر للجارية و
بيض لهو السند قال السيوطى وفى الطيوريات بسنده عن
على بن عبد الله قال نعم الاختان القبور **حديث**
نعم العبد صهيب لو لم يخف الله لم يعصه اشتهر فى كلام
الاصوليين واصحاب المعانى واهل العربية فبعضهم يرويه عن
عمر وبعضهم يرفعه قال السخاوى ورأيت بخط شيخنا
يعنى العسقلانى انه ظفر به فى شكل الحديث لابن قتيبة
لم يذكر له ابن قتيبة سندا وقال ان صهيبا انما يطيع الله لاجله لا مخافة عقابه
انتهى وقال السبكى فى شرح التلخيص لم اره هذا الكلام فى
من كتب الحديث لا مرفوعا ولا موقوفا ولا عن النبى عليه
السلام ولا عن عمر مع شدة التفحص عنه وقال التميمى فى حاشية
المغنى عن والده انه رأى بخطه ما صورته رأيت الحافظ
ابا بكر بن العربى نسبه الى عمر بن الخطاب الا انه يبدله
اسنادا وقال العراقى لا اصل لهذا الحديث ولم اقف له على
اسناد قط فى شئ من كتب الحديث وبعض الحفاظ نسبه
الى عمر بن الخطاب من قوله ولم ار اسنادا الى عمر وقال
الدماميني فى حاشيته على المغنى وقفت فى الحلية لابى نعيم
على حديث فى ترجمة سالم مولى ابى حذيفة من طريق عمر

جیساکہ جامع صغیر مین ہے لیکن ضعیف ہی موضوع نہین **حدیث**
منہ عالم کیطرف دیکھنا اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہی ساٹھ برس کی عبادت
قیام اور صیام کی سی کہا سخاوی نے یہ نسخہ سمعان وغیرہ مین انس سے مرفوع
روایت ہی اور صحیح نہین و طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود عمران بن
حصین سے روایت کی ہی کہ علی کی منہ کی طرف دیکھنا عبادت ہی
حدیث بہتر سسرال قبر ہے کہا زرکشی نے یہ نہین پائی گئی
اور مسند فردوس مین ابن عباس سے مرفوع ہے بہتر کنبہ عورت
کے لئے قبر ہے اور سند مین اسکیلئے سفیدی چھوڑی گئی ہے۔ کہا
سیوطی نے طیوریات مین یہ علی بن عبد اللہ سے کہ بہتر بہنین قبرین ہین
حدیث بہتر غلام صہیب ہے اگر فرضاً اللہ سے ڈرتا تب بھی
اسکی بیفرمانی نکرتا اصولیون و اصحاب معانی اور اہل عربیہ کی کلام
مین مشہور ہی۔ بعضے عمر سے روایت کرتے ہین اور بعضے مرفوع
کہا سخاوی نے مینے شیخ عسقلانی کا خط دیکھا ہے کہ اوس نے اسکو
حدیث کی شکل پر ابن قتیبہ مین دیکھا ہی اور ابن قتیبہ نے اسکی لیئے
کوئی سند ذکر نہین کی اور کہا اور یہ ہی کہ صہیب اللہ تعالی کی عبادت اسکی محبت سے کرتا
نہ اسکے عذاب کے خوف سے انتہی اور کہا سبکی نے شرح تلخیص مین مینے اسکو
کسی کتاب حدیث مین نہین دیکھا نہ مرفوع نہ موقوف نہ آنحضرت سے
نہ عمر سے باوجودیکہ مینے اسکی بہت تلاش کی ہی اور کہا تمیمی نے حاشیہ
مغنی مین اپنے والد سے کہ مینے اسکا خط اس صورت سے دیکھا ہی مینے حافظ
ابا بکر بن العربی کو دیکھا کہ اوس نے اسکو عمر بن خطاب کیطرف منسوب
ہے مگر اوس نے اسکی سند بیان نہین کی اور کہا عراقی نے اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
اور مینے اسکی سند کسی کتاب حدیث مین نہین دیکھی اور بعض نے حضرت عمر کا
قول کہی ہین اور مینے کوئی سند عمر تک نہین دیکھی اور کہا دمامینی
نے حاشیہ مغنی مین مینے یہ حدیث ابی نعیم کی حلیہ مین سالم
مولی ابن حذیفہ کی مناقب مین طریق عمر سے دیکھی ہے

الرهاوی فی حاشیته علی المنار **حرف الواو**

حدیث وصیی وموضع سری وخلیفتی فی اهلی و
خیر من اخلف بعدی علی بن ابی طالب موضوع علی
ما قاله الصغانی فی الدر الملتقط قلت وهو من مفتریات
الشیعة الشنیعة قاتلهم الله انی یوفکون وکیف
یافکون **حدیث** الورد الابیض خلق من عرقی
والاحمر من عرق جبریل والاصفر من عرق براق من
فی مسند الفردوس وغیره فقال النووی لا یصح وقال
الاخرون انه موضوع قلت وکذا ذکره ابن عدی فی
ترجمة الحسن بن علی بن ذکریا بن صالح العدوی البصری
الملقب بالذئب عن علی ان النبی علیه السلام قال لیلة
اسری بی الی السماء سقط الی الارض من عرقی فنبت منه
الورد فمن اراد ان یشم رایحتی فلیشم الورد موضوع
حدیث الوضوء علی الوضوء نور علی نور فی الاحیاء
وقال مخرجه لم اقف علیه وسبقه لذلک المنذری
واما الحافظ العسقلانی فقال انه حدیث ضعیف رواه
رزین فی مسنده **حدیث** ولا راد لما قضیت فی حدیث
الذکر بعد الصلوة فی مسند عبد بن حمید واخرجه
الطبرانی بسند صحیح قال السخاوی ومن انکره فهو مقصر
حدیث الولد سر ابیه قال السخاوی لا اصل له وقد سبقه
الزرکشی بذلک **حدیث** ولد الزنا لا یدخل الجنة
یدور علی الالسنة ولم یثبت بالسند بل قال القاضی مجد الدین
الشیرازی فی سفر السعادة هو باطل **حدیث** ولدت فی
زمن الملک العادل قال السخاوی لا اصل له وقال الزرکشی
کذب باطل وقال السیوطی قال البیهقی فی شعب الایمان

رہاوی نے حاشیہ منار میں اسکی تصریح کی ہے **حرف واو**

حدیث میرا وصی اور میرے بھید کی جگہ اور میرے اہل میں میرا خلیفہ اور سب سے
بہتر اوس سے جسکو میں خلیفہ اپنے پیچھے بناؤں علی بن ابی طالب ہے
موضوع ہے جیسا کہ صغانی نے در الملتقط میں کہا ہے میں کہتا ہوں یہ شیعوں
کا افترا ہے اللہ تعالی انکو قتل کرے کسطرف لوٹ جاتے ہیں اور کسطرح الٹتے
ہیں **حدیث** سفید پھول میرے پسینے سے پیدا ہوا ہے اور سرخ جبرئیل
علیہ السلام کے پسینے سے اور زرد براق کے پسینے سے یہ مسند فردوس
وغیرہ میں مذکور ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہیں ہے اور کہا اوروں نے یہ موضوع
ہے۔ میں کہتا ہوں ایسا ہی ابن عدی نے ترجمہ حسن بن علی بن ذکریا بن صالح
العدوی بصری (جسکا لقب ذئب ہے) میں علی سے ذکر کیا ہے کہ آنحضرت نے
فرمایا جس رات میں مجھے آسمان کیطرف سیر کرایا گیا تو زمین کیطرف میرا پسینہ
گرا تو اوس سے گلاب پیدا ہوا پس جو شخص میری خوشبو لینی چاہے تو گلاب کو
سونگھے موضوع ہے **حدیث** وضو پر وضو کرنا نور علی نور
ہے۔ احیاء میں ہے۔ اور کہا مخرج نے میں اسپر واقف نہیں ہوا اور
اسمیں منذری اوس سے سبقت لے گیا ہے لیکن حافظ عسقلانی نے
کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسکو رزین نے مسند میں روایت کیا
ہے **حدیث** نہیں کوئی رد کرنیوالا جو میں فیصلہ کروں یہ حدیث
مسند عبد بن حمید میں ذکر بعد نماز کی بیان میں ہے اور طبرانی نے اسکو
سند صحیح سے لایا ہے کہا سخاوی نے جسنے اسکا انکار کیا وہ قاصر ہے **حدیث**
حرام زادہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ یہ زبانوں پر پھرتی ہے اور ثابت
نہیں بلکہ قاضی مجد الدین شیرازی نے سفر السعادت
میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے **حدیث** میں بادشاہ
عادل کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں۔ کہا سخاوی نے
اس کا کچھ اصل نہیں اور کہا زرکشی نے یہ کذب باطل
ہے۔ کہا سیوطی نے کہا بیہقی نے شعب الایمان میں

خیر من صلوٰة علی جہل فنی الحلیة من کان عالما فنومه عبادة لانه ینوی به النشاط علی الطاعة و من هنا قیل نوم الظالم عبادة لانه فی تلک النسبة عبادة بالنسبة الیه فی ترک ظلمه **حدیث** نیة المؤمن خیر من عمله قال ابن دحیة لا یصح وقال البیهقی اسناده ضعیف و رواه العسکری فی الامثال عن انس مرفوعا وسنده ضعیف عن النواس بن سمعان کما ذکره الزرکشی وفی الجامع الصغیر نیة المؤمن خیر من عمله و عمل المنافق خیر من نیته و کل یعمل علی نیته فاذا عمل المؤمن عملا نار فی قلبه نور رواه الطبرانی عن سهل بن سعد و انما کانت نیة المؤمن خیرا من عمله لانها بانفرادها تصیر عبادة یترتب علیها الثواب بخلاف اعمال الجوارح فانها انما تکون عبادة اذا صاحبت النیة لخبر من هم بحسنة فلم یعملها کتبها الله عنده حسنة کاملة و لان مکانها مکان المعرفة یعنی قلب المومن قال سهل ما خلق الله تعالی مکانا اعز واشرف عنده من قلب عبده المؤمن وما اعطی کرامة للخلق اعز عنده من معرفة الحق فجعل الاعز فی الاعز فان شاء من اعز الامکنة یکون اعز مما نشاء من غیره قال سهل فقس عبد اشغل المکان الذی هو اعز الامکنة عنده تعالی بغیره سبحانه و فی انا عند المنکسرة قلوبهم المندرسة قبورهم وما وسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المؤمن اشعار بذلک و لانها تبقی بخلاف العمل ولذا قیل الخلود فی الجنة و النار جزاء النیة ولانها تسلم عن ریاء بخلاف العمل **حدیث** ناکح الید ملعون لا اصل له کما صرح به

بہتر ہے جاہل کے نماز پڑھنے سے حاصل عالم کی نیند عبادت ہے اسلئے کہ اسکی اس سے عبادت کے لئے نشاط حاصل کرنیکی ہے اور اسی واسطے کہا گیا ہے کہ ظالم کی نیند عبادت ہے اس لیے کہ نسبت اوسکی ترک کرنا ظلم کا اسکے لئے عبادت ہے **حدیث** نیت مومن کی اسکی عمل سے بہتر ہے کہا ابن دحیہ نے صحیح نہیں ہے اور کہا بیہقی نے سند اسکی ضعیف ہے اور عسکری نے امثال مین انس سے مرفوع روایت کی ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور زرکشی نے ذکر کیا ہے کہ نواس بن سمعان سے ضعیف طریق آئی ہے اور جامع صغیر مین ہے نیت مومن کی بہتر ہے اسکی عمل سے اور عمل منافق کا بہتر ہے اوسکی نیت سے اور ہر ایک اپنی نیت کی موافق عمل کرتا ہے پس جب مومن کوئی کام کرتا ہے تو اوسکی دل مین نور روشن ہوتا ہے یہ طبرانی نے سہل بن سعید سے روایت کی ہے اور نیت مومن کی اسکے عمل سے اسلئے بہتر ہے کہ صرف اوسکی نیت ہی عبادت ہو سکتی ہے اور اسکو اسپر ثواب ملتا ہے بخلاف اعمال کے وہ تب عبادت ہوتی ہین جب اونکی ساتھ نیت ملی جیسا کہ حدیث مین ہے جو شخص نیکی کا قصد کرے اور اوسپر عمل نہ کرے تو اللہ تعالی اوسکے لئے ایک نیکی کامل کا ثواب لکھ لیتا ہے اور اسلئے کہ مکان اسکا دل مومن کا ہے کہا سہل نے کوئی شرف اور عزت والا اللہ تعالی نے اپنے نزدیک سوا دل مومن کے پیدا نہین کیا اور کوئی کرامت خلقت کو معرفت حق سے بہتر نہین ہے پس اللہ تعالی نے اشرف کو اشرف مین رکھا ہے پس جو چیز اشرف مکان سے پیدا ہو وہ بہتر ہوگی ان چیزون سے جو اس مکان سے پیدا نہین ہوئین۔ کہا سہل نے قیاس کر اوس کو جو اشرف مکان کے ساتھ مشغول ہوا اللہ کو جو غیر اشرف سے مشغول آور مین اونکے ساتھ ہون جنکی دل ٹوٹے ہوئے ہین اور قبرین اونکی پرانی ہوگئی ہین اور میرے آسمان اور زمین گنجایش نہین رکھتے لیکن مومن کا دل میرے گنجایش رکھتا ہے یہی مفہوم ہوتا ہے اور اسلئے کہ نیت باقی رہتی ہے بخلاف اعمال کے اور اسی سے کہا ہے ہمیشگی جنت اور آگ کی نیت کا بدلہ ہے اور اسلئے کہ نیت ریا سے سلامت رہتی ہے بخلاف اعمال کے **حدیث** مشت زنی کرنے والا ملعون ہے اسکا کچھ اصل نہین جیسا

فان وضوء المؤمن يوزن مع حسناته وضعه في
نعيمه حديث لا تسيدوني في الصلوة قال
السخاوي لا اصل له حديث لا تكرهوا الفتنة في آخر
الزمان فانها تبير المنافقين رواه الديلمي عن
علي به مرفوعا كذا قاله الزركشي وقال السيوطي انكره
الحافظ ابن حجر في شرحه للبخاري ونقله عن ابن
وهب انه سئل عنه فقال انه باطل وقال السخاوي
وكذا اخرجه ابو نعيم وفي سنده ضعيف ومجهول
سئل عنه ابن وهب فقال انه باطل وقيل لابن وهب
ان فلانا حدث عنك عن النبي عليه السلام لا تكرهوا
الفتن فان فيها حصاد المنافقين فقال ابن وهب
اعماه الله ان كان كاذبا فعمي الرجل حديث لا تعد
من لا يعودك قول ابن وهب ويقويه ما يروى من
حديث جابر مرفوعا من عاد مرضانا عدنا مرضاه وسنده
ضعيف وقد قال عبد الله بن احمد لابيه يا ابت جارنا
مرض فما تعوده فقال له يا بني ما عادنا فنعوده قلت
ولعله محمول على التاديب في حديث ضعيف رواه
الديلمي عن انصاري يقال له قيس قال اخبرت عن النبي
عليه السلام انه قال عد من لا يعودك ولعل الاول
محمول على العدل وهذا على الفضل حديث
لا تعظموني في المسجد لا يعرف له اصل حديث
لا تلد الحية الا الحية من امثال العرب حديث
لا تمارضوا فتمرضوا ولا تحفروا قبوركم فتموتوا ذكره
ابن ابي حاتم في العلل عن ابن عباس رضي الله عنهما
وقال عن ابيه انه منكر واسنده الديلمي عن وهب

اسلئے کہ مومن کا وضو قیامت کے دن نیکیون کے ساتھ وزن کیا جائیگا
اسکو ابن نعیم نے بیان کیا ہی حدیث مجھکو نماز مین سردار مت بناؤ
کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین حدیث آخر زمانہ مین فتنون کو کرو
نہ جانو کیونکہ وہ منافقون کو ہلاک کرینگے - دیلمی نے علی سے مرفوع بیان
کیا ہی ایسا ہی زرکشی نے کہا ہی اور کہا سیوطی نے حافظ ابن حجر نے
شرح بخاری مین اسکا انکار کیا ہی اور ابن وہب سے اونہون نے نقل کیا ہے کہ
بابت اس کے سوال ہوا کہا یہ باطل ہے اور کہا سخاوی نے ایسا ہی ابو نعیم نے
ذکر کیا اور اسکی سند مین ضعف اور مجہول ہے اور اس سے ابن وہب سے
سوال ہوا تو کہا اوس نے یہ باطل ہے اور ابن وہب سے کہا گیا کہ فلان تیری
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کرتا ہی فتنون کو مکروہ جانو اسلئے
کہ یہ منافقون کو کاٹینگے کہا ابن وہب نے اللہ تعالی اسکو اندھا کرے کہ
جھوٹھا ہی - پہر وہ آدمی اندھا ہوگیا حدیث نہ عیادت کرو اوسکی جو تیری
عیادت نہین کرتا - یہ قول ابن وہب کا ہی اور یہ حدیث جو جابر سے مروی
ہے اسکی تقویت کرتی ہی جو شخص ہماری مریضون کی عیادت کریگا ہم اسکے
مریضون کی عیادت کرینگے اور سند اسکی ضعیف ہی اور عبداللہ بن احمد نے
اپنی باپ سے کہا اے باپ ہمارا ہمسایہ بیمار ہی آپ اوسکی عیادت نہین کرتی
کہا اے بیٹی اوس نے ہماری عیادت نہین کی ہم اوسکی نہین کرینگے مین کہتا ہون شاید
یہ تادیب پر محمول ہوگی اسلئے کہ دیلمی نے ایک انصاری سے جسکا نام قیس ہے سند ضعیف
سے روایت کی ہی کہا اوس نے مجھے آنحضرت سے خبر ملی ہی عیادت کر اوسکی جو تیری
عیادت نہین کرتا شاید پہلی حدیث عدل پر محمول ہی اور پچھلی فضیلت پر
حدیث نہ تعظیم کرو میری مسجد مین - اسکا اصل معلوم نہین ہوا حدیث
سانپ سانپ کو جنتا ہی - عرب کی مثل ہے حدیث جان بوجھ
کر بیمار نہ ہو پس بیمار ہوجاؤ گی اور اپنی قبرین نہ کھودو پس مرجاؤ
اسکو ابن ابی حاتم نے علل مین ابن عباس سے ذکر کیا ہے اور کہا اوس
نے اپنی باپ سے یہ منکر ہے اور دیلمی نے وہب بن

تکلم شیخنا ابو عبد الله الحافظ ببطلان ما یرویه بعض الجهلاء عن نبینا صلی الله علیه وسلم ولدت فی زمن الملك العادل یعنی انوشروان **حدیث** ویل للتاجر من بلی والله وویل للصانع من غد وبعد غد قال العراقی لم اقف له علی اصل وذکر صاحب مسند الفردوس من حدیث انس بغیر اسناد نحوه **حدیث** ویه اسم شیطان یروی من قول عمر رضی الله عنه وابراهیم النخعی وهو من تابعی الکوفة فعلی هذا یکره التسمیة بنحو سیبویه ونفطویه **حرف الهاء - حدیث** الهدیة لمن حضر وکذا الهدایا یشترك لا اصل لهما هکذا لکن ورد بسند ضعیف من اهدی له هدیة فجلساؤه شرکاؤه فیها کما تقدم والله اعلم **حدیث** هلاك امتی عالم فاجر وعابد جاهل لم یوجد کذا فی المختصر **حرف اللام الف - حدیث** لا ادری نصف العلم قول الشعبی کما رواه الدارمی فی مسنده والبیهقی فی مدخله لکن فی سنن سعید بن منصور عن ابن مسعود لکن فی سنن سعید بن منصور عن ابن مسعود لا ادری ثلث العلم ذکر السیوطی وقال السخاوی بل فی صحیح البخاری عن ابن مسعود من قوله من علم فلیقل ومن لم یعلم فلیقل الله اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم قلت وفی قد ثبت انه علیه السلام قال لا ادری عزیر انبی ام لا وفی التنزیل (لا ادری ما یفعل بی ولا بکم) الایة **حدیث** لا باس ببول الحمار وکل ما اکل لحمه موضوع کما فی اللآلی **حدیث** لا باس للذواق عند المشتری لا اصل له **حدیث** لا تتوضؤا فی الکنیف الذی تبولون فیه

کہ شیخ ابو عبد اللہ حافظ نے اس روایت کی بطلان مین کلام کیا ہے جسکو بعض جاہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ مین زمانی بادشاہ عادل یعنی نوشیروان مین پیدا ہوا ہون **حدیث** ہلاکت ہے سوداگر کے لئے اس قول کے سبب سے ہان قسم اللہ کی اور خرابی ہے پیشہ ور کے لئے اس قول سے کل اور پرسون کل کی - کہا عراقی نے مین اسکی اصل پر واقف نہین ہوا اور صاحب مسند فردوس نے انس سے بغیر اسناد کی روایت کی ہے **حدیث** ویہ شیطان کا نام ہے حضرت عمر اور ابراہیم نخعی کا (جو تابعی کوفہ کا ہے) قول ہے پس اس بنا پر سیبویہ اور نفطویہ انکی مثل نام رکھنی مکروہ ہین **حرف ہا - حدیث** تحفہ اسکی لئے ہے جو حاضر ہو - اور ایسا ہی تحائف مشترک ہین - ان دونو کا اصل اسطرح نہین لیکن سند ضعیف سے اسطرح آیا ہے جسکے لئے تحفہ بھیجا جاتا ہے تو ہمنشین اوسکی اوسمین شریک ہین جیسا کہ گذر چکا ہے واللہ اعلم **حدیث** ہلاک کرنیوالا میری امت کا عالم فاجر اور عابد جاہل ہے نہین ملی ایسا ہی مختصر مین ہے **حرف لام الف - حدیث** مین نہین جانتا نصف علم ہے - دارمی نے مسند مین اور بیہقی نے مدخل مین روایت کی ہے کہ یہ قول شعبی کا ہے سیوطی نے ذکر کیا ہے کہ سنن سعید بن منصور مین ابن مسعود سے ہے کہ مین نہین جانتا تہائی علم کی ہے اور کہا سخاوی نے بلکہ صحیح بخاری مین ابن مسعود کا قول ہے جو شخص جانتا ہو تو کہدے اور جو شخص نہین جانتا تو کہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اسلئے کہ یہ بھی ایک علم ہے کہ تو کہے جس چیز کو نہین جانتا کہ اللہ تعالی بہتر جانتا ہے - مین کہتا ہون ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے مین نہین جانتا کہ عزیر نبی ہے یا نہین اور قرآن مین ہے (مین نہین جانتا کیا ہوگا میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا) **حدیث** گدہے کے بول سے اور ہر اوس جانور کے بول سے جس چیز کا گوشت کہایا جاتا ہے کچھ خوف نہین - موضوع ہے ایسا ہی لآلی مین ہے **حدیث** مشتری کی بات کو چکھنے مین کچھ خوف نہین اسکی کچھ اصل نہین **حدیث** جن پاخانون مین تم بول کرتے ہو ان مین وضو نہ کرو

حدیث ناد علیا مظهر العجائب تجده عونا لك
في النوائب نبوتك يا محمد بولايتك يا علي حديث
لا مهر اقل من عشرة دراهم قال السخاوي رواه الدارقطني
عن جابر مرفوعا في حديث ولكن سنده واه لان فيه بشر بن
عبيد وهو كذاب وقد كان الامام احمد يقول سمعت سفيان
ابن عيينة يقول لم اجد لهذا اصلا يعني العشرة في
المهر ويعارضه حديث سهل بن سعد في الواهبة نفسها
التمس ولو خاتما من حديد قلت المعارضة تندفع بحمل
الاول على المسمى من المهر آجلا وعاجلا والثاني على
المعجل عرفا ويؤيد الاول ما رواه البيهقي في السنن الكبرى
من طرق ضعيفة لكنها يقوى بعضها ببعض عن جابر
فيرتقي الى مرتبة الحسن وهو كاف في الحجة كما بينه
في شرح مختصر الوقاية وهو الله ولي الهداية حديث
لا هم الا هم الدين ولا وجع الا وجع العين قال الزركشي قال
احمد لا اصل له واخرجه البيهقي في الشعب من حديث جابر
رفعه به وقال انه منكر وقال السيوطي هو في معجم الطبراني
الصغير من حديث جابر وذكر الزركشي عن ابن المديني
قال سمعت ابي يقول خمسة احاديث نرويها وليس
لها اصل وذكر منها هذا الحديث بلفظ لا غم الا غم الدين
حديث لا يابى الكرامة الا حمار هو من قول علي ع لما
يقال ذكره الديلمي قال السخاوي وهو كذلك في مسند سعيد
بن منصور ان عليا القيت له وسادة فجلس عليها وقال ذلك
وقد اخرجه الديلمي عن ابن عمر رضه مرفوعا قال السيوطي اخرج
البيهقي في الشعب عن علي موقوفا حديث لا يحل [illegible]
الفرائض والسنن [illegible]

حدیث پکار علی کو جس سے عجائبات ظاہر ہوتے ہیں تو پاوے گا انکو مصیبتوں میں تیرا
مددگار ہوگا اے محمد تیری نبوت کی ساتھ اور اے علی تیری ولایت کی ساتھ مصیبتیں دفع ہوجاتی ہیں
حدیث دس درہم سے کم مہر نہیں ہے کہا سخاوی نے کہ دار قطنی نے جابر سے
مرفوع روایت نقل کی ہے لیکن سند اسکی واہی ہے اسلئے کہ اسکی سند میں
بشر بن عبید ہے اور وہ کذاب ہے امام احمد فرماتے تھے کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے
سنا ہے کہتے تھے میں نے اسکا اصل نہیں پایا یعنے دس درہم سے کم نہ ہو اور حدیث
سہل بن سعد کی جسمیں ذکر ہے کہ عورت نے آنحضرت کو اپنا نفس
بخش دیا تھا بعد چند دنوں کے آنحضرت نے فرمایا تلاش کر اگرچہ انگوٹھی لوہے
کی اسکے معارض ہے میں کہتا ہوں معارضہ اس طرح دفع ہوسکتا ہے کہ پہلی حدیث
کو مہر موجل پر حمل کیا جاوے اور دوسرے کو معجل پر اور پہلی حدیث کی یہ روایت
تقویت کرتی ہے جو سنن کبری میں جابر سے بہت طرق ضعیفہ سے ہے لیکن بعض
کو بعض سے تقویت ہوجاتی ہے اور مرتبہ حسن تک پہونچ جاتی ہے اور صحت
کیلئے کافی ہے جیسا کہ میں نے شرح مختصر وقایہ میں ذکر کیا ہے اللہ تعالی ہدایت کا
والی ہے حدیث نہیں کوئی غم مگر غم دین کا اور نہیں کوئی درد مگر درد آنکھوں
کا۔ کہا زرکشی نے احمد سے اسکا کچھ اصل نہیں اور بیہقی نے شعب میں جابر سے مرفوع
روایت لایا ہے اور کہا کہ منکر ہے اور کہا سیوطی نے یہ معجم الطبرانی الصغیر میں جابر سے ہے
اور زرکشی نے ابن المدینی سے ذکر کیا ہے کہ کہا اوس نے سنا میں نے اپنے باپ سے کہ
وہ کہتا تھا پانچ حدیثیں ہم اونکو روایت کرتے ہیں حالانکہ انکا اصل کچھ
نہیں ہے اور یہ حدیث ان لفظوں سے ہے نہیں ہے کوئی غم مگر غم دین کا
حدیث نہیں انکار کرتا کرامت کا مگر گدھا۔ دیلمی نے ذکر کیا ہے کہ مشہور ہے
کہ یہ قول علی کا ہے کہا سخاوی نے یہ مسند سعید بن منصور میں اس طرح ہے کہ انکے لئے
ایک بچھونا ڈالا گیا پس اوسپر بیٹھ گئے اور اسطرح فرمایا اور دیلمی نے ابن عمر
سے مرفوع روایت کی ہے کہا سیوطی نے بیہقی نے شعب میں علی سے موقوف
روایت کی ہے حدیث مسلمان کے لیے رمضان اور سنن موکدہ
[illegible] حلال نہیں [illegible] موضوع ہے

قيس به مرفوعا على كل حال فلا يصح واما ما يزيده
العوام من قولهم فموتوا فقد دخلوا النار فلا اصل له اصلا
حديث لا تنظر الى من قال وانظر الى ما قال قاله علي كرم الله
وجهه كما رواه ابن السمعاني في تاريخه عنه ذكره السيوطي
حديث لا سلام على آكل لا اصل له في مبناه وهو صحيح في معناه
حديث لا عذر لمن اقر قال العسقلاني لا اصل له وليس معناه على
اطلاقه صحيحا حديث لا غيبة لفاسق قال احمد منكر
وقال الدارقطني والخطيب والحاكم باطل لكن قال الزركشي له
طرق كثيرة وقد رواه البيهقي في سننه من حديث انس رضي الله
عنه بلفظ من القى جلباب الحياء فلا غيبة له وقال في
اسناده ضعف وقال الهروي في ذم الكلام هو حديث حسن و
ساقه عن طرق عن بهز بلفظ ليس لفاسق غيبة حديث
لا فتى الا علي لا سيف الا ذو الفقار لا اصل له مما يعتمد عليه
نعم يروى في اثر واه عند الحسن بن عرفة العبدي من حديث
ابي جعفر محمد بن علي الباقر قال نادى ملك من السماء
يوم بدر يقال له رضوان لا سيف الا ذو الفقار ولا فتى
الا علي وذكره وكذا في رياض النضرة وقال ذو الفقار
اسم سيف النبي عليه السلام وسمي بذلك لانه كانت
فيه حفر صغار اقول ومما يدل على بطلانه انه لو نودي
هذا من السماء في بدر لسمعه الصحابة الكرام ولنقل
عنهم الائمة الفخام وهذا شبيه ما ينقل من ضرب النقارة
حوالي بدر وينسبونه الى الملائكة على وجه الاستمرار
من زمنه عليه السلام الى يومنا هذا وهو باطل عقلا
ونقلا وان كان ذكره ابن المرزوق وتبعه القسطلاني
في مواهبه وكذا من مفتريات الشيعة الشنيعة

قیس نک مرفوع روایت کی ہے بہرحال یہ صحیح نہیں لیکن جو لفظ بڑہاتے ہین
جنکو عوام زیادہ کرتی ہین (پس مرو تو آگ مین داخل ہوچکی) اسکا کچھ
اصل نہین حدیث نہ دیکھ اوسکی طرف جسنے کہا ہے اور دیکھ جو کچھ اوسنے
کہا ہے یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے سیوطی نے ذکر کیا ہے کہ اسکو ابن سمعانی
نے تاریخ مین روایت کی ہے حدیث نہین سلامتی کہانے والے کی
اسکا کچھ اصل نہین اور اسکے معنے مین یہ حدیث ہے نہین عذر اسکے لیے جو اقرار کرے
کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہین و نہ معنے اسکے مطلقا صحیح ہین حدیث
فاسق کی غیبت نہین کہا احمد نے یہ منکر ہے اور کہا دارقطنی اور خطیب اور
حاکم نے باطل ہے لیکن کہا زرکشی نے اسکے بہت طرق ہین اور بیہقی نے
سنن مین انس سے ان الفاظ سے روایت کی ہے جسنے حیا در حیا کی اوتار دی
تو پہر اوسکی غیبت نہین ہے اور کہا اسکی سند مین ضعف ہے اور کہا ہروی نے
ذم الکلام مین یہ حدیث حسن ہے اور بہت طرق بہز سے ان الفاظ سے لایا ہے نہین
فاسق کیلیے غیبت حدیث نہین کوئی جوان مگر علی و نہین تلوار مگر
ذو الفقار اسکا کچھ اصل نہین جسپر اعتماد کیا جاوے ہان کچھ اصل ہے حسن بن عرفہ
العبدی پاس ہے اور ابی جعفر محمد بن علی الباقر سے ہے کہا اوسنے ایک فرشتے
نے آسمان سے بدر کی دن آواز دیا جسکا نام رضوان تہا نہین تلوار مگر ذو الفقار
اور نہین جوان مگر علی اور ایسا ہی ریاض النضرہ مین ہے اور کہا اوسنے ذو الفقار
نام تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اسلیے اسکا نام ہوا کہ اسمین چہوٹے
چہوٹی جوہر تہی مین کہتا ہون بات اسکی بطلان پر دلالت کرتی ہے کہ
اگر یہ بدر کی دن آسمان سے آوازہ آتا تو بہت صحابہ کرام اسکو سنتے اور بہت سی
آجتک ائمہ نقل کرتی چلی آتی یہ بات ایسی ہے جیسا لوگ نقل کرتے
ہین کہ بدر کی دن فرشتون نے نقارہ بجایا تہا یہ عقلا
اور نقلا باطل ہے اگرچہ ابن المرزوق نے اسکو ذکر
کیا ہے اور قسطلانی نے مواہب مین اسکا تابع ہوا ہے
بلکہ یہ شیعون بدبختون کا افترا ہے ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

حدیث یا ابا هریرة اذا توضأت فقل بسم الله
والحمد لله فان حفظتك لا یبرح یکتبان لك
حتی تحدث من ذلك الوضوء منکر حدیث یا احمد
بطوله موضوع کما صرح به الصغانی حدیث
یا حمیراء قال المزی کل حدیث یا حمیراء فهو موضوع
حدیث یا خیل الله ارکبی رواه العسکری فی
الامثال عن انس رضی الله عنه ان حارثة ابن النعمان
قال یا نبی الله ادع الله لی بالشهادة فدعا له قال
فنودی یوما یا خیل الله ارکبی فکان اول فارس رکب واول
فارس استشهد ذکره الزرکشی وقال السخاوی رواه ابن عائذ
فی المغازی عن الولید بن مسلم عن سعید بن بشیر عن قتادة
قال بعث رسول الله علیه السلام یومئذ یعنی یوم بنی
قریظة بعد یوم الاحزاب منادیا ینادی یا خیل الله ارکبی
وعن السهیلی فی روضه فی غزوة حنین هذه اللفظة
لصحیح مسلم فینظر حدیث یا شیخ ان اردت السلامة
فالتمسها لغیرك منك یروی عن الشیخ ابی اسحق الشیرازی
قال رأیت النبی علیه السلام فی المنام فسألته عن حدیث
کان اسمعه منه وارویه عنه فقال لی یا شیخ وذکره و
یفرح بذلك ویقول سمانی رسول الله علیه السلام شیخنا مثل
کذا ذکره السخاوی وقال النووی لا انکار فی روایة
هذا عنه علیه السلام فی المنام ولا فی العمل به فانه
لیس حکما باقی فیه الخلاف الذی ذکره اصحابنا فی
الخصائص وقال النووی فی شرح مسلم ان ما تقرر فی الشرع
لا یتغیر بسبب ما یراه النائم ثم قال وهذا فی منام یتعلق
باثبات حکم علی خلاف ما حکم به الولاة وما اذا رآه

حدیث ای ابا ہریرہ جب تو وضو کرے تو کہہ شروع کرتا ہوں
ساتھ نام اللہ کے اور سب حمد اللہ کیلیے ہے پس تیرے نگہبان فرشتے
نیکیاں لکھینگے تیری وضو کرنے تک تمام نہ پائینگے منکر ہے حدیث
ای احمد بطولہ موضوع ہے جیسا کہ صغانی نی تصریح کی ہے حدیث
ای حمیرا کہا مزی نے جس حدیث مین ای حمیرا ہے وہ موضوع ہے حدیث
ای اللہ کی دوست تو سوار ہو عسکری نی امثال مین انس سے روایت
کی ہے کہ حارثہ بن نعمان نے کہا ای نبی اللہ کی میرے لئے شہادت کی دعا کر
تو آنحضرت نی دعا کی کہا ایک دن اسکو آواز ہوا ای دوست اللہ کی تو
سوار ہو پس وہ سب سے پہلی سوار ہوا اور سب سے پہلی شہید ہوا یہ زرکشی
نے ذکر کیا ہے اور کہا سخاوی نے ابن عائذ نی مغازی مین ولید بن
مسلم سے اوس نے سعید بن بشیر سے اوس نے قتادہ سے روایت کی ہے
کہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن یعنے بنی قریظہ کے
دن بعد احزاب کی ایک شخص کو پکارنے کیلیے بھیجا کہ پکارے ای دوست
اللہ کے تو سوار ہو اور سہیلی سے روضہ مین جنگ حنین مین یہ الفاظ صحیح مسلم کے
سنو ہین پس دیکھنا چاہیے حدیث ای شیخ اگر تو سلامتی چاہتا ہے
تو اسکو غیر کی سلامتی مین طلب کر شیخ ابی اسحق شیرازی سے روایت ہے کہا اونہون
نے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مینے یہ حدیث جو اون سے
سنی تھی اور روایت کرتا تھا پوچھی آنحضرت نی مجھے یا شیخ کہکر اس حدیث کو ذکر
کیا پہر وہ اس سے خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرا نام شیخ رکھا ایسا ہی سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا نووی نے ایسی روایت
خواب مین آنحضرت سے سننا اور اوس پر عمل کرنے مین کچھ انکار نہین کیونکہ یہ
ایسا حکم نہین جو خلاف ہمارے اصحابون کے ہو اور کہا نووی نے شرح مسلم مین جو
شرع مین ثابت ہو چکا ہے وہ خوابون سے متغیر نہین ہوتا
پہر کہا اوس نے یہ حکم ایسے خواب سے متعلق ہے جس سے
خلاف شرع کے حکم ثابت ہو لیکن جب ایسی خواب دیکھے

عند الله **حديث** لا يدخل الجنة ولد زنية
زعم ابن طاهر وابن الجوزي ان هذا الحديث موضوع لكن
رواه ابو نعيم في الحلية عن مجاهد عن ابي هريرة به
مرفوعا واعله الدارقطني بان مجاهدا لم يسمعه عن
ابي هريرة **حديث** لا يستحي الشيخ ان يتعلم العلم كما
لا يستحي ان ياكل الخبز غير معروف **حديث** لا يتعلم
العلم مستحي ولا متكبر قول لمجاهد كما في صحيح البخاري عنه
تعليقا **حديث** لا يستدير الرغيف ويوضع بين يديك
حتى يعمل فيه ثلثمائة وستون صانعا اولهم ميكائيل قال العراقي
لم اجد له اصلا **حديث** لا يعذب الله بمسئلة اختلف فيها
قال السخاوي ظنه من كلام بعض السلف قلت وسمعت بعض
مشايخي يقول من تبع عالما لقي الله سالما ويقويه
قوله تعالى (فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون) وحديث
(اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم) وقد
تقدم زيادة كلام على هذا في حديث اختلاف امتي
رحمة **حديث** لا الا الا دك يا الله انه سميع عليم
محيط به علمك كعسهلون وبالحق انزلناه وبالحق نزل
قال السخاوي هذه الالفاظ اشتهرت في كثير من البلاد
بانها حفظة رمضان يحفظ من الغرق والسرق والحرق
وسائر الآفات ويكتب في آخر جمعة منه والخطيب يخطب
على المنبر وهي بدعة لا اصل لها وكان العسقلاني
ينكرها وهو قائم على المنبر حتى في اثناء الخطبة حين
يرى من يكتبها قلت وكلمة كعسهلون مجهولة لا يدرى
معناها فحرم كتابتها ويحتمل ان يكون كلمة كفر
يكفر بها كاتبها **حرف الياء آخر الحروف**

جیسا کہ نہین ہی **حدیث** ولد الزنا جنت مین داخل نہو گا کہا ابن
طاہر اور ابن جوزی نے یہ حدیث موضوع ہے لیکن ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد
سے اوس نے ابو ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور دارقطنی نے اسمین
علت ذکر کی ہے کہ مجاہد نے یہ حدیث ابو ہریرہ سے نہین سنی **حدیث** بوڑھا
شیخ علم سیکھنے سے حیا نہ کرے جیسا کہ روٹی کھانے سے حیا نہین کرتا۔
غیر معروف ہے **حدیث** حیا کرنیوالا اور متکبر علم نہین پڑھتا
قول مجاہد کا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کے تعلیقات مین ہے **حدیث** روٹی
کے گول ہونے سے لیکر کھانے والے کے پاس آنے تک تین سو ساٹھ
فرشتے عمل کرتے ہین پہلا اونمین میکائیل ہے کہا عراقی نے مینے اسکا اصل
نہین پایا **حدیث** مسئلہ مختلف فیہ مین اللہ تعالی عذاب نہین کرتا
کہا سخاوی نے مین ظن کرتا ہون کہ یہ بعض سلف کے کلام ہے مین کہتا ہون
مینے بعض مشایخ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جو شخص کسی عالم کی تابعداری
کریگا وہ اللہ تعالی کو سلامت ملیگا اور یہ آیت اوسکی تقویت کرتی ہے
(پس سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم نہین جانتے ہو) اور یہ حدیث (میرے اصحاب ستارون
کے مثل ہین جسکی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے) اور اسپر بہت کلام اس حدیث مین
کے پیچھے گذر چکی ہے میری امت کا اختلاف رحمت ہے **حدیث** لا الا الا دک یا اللہ انہ
سمیع علیم محیط بہ علمک کعسہلون وبالحق انزلناہ وبالحق نزل کہا سخاوی
نے یہ الفاظ بہت شہرونمین اسطرح مشہور ہین کہ رمضان کے حافظ ہین
غرق اور چوری اور جلنے اور تمام آفات سے نگاہ رکھتے ہین اور آخر جمعہ مین لکھے
جاتے ہین اور خطیب منبر پر پڑھتا ہے یہ بدعت ہین انکا کچھ اصل نہین اور
عسقلانی ہی منبر پر اثنائے خطبہ مین جب کسی کو لکھتے دیکھا انکار
کیا مین کہتا ہون کلمہ کعسہلون مجہول ہے اسکے معنے
معلوم نہین پس اسکا لکھنا حرام ہوا یا احتمال ہے
کہ کلمہ کفر کا ہو تو لکھنے والا اسکا کافر ہوگا ✦

حرف یا آخر الحروف ✦

يا ويهم من نال الغنى ... بعض اكرام وتيسير الطلاقة في المرام حديث تزجر الرجل على زعم انقبر

سل معنى حديث عجب ربنا من قوم تقادون للجنة بالسلاسل وهم له كارهون وفسر السلاسل بالقيود للاسارى وفي معناه الفقر والمرض وسائر البلايا حديث يؤم القوم احسنهم وجها موضوع كما في اللآلي مع انه ليس على اطلاقه حديث يد عدوك اذا لم تقدر على قطعها فقبلها ذكر في المجالسة عن المنصور اذا مد اليك عدوك يده فان قدرت على قطعها فاقطعها والا فقبلها قلت هو تقرب من حديث تير قص للغير في دولته وتقدم اسجد له في صولته حديث يس لما قرأت له قال السخاوي لا اصل له بهذا اللفظ وهو بين جماعة الشيخ اسمعيل الجبرتي باليمين قطعي بالتجربة قلت وقد بلغني ان شيعيا قرأ القرآت السبع على شيخ من اهل السنة وسافر الى بلاده فقيل له ما احسنك الا عيبه ان شيخك سني فقال ما يضر انما الحسنات العسل وتركت الظرف فوصل كلامه الى الشيخ فنادى اصحابه من القراء وقرأ يس الى رد علمهم اليهم فلما اتوها سلب القرآءة عن قلب الشيعي فرجع الى الشيخ وتاب من بدعته وخلص من غفلته وافاض الله عليه من رحمته حديث يصوم اهل فيها هذا يقال حين يرى الهلال بمكان دون مكان اذا اختلف المطالع قال السخاوي وهو شيء ما علمته يعني في الحديث والا ففي الفقه معروف وبالاختلاف موصوف حديث ياتي الى مصر كل قصير العمر اخرجه ابو نعيم والطبراني في [illegible] وابن شاهين وابن السكن في الصحابة

انفوس جنسی ... ہ حاصل کیا ہے بعض کرام کی جلالت اور یہ بلا قید اپنے مقصود پر دلالت نہین کرتی حدیث کبھی آدمی کو خلاف مرضی پر اجر ملتا ہی یہ اس حدیث کی معنے ہین ہمارا رب تعجب کرتا ہے اوس قوم سے جو زنجیرونمین جکڑ کر جنت کیطرف لائی جاتی ہے اور وہ اس سے کراہت کرتی ہین اور سلاسل کے معنے زنجیر کے ہین جو قیدیون کیلئے ہوتا ہی اور اسی معنے مین ہی فقیری اور مرض اور باقی مصیبتین حدیث قوم کی امامت وہ کرائی جو سب سے خوب شکل ہو موضوع ہے جیسا کہ لآلی مین ہی یہ مطلقا درست نہین حدیث جب تو دشمن کے ہاتھ کو قطع کرنے پر قادر نہو سکے تو اوسکو بوسہ دے منصور سے مجالسہ مین مذکور ہے جب تیرا دشمن تیری طرف ہاتھ لمبا کرے اگر تو اوسکے قطع کرنے پر قادر ہو تو قطع کر ورنہ اوسپر بوسہ دے مین کہتا ہون اس حدیث کی قریب ہے بندر کے لئے اسکی حکومت مین رقص کر اور آگے ہو اور دبدبہ مین اسکیلئے سجدہ کر حدیث یٰس جس بات کیلئے پڑہی جائے کافی ہے کہا سخاوی نے ان الفاظ سے اسکا کچھ اصل نہین یہ شیخ اسمعیل جبرتی کی جماعت مین قطعی مجرب ہے مین کہتا ہون مجھے خبر پہونچی ہے کہ ایک شیعی نے سات قرائتین ایک شیخ سنی سے پڑہین اپنے شہر کو چلا گیا کسی نے اسکو کہا تو کیا اچھا ہی مگر ایک عیب تیرے مین ہی کہ شیخ تیرا سنی ہے کہا اوسنے مجھے کچھ ضرر نہین مینے شہد چاٹ لیا اور برتن چھوڑ دیا جب کلام شیعہ کا شیخ کو پہونچی اوسنے اپنے شاگردون قاریون کو بلایا تو شہد لوٹانی کیلئے اونھون نے یٰس پڑہی جب انہون نے ختم کیا تو شیخ کی قرارت کو شیعہ کے دل سے کھینچ لیا پہر شیخ کیطرف آیا اور اپنی بدعت سے توبہ کی اور اپنی غفلت سے خلاصی ہوئی اللہ تعالیٰ نے اوسپر اپنی رحمت بہائی حدیث ایک جگہ لوگ روزہ رکھتے ہین یہ کلام اوسوقت بولتے ہین جب ایک جگہ چاند دیکھا جائے کہا سخاوی نے مین نے اسکو کسی حدیث مین نہین دیکھا اور فقہ مین مشہور ہی اور اختلاف سے موصوف ہی حدیث ہر شخص تھوڑی عمر والا مصر کیطرف چلایا جائیگا ابو نعیم اور طبرانی نے کبیر مین اور ابن شاہین اور ابن السکن نے صحابہ مین

يأمره بالوضوء ثم دفعها من عنده والثاني الى فعل مصلحة فلا خلاف في استحباب العمل على وفقه لان ذلك ليس حكما بالمنام بل مما تقرر من اصل ذلك الشيء

حديث يا صفراء يا بيضاء غري غيري قاله علي كرم الله وجهه اذ جاءه بن النباح فقال يا امير المؤمنين امتلأ بيت المال من صفراء وبيضاء فقال الله اكبر وقام متوكئا على بن النباح حتى قام على بيت المال ونودي في الناس فاعطاهم جميع ما في بيت مال المسلمين وهو يقول يا صفراء يا بيضاء غري غيري ها وها حتى ما بقي منه درهم ولا دينار ثم امر بنضحه اي برشه وصلى فيه ركعتين ذكره غير واحد من الائمة

حديث يا علي اذا تزودت فلا تنس البصل قال السخاوي هو كذب بحت وكذا اما اورده الديلمي عن عبد الله بن الحارث الانصاري اخي جرير به مرفوعا عليكم بالبصل فانه يطيب النطفة ويصح الولد

حديث يا علي اتخذ لك نعلين من حديد وافنهما في طلب العلم قال ابن تيمية موضوع وفي الذيل هو كما قال

حديث يا علي ائت بصحيفة ودوات فاملى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكتب علي وشهد جبرئيل ثم طويت الصحيفة قال الراوي فمن حدثكم انه يعلم ما في الصحيفة الا الذي املاها وكتبها وشهدها فلا تصدقوه وهذا في المرض الذي توفي فيه قال الصغاني في الدر الملتقط انه موضوع انتهى وقد قال بعض المحققين ان وصايا علي المصدرة بياء النداء كلها موضوعة غير قوله عليه السلام يا علي انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي

حديث

جسمین حضرت نبی صلعم کا حکم کرنا ہوں ہو یعنی کسی کرنی ہوں یا کسی فعل مصلحت کیطرف ہدایت کرتی ہوں تو آنحضرت کی قول کے موافق عمل کرنیمین کسی کا خلاف نہیں اسلئے کہ یہ حکم متعلق خواب کے نہیں بلکہ یہ قواعد اصل دین سے ہے **حدیث** اے سرخ اور سفید میرے غیر کو عزت دے۔ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا ہے جب انکے پاس ابن النباح آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین بیت المال سونے چاندی سے پر ہوگیا ہے تب کہا حضرت علی نے اللہ بہت بڑا ہے اور ابن النباح پر ٹیکا لگا کر بیت المال کے پاس کھڑے ہوگئے اور لوگوں میں آوازہ دیا گیا پھر لوگوں کو تمام مال بیت المال بانٹ دیا گیا اور اوسوقت کہتے تھے اے سرخ اے سفید میرے غیر کو عزت دے تاکہ اس سے ایک درم اور دینار باقی نرہا پھر اوسجگہ پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور اوسجگہ دو رکعت نماز پڑہی۔ یہ بہت اماموں نے ذکر کیا ہے **حدیث** اے علی جب تو توشہ لے تو پیاز نہ بھول۔ کہا سخاوی نے یہ محض کذب ہے اور ایسا ہی جو دیلمی نے عبد اللہ بن حارث انصاری بھائی جریر سے مرفوع روایت کی ہے لازم پکڑو پیاز کو اسلئے کہ یہ نطفہ کو پاکیزہ کرتا ہے اور اولاد کو درست کرتا ہے **حدیث** اے علی جوتیاں لوہے کی بناؤ اور انکو علم کی طلب میں فنا کر۔ کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور ذیل میں بھی ایسا ہی ہے **حدیث** اے علی کاغذ اور دوات لا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا اور علی نے لکھا اور جبرائیل شاہد ہوئے پھر صحیفہ لپیٹ دیا گیا کہا راوی نے جو شخص سوای کاتب اور لکھانیوالے اور شاہد کے بیان کرے کہ میں بھی جو صحیفہ میں ہے جانتا ہوں تو اوسکی تصدیق نہ کر اور یہ مرض الموت کا قصہ ہے۔ کہا صغانی نے در الملتقط میں کہ یہ موضوع ہے انتہے اور کہا بعض محققین نے وصیتیں علی کی جو ندا کے ساتھ ہیں وہ سب موضوع ہیں سوا اس قول آنحضرت کی اے علی تو مجھ سے منزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں **حدیث**

اتفاقات ان نحسات الايام المذكورة فيه وساوى
وانكر فيه واختلف فيه حتى يوم الاربعاء انتهى كلام
السخاوي وتقدم بعض الكلام على حديث ما بدئ شيء
يوم الاربعاء الا وتم والله سبحانه اعلم حديث
يوم صومكم يوم نحركم لا اصل له كما قال احمد وغيره
ذكره السخاوي في ذكره الزركشي بلفظ نحركم يوم صومكم
ثم قال احمد بن حنبل لا اصل له قلت ولو صح حمل على الغالب
او على سنة وروده وهو عام حجة الوداع او غيره
والله اعلم **فصل حديث** قال شيخ مشايخنا
الحافظ شمس الدين السخاوي في خاتمة المقاصد
الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة اذا
انتهينا اوردناه مما استحضرناه فلنلحق بذلك ما اشتهر من
لقاء بعض الائمة ونحوهم لبعض وكذا التصانيف بعض
الناس وقبور الاقوام ... جلالة مع بطلان ذلك كله و
اناس يذكرون بين كثير من العوام بالعلم اما مطلقا
او في خصوص علم معين وربما تساهل في ذلك من لا معرفة
له بذلك تقليدا او استصحابا ما كان متصفا به ثم زال
بالترك او تشاغل بما انسلخ به عن الوصف الاول
ونحو جميع هذا كثير لا ينحصر فمن الاول قول ابن تيمية
ما اشتهر من ان الشافعي واحمد اجتمعا بشيبان
الراعي وسألاه فباطل باتفاق اهل المعرفة لانهما لم
يدركاه قال وكذلك ما ذكروه من ان الشافعي اجتمع
بابي يوسف عند الرشيد باطل فلم يجتمع الشافعي
بالرشيد الا بعد موت ابي يوسف وقال الحافظ ابن
حجر لكن الرحلة المنسوبة للشافعي الى الرشيد ان

گہا ادسی نے پسندیدہ دن میری نزدیک جمعہ میں سیر کسا ... او دن
مین نکاح کرو اور جمعہ میں لڑکے کا ختنہ کرو اور بدھ کا دن ہے
کلام سخاوی کی تمام ہوئی اور اس حدیث پر کلام پہلے گذر چکی ہے
جو چیز جمعہ کی دن ظاہر ہو وہ تمام ہو جاتی ہے اور اللہ تعالی بہتر جانتا ہے
حدیث دن تمہارے روزہ کا نحر کا دن ہے سخاوی نے ذکر کیا ہے
کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور زرکشی نے ان
لفظوں سے بیان کیا ہے نحر روزے تمہارے کا دن ہے پھر کہا امام احمد بن حنبل
نے اسکا کچھ اصل نہیں اگر صحیح ہو تو غالب وقت پر محمول ہوگی یا اس سال
حجۃ الوداع پر یا کسی غیر پر واللہ اعلم **فصل حدیث** شیخ حافظ
شمس الدین سخاوی نے مقاصد الحسنہ کی خاتمہ میں احادیث مشہورہ کا
حال اسطرح بیان کیا ہے جس چیز کو مختصر کیا تھا جب وہ تمام ہو چکی تو
اوسکے ساتھ حال لقاء بعض اماموں کا بعض سے اور حال تصانیف کا جو بعض
آدمیوں کے طرف منسوب ہیں اور حال بزرگوں کی قبروں کا باوجود سبب کے
بطلان کے اور حال ان لوگوں کا جو عوام الناس میں مسئلہ عالموں یا
بعض میں مشہور ہیں ملحق کرتی ہیں اور اکثر اوقات جاہل آدمی اپنے
بسبب تقلید کے آرام پاتا ہے اور اسے صحبت کرتا ہے جو اسنے
متصف ہو پھر چھوٹنے سے دور ہو جاتا ہے یا شغل پکڑتا ہے وصف اول
سے جو اس سے خالی ہو اور ان سب امروں کا حصر نہیں ہو سکتا پس پہلے
اول قسم کا یہ ہے ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ شافعی اور احمد نے
تشیبان راعی سے ملاقات کی ہے اور پوچھا ہے باتفاق اہل معرفت کے باطل
ہے اسلئے کہ انہوں نے اسکو نہیں دیکھا کہا ایسا ہی ہے یہ قصہ جو لوگ
ذکر کرتے ہیں کہ شافعی نے امام ابی یوسف کی ساتھ رشید کے پاس ملاقات
کی ہے یہ باطل ہے شافعی نے رشید سے نہیں ملاقات کی مگر ابو یوسف کی
موت کی بعد کہا حافظ ابن حجر نے ایسا ہے یہ قصہ کہ
شافعی نے رشید کی طرف رحلت کی اور ...

وابن یونس وغیرهم کلهم من طریق موسی بن
علی بن رباح عن ابیه عن جده رباح رفعه ان مصر
سیفتح بعدی فانتجعوا خیرها ای اطلبوا نفعها ولا
تتخذوها دارا فانه یساق الیها اقل الناس اعمارا هذا
لفظ الاولین والباقین بمعناه قال ابن یونس انه منکر
جدا وقال اعاذ الله موسی ان یحدث بمثل هذا
فانه کان اتقی لله من ذلک وتبعه ابن الجوزی فاورده
فی الموضوعات وقال الصغانی انه لا یصح حدیث یقی الحر
الذی یقی البرد معناه صحیح ولیس بحدیث ذکره ابن الربیع
قلت وهو مستفاد من قوله تعالی (وسرابیل تقیکم الحر) ای
والبرد فهو من باب الاکتفا بذکر احد الضدین عن
الاخر فتامل وتدبر حدیث الیقین الایمان کله موضوع
علی ما ذکره الصغانی حدیث یوم الاربعاء یوم نحس
مستمر اخرجه الطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی الله عنه
قال السخاوی لا اصل له وفی فضیلة والتنفیر منه
احادیث کلها واهیة قلت وعلی تقدیر صحة هذا
الحدیث اربعة فهو تفسیر لقوله تعالی (یوم نحس مستمر)
بانه یوم الاربعاء وقد کان نحسا وشوما علی الاعداء و
سعدا ومبارکا علی الاحیاء قال وکذا ما یروی فی ایام
الاسبوع مرفوعا یوم السبت یوم مکر وخدیعة ویوم
الاحد یوم غرس وبناء والاثنین یوم سفر وطلب
رزق والثلاثا یوم حدید وباس والاربعاء یوم لا
اخذ ولا عطاء والخمیس یوم طلب الحوائج والجمعة
یوم خطبة النکاح اخرجه ابو یعلی من حدیث ابن
عباس فهو ضعیف ایضا لکن یروی عن عائشة

اور ابن یونس وغیرہم سب نے طریق موسی بن علی بن رباح سے
اپنے باپ سے اونسے دادا رباح سے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ مصر جلدی فتح
ہوگا تو اس سے نفع طلب کرو اور اسکو گہر نہ بناؤ اسلئے کہ اسکیطرف کم
عمر والی آدمی چلائی جاینگے یہ الفاظ پہلیوں کے ہین اور باقی اسکے معنی مین
ہین - کہا ابن یونس نے یہ منکر ہے اور کہا اوسنے پناہ دے اللہ تعالی
موسے کو اس بات سے کہ ایسی حدیث بیان کرے اسلئے کہ وہ اللہ تعالی سے بہت
ڈرتا تہا اور ابن جوزی اسکا تابع ہوا ہے اور موضوعات مین لایا ہے اور کہا
صغانی نے یہ صحیح نہین حدیث جو چیز گرمی سے بچاتی ہے وہی سردی
سے بچاتی ہے معنے اسکے صحیح ہین ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث نہین
مین کہتا ہون یہ اس آیت سے مستفاد ہے (اور لباس تمکو گرمی سے نگاہ
رکہتا ہے) اور سردی سے یہ بات اکتفا سے ہے یعنے ایک ضد کو ذکر کیا اور
دوسرے کو نہ کیا - فکر کر اور سمجہ حدیث یقین ایمان ہے تمام صغانی نے ذکر
کیا ہے کہ یہ موضوع ہے حدیث بدہ کا دن ہمیشہ نحس ہے یہ طبرانی اوسط
مین جابر سے لایا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچہہ اصل نہین اور فضیلت اور
تنفیر مین جو حدیثین ہین وہ سب ردی ہین مین کہتا ہون اگر اس
حدیث کو صحیح مانا جاوے تو اربعہ صفت یوم نحس مستمر کی ہے اس
طرح سے کہ بدہ کا دن دشمنو پر شوم اور نحس تہا اور دوستو پر مبارک
اور سعد ہو گیا - کہا اوس نے ایسے ہی ہے وہ روایت جو
ہفتہ کے دنون مین بیان کی گئی ہے شنبہ کا دن مکر اور فریب
کا ہے اور آیت کا دن شادی کا ہے اور پیر کا دن سفر اور
طلب رزق کا ہے اور منگل کا دن خوف اور خطرہ کا ہے اور
بدہ کا دن نہ لینے اور نہ دینے کا ہے اور جمعرات کا دن حاجات
طلب کرنے کا ہے اور جمعہ کا دن خطبہ نکاح کا ہے یہ حدیث
ابو یعلی ابن عباس سے لایا ہے اور ضعیف ہے لیکن
عائشہ سے مروی ہے کہ

* * * * * * * *

بعد مدة متطاولة والمكان المنسوب لابي هريرة
بعسقلان انما هو قبر جيدرة بن خيشنة كما
جزم به بعض الحفاظ الشاميين ولكن قد
جزم ابن حبان وتبعه شيخنا بالاول والمكان المعروف
بالمشهد الحسيني من القاهرة ليس الحسين مدفونا
به بالاتفاق وانما فيه راسه فيما ذكره بعض
المصريين ونفاه بعضهم قاله شيخنا يعني
العسقلاني واما التقي بن تيمية فقد رايت له
جوابا بالغ في انكار ذلك واطال فيه والمكان
المعروف بالسيدة نفيسة ابنة الحسن بن زيد
بن الحسن بن علي بن ابيطالب فقد ذكره بعض
اهل المعرفة ان خصوص هذا المحل الذي يزار
ليس هو قبرها ولكنها في تلك البقعة بالاستفاضة
واستيفاء ذلك مع ما بعده يطول وهو جدير
بايراده في تأليف انتهى **فصل** اقول ومما
يلحق به ما قاله العلامة الشيخ محمد بن الجزري
لا يصح تعيين قبر نبي غير نبينا عليه السلام
في تلك القرية لا بخصوص تلك البقعة انتهى
وكانه فيه اشارة الى ان لا وجود لنور القمر و
الكواكب بعد ظهور ضياء الشمس وايماء الى نسخ
سائر الاديان في جميع الاماكن والازمان ولئلا
يشاركه احد في زيارته لتعظيم الشان كما ان
من الحكمة في دفنه عليه السلام بالمدينة لئلا
ينتقص رتبته لو دفن بمكة في جنب بيت الله الحرام
ودفن بمكة كثير من الصحابة الكرام اما قبورهم

اور وہ مکان جو ابی ہریرہ کی طرف عسقلان میں منسوب ہے
اوسمین جیدرہ بن خیشنہ کی قبر ہے جیسا کہ بعض حفاظ شامیین
نے جزم کیا ہے لیکن ابن حبان نے پہلی بات پہ جزم کیا ہے اور
ہمارا شیخ اسی کا تابع ہوا ہے اور وہ مکان جو مشہد حسینی
کا قاہرہ سے معروف ہے بالاتفاق حسین اس جگہ + مدفون
نہیں ہے ہان اسمین انکا سر مبارک ہے بعض مصریین نے اسکا
اثبات کیا ہے اور بعضون نے نفی کی ہے لیکن شیخ ابن تیمیہ کا
ایک جواب لکھا ہے اوسنے اسکے انکار مین بڑا مبالغہ کیا ہے
اور وہ مکان جو سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن
علی بن ابیطالب سے معروف ہے بعض اہل معرفت نے ذکر کیا ہے
خصوصاً وہ محل جسکی زیارت کی جاتی ہے وہ اوسکی قبر نہیں ہے
ہان اوس تمام میدان مین ہے اسکا تمام احوال ذکر کرنا
بہت بڑا ہے اسلئے بہتر ہے کہ علیحدہ کتاب مین ذکر کیا جائے
انتہی **فصل** مین کہتا ہون اسکے ساتھ یہ بھی ملانا
مناسب ہے جو علامہ شیخ محمد بن الجزری نے کہا ہے کہ
مقرر کرنا کسی نبی کی قبر کا سوائے قبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحیح نہیں - ہان ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام اس گاون
مین ہین نہ خاصکر اس میدان مین انتہی گویا یہ اسبات کیطرف
اشارہ ہے کہ بعد ظہور روشنی آفتاب کی ستارونکا چاند کا نور باقی
نہیں رہتا اور تمام دینون کا سب شہرون اور زمانون مین نسخ
ہوگیا ہے اور تاکہ کوئی آنحضرت کا زیارت کی باب مین شریک
نہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ آن حضرت کا مدینہ مین دفن
ہونا حکمت ہے اگر مکہ مین بیت الحرام کی کسی جانب دفن
ہوتے تو اوس کا مرتبہ نقص ہو جاتا اور مکہ مین بہت
صحابی مدفون ہوئے ہین لیکن قبرین اونکے

ابن الحسن حرضه على قتله وان اخرجها البيهقى فى
مناقب الشافعى وغيره فهو موضوعة مكذوبة
من الثانى قول الميمونى سمعت احمد بن حنبل يقول
ثلاثة كتب ليس لها اصول المغازى والملاحم والتفسير قال
الخطيب فى جامعه وهذا محمول على كتب مخصوصة
فى هذه المعانى الثلاثة غير معتمد عليها لعدم عدالة
ناقليها وزيادة القصاص فيها واما الكتب الملاحم فجميعها
بهذه الصفة وليس يصح فى ذكر الملاحم المرتقبة و
الفتن المنتظرة غير احاديث يسيرة واما كتب
التفسير فمن اشهرها كتابا الكلبى ومقاتل بن سليمان
وقد قال احمد فى تفسير الكلبى من اوله الى آخره كذب قيل له
فيحل النظر فيه قال لا قلت وقد قال الزركشى و كتاب
مقاتل قريب منه قال السيوطى ومنها كتب صحيحة و نبهت
معتبرة بينت حالها فى آخر كتاب الاتقان فى علوم
القرآن وسطرتها كلها فى تفسير المسند انتهى و اما
المغازى فمن اشهرها كتاب محمد بن اسحاق وكان
يأخذ من اهل الكتاب وقد قال الشافعى كتب الواقدى
كذب وليس فى المغازى صحيح من مغازى موسى بن
عقبة انتهى ومن القبور ما يذكر بجبل لبنان من البقاع
انه قبر نوح عليه السلام وانما حدث فى اثناء المائة السابعة
والمشهد الذى ينسب لابى بن كعب بالجانب الشرقى من
دمشق مع اتفاق العلماء انه لم يقدمها فضلا عن دفنه
فيها والمكان المنسوب لابن عمر من الجبل الذى بالمعلات
لا يصح من وجه وان اتفقوا على انه توفى بمكة والمكان الذى ينسب
لعقبة بن عامر من قرافة مصر انما هو منام رآه بعضهم

ابن حسن نے رشید کو اوسکے قتل پر آمادہ کیا اگرچہ بیہقی مناقب شافعی وغیرہ
مین لایا ہی موضوع اور کذب ہی اور دوسری قسم سی کہا میمونی نے
امام احمد بن حنبل سے سنا ہی کہتے تھے تین کتابون کا کچھ اصل نہ
ہے مغازی اور ملاحم اور تفسیر کہا خطیب نے جامع مین اس سے
کتب مخصوصہ مراد ہین جو معتمد علیہ بسبب عدم عدالت ناقلون
کے اور زیادہ قصون کے نہیں ہین ۔ لیکن کتب ملاحم کی تو سب اسی
صفت سے ہین ملاحم اور فتنون کی باب مین سوائے چند احادیث
کے کوئی صحیح نہیں اور کتب تفسیر کی تو مشہور تر انسے تفسیر کلبی
اور مقاتل بن سلیمان کی ہے کہا امام احمد نے تفسیر کلبی
کے اول سے آخر تک کذب ہی امام احمد سے سوال ہوا کیا
اسمین نظر کرنی حلال ہی جواب دیا نہیں ۔ مین کہتا ہون کہا
زرکشی نے کتاب مقاتل کی اسکی قریب ہی اور کہا سیوطی نے
بعض کتابین اوس سے صحیح ہین سینے انکا احوال اتقان کے
آخر مین بیان کیا ہی اور تفسیر مسند مین اچھی طرح سے لکھا ہے
انتہے اور کتابین مغازی یعنے لڑائی کی انسے کتاب محمد بن
اسحاق کی زیادہ مشہور ہی وہ اہل کتاب سے پکڑتا تھا اور کہا شافعی نے
کتابین واقدی کی کذب ہین اور مغازی مین موسی بن عقبہ کی کتاب
سے کوئی زیادہ صحیح نہیں انتہی اور قبرون کا حال جبل لبنان کی کسی
مین قبر نوح علیہ السلام کی ہے اور ساتوین صدی کی وسط مین ظاہر
ہوئی ہے ۔ اور مشہد ابی بن کعب کا دمشق کی جانب شرقی مین
مشہور ہے حالانکہ عالمون کا اتفاق ہے کہ وہ اسجگہ نہیں آئے چہ جائیکہ
کہ اسجگہ دفن ہوئے ہون اور وہ مکان جو ابن عمر کی طرف منسوب ہے
معلات کی پہاڑ مین کسی وجہ سے صحیح نہیں اگرچہ لوگون نے اتفاق کیا
ہے کہ وہ مکہ مین دفن کیے گئے ہین اور وہ مکان جو عقبہ بن عامر کیطرف منسوب ہے
مصر کی طرف مین وہ بہت مدت کی بعد کسی نے خواب مین دیکھا ہے

ان يطفئوا نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره
وقال تعالى (الله نور السموات والارض مثل نوره) في قلب
محمد وقال عز وجل (ومن لم يجعل الله له نورا فما له من
نور) لكن هذا النور ليس له الظهور اما في عين اهل
البصيرة فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التي في
الصدور وفي الخلاصة قال الشيخ قد صنف كتب في
الحديث وجميع ما احتوت عليه موضوع كموضوعات الصغاني
ومنها الاربعون الودعانية ومنها وصايا علي كلها
موضوعة سوى الحديث الاول وهو يا علي انت مني بمنزلة
هرون من موسى غير انه لا نبي بعدي قال الصغاني او
وصايا علي كلها التي اولها يا علي لفلان ثلث علامات
وفي آخرها النهي عن المجامعة في اوقات مخصوصة كلها
موضوعة وآخر هذه الوصايا يا علي اعطيتك في هذه
الوصية علم الاولين والآخرين وضعها حماد بن عمرو
النصيبي وقال السيوطي في اللآلي وكذا وصايا علي موضوعة
واتهم به حماد بن عمرو وكذا وصاياه التي وضعها عبد الله
بن زياد بن سمعان او شيخه قال الصغاني واول هذه
الودعانية كان الموت فيها على غيرنا كتب وقد ذكرناه
مع غيره من موضوعات الشباب وآخرها ما من بيت الا
وملك يقف على بابه خمس مرات فاذا وجد الانسان
قد نفد اكله وانقطع اجله القى عليه غم الموت فغشيته
كربته وغمرته سكرته قال السيوطي في الذيل ان الاربعين
الودعانية لا يصح فيها حديث مرفوع على هذا النسق
بهذه الاسانيد وانما يصح منها الفاظ يسيرة وان كان
كلاما حسنا موعظة فليس لكل ما هو حق حديثا

اوسکی نور کو اپنی قدرت سے کامل کر دین اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اللہ نور السموات
اپنے نور کو) اور اللہ تعالی فرمایا ہی (اللہ تعالی آسمانون و زمین کا نور ہے
مثال وسکی نور کی) محمد کی دلمین ہے اور فرمایا ہی اللہ تعالی نے (اور جسکو
اللہ تعالی نور نہ کری تو اوسکے لئی کچھ نور نہیں ہے) البتہ اوس نور کیلئے ظہور
نہیں ہے) لیکن اہل بصیرت کی آنکھوں مین تو آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل
جو سینون مین ہین وہ اندھی ہوتے ہین - اور شیخ نی خلاصہ مین لکھا ہی
کہ حدیثمین جو کتابین تصنیف کی گئی ہین جو ان مسائل پر شامل ہین
موضوع ہین موضوعات صغانی کے طرح اور اسی قسم سے ہی اربعون
ودعانی اور وصایا علی کے سب موضوع ہین سوائے اول حدیث کی اور
یہہ ہی ای علی تو میری نسبت بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سی سوا اسکے کہ میرے بعد نبی نہیں ہے
کہا صغانی نی اسی قسم سی ہین وصایا علی کی جنکے اول مین ہے ای علی فلانے
کے لئے تین علامتین ہین) ہی اور آخر میں مجامعت سے اوقات مخصوصہ مین
نہی) ہی یہ سب موضوع ہین اور آخر اون وصیتون کی یہہ ہی ای علی دیئے اس وصیت
مین تجھے علم پہلون اور پچھلون کا دیدیا ہی یہہ حماد بن عمرو نصیبی نی بنائی ہی
اور کہا سیوطی نی لآلی مین وصیتین علی کی موضوع ہین اور حماد بن عمرو
انسے متہم ہے اور ایسا ہی وہ وصیتین جنکو عبد اللہ بن زیاد بن سمعان
نے یا اوسکے شیخ نے بنایا ہے - کہا صغانی نے ودعانیات کی پہلی
حدیث یہہ ہی کہ موت ہمارے غیر پر لکھی گئی تھی اور ہمنے اسکو ساتھ غیر کے موضوعات
شباب سے ذکر کر دیا ہے اور انکے آخر کی یہ ہی کوئی ایسا گہر نہین جس کے دروازہ
پر پانچ مرتبہ فرشتہ کہڑا نہ ہو جب دیکھتا ہے کہ کہانا آدمی کا تمام ہو گیا
ہے اور اجل اسکی قطع ہو گئی ہے تو اوس پر موت کا غم ڈالتا ہی تو ڈہک لیتی ہی
سختی و مصیبت اوسکو ہانک لیتی ہی کہا سیوطی نی ذیل مین کہ اربعین ودعانی
مین کوئی حدیث مرفوع اس طرح پر ان سندون سے صحیح نہین ہے تہوڑے الفاظ
صحیح ہین اگرچہ کلام اس کے عمدہ اور نصیحت آمیز ہے
اس لئے نہیں ہے کہ ہر حق بات ہو وہ حدیث ہے * *

فهي معروفة كما ذكره الاعلام حتى قبر خديجة
انما بني على ما وقع لبعضهم من المنام ثم اختلفوا
في مكان مولده عليه السلام والاشهر عند اهل
مكة الموضع المعروف عند الانام اما ما احدثوا
من مواليد ابي بكر وعمر وعلي رضي الله عنهم مع
عدم ثبوتها فلا يظهر وجه التبرك بارضها الا
باعتبار مآل امرهم وعلو قدرهم في اواخرهم
والا فحين ولادتهم لم يكن لهم شيء من ولايتهم
ظهر في الاحوال اللاحقة انهم سبقت لهم الحسنى
في الازل السابقة ومن جملة مفتريات الشيعة
الشنيعة جعل صورة قبر آدم ونوح عليهما السلام
بجنب قبر علي رضي الله عنه مع ان قبره ايضا ليس
بثابت وانما بني على امر المنام ونحوه من الكلام و
لعل الباعث على ما فعلوا انهم لما راوا مقام الشيخين من
الصحابة الكرام في صريحه عليه السلام قصدوا
بالتزوير جبر علي رضي الله عنه عن تفرده في ذلك
المقام وكذا ما ينسبون من ابراء الاعمى والاشل والمقعد
ونحوهم في مقبرة الامام علي بن موسى الرضا عليه
على ابائه التحية والثنا فانه زور وبهتان وكذا ما
ادعاه جهلة اهل الحرمين برؤية النور عند قبره
عليه السلام بخصوص ليلة المعراج فانه كذب من عمل
اهل البطلان والزور واما نوره عليه السلام فهو
في غاية من الظهور شرقا وغربا واول ما خلق الله
نوره وسماه في كتابه نورا . وفي دعائه عليه
السلام اللهم اجعلني نورا وفي التنزيل يريدون

معروف نہیں ہیں جیسا کہ علما نے ذکر کیا ہے حتی کہ قبر خدیجہ علیہا
السلام کی وہ بھی بعض لوگون کے خواب کی دیکھنے سے بنا ہو گئی
پھر لوگون نے آنحضرت کی ولادت گاہ مین اختلاف کیا ہے اگرچہ مکہ
مین ایک جگہہ معروف ہے - لیکن ولادت گاہ ابو بکر اور عمر اور علی کے
مقرر کرنی با وجودیکہ اسکا ثبوت کچھ نہیں - اسکے تبرک کی کوئی
وجہ معلوم نہیں ہوتی مگر باعتبار انکے مآل امر کی اور انکی علو قدر کی
آخرین ورنہ وقت ولادت انکی کے انکو کوئی شئے ولایت سے
حاصل نہ تھے ہان انکے احوال لاحقہ سے معلوم ہوا کہ انکو ازل
مین نیکی حاصل تھے اور شیعون کے افترا سے ہے کہ قبر آدم
اور نوح علیہما السلام کی علی کی قبر کے جانب بنائی ہیں با وجودیکہ قبر علی
کی ثابت نہیں ہے ہان بعض کے خواب وغیرہ کے موافق بنائی
گئی ہے شاید سبب انکے اسطرح کرنیکا یہ ہوا ہے کہ جب او نہون نے
مقام شیخین کا صحابہ سے آنحضرت کی قبر کی جانب دیکھا تو
قریب ہی علی کی اکیلا ہونیکا جبر نقصان اسطرح کیا - اور
یہ جو لوگ کہتے ہین کہ قبر امام علی بن موسے الرضا
پر اندھا اور لنگڑا اور بیٹھنے والا وغیرہ تندرست ہو
جاتے ہین - کذب اور بہتان ہے اور ایسا ہے جو جاہل
لوگ حرمین شریفین کے دعوی کرتے ہین کہ حضرت
کے قبر کے پاس نور دکھلائی دیتا ہے خصوصًا معراج
کے رات مین یہ اہل کذب کا مقولہ ہے لیکن نور آن
حضرت کا وہ مشرق اور مغرب مین بہت ظاہر ہے
اللہ تعالے نے سب سے پہلے انکا نور پیدا کیا اور قرآن
مین انکا نام نور رکھا اور آن حضرت کی دعا مین ہے
یا اللہ مجھے نور کر دے اور قرآن شریف
مین ہے ارادہ کرتے ہین ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

اللآلی الخطبة الاخیرة عن ابی هریرة وابن عباس
بطولها موضوع اتهم به میسرة بن عبد ربه لابورك
فیه عن عبد ربه وفی الوجیز قال ابن عدی كتبت
جملة عن محمد بن الاشعث عن موسى بن اسمعیل
ابن موسى بن جعفر عن ابائه الى علی رفعها اذا
خرج الینا نسخة قریبا من الف حدیث عن موسى
المذكور عن ابائه بخط طری عامتها مناكیر قال
الدارقطنی انه من ایات الله وضع ذلك الكتاب
یعنی العلویات قال العسقلانی وسماه السنن وكله
بسند واحد منه لا خیل ابقى عن الادهم ولا امرءة كابنة
العم وعبد الله ابن احمد عن ابیه عن علی الرضا عن
ابائه یروی نسخة موضوعة باطلة ماینفك عن
وضعها وعن وضع ابیه كذا ذكره بعضهم فی نسبة الوضع
الی الرضاء وابیه غیر مرضیة وكذا نسبته الى عبد الله
بن احمد غیر صحیحة ان كان المراد به الامام احمد
بن حنبل فتامل فانه محل الزلل ثم اسحق الملطی له
اباطیل منها لا یحل لامرءة تؤمن بالله ان تضع الفرج
علی السرج ومن منع الماعون لزمه طرف البخل
قلت فی الثانی مستفاد من قوله تعالی (ویمنعون الماعون)
ومنها لعن الله الناظر والمنظور الیه ومنها لا تقولوا
مسیجد ولا مصیحف وفیه نهی عن تصغیر الاسماء
المعظمة وان یسمى حمدون او علوان وبیوش و
غیرها وذكر عن ابن جریج عن عطاء عن ابی سعید
الوصیة لعلی فی الجماع وكیف یجامع فانظر الی هذا
الدجال یا اخی قلت اراد بالدجال الراوی عنه

لآلی میں ہے کہ خطبہ اخیر ابی ہریرہ اور ابن عباس سے تمامہ موضوع ہے
میسرہ بن عبد ربہ اوس سے متہم ہے اللہ تعالی اسکو برکت نہ دے۔ اور وجیز
میں ہے کہا ابن عدی نے میں نے چند جملہ محمد بن اشعث سے اوس نے موسی بن
اسمعیل سے اور ابن موسے بن جعفر سے اوسنے اپنے باپ سے
علی تک اور اوسنے اسکو مرفوع کیا تھا لکھی تھی کہ کسی شخص نے ہمارے
پاس ایک نسخہ جسمیں تخمیناً ہزار حدیث کی ہوگی موسے مذکور سے
اوسنے باپ سے تازہ خط سے لکھا ہوا پیش کیا اکثر اوسمیں منکر حدیثیں
تھیں کہا دارقطنی نے یہ اللہ تعالی کی نشانیوں سے ہے اس کتاب کو
علویوں نے بنایا ہے کہا عسقلانی نے اوسنے اسکا نام سنن رکھا اور تمام
کتاب ایک سند سے ہے، نہیں کوئی گھوڑا اچھا ادہم سے یعنی مشکی
گھوڑا باقی اور نہ کوئی عورت مثل بیٹی چچا کے۔ عبد اللہ ابن احمد اپنے
باپ سے وہ علی رضا سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے ایک نسخہ موضوعہ باطلہ اوسکے
وضع یا اوسکے باپ کے وضع سے خالی نہیں ہے، ایسا ہی بعضوں نے ذکر کیا ہے،
اور نسبت وضع کی رضا کیطرف یا اوسکے باپ کیطرف کرنی پسندیدہ نہیں ہے
اور ایسا ہی نسبت عبد اللہ بن احمد کیطرف صحیح نہیں اگر مراد اس سے امام احمد
بن حنبل ہوں۔ فکر کر اسلئے کہ محل لغزش کا ہے۔ پھر ملطی نے اسکے
بہت جھوٹھ بیان کئے ہیں بعض انسے جو عورت اللہ تعالی سے ایمان لاتی ہے
اسکو حلال نہیں کہ کاٹھی پر فرج رکھے۔ اور جسنے کسی کو برتنوں سے منع کیا تو
بخل اوسکو لازم ہوا۔ میں کہتا ہوں دوسرے شق اس آیت سے مستفاد ہوتی ہے
(منع کرتے ہیں برتنوں سے) اور بعض ان سے اللہ تعالی ناظر اور منظور الیہ پر لعنت کرے
اور بعض ان سے مسجد اور مصحف تصغیر سے کہو اور معظم ناموں کے تصغیر سے
منع کیا اور حمدون یا علوان یا بیوش وغیرہ نام رکھنے سے منع کیا اور ابن
جریج نے عطا سے اوسنے ابی سعید سے علی کو وصیت جماع کے
بات میں اور کسطرح جماع کرے روایت کی ہے۔ ایسے دجال کو دیکھنا چاہئے
ایسی دلیری کی۔ میں کہتا ہوں مراد اسکے دجال سے راوی ہے

بل عكسه هي مسروقة سرقها ابن ودعان من
واضعها زيد بن رفاعة ويقال انه الذي وضع رسائل
اخوان الصفا وكان من اجهل خلق الله في الحديث
واقلهم حياء واجرؤهم على الكذب قال الصغاني ومنها
كتاب فضل العلماء للمحدث شرف البلخي واوله
من تعلم مسئلة من الفقه فله كذا ومن الاحاديث
الموضوعة باسناد واحد احاديث الشيخ المعروف
بابن ابي الدنيا وهو الذي يزعمون انه ادرك عليا
وعمر طويلا واخذ بركابه فركب واصابه ركابه فشجه
فقال مد الله في عمرك مدا واحاديث ابن نسطور الرومي
واحاديث بشر ونعيم بن سالم وخراش عن انس واحاديث
دينار عنه واحاديث ابي هدبة ابراهيم بن هدبة
القيسي ومنها كتاب يكى بمسند انس البصري مقدار
ثلثمائة يرويه سمعان بن المهدي عن انس واوله امتي
في سائر الامم كالقمر في النجوم وفي الذيل سمعان
بن المهدي عن انس لا يكاد يعرف الصقت به نسخة
مكذوبة قطع الله من صنعها وفي لسان الميزان هي
من رواية محمد بن مقاتل الرازي عن جعفر بن
هارون عن سمعان فذكر النسخة وهي اكثر من
ثلاث مئة حديث اكثر متونها موضوعة انتهى قال الصغاني
ومنها الاحاديث التي تروى في تسميتها باحمد لا
تثبت شيء منها ومنها خطبة الوداع من ابي الدرداء
رفعه اوله لا تركب احدكم البحر عند ارتجاجه قلت و
منها مسائل عبد الله بن سلام في امتحان النبي عليه
السلام وهي قدر كراستين من مهملات الكلام وفي

بلکہ اسکا عکس ہے یہ ابن ودعان نے زید بن رفاعہ سے چوری کی ہے
اور کہا گیا ہے کہ اسی نے رسائل اخوان الصفا بنایا ہے حالانکہ سب خلق اللہ سے
مجہول ہے اور کمتر ہے حیا میں اور جھوٹھ پر بڑا دلیر ہے۔ کہا صغانی نے
اسی قسم کی ہے کتاب فضل العلما جو محدث شرف البلخی کی ہے اول اسکا
یہ ہے جو شخص فقہ سے ایک مسئلہ سیکھے تو اسکے لئے اتنا اجر ہے۔ اور شیخ
ابن ابی الدنیا نے ایک سند سے کئی حدیثیں بنائی ہیں اور یہ وہ شخص ہے
کہ جسکے حق میں لوگ کہتے ہیں کہ اس نے حضرت علی اور عمر سے بہت
مدت تک صحبت کی ہے اور اسنے اونکی رکاب کو پکڑا اور سوار ہوا
تو اوسکو رکاب لگی اور زخمی ہوا پھر اوسنے دعا دی کہ اللہ تعالے تیری
حیاتی دراز کرے اور حدیثیں ابن نسطور رومی اور حدیثیں بشر اور نعیم
بن سالم اور خراش کے انس سے اور حدیثیں دینار کی اوس سے
اور حدیثیں ابی ہدبہ ابراہیم ابن ہدبہ القیسی کی ایسی ہی ہیں اور
اسی قسم سے ہے مسند انس البصری کی جسمیں مقدار تین سو روایت کے
ہے اسکو سمعان بن المہدی انس سے روایت کرتا ہے اول حدیث
اسکے یہ ہی میری امت تمام امتوں میں مثل چاند کی ہے ستاروں میں
اور ذیل میں ہے کہ سمعان بن المہدی نے انس سے کچھ نہیں پایا اسکو
ایک نسخہ جھوٹھا کہیں سے ملا اللہ تعالے اوسکے بنانے والے کو قطع کرے
اور لسان المیزان میں ہے یہ روایت محمد بن مقاتل رازی کی ہے اوسنے جعفر
ابن ہارون سے اوسنے سمعان سے اور نسخہ کا ذکر کیا اوسمیں تین سو روایت
سے زیادہ ہے اکثر متون اوسکی موضوع ہیں انتہے کہا صغانی نے جو
حدیثیں اسم احمد کی ہیں اونمیں کوئی شے ثابت نہیں ہے اور اسی قسم سے
ابو الدرداء سے وداع کا خطبہ جو مرفوع ہے ابتدا اسکا یہ ہے دریا کی جوش
کے وقت کوئی تم سے سوار نہ ہو میں کہتا ہوں اسی قسم سے ہیں مسائل عبد اللہ
ابن سلام کے جو اونکے امتحان کے لئے آنحضرت سے پوچھے تھے اور وہ
مہمل کلام سے قدر دو بیاض کے ہونگے۔ اور

لم يبق الا زمن المامون وفي الذيل اخرج الحارث
بن اسامة في مسنده عن داود بن المحبر بضعة و
ثلاثين حديثا قال العسقلاني كلها موضوعة منها
ان الاحمق يصيب بحمقه اعظم من فجور الفاجر و
انما يرتفع العباد غدا في الدرجات وينالون الزلفى
من ربهم على قدر عقولهم ومنها افضل الناس اعقل
الناس ومنها قيل يا رسول الله ما اعقل هذا
النصراني فزجره فقال مه ان العاقل من عمل بطاعة الله
ووضع سليمان بن عيسى بضعا وعشرين حديثا
منها قيل لعلقمة ما اعقل النصارى فقال فان
ابن مسعود كان ينهانا ان نسمي الكافر عاقلا و
منها ركعتان من العاقل افضل من سبعين ركعة من
الجاهل ولو قلت سبعمائة ركعة لكان كذلك
ومنها ان عدي بن ابي حاتم اطرى اباه وذكر من سودده
وشرفه وعقله فقال عليه السلام ان الشرف و
السودد والعقل في الدنيا والاخرة للعامل بطاعة
الله فقال يا رسول الله انه كان يقري الضيف ويطعم
الطعام ويصل الارحام ويعين النوائب ويفعل و
يفعل فهل ينفع ذلك شيئا قال لا انا باك لم
يقل قط رب اغفر لي خطيئتي يوم الدين وفي الذيل
ايضا ان قصة رحيل بلال ثم رجوعه الى المدينة
بعد رؤيته عليه السلام في المنام واذانه بها و
ارتجاج اهل المدينة لا اصل له وهي بينة الوضع
انتهى وكان ابن حجر المكي ما اطلع عليه ذكره في كتابه
الموضوع للزيارة وفي الذيل ايضا انه عليه السلام

مامون کے زمانہ تک مہیا نہین ہا۔ اور ذیل مین ہے کہ حارث بن اسامہ نے
مسند مین داؤد بن المحبر سے تیس پچند حدیثین روایت کی ہین کہا
عسقلانی نے کہ سب موضوع ہین بعض لنمے یہ ہین کہ احمق بسبب
حمق کے فاجر سے بڑکر گناہ کرتا ہے قیامت کے دن آدمی بلند درجے
اپنے رب کے ابنی اپنے عقل کے موافق حاصل کرینگے۔ بعض ان سے
افضل آدمیون کا وہی جو سب سے زیادہ عاقل ہو اور بعض انمے کسی
نے پوچھا یا رسول اللہ نصرانیون سے کون زیادہ عاقل ہے فرمایا بہر عاقل
وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی موافق عمل کرے۔ اور سلیمان بن عیسے
نے بیس سے زیادہ حدیثین بنائی ہین بعض انمے یہ ہے علقمہ سے پوچھا
گیا نصاریٰ سے کون زیادہ عقلمند ہے کہا اوسنے چپ رہ اسلئے کہ ابن
مسعود ہمکو منع کرتا تہا کہ کافر کو عقلمند کہین اور بعض انسے دو رکعت
عاقل کے بہتر ہین جاہل کے ستر رکعت سے اگر مین سات سو رکعت کہون
البتہ ایسا ہی ہے، اور بعض انسے عدی بن حاتم نے اپنے باپ کی صفت
کی اور اوسکی سرداری و شرافت اور عقل کا بیان کیا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے شرافت اور سرداری و عقل دنیا اور آخرت
مین اسکے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے پہر کہا اوسنے یا رسول
اللہ وہ مہمانون کی ضیافت کرتا تہا اور صلہ رحم کرتا تہا اور سختیون
مین لوگون کی اعانت کرتا تہا اور ایسے ایسے اور کام کرتا تہا کیا
اسکو اس سے کچھ نفع ہوگا فرمایا نہین اسلئے کہ تیری باپ نے کبھی
کلمہ نہ کہا تہا یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور بہی ذیل مین ہے، بلال کی سفر کا
قصہ پہر اسکا مدینہ کیطرف لوٹنا بعد دیکھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خواب مین اور مدینہ مین اسکا اذان دینا اور مدینہ والونکا کانپنا۔
اس کا کچھ اصل نہین اور اسکا موضوع ہونا ظاہر ہے۔
انتہے اور ابن حجر مکی اس پر واقف نہین ہوا اور اس نے
اسکو کتاب الموضوع مین ذکر کیا ہے اور بہی ذیل مین ہے کہ آنحضرت

جريج والا فهو امام جليل وقال الذهبي كتاب
العروس لابي الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن
علي بن الحسين واهية لا يعتمد عليها واحاديثه منكرة
قلت ومن القواعد الكلية ان نقل الاحاديث النبوية
والمسائل الفقهية والتفاسير القرآنية لا يجوز الا من
الكتب المتداولة لعدم الاعتماد على غيرها من
وضع الزنادقة والحاق الملاحدة بخلاف الكتب المحفوظة
فان نسخها يكون صحيحة متعددة وقد حكى السيوطي
عن ابن الجوزي ان من وقع في حديثه الموضوع والكذب
والقلب انواع منهم من غلب عليه الزهد فغفل عن
الحفظ او ضاعت كتبه فحدث عن حفظه فغلط في نقله
ومنهم قوم ثقات لكن اختلط عقولهم في اواخر اعمارهم
ومنهم من روى الخطأ سهوا فلما رأى الصواب
وايقن لم يرجع انفة ان ينسبوه الى الغلط ومنهم زنادقة
وضعوا قصدا الى افساد الشريعة وايقاع الشك
والتلاعب بالدين وقد كان بعض الزنادقة يتغفل
الشيخ فيدس في كتابه ما ليس من حديثه ومنهم
من يضع لنصرة مذهبه ومنهم من يضع حسبة
ترغيبا وترهيبا ومنهم من اجاز وضع الاسانيد لكلام
حسن ومنهم من قصد التقرب الى السلطان ومنهم القصاص
لانهم يريدون احاديث ترقق وتنفق اشياء وروي
عن مالك قال دخلت على المأمون والمجلس غاص
باهله فاذا بين الخليفة والوزير فرجة فجلست
بينهما فحدثته مرفوعا اذا ضاق المجلس باهله
كل سيدين مجلس عالم في الذيل هو منكر ومالك

جریج سے روایت کی ہو ورنہ تو امام جلیل القدر ہو اور کہا ذہبی نے کتاب
العروس کی ابی الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین کے
سندین واہیات ہین اوسپر کچھ اعتماد نہین ہے اور حدیثین اوسکی منکر ہین
مین کہتا ہون قاعدہ کلیہ یہی کہ بیان کرنا کسی حدیث کا یا مسئلے فقہی
کا یا تفسیر قرآن کا سوا کتب متداولہ کی جائز نہین اسلئے کہ بسبب وضع
زنادیقے اور الحاق ملاحدہ کی سوا انکی کسی پر اعتماد نہین ہے بخلاف
کتب محفوظہ کی اسلئے کہ انکے نسخے صحیح اور بہت موجود ہین اور سیوطی نے
ابن جوزی سے حکایت کی ہے کہ جنکے حدیث مین وضع اور کذب اور
قلب واقع ہوا ہے کئی قسمین ہین بعض وہ ہین جنپر زہد غالب ہوا
تو حفظ سے غافل ہو گئے یا کتابین جاتی رہین تو یاد ہی سے حدیثین بیان
کرنے لگے تو نقل مین غلطی کی اور بعض ثقے لوگ ہین لیکن آخر
عمر مین انکے عقل مختلط ہو گئی اور بعض جگہ سہو سے خطا ہوا
پھر جب اوسنے صواب معلوم کیا بسبب حمیت کی نہ لوٹ سکا تا کہ
لوگ اسکو غلطی کیطرف منسوب نکرین اور بعض ایسے زندیق ہین جنہون
نے شریعت مین فساد ڈالنے کیلئے اور دین مین شک اور کھیل کرنیکے لئے
قصدا حدیثین بنائین - اور بعض زندیقون نے شیخ کہلانے کیلئے ایسی حدیثین
بیان کین جو کتاب مین نہ تہین اور بعض ایسے ہین جنہون نے اپنی دین
کی نصرت کی لئے حدیثین بنائین - اور بعضون نے حسین کلام کرنیکے لئے
سندین وضع کین اور بعضون نے بادشاہ کا تقرب حاصل کرنی لئے - اور بعض
قصہ خوانون نی ایسی حدیثین جنمین نرمی اور خرچ کا ذکر تہا وضع کین
اور مالک سے روایت ہے کہ کہا اوس نے مین مامون پر داخل
ہوا اور مجلس اوسوقت خاص اپنے اہلون سے تھی ناگاہ خلیفہ
اور وزیر کے درمیان کچھ جگہ خالی تہے مین انکے درمیان بیٹھا
اور مین نے اوسے مرفوع حدیث بیان کی کہ جب مجلس مین تنگی
ہو تو دو سردار کے درمیان عالم کی جگہ ہے الخ نقل کرنیکے …

عبد الباقي ابن قانع عن ابي غليظ امية بن خلف
الجمحي قال رآني رسول الله عليه السلام وعلى يدي
صرد فقال هذا اول طائر صام يوم عاشوراء و
الحديث مثل اسمه غليظ فقد قال الحاكم هو من
الاحاديث التي وضعها قتلة الحسين رضي الله عنه
وهو حديث باطل ورواته مجهولون انتهى وقد اشتهر
بين العلماء ان زمان الرؤيا في ايام الوحي كان ستة
اشهر فقد صرح التوربشتي بانه ليس له اصل ووافقه
النووي في شرح مسلم واما ما اخرجه الدولابي
عن الحسين بن علي قال كان رأس رسول الله عليه
السلام في حجر علي وهو يوحى اليه فلما سري عنه قال يا
علي صليت العصر قال لا قال اللهم انك تعلم انه
كان في حاجتك وحاجة رسولك فرد عليه الشمس
فردها عليه فصلى وغابت الشمس فقد قال العلماء انه
حديث موضوع ولم ترد الشمس لاحد وانما حبست ليوشع
بن نون كذا في رياض النضرة في مناقب العشرة الا
انه ذكره في الشفاء من رواية الطحاوي وبينت وجهه
في شرحه وكذا في السير على وجه الاستيفاء وقال
الشيخ الجوزي في شرح المصابيح واما ما يزاد بعد
قوله اللهم انت السلام ومنك السلام من نحو و
اليك يرجع السلام فحينا ربنا بالسلام وادخلنا
دارك دار السلام فلا اصل له بل هو مختلق بعض
القصاص وحكى الشيخ العلامة الزين العراقي اشتهر
بين العوام ان من قطع صلوة الضحى يعمى فيتركها احيانا
بعض فصار كثير منهم يتركها اصلا لذلك وليس

عبد الباقی بن قانع بیچ ابی غلیظ امیہ بن خلف جمحی سے ہی کہا
اوسنے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور میرے ہاتھ پر
تھا صرد پس فرمایا یہ پہلا جانور ہے جسنے عاشورا کی دن روزہ رکھا تھا یہ حدیث اسکے
نام کیطرح غلط ہے۔ کہا حاکم نے یہ ان حدیثون سے ہی جو امام حسین کے قاتلون
نے بنائی ہین یہ حدیث باطل ہے اور راوی اسکے مجہول ہین اور علماؤن
مین مشہور ہے کہ زمانہ خواب کا وحی کے وقت مین چھہ مہینہ تک ہا تورپشتی
نے تصریح کی ہے کہ اسکا کچھہ اصل نہین ہے اور نووی
شرح مسلم مین اسی کا تابع ہوا ہے لیکن جو دولابی نے حسین بن
علی سے روایت کی ہے کہ سر مبارک آنحضرت کا علی کی گود مین تہا اور
آنحضرت کی طرف اوسوقت وحی ہو رہا تہا جب آنحضرت سے وحی کہل
گیا فرمایا ای علی تونے نماز عصر کی پڑہی ہے کہا نہین اوسوقت آنحضرت
نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ یہ شخص تیری حاجت اور تیرے
رسول کے حاجت مین تہا اللہ تعالی نے سورج لوٹایا پہر نماز پڑہی اور
سورج غروب ہوا کہا عالمون نے یہ حدیث موضوع ہے اور سورج
کسیلئے نہین لوٹایا گیا مگر یوشع بن نون کے لئے بند رکہا گیا تہا ایسا ہی
الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ مین ہے، مگر شفا مین روایت طحاوی سے
مذکور ہے اور وجہ اسکے مینے شرح مین بیان کی ہے۔ اور یونہی حدیث کتب
سیر مین ہے، اور کہا شیخ جوزی نے شرح مصابیح مین لیکن جو زیادتی
کہ بعد اس قول کی ہے (یا اللہ تو سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے)
اس طرح سے اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے پس تحفہ دے
ہمکو اے ہمارے رب ساتھہ سلام کے اور ہمکو دار السلام مین
داخل کر اس کا کچھ اصل نہین ہے بلکہ یہ بعض قصہ خوانون
کے بناوٹ ہے۔ اور شیخ علامہ زین عراقی نے حکایت
کی ہے کہ عوام الناس مین مشہور ہے کہ جو شخص نماز چاشت
کو جان بوجھکر چھوڑ دیگا تو اندھا ہوگا اسلئے بہت لوگ اسکو ہرگز نہین پڑہتے ہین

لما اراد ان يبني مسجد المدينة اتاه جبرائيل عليه السلام فقال ابنه سبعة اذرع طولا في السماء غير مزخرفة ولا منقشة لم يوجد وفيه ايضا انه عليه السلام اذا كان يصلي ظن الظان انه جسد لا روح فيه وفي المختصر رجلان من امتي ليقومان الى الصلوة وركوعهما وسجودهما واحد وانما بين صلوتيهما كما بين السماء والارض موضوع وفيه ايضا كان عليه السلام لا يجلس اليه احد يصلي الا خفف صلوته واقبل عليه فقال الك حاجة فاذا فرغ من حاجته عاد الى صلوته لم يوجد وفيه ايضا لا يصح في صلوة الاسبوع شئ وفي ليلة الجمعة اثنتي عشرة ركعة بالاخلاص عشر مرات باطل لا اصل له وكذا ركعتان باذا زلزلت خمسة عشرة مرة وفي رواية خمسين مرة والكل منكر باطل ويوم الجمعة ركعتان والاربع والاثنا عشر لا اصل له وقبل الجمعة اربع ركعات بالاخلاص خمسين مرة لا اصل له وكذا صلوة عاشوراء وصلوة الرغائب موضوع بالاتفاق وكذا بقية صلوات ليالي رجب وليلة السابع والعشرين من رجب وليلة النصف من شعبان مائة ركعة في كل ركعة عشر مرات بالاخلاص ولا تغتر بذكرها في قوت القلوب واحياء العلوم ولا بذكر الثعلبي في تفسيره كذا في شرح الاوراد ثم في المواهب ما يذكره القصاص من ان القمر دخل في جيب النبي عليه السلام وخرج من كمه فليس له اصل كما حكاه الشيخ بدر الدين الزركشي عن شيخه العماد بن كثير وفي حيوة الحيوان للدميري قال القرطبي يقال للصرد الصوام ورد دينا في معجم

صلوٰۃ الرغائب وغیرہا

جب مسجد مدینہ کی بنا کی شروع کی تو انکے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے کہا اسکو بناؤ سات گز لمبی جگہ آسمان میں ہے جو منقش نہیں ہے نہیں پائی گئی اور اسمین ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے تھے تو دیکھنے والا گمان کرتا کہ بدن بلا روح ہے - اور مختصر میں ہے دو آدمی میری امت سے ایسے ہیں جب نماز کیطرف کھڑی ہوتی ہیں تو رکوع و سجود انکا یکسان معلوم ہوتا ہے حالانکہ دونوں کی نماز میں زمین آسمان کا فاصلہ ہے - اور بھی اسمین ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے اور کوئی آدمی دوسرا انکے پاس جا بیٹھتا تو نماز میں تخفیف کرتے اور اوسکی طرف متوجہ ہوتے اور پوچھتے کیا تجھے کچھ حاجت ہے جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوتا تو نماز کیطرف عود کرتے - نہیں پائی گئی اور بھی اسمین ہے کہ کوئی حدیث ان ایام کی نماز میں صحیح نہیں ہے اور جمعہ کی رات میں بارہ رکعت میں ہر ایک رکعت میں دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور ایسا ہی دو رکعت ہر ایک میں پندرہ مرتبہ اذا زلزلت پڑھنا اور ایک روایت میں پچاس مرتبہ منکر باطل ہے - اور جمعہ کے دن دو رکعت اور چار اور بارہ انکا کچھ اصل نہیں اور پہلے جمعہ کی چار رکعت ہر ایک میں پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنی - اسکا کچھ اصل نہیں اور ایسا ہی عاشورہ کی نماز اور رغائب کی نماز بالاتفاق موضوع ہے اور ایسا ہی باقی نمازیں رجب کی راتوں کی اور ستائیسویں رجب کی اور شعبان کی نصف میں سو رکعات ہر رکعت میں دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنی اور انکا ذکر قوت القلوب اور احیاء العلوم میں اور ثعلبی کے تفسیر میں دیکھ کر فریفتہ نہ ہونا چاہیے اور ایسا ہی جو شرح اوراد اور مواہب میں ہے کہ قصہ خوان ذکر کرتے ہیں کہ چاند حضرت کے جیب میں داخل ہو کر آستین سے خارج ہوا - اس کا کچھ اصل نہیں ہے - جیسا کہ شیخ بدرالدین زرکشی نے شیخ عماد بن کثیر سے حکایت کی ہے اور حیات الحیوان دمیری میں ہے کہا قرطبی نے چڑیوں کے لئے ترمذی نام رکھا جاتا ہے - اور معجم

الف الف نخلة فی الجنة اصلها ذهب فجعفر هذا
هو جعفر بن حسن بن فرقد ابو سلیمان القصاب البصری
قال ابن عدی احادیثه منکر وقال الازدی یتکلمون فیه
واما ابوه فقال یحیی بن معین لا شیٔ ولا یکتب حدیثه
قال النسائی والدارقطنی ضعیف وقال ابن حبان
خرج من حد العدالة وقال ابن عدی عامة احادیثه
غیر محفوظة ومن ذلك ما رواه ابن منده وغیره
من حدیث احمد بن عبد الله الجویباری الکذاب
عن شقیق عن ابراهیم بن ادهم عن یزید عن
اویس القرنی عن عمر وعلی عن النبی علیه السلام من
دعا بهذه الاسماء اللهم انت حی لا تموت وغالب لا
تغلب وبصیر لا ترتاب وسمیع لا تشك وصادق لا
تکذب وصمد لا تطعم وعالم لا تعلم الی ان قال
فوالذی بعثنی بالحق لو دعی بهذه الدعوات علی
صفایح الحدید لذابت وعلی ماء جار لسکن ومن
عند منامه بها بعث بکل حرف منها سبعمائة الف
ملك یسبحون له ویستغفرون له وتابعه کذاب
آخر سلیمان بن عیسی عن الثوری عن ابراهیم بن
ادهم وهذا وامثاله مما لا یرتاب من له ادنی
معرفة بالنبی علیه السلام وکلامه انه موضوع
مختلق وافك مفتری علیه ومن ذلك ما رواه
عباس بن الضحاك البلخی کذاب بشر عن عمر بن
الضحاك مجهول لا یعرف عن ابن معاویة عن ابی
صالح عن ابی هریرة عن النبی علیه السلام من کتب
بسم الله الرحمن الرحیم لم یقم الهاء التی فی الله

درس لاکھ کھجور کا اصل جنت میں ہو بیچا ہے یہی شخص جعفر بن حسن بن
فرقد ابو سلیمان القصاب بصری ہے کہا ابن عدی نے اسکی حدیثیں منکر ہیں
کہا ازدی نے لوگ اسمین کلام کرتے ہیں لیکن باپ اسکا کہا یحیی بن
معین نے کچھ شے نہیں اور اسکے حدیث نہ لکھی جاوے کہا نسائی
اور دارقطنی نے یہ ضعیف ہے اور کہا ابن حبان نے یہ حد عدالت سے
نکل گیا ہے اور کہا ابن عدی نے حدیثیں اسکی محفوظ نہیں ہیں اور
اسے قسم سے ہے جو ابن منده وغیرہ نے احمد بن عبد اللہ الجویباری
کذاب سے اوسنے شقیق سے اوسنے ابراہیم بن ادہم سے اوسنے
یزید سے اوسنے اویس قرنی سے اوسنے عمر اور علی سے اونہوں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جو شخص ان اسموں سے دعا
کریگا الہی تو زندہ ہے نہیں مرتا اور غالب ہے مغلوب نہیں ہوتا اور بصیر ہے
سمیع تو شک نہیں کرتا اور صادق ہے کذب نہیں بولتا اور بے نیاز ہے کھانا
کھاتا نہیں اور عالم ہے وغیرہ وغیرہ یہانتک کہ کہی قسم ہے مجھے اوس ذات کی
جسنے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر کوئی اون کلموں سے لوہے کی تختوں
پر دعا کرے تو پگھل جائینگے اور اگر پانی جاری پر کرے تو ٹھہر جائیگا ہر حرف
کے ساتھ سات لاکھ فرشتے اوٹھایا جائیگا جو اسکے لئے تسبیح کرینگے
اور بخشش مانگینگے - اسے کا ایک اور کذاب یعنے سلیمان
بن عیسے ثوری سے وہ ابراہیم ادہم سے تابع ہوا ہے یہ
حدیث اور جو اور اسکے مثل ہو جسکو آنحضرت سے ادنی ملابست ہو
معلوم کریگا کہ یہ موضوع ہے اور آنحضرت پر افترا ہے اور اسے قسم سے
ہے جو عباس بن ضحاک بلخی کذاب نے بشر سے اوسنے عمر بن ضحاک مجہول
سے اوسنے ابن معاویہ سے اوس نے اعمش سے اوس
نے ابی صالح سے اوس نے ابی ہریرہ سے اوسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص بسم اللہ
الرحمن الرحیم لکھے اللہ اوس کی لئے ہا کے لکھنے سے پہلے

لما قالوه اصل بل الظاهر انه مما القاه الشيطان
لتحرمهم الخير الكثير قلت ومن هنا ترك
النساء صلوة الضحى ونحوها بحدوث الحيض فيهن
وقد تقدم بطلان حديث تارك الورد ملعون و
قال ابن امير الحاج وفي ذي الحليفة آبار يسميها
العوام آبار علي وانه قاتل الجن في بعض تلك الآبار
وهو كذب من قائله **فصل** وقد سئل ابن قيم
الجوزية هل يمكن معرفة الحديث الموضوع بضابط
من غير ان ينظر في سنده فقال هذا سؤال عظيم
القدر وانما يعرف ذلك من تطلع في معرفة سنن
الصحيحة وخالطت بلحمه ودمه وصار له فيها
ملكة واختصاص شديد بمعرفة السنن والآثار
ومعرفة سيرة رسول الله عليه السلام وهديه فيما يأمر
به وينهى عنه ويخبر عنه ويدعو اليه ويحبه ويكرهه
ويشرعه للامة بحيث كانه مخالط له عليه السلام
بين اصحابه الكرام فمثل هذا يعرف من احواله وهديه
وكلامه واقواله وافعاله وما يجوز ان يخبر به وما
لا يجوز ما لا يعرفه غيره وهذا شان كل متبوع مع
تابعه فان للاخص به الحريص على تتبع اقواله وافعاله
من العلم بها والتمييز بين ما يصح ان ينسب اليه وما لا
يصح ليس لمن لا يكون كذلك وهذا شان المقلدين
مع ائمتهم يعرفون من اقوالهم ونصوصهم و
مذاهبهم واساليبهم ومشاربهم ما لا يعرفه غيرهم
فمن ذلك ما روى جعفر بن حسن عن ابيه عن ثابت
عن انس يرفعه من قال سبحان الله وبحمده غرس الله

اسکا کچھ اصل نہین بلکہ ظاہر یہ ہیکہ یہ بات شیطان نے القی ہے تاکہ اللہ
تعالی خیر کثیر سے محروم رہین مین کہتا ہون اسی لئے عورتون نے
نماز چاشت وغیرہ کی بسبب حیض کے چھوڑ دی ہے اور حدیث
تارک ورد کا ملعون ہے کا بطلان گذر چکا ہے اور کہا امیر ابن الحاج
نے ذی الحلیفہ مین کوئین ہین جنہین عوام الناس علی کی کوئین
مشہور کرتی ہین اور کہتی ہین کہ اونہون نے جنون سے ان کنوئن پر مقابلہ
کیا ہے یہ کذب ہے اسکے قائل کا **فصل** ابن قیم جوزی سے سوال ہوا
کہ معرفت حدیث موضوع کی کسی ایسے قاعدہ سے معلوم ہو سکتی ہے جس مین
اسکے سند دیکھنے نہ پڑے جواب پایا کہ یہ بڑا عظیم القدر سوال ہے اس سے
وہ شخص اطلاع پا سکتا ہے جو معرفت سنن صحیحہ مین مہارت کامل
رکھے اور وہ سنن صحیحہ اوسکے گوشت اور اسکو انہین ملکہ اور خصوصیت
معرفت سنن اور آثار اور معرفت آن حضرت کی سیر اور امر اور نہی کا
اور دعوت اور محبت اور کراہت آنحضرت کا اور مشروعیت آنحضرت کے
امت کی لئے وغیرہ چیزون کا کامل طور سے ہو جائے اسطرح سے گویا
آن حضرت کی اصحابون مین ملجائے ایسا شخص آنحضرت کی احوال اور
ہدایت اور کلام اور اقوال اور افعال اور وہ امر جنکی خبر دینی جائز ہے
اور جنکی نہین معلوم کر سکتا ہے اسکا غیر نہین کر سکتا ایسا ہی حال ہے
ہر متبوع کا اپنے تابع سے اسلئے کہ اسکو اپنے پیشوا کی اقوال
اور افعال کے تتبع کی حرص ہے اور اسکو پیشوا کی اقوال صحیحہ مین
ایسے تمیز ہوتی ہے جو غیر کو نہین ہوتی یہی حال مقلدین کا اپنے
اماموں سے ہے انکے اقوال اور نصوص اور مذاہب اور مشارب اور
اسالیب و مشارب ایسا پہچانتے ہین جو غیر نہین پہچان سکتے ہین
بعض اس طریقے سے یہ ہے جو جعفر بن حسن نے اپنے
باپ سے اوس نے ثابت سے اوس نے انس سے مرفوعاً روایت
کے ساتھ روایت کیا ہے جسنے کہا سبحان اللہ کی پاکی اور حمد کرتا ہون اسکے تو اسکے لئے

حبیب کان یضع الاحادیث ومن ذلک حدیث
عمرو بن ذکریا بن یحیی الکندی الکذاب عن
حمید الطویل عن انس عن النبی علیه السلام من
داوم علی صلوة الضحی ولم یقطعها الا من علة
کنت انا وهو فی الجنة فی زورق من نور فی بحر
من نور حتی نزور رب العالمین ومن ذلک حدیث
یرویه عمر بن راشد عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة
عن ابی هریرة قال قال رسول الله علیه السلام من
صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم بینهن بشیء
عدلن له عبادة اثنتی عشرة سنة وعمر هذا قال فیه الامام
احمد ویحیی بن معین والدارقطنی ضعیف وقال احمد
ایضا لا یساوی حدیثه شیئا وقال البخاری هذا
الحدیث منکر وضعفه جدا وقال ابن حبان لا یحل ذکره
الا علی سبیل القدح فانه یضع الحدیث علی مالک و
ابن ابی ذئب وغیرهما من الثقات ومن ذلک حدیث
من صلی یوم الاحد اربع رکعات بتسلیمة واحدة
یقرء فی کل رکعة الحمد و آمن الرسول الی آخرها کتب
له الف حجة والف عمرة والف غزوة وبکل رکعة الف
الف صلوة وجعل بینه وبین النار الف خندق
فقبح الله واضعه ما اجرأه علی الله ورسوله ومن ذلک
حدیث من صلی لیلة الاحد اربع رکعات یقرأ فی
کل رکعة فاتحة الکتاب مرة وقل هو الله احد خمس
عشرة مرة اعطاه الله یوم القیمة ثواب من قرأ القرآن
عشر مرات وعمل بما فی القرآن ویخرج یوم القیمة من قبره
ووجهه مثل القمر لیلة البدر ویعطیه الله بکل رکعة

حبیب نہین جو حدیثین بنایا کرتا تہا یہ حدیث بہی اوسی نے گڑہی عمرو بن ذکریا
کندی کذاب نے [illegible] حمید طویل سے اوس نے انس سے اوس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی جو شخص نماز ضحی پر ہمیشگی کرے اور
اوسکو سوا کسی علت کی قطع نہ کرے تو مین اور وہ دونو کشتی نور مین بہشت کے
نور کے دریا مین اللہ تعالی کی زیارت کرینگے اور اسی سے یہ حدیث عمر
بن راشد نے یحیی بن ابی کثیر سے اوس نے ابی سلمہ سے اوس نے ابی
ہریرہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
بعد مغرب کے چہ رکعات پڑہے اور انمین کلام نہ کرے تو وہ بارہ سال
کی عبادت کی برابر ہونگے - اس عمر کے حق مین امام احمد اور یحیی بن
معین اور دارقطنی نے کہا ہے کہ ضعیف ہی اور یہی کہا امام احمد نے
اسکی حدیث کسی شے کی برابر نہین ہے اور کہا بخاری نے یہ حدیث
منکر ہے اور وہ بہت ضعیف ہی اور کہا ابن حبان نے اسکا ذکر کسی
وجہ سے جائز نہین مگر بطور قدح کے اسلئے کہ یہ شخص مالک اور
ابن ابی ذئب وغیرہ امامون کے ذمہ حدیثین بنا کر لگاتا تہا اور
اسی سے یہ حدیث جو شخص یکشنبہ کے دن چار رکعات
پڑہے اور ہر رکعت مین الحمد اور آمن الرسول آخر تک پڑہے
اوسکے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار لڑائی کا ثواب لکہا
جاتا ہے اور ہر رکعت کی بدلے لاکہہ نماز اور اوسکے اور آگ کی
درمیان ہزار خندق کی جاتی ہے اللہ تعالی اوس واضع کو خوار
کرے اوس نے اللہ تعالی اور اوسکے رسول پر کیسی دلیری کی ہے اور
اسی سے ہی یہ حدیث جو شخص یکشنبہ کے دن چار رکعات
پڑہے ہر رکعت مین ایکبار الحمد اور پندرہ مرتبہ قل ہو اللہ احد
دیگا اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن اوس شخص کے برابر ثواب دیگا جس نے
دس مرتبہ قرآن ختم کیا ہو اور اوسپر عمل کیا ہو اور قیامت کی دن اوسکی قبر
اور منہہ چاند کی شکل ہو نکلیگی اللہ تعالی اوسکو ہر رکعت کا بدلہ

الا كتب الله له الف الف حسنة ومحا عنه الف
الف سيئة ورفع له الف الف درجة ومن ذلك
ما رواه ابو العلاء عن نافع عن ابن عمر يرفعه من
كفن ميتا فان له بكل شعرة يصيب كفنه عشر
حسنات وابو العلاء هذا يروي عن نافع ما ليس في
حديثه ولا يجوز الاحتجاج به وهذا الحديث
قد رواه الحسن بن سفيان حدثنا ابو الربيع الزهراني
حدثنا الصلت بن الحجاج حدثنا ابو العلاء
قال الدارقطني يقال ان ابا العلاء هو الخفاف
الكوفي واسمه خالد بن طهمان انتهى وقال يحيى بن
معين هو ضعيف خلط قبل موته بعشر سنين و
كان قبل ذلك ثقة وكان في تخليطه كل ما جاء
به يقرؤه ومن ذلك حديث يرويه محمد بن عبد الرحمن
بن البيلماني عن ابن عمر عن النبي عليه السلام
من صام يوم صبيحة يوم الفطر فكانما صام الدهر
وهذا حديث باطل موضوع على رسول الله عليه السلام
وابن البيلماني يروي المناكير قال البخاري وابو حاتم
الرازي والنسائي هو منكر الحديث وقال يحيى بن
معين ليس بشيء وقال الدارقطني والحميدي ضعيف
قال ابن حبان حدث عن ابيه بنسخة سرد فيها ثمانين
حديثا كلها موضوعة لا يجوز الاحتجاج به ولا
ذكره الا على وجه التعجب ومن ذلك حديث من صام
يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة وهذا
باطل يرويه حبيب بن ابي حبيب عن ابراهيم الصائغ
عن ميمون بن مهران عن ابن عباس وحبيب هذا

ہزار نیکی لکہتا ہے او مٹاتا ہے برائی دس لاکھ اور دور کرتا ہے اور اوسکا درجہ
اوسکے لئی بلند کرتا ہے اور اسی قسم سے ہے جو ابو العلائی نافع سے اور نافع
ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص میت کو کفن دیوے تو جو بال
اوس شخص کا میت کی کفن سے لگے اوسکے بدلی اسکو دس دس نیکیاں
ملینگے یہ ابو العلا نافع سے ایسی روایتیں کرتا ہے جو اوس کی مرویات میں نہیں
ہین اور اوس سے حجت پکڑنی جائز نہیں ہے اور یہ حدیث حسن بن سفیان نے
روایت کی ہی کہا اوس نے حدیث کی ہم سے ابو الربیع زہرانی نے کہا حدیث
کی ہمسے صلت بن حجاج نی کہا اوس نے حدیث کی ہمسے ابو العلائی کہا
دار قطنی نے یہ ابو العلا خفاف کوفی ہی اور نام اسکا خالد بن طہمان ہی
انتہے اور کہا یحیی بن معین نے یہ ضعیف ہی دس برس موت سے پہلے
اسکو خلط کیا گیا تہا اور پہلے اس سے ثقہ تہا اور خلط کی وقت جو چیز
اوسکی پاس آتی پڑہ لیتا اسی قسم کی یہ حدیث ہی جو محمد بن عبد الرحمن بن
بیلمانی نی ابن عمر سے اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
جس نے عید فطر کی صبح کو روزہ رکہا گویا وہ صائم الدہر ہوا یہ
حدیث باطل موضوع ہے اور ابن البیلمانی حدیثیں منکرہ روایت
کرتا ہے کہا بخاری اور ابو حاتم رازی اور نسائی نے یہ منکر ہے اور
کہا یحیی بن معین نے یہ کچھ شے نہیں ہے اور کہا دارقطنی اور حمیدی
نے ضعیف ہی اور کہا ابن حبان نے اوس نے اپنے باپ سے ایک نسخہ
ظاہر کیا ہے جس میں اسی حدیثیں ہیں سب کے سب موضوع
ہین ان سے حجت پکڑنی اور انکا ذکر کرنا جائز نہیں مگر بوجہ تعجب
اور اوسی نسخہ سے یہ حدیث ہی جو شخص عاشورہ کی دن روزہ رکہے
اللہ اوسکے لئے ساٹھ برس کی عبادت لکہتا ہے یہ
باطل ہے اسکو حبیب بن ابی حبیب نے ابراہیم سے اور اونہوں نے
میمون بن مہران سے اوس نے ابن عباس سے
روایت کی ہے یہ حبیب وہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقد اعتنی بہا کثیر من الجہال بالحدیث من المتنسبین الی الزہد والفقر وکثیر من المتنسبین الی الفقر والاحادیث الموضوعۃ علیہا ظلمۃ ورکاکۃ ومجازفات باردۃ تنادی علی وضعہا واختلاقہا مثل حدیث من صلی الضحیٰ کذا وکذا رکعۃ اعطی ثواب سبعین نبیا وکان ہذا الکذاب الخبیث لم یعلم ان غیر النبی لو صلی عمر نوح لم یعط ثواب نبی واحد وکقولہ من اغتسل یوم الجمعۃ بنیۃ وخشیۃ کتب اللہ بکل شعرۃ نورا یوم القیمۃ ورفع اللہ لہ بکل قطرۃ درجۃ فی الجنۃ من الدر والیاقوت والزبرجد بین کل درجتین مسیرۃ مائۃ عام وہو فی حدیث طویل قبح اللہ واضعہ وہو من عمل عمر بن صبیح الکذاب الخبیث واللہ اعلم

فصل ونحن ننبہ علی امور کلیۃ یعرف بہا من کون الحدیث موضوعا فمنہا اشتمالہ علی امثال ہذہ المجازفات التی لا یقول مثلہا رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام وہی کثیرۃ کقولہ فی الحدیث المکذوب من قال لا الہ الا اللہ خلق اللہ من تلک الکلمۃ طائرا لہ سبعون الف لسان لکل لسان سبعون الف لغۃ یستغفرون اللہ لہ ومن فعل کذا وکذا اعطی فی الجنۃ سبعین الف مدینۃ فی کل مدینۃ سبعین الف قصر فی کل قصر سبعین الف حوراء وامثال ہذہ التی لا یخلو حال واضعہا من احد امرین اما ان یکون فی غایۃ من الجہل والحمق واما ان یکون زندیقا قصد التنقیص برسول اللہ علیہ السلام

بہت لوگون نے جو حدیث سے جاہل ہین اور زہد اور فقر کیطرف منسوب ہین ایسے حدیثون سے تمسک کیا ہے۔ اور حدیثین موضوعہ پہ اندھیر اور رکاکت بارد بناوٹی ہوئی ہے جو اونکے اختلاف اور موضوع ہونی پر آوازہ کرتی ہے مثل اسکے حدیث جو شخص ضحی کی آٹھ رکعتین پڑھے ستر نبیون کے برابر ثواب دیا جاتا ہے اس کذاب نی یہ معلوم نہین کیا کہ اگر غیر نبی کا حضرت نوح علیہ السلام کی عمر تک نماز پڑھتا رہے تو بھی اوسکو ایک نبی کی برابر ثواب نہ ہوگا۔ اور مثل اس قول کی جو شخص جمعہ کی دن اللہ کی خوف اور نیت سے غسل کرے اللہ تعالی اوسکے لئے قیامت کی دن ہر بال کی بجے نور لکھتا ہے اور قطرہ کی بجے جنت مین ایک درجہ موتیون اور یاقوت اور زبرجد سے بلند کرتا ہے ہر درجہ مین سو برس کا رستہ ہے یہ بہت لمبی حدیث بیان کیے اللہ تعالی اوسکے بنانے والے کو خوار کرے۔ یہ کام عمر بن صبیح کذاب خبیث کا ہے واللہ اعلم

فصل ہم ایسے امور کلیہ پہ تنبیہ کرتے ہین جنسے حدیث کا موضوع ہونا معلوم ہو جائے ایک امر یہ ہے کہ حدیث ایسی اٹکلی باتون پر شامل ہو جنکی مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بولنا معلوم ہوا اور یہ بہت ہین جیسا کہ یہ قول ہے جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اللہ تعالی اس کلمہ سے ایک ایسا جانور پیدا کرتا ہے جسکے ستر ہزار زبان ہو ہر زبان سے ستر ہزار کلام کرے یعنے اوسکے لئے اللہ تعالی سے بخشش مانگے اور جس نے یہ کیا جنت مین ستر ہزار شہر دیا جائیگا ہر شہر مین ستر ہزار محل ہر محل مین ستر ہزار حورین ہونگی جو شخص ایسے حدیثین بناتا ہے اوس کا حال دو امرون سے خالی نہین یا تو پلے درجے کا بے وقوف ہوگا یا زندیق ہوگا ایسے باتین بنا کر آن حضرت کے

✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

الف مدينة من لؤلؤ في كل مدينة الف قصر من
زبرجد في كل قصر الف دار من الياقوت في كل دار الف بيت
من المسك في كل بيت الف سرير واستمر هذا الكذاب
الاشر على الالف ومن ذلك * حديث من صلى ليلة
الاثنين ست ركعات يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب
مرة وعشرين مرة قل هو الله احد ويستغفر الله بعد ذلك
عشر مرات اعطاه الله يوم القيمة ثواب الف صديق
والف عابد والف زاهد فقبح الله واضعه ومختلقه
على رسول الله عليه السلام وهو من عمل الجويباري
الخبيث ومن ذلك * حديث من صلى ليلة الاثنين
اربع ركعات يقرء في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة
وآية الكرسي مرة وقل هو الله احد مرة وقل اعوذ
برب الفلق مرة وقل اعوذ برب الناس مرة كفرت
ذنوبه كلها واعطاه الله قصرا في الجنة من درة بيضاء
وفي جوف القصر سبعة ابيات طول كل بيت ثلاثة
الاف ذراع وعرضه مثل ذلك واستمر هذا الكذاب
الخبيث على حديث طويل فيه من هذه المجازفات و
هو من عمل الحسين بن ابراهيم كذاب دجال
يروي عن محمد بن طاهر ووضع من هذا الضرب
احاديث صلوة يوم الاحد وليلة الاحد ويوم الاثنين
وليلة الاثنين ويوم الثلاثا وليلة الثلاثا و
هكذا في سائر ايام الاسبوع ولياليه وهذا باب
واسع جدا وانما ذكرنا منه جزء يسيرا لتعرف ان
هذه الاحاديث وامثالها مما فيه هذه المجازفات
القبيحة الباردة كلها كذب على رسول الله

ہزار شہر موتی کے دیگا ہر شہر میں ہزار محل زبرجد کے ہر محل میں
ہزار گھر یاقوت کے ہر گھر میں ہزار کوٹھری مسک کی ہے ہر کوٹھری
میں ہزار تخت ہوگا اس کذاب نے اسکے آگے بہت کچھ بک دیا ہے
اور اسی سے ہے یہ حدیث جو شخص دوشنبہ کی رات چھ رکعت
پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور بیس مرتبہ قل ہو اللہ احد اور
بعد اوسکے دس مرتبہ اللہ تعالی سے بخشش مانگے تو اللہ تعالی
قیامت کے دن ہزار صدیق اور ہزار عابد اور ہزار زاہد کا ثواب
اوسکو دیگا اللہ تعالی اوسکے واضع کو خوار کرے یہ کام جویباری
خبیث کا ہے اور اسی سے ہے یہ حدیث جو شخص دوشنبہ کے
رات میں چار رکعات پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور
ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ قل ہو اللہ احد اور ایک مرتبہ
قل اعوذ برب الفلق اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس اسکے سب
گناہ بخشے جاتے ہیں اور اللہ تعالی اوسکو ایک محل جنت میں سفید
موتی کے دیتا ہے اور ہر محل میں سات گھر ہیں طول و عرض ہر
گھر کا تین ہزار گز ہے اس کذاب نے بہت لمبی حدیث بیان کی ہے
اور اسمیں اسیطرح کے واہیات باتیں بیان کی ہیں یہ کام حسین
بن ابراہیم کذاب دجال کا ہے محمد بن طاہر سے روایت کرتا ہے
اس قسم کی اوسنے بہت حدیثیں بنائی ہیں یکشنبہ کے دن اور
رات میں اور دوشنبہ کے دن اور رات میں اسی طرح
اس نے ساتوں دنوں اور ساتوں راتوں میں نمازیں
بنائی ہیں یہ باب بہت فراخ ہے ہمنے تھوڑی
سی بیان کردین تاکہ ایسی حدیثوں کا حال جنمیں یہ
واہیات بیہودہ باتیں ہیں معلوم ہوجائے یہ سب
آنحضرت پر کذب ہے

التی فیه من تهییج السوداء والنفخ والریاح الغلیظة وضیق النفس والدم الفاسد وغیر ذلک من المضرات ویشبه ان یکون هذا الحدیث من وضع الذین اختاروا علی المن والسلوی واشباههم قلت وقد تقدم ما یقوی کلامه وکذلک حدیث ان الله خلق السموات والارض یوم عاشوراء وکذلک حدیث لا تشربوا علی الطعام تشبعوا فان الشرب علی الطعام یفسده ویمنع من استقراره فی المعدة ومن کمال نضجه وکذلک حدیث اکذب الناس الصباغون والصواغون فالحس یرد هذا الحدیث فان الکذب فی غیرهم اضعاف فیهم کالرافضة فانهم اکذب خلق الله والکهان والطرقیة والمنجمون وقد تاوله بعضهم علی ان المراد بالصباغ الذی یزید فی الحدیث الفاظا تزینه والصواغ الذی یصوغ الحدیث لیس له اصل وهذا تکلف بارد الحدیث باطل قلت وهذا غریب منه فان الحدیث بعینه رواه احمد وابن ماجة عن ابی هریرة کما فی الجامع الصغیر

فصل ومنها سماجة الحدیث وکونه مما یسخر منه کحدیث لو کان الارز رجلا لکان حلیما ما اکله جایع الا اشبعه فهذا من السمج البارد الذی یصان عنه الفضلاء فضلا عن سید الانبیاء وحدیث الجوز دواء والجبن داء فاذا دخل فی الجوف صار شفاء فلعن الله واضعه علی رسول الله علیه السلام وحدیث لو یعلم الناس ما فی الحلبة لاشتروها بوزنها ذهبا وحدیث اخضروا موائدکم بالبقل فانه مطردة للشیاطین وحدیث ما من ورقة من الهندبا الا علیها قطرة من ماء الجنة وحدیث بکست البقلة الجرجیر من اکلها لیلا بات ونفسه

سودا اور نفخ اور ریح غلیظ اور ضیق النفس اور خون فاسد وغیرہ ضرر پیدا کرتا ہے شاید یہ حدیث ان لوگون نے بنائی ہوگی جنھون نے انکو من سلوی پر اختیار کیا ہے یا انکے دوستون نے میں کہتا ہون جو چیز اس کلام کو تقویت دیتی ہے پیچھے گذر چکی ہی اور ایسے ہی یہ حدیث اللہ تعالی نے آسمان کو عاشورے کے دن پیدا کیا ہی اور ایسی ہی یہ حدیث طعام کہا کر پیٹ بہرنیکے لئے پانی پیو اسلئے کہ پانی طعام کو خراب کرتا ہی اور معدہ مین ٹھیرنے نہین دیتا اور کمال طرح سے نضج نہین ہونے دیتا اور ایسی ہی یہ حدیث سنیارے اور رنگریز سب سے جھوٹھے ہین حس اس حدیث کو رد کرتی ہے اسلئے کہ کذب اورون مین انسے دگنا ہے جیسے رافضی اور کاہن اور نجومی یہ سب خلق اللہ سے جھوٹھے ہین اور بعضون نے اس حدیث کی اس طرح تاویل کی ہے کہ مراد صباغ سے وہ ہی جو حدیث مین ایسے الفاظ زیادہ کرے جن سے اسکی زینت ہو اور مراد صواغ سے یہ ہے کہ جو بے اصل حدیثون کو گھڑ لے اگر یہ تکلف ایسی باطل حدیث کیلئے واہی ہے میں کہتا ہون اس سے غریب بات ہی اسلئے کہ یہ حدیث بعینہ احمد اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے **فصل** بعض ان امور سے یہ ہے کہ حدیث قبیح ہو اور لوگ دیکھکر اسکو استہزا کرین جیسے یہ حدیثین ہین حدیث اگر چاول مرد ہوتا تو نرم دل ہوتا جو بھوکا انکو کھاتا ہے اسکا پیٹ بھر جاتا ہے یہ ایسی قبیح بات ہے جس سے فاضل لوگ پرہیز کرتی ہین چہ جائی کہ سید الانبیاء حدیث اخروٹ دوا ہے اور پنیر مرض ہے لیکن جب پیٹ مین داخل ہوجاتے تو شفا ہے۔ اللہ تعالی اسکے واضع پر لعنت کرے حدیث اگر جانتے آدمی جو حلبہ مین ہے تو خریدتے اسکو اسکے برابر سونا دیکر حدیث اپنے دسترخوان کو ساگ سے سبز کرو اسلئے کہ یہ شیطانون کو ہانکتا ہے حدیث کاسنی کا کوئی پتا ایسا نہین جسپر جنت کے پانی کا قطرہ نہو حدیث ساگ جرجیر کا جو شخص رات کو کھائے

باضافة فتمثل هذه الكلمات اليه ومنها تكذيب
الحس له كحديث الباذنجان لما اكل له وحديث
الباذنجان شفاء من كل داء قبح الله واضعهما فانه
لو قاله بعض جهلة الاطباء يسخر الناس منه ولو اكل
الباذنجان للحمى والسوداء الغالبة وكثير من الامراض
لم يزدها الا شدة ولو اكله فقير ليستغني لم يفده
الغنى او جاهل ليتعلم لم يفده العلم وكذلك حديث
اذا عطس الرجل عند الحديث فهو صدق
هذا وان صحح بعض الناس سنده فالحس يشهد بوضعه
لانا نشاهد العطاس والكذب يعمل عمله ولو عطس
مائة الف رجل عند حديث يروى عن النبي عليه السلام لم
يحكم بصحته بالعطاس ولو عطسوا عند شهادة زور
رجل لم يحكم بصدقه قلت وقد روى ابو نعيم عن
ابي هريرة رضي الله عنه بلفظ العطاس عند الدعاء شاهد
صدق كذا في الجامع الصغير ولا يخفى انه اذا ثبت
شيء في العقل فلا عبرة بمخالفة الحس من العقل
وكذلك حديث عليكم بالعدس فانه مبارك يرق
القلب ويكثر الدمعة قدس فيه سبعون نبيا
سئل عبد الله بن مبارك عن هذا الحديث وقيل له
انه يروى عنك فقال وعني ما ارفع شيئا في
العدس انه شهوة اليهود ولو قدس فيه نبي
واحد لكان شفاء من الادواء فكيف بسبعين نبيا
وقد سماه الله تعالى ادنى ونعى على من اختاره من
المن والسلوى وجعله قرين الثوم والبصل افترى
انبياء بني اسرائيل قدسوا فيه لهذه العلة والمضار

شان میں نقصان کرنا چاہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ حس اوسکی
تکذیب کرتی ہے مثل اس حدیث کی بینگن جس چیز کے لئے
کہایا جائے اوسکے لئے کافی ہے اور یہ حدیث بینگن میں ہر
درد سے شفا ہے اللہ تعالیٰ انکے واضع کو خوار کرے اسلئے کہ اگر بعض
جاہل طبیب بھی ایسا کہیں تو بھی آدمی اونکو استہزا کرتے ہیں کیونکہ
بینگن اگر تپ و سودا اور باقی مرضوں کیلئے کہایا جائے تو اونکو
زیادہ کرتا ہے اگر فقیر غنا کی لئے کہائے تو اوسکو غنا حاصل نہیں ہوتا
اگر جاہل علم پڑہنے کیلئے کہائے تو اوسکو علم فائدہ نہیں دیتا اور
ایسے ہی ہے یہ حدیث اگر کوئی حدیث چہینک مارے تو وہ حدیث سچی
ہے اگرچہ اس حدیث کی سند کو بعض لوگوں نے صحیح کہا ہے لیکن
حس اسکے وضع پر شہادت دیتی ہے اسلئے کہ ہم چہینک مارنی والے
اور کاذب کو ایسا عمل کرتے دیکھتے ہیں اگر لاکہہ آدمی حدیث کی وقت
جو آن حضرت سے بیان کیجاتی ہے چہینک مارے تو اوسپر حکم صحت کا
نہیں ہوسکتا اگر اتنے آدمی کسی آدمی کی شہادت پر چہینک مارین
تو اوسپر حکم صدق کا بھی نہیں ہوسکتا۔ اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ
سے اسطرح روایت کی ہے دعا کی وقت چہینک گواہ صادق ہے ایسا ہی
جامع صغیر میں ہے۔ پوشیدہ نہیں کہ جب کوئی شی عقل میں ثابت ہوجاتی ہے
اگر حس عقل کے مخالف ہو تو اسکا کچہہ اعتبار نہیں ایسے ہی یہ حدیث
لازم پکڑو مسور کو اسلئے کہ یہ دلکو نرم کرتے ہیں اور آنسوں بہت بہاتی ہیں ستر
نبیوں نے انکو پاک کیا ہے کسی نے یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک سے پوچہی اور کہا
کہ یہ آپ سے مروی ہے فرمایا مجھے چہوڑ دے کہ میں مسور کے باب میں کوئی حدیث مرفوع
یاد نہیں کہتا یہ یہود کی شہوت ہے اگر ایک نبی بھی انکو پاکی کی طرف منسوب کرتا
تو ہر درد سے شفا ہوجاتے پہر جائے کہ جب ستر نبی انکو پاک کہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انکا
نام ادنیٰ کہا ہے اور ان لوگوں کی مذمت کی ہے جنہوں نے من سلویٰ کو چہوڑ کر اونکی خواہش
کی اور انکو لہسن و پیاز کا ہمنشین کیا ہے کیا تو دیکہتا ہے کہ بنی اسرئیل کے نبیوں نے سبب

اربعة عن اليمين واربعة عن الشمال واربعة
من قدام واربعة من خلف اكل في الجامع الصغير
ومع وجود هذه الروايات لو كانت ضعيفة و
يتقوى بكثرة الطرق لم يحسن الحكم عليه بالوضع
الا باعتبار آخر ما ذكره في الخذ وحديث
من اتخذ ديكا ابيض لم يقربه الشيطان ولا
سحر قلت رواه البيهقي عن ابن عمر بلفظ الديك
يوذن بالصلوة من اتخذ ديكا ابيض حفظ من
ثلثة من شر كل شيطان وساحر وكاهن وحديث ان الله
ديكا عنقه مطوية تحت العرش ورجلاه في
التخوم فبالجملة كل احاديث الديك كذب الا حديث
اذا استمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله
فانها رأت ملكا **فصل** ومنها مناقضة الحديث
لما جاءت به السنة الصريحة مناقضة بينة فكل
حديث يشتمل على فساد او ظلم او عبث او مدح باطل
او ذم حق او نحو ذلك فرسول الله صلى الله عليه وسلم
منه بري ومن هذا الباب احاديث من سمى محمدا
او احمد ان كل من يسمى بهذا الاسم لم يدخل النار
فهذا يناقض ما هو معلوم من دينه ان النار لا يجار منها
بالاسماء والالقاب انما النجاة منها بالايمان و
الاعمال الصالحة ومن هذا الباب احاديث كثيرة
علقت النجاة من النار بها وانها لا تمس من فعل
ذلك وغايتها ان يكون من صغار الحسنات والعلوم من
دينه عليه السلام خلاف ذلك وانه انما ضمن ذلك لمن
حقق التوحيد **فصل** ومنها ما يدعى على النبي

چار داہنے سے اور چار بائین سے اور چار آگے سے اور چار پیچھے سے یہ
تمام روایت جامع صغیر میں ہے اور وقت ہونے ان روایتون کے گو
ضعیف ہین اور ایک دوسرے سے تقوی ہین لیکن حکم وضع کا ثابت نہیں
مگر دوسرے اعتبار سے جو حدیث مین ذکر ہے حدیث جو شخص سفید
مرغ خریدے شیطان و سحر اوسکے نزدیک نہیں ہوتا مین کہتا
ہون بیہقی نے ابن عمر سے ان الفاظ سے روایت کی ہے مرغ نماز
کیلئے آواز کرتا ہے جو شخص سفید مرغ رکھے تین چیزون سے بچ رہتا
ہے شر شیطان اور سحر اور کاہن سے حدیث تحقیق اللہ تعالے
کیلئے ایک مرغ ہے گردن اوسکی عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہے اور دونوں
پاؤن اوسکے زمین کے نیچے ہین ۔ الحاصل مرغ کی تمام حدیثین
مین کذب ہے مگر یہ حدیث جب تم مرغ کا آواز سنو تو اللہ تعالے کے
فضل سے سوال کرو اسلئے کہ اسنے فرشتہ دیکھا ہے **فصل**
بعض ان امرون سے یہ ہے کہ حدیث سنت صریحہ کے متناقض ہو پس جس
حدیث مین فساد اور ظلم اور عبث اور باطل کی مدح اور حق کی مذمت
اور مانند اوسکی مثل ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے
بری ہین اور اسی باب سے یہ حدیثین ہین کہ جسکا نام محمد
اور احمد ہو اور جو شخص ان نامون سے کوئی نام رکھے گا
آگ مین داخل نہ ہوگا پس یہ حدیث آنحضرت کے دین سے
مناقض ہے اسلئے کہ آگ سے فقط نام اللہ تعالی کے
رکھنے سے کوئی نہیں بچ سکتا نجات کا باعث ایمان اور اعمال
صالحہ ہین اور وہ آگ نہیں مس کرتی جو یہ کام کرے نہایت
یہ ہے کہ یہ کام چھوٹی چھوٹی نیکیان ہونگی اور آنحضرت کے
دین سے اس کا خلاف معلوم ہوتا ہے اور جو شخص توحید
کی تحقیق کرے اوسکے آگے یہ امر ظاہر ہے
فصل بعض ان امرون سے یہ ہے کہ آنحضرت نے

تنازعه ويضرب عرق الجذام من انفر فكلوها
نهارا وكلوا عنها ليلا وحديث فضل دهن البنفسج على
الادهان كفضل اهل البيت على سائر الخلق وحديث
فضل الكراث على سائر البقول كفضل البر على الحبوب
وحديث الكمات و الكرفس طعام الياس و
اليسع حديث ما من رمان الا ويلقح بحبة من رمان
الجنة وحديث ربيع امتي العنب و البطيخ وحديث عليكم
بمداومة اكل العنب مع الخبز وحديث عليكم بالملح
فان فيه شفاء من سبعين داء وحديث من اكل فولة
بقشرها اخرج الله منه من الداء مثلها لعن الله
وامنها قلت ورده ابن حبان في الضعفاء من حديث
عائشة مرفوعا وحديث لا تسبوا الديك فانه صديقي
ولو يعلم بنو ادم ما في صوته لاشتروا ريشه ولحمه بالذهب
قلت لكن صدر الحديث ثابت فقد رواه ابو داود مرفوعا
بسند حسن عن زيد بن خالد بلفظ لا تسبوا الديك فانه
يوقظ للصلوة وروى ابن قانع عن ايوب بن عتبة
بسند ضعيف الديك الابيض صديقي زاد ابو بكر البرقي
عن ابي زيد الانصاري وصديق صديقي وعدو
عدو الله وفي رواية الحارث عن عائشة وانس
بلفظ وعدو عدوي وزاد الحارث عن ابي زيد
الانصاري يحرس دار صاحبه وتسع دور حولها
ورواه البغوي عن خالد بن معدان قال سبع ادر
جمع دار وفي رواية العقيلي وابي الشيخ في العظمة
عن انس ولفظه الديك الابيض الافرق حبيبي وحبيب
جبريل يحرس بيته وستة عشر بيتا من جيرانه

اور جس سے منازعت کرتا ہے اور ہانکے جذام کی اسکی رگ
سے نکلتی ہے چاہئے کہ دن کو کھاؤ اور رات میں نہ حدیث
روغن بنفشہ کا تمام روغنوں پر فضیلت رکھتا ہے جیسے فضل اہل بیت کے
تمام خلقت پر ہے حدیث گندنا کو تمام ساگوں پر ایسی فضیلت ہے
جیسے فضیلت گیہوں کی ہے تمام غلوں پر حدیث کھنبی اور کرفس الیاس
اور الیسع کا طعام ہے حدیث کوئی ایسا انار نہیں جسکا ہر دانہ جنت
کے انار سے حقنی نہ ہوا ہو حدیث میری امت کا ربیع انگور اور تربوز ہے
حدیث ہمیشہ لازم پکڑو کھانا انگور کا بعد روٹی کے حدیث نمک لازم
پکڑو نمک کو اسلئے کہ اسمیں ستر دردوں کی شفا ہے حدیث جو شخص
چنے بمعہ اونکی چھلکوں کے کھائے اللہ دور کرے اُس سے معصیتیں اونکی برابر
کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکے بنانے والی پر لعنت کرے میں کہتا ہوں ابن
حبان نے ضعفاء میں عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے حدیث مرغ
کو گالی نہ دو اسلئے کہ وہ میرا دوست ہے اگر بنی آدم جانتے جو اسکی آواز
میں ہے تو اسکے پر اور گوشت کو سونے سے خریدتے۔ میں کہتا ہوں ابتدا
اس حدیث کا ثابت ہے ابو داؤد نے مرفوع سند زید بن خالد سے
اسطرح روایت کی ہے مرغ کو گالی نہ دو اسلئے کہ یہ نماز کیلئے اوٹھاتا
ہے اور ابن قانع نے ایوب بن عتبہ سے سند ضعیف سے روایت کی ہے
سفید مرغ میرا دوست ہے۔ ابو بکر برقی نے ابی زید انصاری سے یہ زیادہ
کی ہے میرے دوست کا دوست اور اسکے دشمن کا دشمن ہے اور حارث نے
روایت عائشہ اور انس سے ان لفظوں سے ہے اور میرے دشمن کا دشمن ہے
حارث نے ابی زید انصاری سے یہ زیادتی روایت کی ہے کہ اپنے صاحب کا گھر
اور اسکے گرد کے نو گھرونکی پاسبانی کرتا ہے اور بغوی نے خالد بن معدان سے
اسطرح روایت کی ہے کہ سات گھرونکی اور روایت عقیلی و ابی الشیخ کی
میں انس سے ان لفظوں سے ہے کہ بہت سفید مرغ میرا دوست اور میرے دوست
کا دوست ہے یعنی جبرائیل علیہ السلام کا اپنے گھر کی اور اپنے ہمسایوں کے

عن عمار الذهبي عن سالم بن ابي الجعد عن ام سلمة
قالت ذكر النبي عليه السلام خروج بعض امهات
المؤمنين فضحكت عائشة رضي الله عنها فقال
انظري يا حميراء ان لا تكوني انت ثم التفت الى علي
فقال ان وليت من امرها شيئا فارفق بها قال في
المستدرك صحيح على شرط البخاري ومسلم قال الذهبي
عبد الجبار لم يخرج له وحديث من لم يكن له مال
يتصدق به فليلعن اليهود والنصارى فان اللعنة لا
تقوم مقام الصدقة ابدا وحديث آليت على نفسي
ان لا ادخل النار من كان اسمه احمد او محمد و
حديث من ولد له مولود فسماه محمدا تبركا كان هو
والده في الجنة وحديث ما من مسلم دنا من زوجته وهو
ينوي ان حبلت منه ان يسميه محمدا الا رزقه الله ولدا
ذكرا وفي ذلك جزء كله كذب قلت وفي رواية الطبراني
وابن عدي عن ابن عباس رضي الله عنهما من ولد له
ثلاثة اولاد فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل كذا
في الجامع الصغير **فصل** ومنها ان يكون الحديث
لا يشبه كلام الانبياء بل لا يشبه كلام الصحابة كحديث
ثلاثة تزيد في البصر النظر الى الخضرة والماء الجاري
والوجه الحسن وهذا الكلام مما يجل عنه ابو هريرة وابن
عباس بل سعيد بن المسيب والحسن بل احمد ومالك
قلت قد سبق انه ضعيف لا موضوع وحديث النظر
الى الوجه الحسن يجلي البصر وهذا ونحوه من وضع
الزنادقة قلت في الجامع الصغير النظرة الى المرأة
الحسناء والخضرة يزيدان في البصر رواه ابو نعيم

عمار ذہبی سے اونے سالم بن ابی الجعد سے اونے ام سلمہ سے
کہا اونہون نے کہ آنحضرت نے بعض امہات المؤمنین کے نکلنے کا ذکر
کیا اور عائشہ ہنسیں پہر فرمایا دیکہیو اے حمیرا ایسا نہو کہ تو ہی ہو پہر
حضرت نے علی کیطرف دیکہا اور کہا اگر تو اسکے کسی امر کا والی ہو
تو اوس سے نرمی کریو کہا مستدرک مین یہ بخاری مسلم کی شرط
پر ہے - کہا ذہبی نے عبد الجبار نے اس سے کوئی حدیث
نہین لی **حدیث** جسکے پاس مال صدقہ کیلئے نہو تو وہ یہود اور
نصاری پر لعنت کرے - اسلئے کہ لعنت قائم مقام صدقے
کے نہین ہوتی **حدیث** مینے اپنے نفس پر قسم کی ہے کہ جسکا نام
احمد یا محمد ہوگا اوسکو آگ مین داخل کرونگا **حدیث**
جسکے ہان بیٹا ہوا اور وہ اوسکا نام تبرک کیلئے محمد رکہے وہ اور باپ
اوسکا جنت مین ہونگے **حدیث** جو شخص مسلمان اپنی عورت سے
اس نیت سے جماع کرے کہ اگر اوس سے لڑکا پیدا ہو تو نام اوسکا محمد
رکہونگا تو اوسکو اللہ تعالی لڑکا دیتا ہے اسمین ایک جزو ہے سب کے
سب کذب ہے اور طبرانی اور ابن عدی کی روایت مین ابن عباس سے
ہے جسکے ہان تین ولد پیدا ہوئے اور انمین سے کسیکا نام محمد نہ رکہا وہ جاہل
ہے ایسا ہی جامع صغیر مین ہے **فصل** بعض ان امرون سے یہ ہے کہ حدیث
ایسی ہو جو کلام انبیاء کی بلکہ صحابہ کی اوسکے مشابہ نہو مثل ان
حدیثون کی **حدیث** تین چیزین بینائی زیادہ کرتی ہین سبزہ
اور پانی جاری اور حسین منہ کیطرف دیکہنا - اور اسکلام سے
ابو ہریرہ اور ابن عباس بلکہ سعید بن المسیب اور حسن بلکہ احمد اور مالک
انکار کرتے ہین - مین کہتا ہون گذر چکا ہے کہ یہ کلام ضعیف ہے
موضوع نہین اور حسین منہ کیطرف دیکہنا بصارت کو زیادہ کرتا
ہے یہ حدیث اور اسکی مثل زندیقون نے بنائی ہے مین کہتا ہون جامع صغیر مین
ہے کہ سبزہ اور حسین عورت کیطرف دیکہنے سے بصارت زیادہ ہوتی ہے بیان کیا ابو نعیم نے

انه نعم الامر اظهاره بحضرة من الصحابة كلهم ثم انهم اتفقوا على كتمانه ولم ينقلوه كما زعمه الكذاب المفتري انه عليه السلام اخذ بيده على بحضرة الصحابة كلهم وهم راجعون من حجة الوداع فاقامه بينهم حتى عرفه الجميع ثم قال هذا وصيي واخي والخليفة من بعدي فاسمعوا له واطيعوا له ثم اتفق الكل على كتمان ذلك وتغييره ومخالفته فلعنة الله على الكاذبين وكذلك روايتهم ان الشمس ردت له بعد العصر والناس يشاهدونها ولا يشتهر هذا اعظم اشتهار ولا يعرفه الا ام سلمة **فصل** ومنها ان يكون الحديث باطلا في نفسه فيدل بطلانه على انه ليس من كلامه عليه السلام كحديث المجرة التي في السماء من عرق الافعاء التي تحت العرش **وحديث** اذا غضب الرب انزل الوحي بالفارسية واذا رضي انزله بالعربية **وحديث** ست خصال تورث النسيان سؤر الفار والقاء القمل في النار والبول في الماء الراكد ومضغ العلك واكل التفاح الحامض وحديث الحجامة على القفا تورث النسيان وحديث يا حميراء لا تغتسلي بالماء المشمس فانه يورث البرص وكل حديث فيه يا حميراء او ذكر الحميراء فهو كذب مختلق وكذا يا حميراء لا تاكلي الطين فانه يورث كذا وكذا او **حديث** خذوا شطر دينكم عن الحميراء قلت وقد تعقبه الشيخ جلال الدين السيوطي بانه جاء في حديث صحيح يا حميراء وهو ما رواه الحاكم ثنا عبد الصمد بن الوليد

انکو سب صحابہ کی رو برو کیا اور نہیں چاہئے کہ اوسکے پوشیدہ رکہنے پر اتفاق کیا جیسا کہ جہوٹہا کرد یہ بات کہتا ہے کہ آنحضرت نے سب صحابہ کی رو برو حضرت علی کا ہاتہ پکڑا اور سب کے درمیان کہڑا کیا حتی کہ سبنے اونکو دیکہ لیا پہر فرمایا یہ میرا وصی اور بہائی ہے اور میرے بعد خلیفہ ہے اسکی بات سنو اور اسیکا حکم مانو پہر سبنے اس بات کی چہپانے اور اوسکی مخالفت کرنے پر اتفاق کیا لعنت ہو اسکی کاذبون پر۔ اور ایسے ہی ہے یہ روایت انکی کہ سورج بعد عصر کے حضرت علی کے لئے رد کیا گیا علانیہ لوگ دیکہ رہے تہے اور یہ بڑا اشتہار ظاہر نہوا مگر ام سلمہ سے **فصل** بعض ان امورون سے یہ ہے کہ حدیث فی نفسہ باطل ہو اسکا بطلان ہی دلالت اسبات پر کرے کہ یہ آنحضرت کی کلام نہیں ہے مثل ان احادیث کی **حدیث** وہ دریا کہ آسمان میں ہے اُن سانپوں کا پسینا ہے جو عرش کے نیچے ہیں۔ **حدیث** جب اللہ تعالے غصے ہوتا ہے فارسی میں وحی کرتا ہے اور جب راضی ہوتا ہے تو عربی میں نازل کرتا ہے۔ **حدیث** چہہ خصلتیں ہیں جو نسیان پیدا کرتی ہیں۔ چوہے کا جوٹہا اور جوؤنکا آگ میں ڈالنا اور کہڑے پانی میں پیشاب کرنا اور گوند کا چبانا اور ترش سیب کا کہانا اور گردن پر پچہنے لگانے نسیان پیدا کرتی ہے **حدیث** ای حمیرا جو دہوپ سے پانی گرم ہو اوس سے نہ نہاؤ اسلئے کہ برص پیدا کرتا ہے۔ اور جس حدیث میں یا حمیرا کا لفظ یا حمیرا کا ذکر ہو سب جہوٹہی ہے اور ایسے ہی ہے یہ حدیث ای حمیرا مٹی نہ کہا اسلئے کہ ایسی ایسی چیزیں پیدا کرتی ہے **حدیث** ... حمیرا سے پکڑو میں کہتا ہوں جلال الدین سیوطی نے اسکا تعاقب کیا ہے کہ صحیح حدیث میں حمیرا کا لفظ آیا ہے جو حاکم نے روایت

الخبر عند حسنات الوجوه كما ذكره السيوطي في جامع الصغير فالحديث اقل مراتبه ان يكون حسنا او ضعيفا واما كونه موضوعا فلا وكلا **فصل** ومنها ان يكون في الحديث تاريخ كذا وكذا مثل قوله اذا كان سنة كذا وكذا وقع كيت وكيت و اذا كان شهر كذا وكذا وقع كيت وكيت كقول الكذاب الاشر اذا انكسف القمر في المحرم كان الغلاء و القتال وشغل السلطان و اذا انكسف في صفر كان كذا وكذا واستمر الكذاب في التشهير كلها واحاديث هذا كلها كذب مفترى **فصل** ومنها ان يكون الحديث بوصف الاطباء و الطرقية اشبه واليق كحديث الهريسة تشد الظهر و حديث اكل السمك يذهب الجسد و حديث الذي شكى الى النبي عليه السلام قلة الولد فامره ان ياكل البيض و البصل **وحديث** اتاني جبرائيل بهريسة من الجنة فاكلتها فاعطيت قوة اربعين رجلا في الجماع **وحديث** المؤمن حلو يحب الحلاوة ورواه الكذاب الاشر بلفظ المؤمن حلوي والكافر خمري قلت وقد تقدم الكلام عليها **وحديث** كلوا التمر على الريق فانه يقتل الدود قلت اخرجه ابو بكر في الغيلانيات والديلمي في مسند الفردوس عن ابن عباس رضي الله عنهما كما في الجامع الصغير **وحديث** اطعموا نساءكم في نفاسهن التمر قلت هذا لا يصح فقد اخرجه ابو يعلى وابن ابي حاتم وابن السني و ابو نعيم معا في الطب النبوي والعقيلي وابن عدي وابن مردويه وابن عساكر

خیر خم یا فال مرد ہے جیسا کہ سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر کیا ہے پس کم سے کم یہ حدیث حسن ہوگی یا ضعیف لیکن موضوع ہرگز نہیں ہے **فصل** بعض ان امروں سے یہ ہے کہ حدیث میں ایسی ایسی تاریخ مذکور ہو مثلاً جب فلان سال ہوگا تو ایسی بات ہوگا جب فلان مہینہ ہوگا تو ویسی یہ ہوگی جیسا کہ کسی کاذب شریر کا قول ہے کہ جب محرم میں چاند کو گہن لگیگا تو جنگ اور بادشاہوں کا شغل و غلہ گران ہوگا اور جب صفر میں گہن لگیگا تو ایسا ایسا ہوگا اسطرح ہر مہینہ میں اس کاذب نے کہا ہے یہ سب حدیثیں گڑی اور آنحضرت پر افترا ہے **فصل** بعض ان امروں سے یہ ہے کہ حدیث طبیبوں کے وصف پر ہو جیسے یہ حدیثیں ہیں۔ **حدیث** ہریسہ پیٹھ کو قوت دیتا ہے **حدیث** مچھلی کا کہانا تیزی دور کرتا ہے **حدیث** جسنے آنحضرت کے طرف کمی اولاد کا شکوہ کیا آپنے اسکو انڈے اور پیاز کہانیکا امر کیا ہے **حدیث** میرے پاس جبرائیل علیہ السلام جنت سے ہریسہ لیکر آئے جسکو میںنے کہایا اوسیوقت سے قوت جماع کی چالیس آدمیوں کی دیا گیا ہوں **حدیث** مومن میٹھا ہے مٹھاس کو دوست رکھتا ہے اور کاذب شریر نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے مومن حلوی ہے اور کافر شرابی ہے میں کہتا ہوں جسپر کلام اسپر گذر چکی ہے **حدیث** تہوک پر کہجوریں کہاؤ اسلئے کہ یہ کیڑوں کو قتل کرتیں ہیں میں کہتا ہوں اسکو ابو بکر نے غیلانیات میں اور دیلمی نے فردوس میں ابن عباس سے ذکر کیا ہے جیسا کہ جامع صغیر میں ہے **حدیث** اپنی عورتوں کو نفاس کی حالت میں کہجوریں کہلاؤ میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے ابو یعلی اور ابن ابی حاتم اور ابن السنی اور ابو نعیم نے طب نبوی میں اور عقیلی اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے

فی الحلیة عن جابر حدیث علیکم بالوجوہ الملاح و
الحدق السود فان الله یستحی ان یعذب ملیحا
بالنار فلعنة الله علی واضعه الخبیث حدیث
النظر الی الوجه الجمیل عبادة قلت وقد تقدم انه
ضعیف لا موضوع حدیث ان الله طهر
قوما من الذنوب بالصلعة فی رؤسهم وان علیا
لاولهم حدیث نبات الشعر فی الانف امان من
الجذام فقد سئل عنه الامام احمد فقال لیس ذا
بشیء قلت رواه ابو یعلی والطبرانی فی الاوسط بسند ضعیف
عن عائشة رضی الله عنها کما فی الجامع الصغیر و
حدیث من اتاه الله وجها حسنا واسما حسنا وجعله
فی موضع غیر شائن فهو من صفة الله فی خلقه وکل
حدیث فیه مدح حسان الوجوه والثناء علیهم او الامر بالنظر
الیهم او التماس الحوائج منهم او ان النار لا تمسهم فکذب
مختلق وافک مفتری وفی هذا الباب احادیث کثیرة
فاقرب شیء فی الباب حدیث اذا بعثتم الی بریدا فابعثوه
حسن الوجه حسن الاسم وفیه عمر بن زاید قال ابن حبان
کان یضع الحدیث وذکر ابو الفرج هذا الحدیث فی الموضوعات
قلت واما حدیث اطلبوا الخیر عند حسان الوجوه فرواه
البخاری فی تاریخه وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج
وابو یعلی والطبرانی عن عائشة والطبرانی والبیهقی
عن ابن عباس وابن عدی وابن عساکر عن انس و
الطبرانی فی الاوسط عن جابر وتمام والخطیب و
مالک عن ابی هریرة وتمام عن ابی بکرة ورواه
الدارقطنی فی الافراد عن ابی هریرة بلفظ ابتغوا

حلیہ میں جابر سے روایت ہے حدیث لازم پکڑو ملیح چہروں
اور سیاہ آنکھوں کا اسلئے کہ اللہ تعالی ملیح کو آگ میں عذاب دینے سے
شرم کرتا ہے۔ لعنت ہو اللہ کی ایسی خبیث واضع پر حدیث
حسین منہ کیطرف دیکھنا عبادت ہے۔ میں کہتا ہوں گذر چکا
کہ یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں ہے حدیث اللہ تعالی نے ایک
قوم کو گناہوں سے بسبب سر کی کھوپڑی کی صفائی کی پاک کیا ہے اور
علی پہلا اونسے ہے حدیث ناک میں بال ہونا اونکا جذام سے امان ہے
امام احمد سے اسکی بابت سوال ہوا اونہوں نے جواب دیا کہ یہ کچھ شی نہیں
میں کہتا ہوں ابو یعلی اور طبرانی نے اوسط میں ضعیف سند سے عائشہ
سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر میں ہے، حدیث جسکو اللہ
تعالی حسین منہ اور نیک نام دے اور مکان عمدہ نصیب کرے تو
یہ ایک صفت اللہ تعالی کی ہے اپنی خلقت میں جس حدیث میں
خوب شکل چہروں کی مدح اور ثنا یا اونکی طرف دیکھنے کا امر یا
اونسے حاجات طلب کرنیکا حکم یا اونکو آگ نہ لگنے کا ذکر
ہے وہ کذب ہے، اور آنحضرت پر افترا ہے غرض اسبات میں بہت حدیثیں
ہیں۔ درست سے قریب اسبات میں یہ حدیث ہے جب تم میری طرف کوئی قاصد بھیجو
تو خوب شکل اور اچھے نام والا بھیجو اسحدیث میں عمر بن زاید ہے کہا ابن حبان
نے یہ حدیثیں بنایا کرتا تھا اور ابو الفرج نے یہ حدیث موضوعات میں ذکر کی ہے
میں کہتا ہوں لیکن اسحدیث کا طلب کرو خیر کو خوب شکلوں کے قریب
بخاری نے تاریخ میں اور ابن ابی الدنیا نے قضاء الحوائج میں اور ابو یعلی
اور طبرانی نے عائشہ سے اور طبرانی و بیہقی نے ابن عباس سے اور ابن
عدی و ابن عساکر نے انس سے اور طبرانی نے اوسط میں جابر
سے اور تمام اور خطیب نے اور مالک نے ابی ہریرہ سے
اور تمام نے ابی بکرہ سے روایت کی ہے اور دارقطنی نے افراد میں
ابی ہریرہ سے ان الفاظ سے روایت کی ہے طلب کرو

كلها كذب كقوله لما خلق الله العقل قال له اقبل
فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال ما خلقت خلقا
اكرم على منك بك آخذ وبك اعطي قلت قد سبق
عن العراقي انه اخرجه الطبراني في الكبير والاوسط
وابو نعيم باسنادين ضعيفين انتهى ورواه عبد الله
بن الامام احمد في زوائد الزهد عن الحسن مرفوعا
بسند جيد كما ذكره بعض المتاخرين قال وحديث
لكل شيء معدن ومعدن التقوى قلوب العارفين
قلت رواه الطبراني عن ابن عمر والبيهقي عن عمر على ما
في الجامع الصغير وحديث ان الرجل ليكون من
اهل الصلوة والجهاد وما يجزى الا على قدر
عقله قلت رواه الترمذي الحكيم في النوادر وما
يرى ومعناه من حديث انس اثنى قوم على رجل عند النبي
عليه السلام حتى بالغوا في الثناء فقال كيف
عقل الرجل ثم ذكر ابن القيم عن الخطيب حدثنا
الصوري قال سمعت الحافظ عبد الغني يقول اخبرنا
الدارقطني بان كتاب العقل وضعه اربعة اولهم
ميسرة بن عبد ربه ثم سرق منه داود بن المحبر
وذكره باسناد وسرقه سليمان بن عيسى السجزي
باسانيد من آخر قلت يريد كتاب العقل لداود
المختلق الكذاب وهو سفر وقال ابو الفتح الازدي
لا يصح في العقل حديث قاله ابو جعفر العقيلي وابو حاتم
بن حبان انتهى وابن المحبر كما قال السخاوي ليس بكذاب
ولا يلزم من عدم الصحة وجود الوضع كما لا يخفى
فصل ومنها الاحاديث التي يذكر فيها الخضر و

اُمام چوتھی قسم مین وہ ہے جیسے یہ حدیث جب اللہ تعالی نے عقل کو پیدا کیا
فرمایا آگے آ آگے آئی پھر فرمایا پیٹھ پھیر پیٹھ پھری فرمایا کوئی خلقت سوا تیری بہتر
پیدا نہیں کی تیری سبب سے مواخذہ ہی اور تیری سبب سے بخشش ہے
کہتا ہون پیچھے عراقی سے گذر چکا ہی اسکو طبرانی نے کبیر و اوسط
اور ابونعیم نے دو سندون ضعیفون سے روایت کیا انتہی اور عبداللہ بن احمد نے زوائد
الزہد مین حسن سے جید سند مرفوع روایت کی ہی جیسا کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا
ہے کہا اوسنے ہر حدیث کہ کہان ہے تقوی کے عارفونکا دل ہے مین کہتا
ہون یہ طبرانی نے ابن عمر سے اور بیہقی نے عمر سے روایت کی
ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے حدیث بعض آدمی ایسی مین ہوتا نمازی
اور جہاد مین وہی مشغول ہین حالانکہ نہیں بدلہ ملتا مگر قدر عقل اسکی
کے مین کہتا ہون ترمذی حکیم نے نوادر مین اسطرح انس سے روایت
کی ہی ایک قوم نے ایک شخص کے آنحضرت کی روبرو بہت مبالغہ سے صفت
کی فرمایا آنحضرت نے عقل اسکا کیسا ہی پھر ابن قیم نے خطیب سے
ذکر کیا ہے کہا اوسنے حدیث کی ہمسے صوری نے کہا سنا مینے
حافظ عبدالغنی سے کہ کہتے ہمکو دارقطنی نے اسطرح خبر دی ہے کہ عقل
کی کتاب کو چار آدمیون نے بنایا ہے پہلا اوسے میسرہ بن عبد ربہ ہے
پھر اوس سے داؤد بن المحبر نے چوری کی ہی اور اسکو کئی سندون سے بیان
کیا اور سلیمان بن عیسی سجزی نے کئی سندون سے چرایا مین کہتا ہون
کتاب العقل داؤدی کذاب کی ایک مستقل رسالہ ہے اور کہا
ابو الفتح ازدی نے عقل کے باب مین کوئی حدیث
صحیح نہیں ہے - یہ ابو جعفر عقیلی اور ابو حاتم ابن
حبان نے کہا ہے انتہے اور ابن المحبر کہا سخاوی نے
کاذب نہیں ہے اور عدم صحت سے وجود وضع کا لازم
نہیں آتا جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے فصل
بعض ان سے یہ حدیثین ہین جنمین خضر اور ++

عن علی قال قال رسول الله علیه السلام اطعموا
نساءكم الولد الرطب فان لم یکن رطب فتمر فلیس من
الشجر شجرة اکرم علی الله من شجرة نزلت تحتها مریم
بنت عمران واخرج ابن عساکر عن سلمة بن قیس مرفوعا
اطعموا نساءکم فی نفاسهن التمر فانه من کان طعامها
فی نفاسها التمر خرج ولدها ولدا حلیما فانه کان
طعام مریم حین ولدت عیسی ولو علم الله طعاما
هو خیر لها من التمر لاطعمها ایاه واخرج عبد بن
حمید عن شقیق قال لو علم الله ان شیئا
للنفساء خیر من الرطب لامر مریم به واخرج عن
عمرو بن میمون قال لیس للنفساء شیء خیر من الرطب
والتمر وقرا الایة (وهزی الیك بجذع النخلة
تساقط علیك رطبا جنیا) كذا فی الدر المنثور و
حدیث من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارة
الموقف وفی حدیث من اخذ لقمة من مجری الغائط او
البول فغسلها ثم اکلها غفر له وحدیث النفخ
فی الطعام یذهب البرکة قلت رواه احمد بسند حسن
عن ابن عباس انه علیه السلام نهی عن النفخ فی الطعام
والشراب وحدیث اذا طنت اذن احدکم فلیصل
علی ولیقل ذکر الله من ذکرنی بخیر نکاحدیث فی طنین
الاذن کذب قلت رواه الحکیم وابن السنی و
الطبرانی والعقیلی وابن عدی عن ابی رافع کذا فی
الجامع الصغیر للسیوطی والتزم ان لا یکون فیه موضوع
وذکره الجزری ایضا فی الحصن والتزم ان لا
یکون فیه الا صحیحا **فصل** ومنها احادیث المتفق

علی سے روایت کی ہے کہا او نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے زچہ والی عورتونکو تر کھجوریں کھلاؤ اگر تر نہوں تو
خشک اسلیے کہ کسی درخت کی عزت اللہ تعالی کے نزدیک اس
درخت کی نہیں جسکے نیچے حضرت مریم بنت عمران اتری تہیں اور ابن عساکر
نے سلمہ بن قیس سے مرفوعا روایت کی ہے اپنی عورتونکو نفاس میں خرما
کہلاؤ اسلیے کہ جس عورت کا طعام نفاس کے وقت کھجوریں ہونگی
تو اوسکی اولاد حلیم پیدا ہوگی یہی طعام مریم کا تہا جب انہون نے حضرت
عیسے کو جنا اگر اللہ اوسکی سوا کوئی اور طعام اوسکیلیے بہتر جانتا تو
وہی اوسکو کہلاتا اور عبد بن حمید نے شقیق سے روایت کی ہے
نفاس والیون کے لیے تر کھجور سے کوئی اور طعام
ہوتا تو وہی کا حکم ہوتا۔ اور عمرو بن میمون نے روایت کی ہے نفاس
والیونکے لیے سوا تر کھجورین یا خشک کے اور کوئی شی بہتر نہیں ہے
اور انہوں نے یہ آیت پڑہی اپنی طرف شاخ کھجور کی کھینچ تجہپر تر کھجورین
گرینگی ایسا ہی در المنثور میں ہے **حدیث** جو کوئی اپنے بہائی کو
میٹھا لقمہ کہلائیگا اللہ تعالی اوس سے کسی وقت کی تنگی دور کریگا۔
حدیث جو کوئی پائخانہ یا پیشاب کی جگہہ سے لقمہ اوٹہائے اور دہوکر کہائے
اللہ تعالی اوسکو بخشدیتا ہے **حدیث** طعام میں پہونکنا برکت دور
کرتا ہے میں کہتا ہوں احمد نے سند حسن سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہانے اور پینے میں پہونکنے سے منع کیا ہے **حدیث**
جب کسی کا کان آواز دے تو مجھپر درود بھیجے اور کہے اللہ تعالی ذکر کرتا ہے اوسکا
جو مجھے نیکی سے ذکر کرے جس حدیث میں کانونکی آواز کا ذکر ہے جھوٹ
ہے میں کہتا ہوں یہ حکیم اور ابن السنی اور طبرانی اور عقیلی اور ابن
عدی نے ابی رافع سے روایت کی ہے ایسا ہی سیوطی کی جامع صغیر میں
ہے اور او نے التزام کیا ہے کہ اسمیں موضوع ذکر نہ کریگا اور اسکو جزری نے
حصن میں ذکر کیا ہے حالانکہ انہوں نے التزام کیا ہے کہ میں صحیح حدیث کی سوا ذکر

لعوج وجود لم يبق بعد نوح وايضا فان النبي عليه السلام قال خلق الله آدم وطوله في السماء ستون ذراعا فلم يزل الخلق ينقص حتى الآن وايضا فان بين السماء والارض خمسمائة عام وسمكها كذلك واذا كانت الشمس في السماء الرابعة فبيننا وبين هذه المسافة العظيمة فكيف يصل اليها طول ثلثة الاف ذراع حتى يشوى فيها الحوت ولا ريب ان هذا وامثاله من وضع زنادقة اهل الكتاب الذين قصدوا السخرية والاستهزاء بالرسل واتباعهم قلت وفي تفسير العالم للبغوي ان اصح الاقاويل باتفاق العلماء ان عوج بن عنق قتله موسى عليه السلام ولم يزد على هذا الكلام فدل على ان لوجوده اصلا في الجملة عند العلماء الاعلام غاية ان الكذابين زادوا ونقصوا ترويجا لغرضهم الفاسد عند العوام من الانام ثم نقل عن ابن عباس في قوله تعالى (واذ قلنا ادخلوا هذه القرية) هي ريحا وهي قرية الجبارين كان فيها قوم من بقية عاد يقال لهم العمالقة ورأسهم عوج بن عنق وفي الدر المنثور في تفسير الماثور للسيوطي اخرج ابن جرير وابن المنذر عن قتادة في قوله تعالى (ان فيها قوما جبارين) قال ذكر لنا انهم كانت لهم اجسام وخلق ليست لغيرهم واخرج عبد الرزاق وعبد بن حميد عنه قال هم اطول منا اجساما واشد قوة واخرج ابن عبد الحكم في فتوح مصر عن ابن حجيرة قال استظل سبعون رجلا من قوم موسى في قحف عظم راس رجل من العماليق

عوج کا اوس وقت وجود تہا تو بعد نوح کے باقی نہیں رہا اور بہی آنحضرت نے فرمایا ہی کہ جب اللہ تعالی نے آدم کو آسمان پر پیدا کیا طول اونکا ساٹھ گز تہا تا کہ خلقت ایک گہٹتی گہٹتی چلی آئی ہے اور دلیل یہہ ہی کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو برس کا رستہ ہی اور موٹائی اوسکی بہی اسی قدر ہی اور جب کہ سورج چوتہی آسمان پر ہوا تو یہہ زمین سے سورج تک کسقدر رستا ہوگا پس کسطرح تین ہزار گز کا طول اوسجگہہ تک پہونچ سکتا ہی تاکہ اوس سے مچھلی بہونی جاوے اور اسمین کچھ شک نہیں کہ یہہ حدیث اور اوسکی امثال اہل کتاب کے زندیقوں کی بنائی ہوئی ہے جو پیغمبرون اور اونکی متبعین سے استہزا کرنے کا قصد رکہتے تہے مین کہتا ہون تفسیر بغوی مین ہے کہ صحیح بات جو باتفاق علما ثابت ہے یہہ ہی کہ عوج بن عنق کو موسی علیہ السلام نے قتل کیا ہے اس سے زیادہ کلام اونہون نے نہیں کی اس سے معلوم ہوا کہ کچھ قدر عالمون کے نزدیک اسکا اصل ہے غایت یہ کہ کذابون نے اپنی غرض فاسد کے ترویج کیلئے اسمین کمی بیشی کی اور نقصان کیا ہی اور ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر یون منقول ہے (اور جب ہمنے کہا کہ اس گاؤن مین داخل ہو جاؤ) اس گاؤن کا نام اریحا ہے اسمین ایک قوم سرکش عاد کی نسل سے رہتی تہے اونکو عمالقہ کہا جاتا تہا اور سردار اونکا عوج بن عنق تہا اور سیوطی نے در المنثور فی تفسیر الماثور مین اسطرح ذکر کیا ہے کہ ابن جریر و ابن منذر نے قتادہ سے اس آیت کی تفسیر بیان کی ہے تحقیق اوسمین ایک قوم سرکش ہی کہا اوس نے ہمارے پاس ذکر کیا گیا ہے کہ اونکے ایسے جسم قوی تہے کہ غیر کے ایسے نہ تہے اور عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے اوس سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ ہم سے جسم مین بہت لمبے اور قوت مین بہت سخت تہے اور ابن عبد الحکم نے فتوح مصر مین ابن حجیرہ سے روایت کیا ہے کہ ستر آدمی موسی علیہ السلام کی قوم کی ایک مردکی کہوپری کے سایہ مین جو عمالیق کی قوم سے تہا بیٹہ گئے

وحياته كلها كذب لا يصح في حيوته حديث واحد
كحديث ان رسول الله عليه السلام كان في المسجد
فسمع كلاما من ورائه فذهبوا ينظرون فاذا هو
الخضر وحديث يلتقي الخضر والالياس كل عام وحديث
يجتمع بعرفة جبريل وميكائيل والخضر الحديث المفترى
الطويل قلت اما الحديث الثاني فقد سبق انه اخرجه
العقيلي والدارقطني في الافراد وابن عساكر عن ابن
عباس مرفوعا واما الحديث الثالث فكذا له اصل وذكرته
في رسالتي المسماة بكشف الحذر عن امر الخضر مع
الرد على ما ذكره هنا من الادلة النقلية على عدم
بقائه **فصل** ومنها ان يكون الحديث مما تقوم
الشواهد الصحيحة على بطلانه كحديث عوج بن عنق
الطويل الذي قصد واضعه الطعن في اخبار الانبياء
فان في هذا الحديث ان طوله كان ثلاثة الف ذراع و
ثلثمائة وثلث وثلثين وان نوحا لما خوفه الغرق
قال احملني في قصعتك هذه وان الطوفان لم يصل الى
كعبه وانه خاض البحر فوصل الى حجزته وانه كان يأخذ
الحوت من قرار البحر فيشويه في عين الشمس وانه
قلع صخرة عظيمة على قدر عسكر موسى واراد ان
يرضخهم بها فقورها الله على عنقه مثل الطوق وليس
العجب من جرأة مثل هذا الكذاب على الله انما العجب ممن
يدخل هذا الحديث في كتب العلم من التفسير وغيره ولا
يبين امره وهذا عنده ليس من ذرية نوح وقد قال الله
تعالى (وجعلنا ذريته هم الباقين) فاخبر ان كل
من بقي على وجه الارض فهو من ذرية نوح فلو كان

اوسکی بقائی کا ذکر ہے سب جھوٹی ہین انکی حیاتی مین کوئی
حدیث صحیح نہین ملی گئی مثل ان حدیثون کے **حدیث** رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور پیچھے سے کلام سُنی وہ لوگ
دیکھنے لگے تو وہ خضر تھا **حدیث** خضر والیاس ہر سال ایک جگہ
ملتے ہین **حدیث** جبرئیل ومیکائیل وخضر عرفہ مین جمع ہوتے ہین
یہ حدیث لمبی ہے اور افترا ہے مین کہتا ہون لیکن دوسری حدیث کا حال
پیچھے گذرچکا ہی کہ اسکو عقیلی اور دارقطنی نے افراد مین اور ابن عساکر نے ابن عباس
سے مرفوع روایت کی ہی اور تیسری حدیث اسکا کچھ اصل نہین ہے مینے یہ حدیث
رسالہ کشف الحذر عن امر الخضر مین ذکر کی ہی بمعہ رد ان دلائل عقلی ونقلی
کے خضر کے مرنے پر ہین **فصل** بعض ان مین سے یہ بھی کہ حدیث
ایسی ہو جو شواہد اوسکے بطلان پر قائم ہون مثل حدیث عوج بن عنق
کی جسکے واضع نے اخبار انبیا مین طعن کا قصد کیا ہے اس حدیث مین
اسکے طول کا یہ ذکر ہی کہ قد اوسکا تین ہزار تین سو تینتیس گز تہا اور
جب کہ نوح علیہ السلام نے اسکو ڈرایا تو کہا مجھے اس پیالہ مین اوٹھا
لے اور طوفان اوسکے گھٹنون تک پہونچا اور جب وہ دریا مین داخل
ہوا تو پانی اوسکے ٹخنون تک آیا اور وہ دریا کے نیچے سے مچھلی
پکڑتا تہا اور اوسکو سورج سے بھونتا تہا اور اوسنے ایک بڑا پتھر
حضرت موسی کے لشکر کے اندازہ پر اوٹھایا اور ارادہ کیا کہ انکو اوسکے
نیچے ذرہ ذرہ کر ڈالے اللہ تعالی اوس پتھر کو اسکی گردن مین طوق
کی طرح بنا دیا اس کاذب کی دلیری سے تعجب نہین آتا لیکن تعجب
ان شخصون سے جو ایسی حدیث کتب تفسیر وغیرہ مین داخل کرتی ہین اور اسکا
حال بیان نہین کرتے اور یہ شخص اسکے نزدیک نوح علیہ السلام کی اولاد
سے نہین ہے اور اللہ تعالی فرمایا ہے اور ہمنے اسکی اولاد کو باقی رکہا
اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ جو شخص روئے زمین پر باقی رہا ہے
وہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے تہا اگر + + + +

علی صخرة والصخرة علی قرن ثور فاذا حرك الثور قرنه تحركت الصخرة قلت خرج ابو الدنیا وابو الشیخ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال خلق الله جبلا یقال له قاف محیط بالعالم وعروقه الی الصخرة التی علیها الارض فاذا اراد الله ان یزلزل قریة امر ذلك الجبل فحرك العرق الذی یلی تلك القریة فیزلزلها ویحركها فمن ثم تحرك القریة دون القریة

قال ومن هذا حدیث كان جنیة تاتی النبی علیه السلام فابطأت علیه فقال ما ابطأك قالت مات لی میت بالهند فذهبت فی تعزیته فرأیت فی طریقی ابلیس یصلی علی صخرة فقلت ما حملك علی ان اضللت آدم قال دعی عنك هذا قلت تصلی وانت انت قال یا فارعة انی لارجو من ربی اذا بر قسمه ان یغفر لی فما رأیت رسول الله علیه السلام ضحك مثل ذلك الیوم قال ابن عدی فی الكامل حدثنا عبد المؤمن بن احمد حدثنا ابن لهیعة عن ابیه عن ابی الزبیر عن جابر فذكره الله اعلم مما دس فی كتب ابن لهیعة والا فهو اعلم بالحدیث من ان یروج علیه مثل هذا ومن هذا الحدیث هامة بن الهیم بن لاقیس بن ابلیس الحدیث الطویل ونحوه وحدیث زرنب بن بعر قلا قال ابن الجوزی حدیث زرنب باطل

فصل ومنها مخالفة الحدیث لصریح القرآن كحدیث مقدار الدنیا وانها سبعة آلاف سنة ونحن فی الالف السابعة وهذا من ابین الكذب لانه لو كان صحیحا لكان كل احد علم انه قد بقی للقیامة

زمین ایک پتھر پر ہے اور پتھر بیل کے سینگوں پر جب بیل اپنے سینگ کو ہلاتا ہے تو وہ پتھر ہل جاتا ہے۔ مین کہتا ہون ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا اونہون نے اللہ تعالی نے ایک پہاڑ پیدا کیا ہے جسکو قاف بولتے ہین اونے تمام جہان کو گھیر رکھا ہے اور رگین اوسکی اوس پتھر تک ہین جس پر زمین رکھی ہوئی ہے جب اللہ تعالی کسی گاؤن میں زلزلہ ڈالنا چاہتا ہے تو اوس پہاڑ کو حکم کرتا ہے اس پہاڑ کی وہ رگ جو اس گاؤن سے ملی ہوئی ہے ہلتی ہے پھر وہ گاؤن کانپتا ہے اور حرکت میں آتا ہے یہی سبب ہے کہ ایک گاؤن دوسرے گاؤن کے سوا ہلتا ہے۔ کہا اسی قسم سے یہ حدیث ہے ایک جنی تھی ہمیشہ نبی علیہ السلام کے پاس آتی تھی ایک روز اوس نے دیر لگائی پوچھا آنحضرت نے کس لئے تو نے دیر لگائی ہے کہا اوس نے میرا ایک آدمی ہند میں مر گیا تھا اوسکی تعزیت کے لئے گئی تھی رستہ میں شیطان پتھر پر نماز پڑھتا دیکھا مین نے اوسکو کہا کس چیز نے تجھے برانگیختہ کیا کہ تو نے آدم کو بہکایا کہا یہ قصہ چھوڑ دے پھر میں نے کہا تو نماز پڑھتا ہے اور ایسا ہے جواب دیا اے فارعہ مین اپنے رب سے امید رکھتا ہون کہ جب وہ قسم پوری کر لے مجھ کو بخش دے مین نے اوس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے نہیں دیکھا تھا کہا ابن عدی نے کامل مین عبد المؤمن نے ہمسے حدیث کہی کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے اپنے باپ سے اور اوس نے ابی الزبیر سے اور ذکر کیا اللہ بہتر جانتا ہے جو ابن لہیعہ کی کتابون مین پوشیدہ ہو گئے ورنہ وہ حدیث کو اچھا جانتا ہے اس سے کہ ایسی ترویج کی جائے۔ اور اسی قسم سے حدیث ہامہ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس کی ہے اور اسی قسم سے حدیث زرنب بن بعر قلا کے کہا ابن جوزی نے حدیث زرنب کے باطل ہے

فصل

بعض ان امور سے یہ ہے کہ حدیث صریح نص قرآن کی مخالف ہو مثل اس حدیث کی مقدار دنیا کا سات ہزار برس ہے اور ہم ساتوین ہزار مین ہین۔ یہ صریح کذب ہے اس لئے کہ اگر صحیح ہوتا تو ہر ایک جانتا ++

تما حدیث مقدار الدنیا [illegible] هو هذا من ابین الكذب [illegible]

واخرج البيهقي في شعب الايمان عن زيد بن اسلم قال
بلغني انه رؤيت ضبع واولادها رابضة في فجاج
عين رجل من العمالقة واخرج ابن ابي حاتم عن
انس بن مالك انه اخذ عصا فذرع فيها شيئا
ثم قاس في الارض خمسين وخمسا وخمسين ثم قال
هكذا طول العماليق واخرج ابن جرير وابن ابي حاتم
عن ابن عباس قال امر موسى ان يدخل مدينة
الجبارين فسار من معه حتى نزل قريبا من المدينة
وهي اريحا فبعث اليهم اثني عشر عينا من كل سبط منهم
عين ليأتوه بخبر القوم فدخلوا المدينة فرأوا
امرا عظيما من هيئتهم وجسمهم وعظمهم فدخلوا
حائطا لبعضهم فجاء صاحب الحائط ليجتني الثمار من
حائطه فجعل يجتني الثمار فنظر الى آثارهم فتتبعهم
فكلما اصاب واحدا منهم اخذه فجعله في كمه مع
الفاكهة حتى التقط الاثني عشر كلهم فجعلهم في كمه
مع الفاكهة وذهب الى ملكهم فنثرهم بين يديه الحديث
قال ومن هذا الحديث ان قاف جبل من زمردة خضراء
محيطة بالدنيا كاحاطة الحائط بالبستان والسماء
واضعة اكنافها عليه فزرقتها منه قلت قد ذكره
البغوي في معالمه عن عكرمة والضحاك وفي الدر
المنثور اخرج عبد الرزاق عن مجاهد قال قاف
جبل محيط بالارض واخرج ابن المنذر وابو الشيخ
في العظمة والحاكم وابن مردويه عن عبد الله بن بريدة
في قوله تعالى (ق) جبل من زمرد محيط بالدنيا
عليه كنفا السماء قال ومن هذا الحديث ان الارض

اور بیہقی نے شعب الایمان مین زید بن اسلم سے نقل کیا ہے کہ مجکو خبر پہنچی
ہے کہ ایک بجو مع اپنی اولاد کی بیٹھی ایک مرد کی آنکھون کے گڑہی
مین لوٹتا تہا اور ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے روایت
ہے کہ اوسنے ایک عصا پکڑا اور اوسکو کسی شئی سے ناپا پہر
اوس سے زمین کو پچاس یا پچپن مرتبہ اندازہ کیا پہر کہا کہ اس قدر
عمالیق کا طول تہا ۔ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ کہا اوسنے موسی علیہ السلام کو سرکشون کے
شہرون مین داخل ہونیکا حکم ہوا او نہونے اپنی قوم کو ساتھ لیکر سیر
کیا اور اریحا کے قریب اترے اور او نکیطرف بارہ آدمی ہر ایک گروہ سے
ایک ایک اونکی خبر کے جاسوسی کیلئے روانہ کئے جب وہ شہرون مین داخل
ہوئے تو اونہونے بڑی بڑی کام جو اونکی ہیئت و جسم پر دلالت
کرتے تہے دیکہے اور ایک باغ مین داخل ہوئے بعد اوسکے مالک باغ کا
میوہ چننے کے لئے اپنے باغ مین آیا اور میوہ چننے لگا جب اوسنے اونکے
پاؤن کے آثار دیکہے تو اونکے پیچہے لگا اور ہر ایک کو پکڑ کر مع میوہ کے جہکری مین ڈالتا
جاتا جب اوسنے بارہ آدمیونکو مع میوے کی جہکری مین ڈال لیا تو بادشاہ
کے پاس آیا اور اوسکے روبرو اونکو چہوڑ دیا الخ اور اسی قسم سے یہ حدیث
ہے کہ قاف سبز زمرد سے ایک پہاڑ ہے اوسنے سب دنیا کو گہیرا ہوا ہے جیسے
دیوار باغ کو گہیرتی ہے اور آسمانے اپنی اطراف اوسپر رکہی ہوئی
ہین اور اسی لئی سیاہ ہے ۔ مین کہتا ہون یہ بغوی نے معالم مین
عکرمہ و ضحاک سے ذکر کیا ہے اور در منثور مین ہے کہ عبد الرزاق
نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا اوسنے قاف ایک پہاڑ ہے جسنے تمام
زمین کو گہیرا ہوا ہے اور ابن منذر اور ابو الشیخ نے عظمت مین
اور حاکم اور ابن مردویہ نے عبد اللہ بن بریدہ سے اس آیت کی
تفسیر کی ہے کہ ق ایک پہاڑ ہے جسنے دنیا کو گہیرا ہوا ہے
اوسپر آسمان کے کنارے ہین ۔ کہا ہے قسم سے یہ حدیث ہے کہ زمین

علم رسول الله منطبق على علم الله سواء بسواء
فكل ما يعلمه الله يعلمه رسوله والله تعالى يقول (و
ممن حولكم من الاعراب منافقون ومن اهل
المدينة مردوا على النفاق لا تعلمهم) وهذا في
براءة وهي من اواخر ما نزل من القرآن هذا و
المنافقون جيرانه في المدينة انتهى ومن اعتقد
تسوية علم الله ورسوله يكفر اجماعا كما لا يخفى ولي
ومن هذا حديث عقد عائشة لما ارسل في طلبه
فاثاروا الجمل اي ومما يؤيده ما تقدم ويبطل قول القائل
حديث عائشة فقد ذكر العماد بن كثير في تفسيره وهو
من اكابر المحدثين قال البخاري حدثنا عبد الله بن يوسف
اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه
عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام
في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش
انقطع عقد لي فاقام رسول الله عليه السلام على
التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء وليس
معهم ماء فاتى الناس الى ابي بكر فقالوا الا ترى
ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس
وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر ورسول
الله واضع رأسه على فخذي قد نام فقال حبست
رسول الله والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء
قالت فعاتبني ابو بكر وقال ما شاء الله ان يقول
وجعل يطعن بيده في خاصرتي ولا يمنعني من التحرك
الا مكان رسول الله على فخذي فقام عليه السلام حين
اصبح على غير ماء فانزل الله آية التيمم فقال

علم اسکا تھا اور رسول کا یہی یعنی جس چیز کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اوسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہیں حال آنکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
(اور بعض انسے جو گرد تمہارے ہیں منافقون سے ہیں اور اہل مدینہ
سرکش ہیں اوپر نفاق کے نہیں جانتا تو اون کو) یہ آیت
سورۂ برات میں ہے اور سب سے آخر نازل ہوئی ہے اور مدینہ میں منافق آنحضرت
کے ہمسایہ تھے انتہی اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کے علم برابری کا اعتقاد
کرے وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے کہا اسی سے ہے عائشہ کے
ہار کی حدیث جب حضرت نے اسکی تلاش کی لئے بھیجا پس ٹھہرایا انہوں نے
اونٹ کو یعنی جو پیچھے گذرا ہی سکے تائید حدیث عائشہ کی حدیث کرتی ہے اور اس
قائل کے قول کو باطل کرتی ہے عماد بن کثیر نے جو اکابر محدثین سے ہیں ذکر
کیا ہے کہا بخاری نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یوسف نے کہا خبر دی
ہمسے مالک نے عبد الرحمن بن قاسم سے اونہوں نے اپنے باپ سے
اونہوں نے عائشہ سے کہا اونہوں نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ
کسی سفر میں نکلے جب ہم بیدا یا ذات الجیش میں پہنچے میرا گلے کا
ہار ٹوٹ پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے ڈھونڈنے کیلئے ٹھہر گئے
اور لوگ بھی آپکے ساتھ ٹھہر رہے نہ وہ پانی پر اترے اور نہ اونکے
پاس پانی تھا پھر لوگ ابی بکر کے پاس آئے اور کہا کیا تو نہیں دیکھتا
کہ جو عائشہ نے کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں
کو ٹھہرا رکھا ہے نہ وہ پانی پر ہیں اور نہ اونکے پاس ہے پھر ابو بکر میری
طرف آئے اور رسول اللہ اوس وقت اپنا سر میرے زانو پر رکھکر سو رہے تھے اور
کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی حالت میں بند کیا
ہے کہ نہ وہ پانی پر اترے ہیں اور نہ کچھ اونکے پاس ہے۔ کہا عائشہ
نے مجھے ابو بکر نے ڈانٹا اور جو کچھ منہ میں آیا کہا اور میری پسلیوں میں لگے
چبھونے لگا اور مجھے ہلنے سے یہ بات منع کرتی تھی کہ رسول اللہ کا سر میرے
زانو پر تھا غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھے اور پانی نہ تھا

من وقتها هذا مائتان واحد وخمسون سنة والقيامة
يقول (يسئلونك عن الساعة ايان مرسيها) الآية وقالت
تحقيق هذا الحديث قد تصدى الجلال السيوطي في رسالة
سماها الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف وحاصله
انه يستفاد من الحديث اثبات قرب القيامة ومن الآيات
نفي تعيين تلك الساعة فلا منافاة وزبدته انها لا
تتجاوز عن الخمسمائة بعد الالف قال وقد جاهر
بالكذب بعض من يدعي في زماننا العلم وهو متشبع
بما لم يعط ان رسول الله كان يعلم متى تقوم الساعة
قيل له فقد قال في حديث جبريل ما المسئول عنها باعلم من
السائل فحرفه عن موضعه وقال معناه انا وانت نعلمها
وهذا من اعظم الجهل واقبح التحريف والنبي اعلم بالله
من ان يقول لمن كان يظنه اعرابيا انا وانت نعلم
الساعة الا ان يقول هذا الجاهل انه كان يعرف انه
جبريل فرسول الله عليه السلام هو الصادق في قوله
والذي نفسي بيده ما جاءني في صورة الا عرفته غير
هذه الصورة وفي اللفظ الآخر ما شبه علي غير هذه
المرة وفي اللفظ الآخر ردوا علي الاعرابي فذهبوا
فالتمسوا فلم يجدوا شيئا وانما علم النبي صلى الله عليه و
سلم انه جبريل بعد مدة كما قال عمر فلبثت مليا فقال
عليه السلام يا عمر اتدري من السائل والمحرف يقول علم
وقت السؤال انه جبريل ولم يخبر الصحابة بذلك
الا بعد مدة ثم قوله في الحديث ما المسئول عنها
باعلم من السائل يعم كل سائل ومسئول عن الساعة
هذا شانهما ولكن هؤلاء الغلاة عندهم ان

اس وقت سے قیامت تک دوسو اکاون برس ہیں کہتے ہیں حق سبحانہ و
تعالی فرماتا ہے تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں اسکا کیا وقت ہے آیت
میں تحقیق اس حدیث کی جلال الدین السیوطی نے رسالہ الکشف عن
مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف میں لکھی ہے حاصل اسکا یہ ہے حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے اور آیات نفی تعیین کی ثابت ہوتی ہیں
ان دونوں میں کچھ منافات نہیں ہے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ قیامت
ایک ہزار پانچ سو سے تجاوز نہ کریگی ایک شخص نے ہمارے زمانہ
میں جو علم کا مدعی ہے حالانکہ اسکو علم سے کچھ بہرہ حاصل
نہیں ہے دعوی کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت
کے قائم ہونے کا علم تھا اُس سے کسی نے کہا حدیث جبرائیل میں ہے
مسئول عنہا سائل سے زیادہ نہیں جانتا تو اوسنے اوسکی تحریف کردی
اور کہا میں اور تو ہم دونوں جانتے ہیں اور یہ بڑی جہالت اور قبیح تحریف ہے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص کو اعرابی جانکر کہیں کہ
میں اور تو قیامت کو جانتے ہیں شاید وہ جاہل یہ کہے کہ پہلے جانتے تھے کہ یہ جبرائیل
ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس قول میں
صادق ہیں قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جس صورت
میں میرے پاس آیا میں نے اسکو پہچان لیا سوا اس صورت کے۔ اور دوسری
روایت میں ہے کہ مجھکو اوسکی صورت پر کبھی متشابہ نہیں ہوا سوا اس مرتبہ
کے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اس اعرابی کو میرے پاس لے آؤ لوگ گئے اور ڈھونڈا
تو نہ ملا اور آنحضرت نے بعد مدت کے معلوم کیا کہ یہ جبرائیل تھا جیسا کہ عمر نے کہا ہے میں مدت
تک ٹھہرا رہا پھر فرمایا آنحضرت نے اے عمر تو جانتا ہے کہ یہ سائل کون تھا۔ اور تحریف
کرنیوالا کہتا ہے کہ آنحضرت سوال کیوقت جانتے تھے کہ یہ جبرائیل ہے اور صحابہ
کو خبر نہ دی مگر بعد مدت کے پھر یہ قول کہ مسئول عنہا سائل سے اعلم نہیں
ہر سائل و مسئول کو شامل ہے پس جو سائل اور مسئول قیامت سے ہوگا یہی
حال ہے لیکن ان غالیوں کے نزدیک ++ ++ ++

الحدیث فهو فی صحیح مسلم ولکن وقع فیه الغلط
فی رفعه وانما هو من قول کعب الاحبار کذالک قال
امام هذا الحدیث محمد بن اسمعیل البخاری فی تاریخ
الکبیر و قاله غیره من علماء المسلمین ایضا و هو
کما قالوا لان الله اخبر ان خلق السموات والارض
وما بینهما فی ستة ایام وهذا الحدیث یتضمن ان
مدة التخلیق سبعة ایام ومن ذلک الحدیث الذی
یروی فی الصخرة انها عرش الله الادنی تعالی الله
عن کذب المفترین فلما سمع عروة بن الزبیر هذا
قال سبحان الله تعالی (الذی وسع کرسیه السموات
والارض) وتکون الصخرة عرشه الادنی وکل حدیث
فی الصخرة فهو کذب مفتری والقدم الذی فیها
کذب موضوع مما عملته ایدی المزورین وارفع شیء
فی الصخرة انها کانت قبلة الیهود وهی فی المکان
کیوم السبت فی الزمان ابدل الله بها لهذه الامة
الکعبة البیت الحرام ولما اراد امیر المؤمنین عمر بن
الخطاب رضی الله عنه ان یبنی المسجد الاقصی
استشار الناس هل یجعله امام الصخرة او خلفها
فقال له کعب یا امیر المؤمنین ابنه خلف الصخرة
فقال یا ابن الیهودیة خالطتک یهودیة بل ابنیه
امام الصخرة حتی لا یستقبلها المصلون فبناه
حیث هو الیوم وقد اکثر الکذابون من الوضع
فی فضائلها وفضائل بیت المقدس والذی صح
فی فضله قوله علیه السلام لا تشد الرحال الا الی
ثلاثة مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصی

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے لیکن غلطی اسمین بسبب مرفوع ہونے
کے واقع ہوئی ہے یہ قول کعب الاحبار کا ہے ایسا ہی امام المحدثین
محمد بن اسمعیل بخاری نے تاریخ کبیر مین لکھا ہے اور اسیطرح
ہے جسطرح انہوں نے کہا ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے آسمانوں
اور زمین اور بیچ کی اشیا کو چھہ دن مین پیدا کیا ہے اور
اس حدیث سے نکلتا ہے کہ مدت پیدایش کے سات دن
ہے اسیطرح یہ حدیث ہے کہ پتھر اللہ تعالی کا چھوٹا عرش ہے
اللہ تعالی ایسے افتراؤن سے بلند ہے جب عروہ بن زبیر نے یہ حدیث
سنی کہا پاک ہے اللہ (جسکی کرسی آسمانون اور زمین کو فراخ ہو رہی)
اس سے کہ ادنی پتھر اوسکا عرش ہو اور جو حدیث پتھر کے باب مین
آئی ہے وہ کذب ہے اور قدم کا اسپر ہونا یہ بھی جھوٹون
لوگون کی بناوٹ ہے اور مرفوع تر روایت پتھر کے باب مین
یہی کہ یہ پہلی قبلہ یہود کا تھا پھر جیساکہ اللہ تعالی نے شنبہ
کی جگہہ جمعہ کو بدل دیا ایسا ہے اسکی جگہہ کعبہ کو بدل ڈالا
اور جب امیر المؤمنین عمر بن خطاب نے مسجد اقصے کے
بنانے کا ارادہ کیا تو لوگون سے مشورہ کیا کہ کیا اسکو
آگے پتھر کے بنایا جاوے یا پیچھے۔ کعب نے کہا ای امیر
المومنین اسکو پتھر کے پیچھے بناؤ فرمایا ای یہودیہ
کے بیٹے تجھہ سے یہودیت خلط ہو گئی بلکہ مین اسکو
آگے پتھر کے بناتا ہون تاکہ نمازی اسکا استقبال نکرین
پھر اوسجگہہ بنایا جسجگہ وہ آج ہے۔ اور کذابون نے
اسکی فضیلت مین اور بیت المقدس کی فضیلت مین
بہت حدیثیں بنائی ہین اور جو اوسکی فضیلت مین صحیح
روایتیں ہین وہ یہ ہین فرمایا نبی علیہ السلام نے کوچ نہ
کیا جائے مگر تین مسجدون کیطرف ایک مسجد حرام دوسرے اقصی

اسعد بن الحضري ملحي بالو لم يركتكم بالافي
بكر قالت فبعثنا البعير الذي كنت عليه فجئنا
العقيقة قال ومن هذا اي ومن هذا القبيل
حديث تلقيح الثمر وقال ما اري لو تركتموه لا يضره
شيئا فتركوه فجاء شيصا فقال انتم اعلم بدنياكم
رواه مسلم عن عائشة وقد قال تعالى (قل لا اقول
لكم عندي خزائن الله ولا اعلم الغيب فقال
ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير) ولما
جرت لام المؤمنين عائشة ما جرى ورماها اهل الافك
لم يكن يعلم حقيقة الامر حتى جاءه الوحي من الله تعالى
ببراءتها وعند هؤلاء الغلاة انه عليه السلام كان
يعلم الحال وانه غيرها بلا ريب واستشار الناس في
فراقها ودعا بريرة فسألها فهو يعلم الحال و
قال لها ان كنت الممت بذنب فاستغفري الله وهو
يعلم علما يقينا انها لم تلم بذنب ولا ريب ان الحال
هؤلاء على هذا الغلو اعتقادهم انه يكفر عنهم
سيئاتهم ويدخلهم الجنة وكلما غلوا كانوا اقرب اليه
واخص به فهم اعصى الناس لامره واشدهم مخالفة
لسنته وهؤلاء فيهم شبه ظاهر من النصارى غلوا
في المسيح اعظم الغلو وخالفوا شرعه ودينه اعظم
المخالفة والمقصود ان هؤلاء يصدقون بالاحاديث
المكذوبة الصريحة ويحرفون الاحاديث الصحيحة
الله ولي دينه فيقتلون من يقوم له بحق النصيحة

فصل ويشبه هذا ما وقع فيه الغلط من
حديث ابي هريرة خلق الله التربة يوم السبت

اسعد بن الحضرمی [illegible] ابی بکر کی بیٹی [illegible]
کہا عائشہ نے ہم اس اونٹ کو اوٹھا یا جسپر مین تھی تو نا راضگی سے نیچے آکر
نکالا کہا اسی قبیل سے ہے یہ حدیث کھجورون کی جفتی کرانیکے فرمایا آنحضرت
نے مین نہین جانتا اگر تم اسکو چھوڑ دو تو کچھ ضرر ہو پھر لوگون نے چھوڑ دیا
اور حال ابتر ہوا فرمایا تم دنیا کی کامون کو مجھسے زیادہ جانتے ہو مسلم
نے عائشہ سے روایت کی ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے (کہ مین تمہارے
لئے نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کی خزانے ہین اور مین غیب نہین جانتا)
اور فرمایا (اگر مین غیب جانتا تو مین خیر بہت جمع کرتا) اور جب ام المومنین
عائشہ سے واردات گذری اور اہل افک نے انکی حق مین طعن تشنیع کیا آن
حضرت حقیقت امر کی نہ جانتے تھے تاکہ وحی اوسکی برارت کا اللہ تعالی سے
نازل ہوا۔ اور ان غالیون کے نزدیک آنحضرت حال جانتے تہے اور اسکو
تغیر کردیا اور آدمیون سے اوسکے فراق کی بابت مشورہ لیا اور اونکی
(لونڈی) ریحانہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تونے
گناہ کیا ہے تو اللہ تعالی سے بخشش طلب کر اور خود یقینا جانتے تھے
کہ اسنے گناہ نہین کیا اور شک نہین ہے کہ ان لوگون کا اعتقاد
باوجود اس غلو کے یہ ہے کہ ہماری برائیان دور ہوتی ہین اور جنت
مین داخل ہونگے اور جسقدر ہم غلو کرینگے اسیقدر قریب اور
مخصوص تر ہونگے حالانکہ وہ اس امر مین سب آدمیون سے زیادہ نافرمان
ہین او سنت کی بہت مخالف ہین اور انمین نصاری کا شبہ ظاہر ہے
اسلئے کہ انہون نے عیسے علیہ السلام پر بہت غلو کیا ہے اور اوسکی شریعت اور
دین کے بہت مخالف ہوگئے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ وہ ہین تمام جہوٹی حدیثون کی تصدیق
کرلیتے ہین اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہین اللہ کے دین کے والی
سے قائم رکھی اوسکو جو حق نصیحت کرنیکے لئے کھڑا ہوا ہے **فصل**
اس سے مشابہ ہے وہ جس مین غلطی واقع ہوئی ہے جیسے حدیث
ابو ہریرہ کے کہ اللہ تعالی نے شنبہ کی دن خاک کو پیدا کیا ہے

بانه من جملة الائمة ثم يصلي عيسى عليه السلام في
سائر الايام **فصل** ومنها احاديث صلوات
الايام والليالي كصلوة يوم الاحد وليلة الاحد
ويوم الاثنين وليلة الاثنين الى اخر الاسبوع كل
احاديثها كذب قد تقدم بعض ذلك كذلك
احاديث صلوة الرغائب اول جمعة من رجب كلها
كذب واستلها ما رواه عبد الرحمن بن منده
وهو صدوق عن ابن جهضم هو واضع الحديث
حدثنا علي بن محمد بن سعيد البصري حدثنا ابي
حدثنا خلف بن عبد الله الصغاني عن حميد بن
انس يرفعه رجب شهر الله وشعبان شهري ورمضان
شهر امتي الحديث ولا تغفلوا عن اول جمعة من
رجب فانها ليلة تسميها الملئكة الرغائب و
ذكر الحديث المكذوب بطوله قال ابن الجوزي
اتهموا به ابن جهضم ونسبوه الى الكذب قال و
سمعت عبد الوهاب الحافظ يقول رجاله مجهولون فتشت
عليهم جميع الكتب فما وجدتهم قال بعض
الحفاظ بل لعلهم لم يخلقوا قلت ما صدر الحديث
وهو قوله رجب شهر الله وشعبان شهري و
رمضان شهر امتي فقد ذكره ابو الفتح بن ابي
الفوارس في اماليه عن الحسن مرسلا كما ذكره
السيوطي في جامع الصغير واما قوله وكل حديث
في ذكر صوم رجب وصلوة بعض الليالي فيه فهو
كذب مفترى فيه بحث فقد ورد في صيام
رجب احاديث متعددة ولو كانت ضعيفة

اسمین اشارہ ہے کہ یہ خاص ہمین امت کا ہی بعد سکے عیسے علیہ السلام باقی
دنونمین امامت کرینگے **فصل** بعض اون سے نمازین رات
اور دن کے ہین مثل یکشنبہ کی دن و رات کی نماز اور دوشنبہ
کے دن و رات کی نماز تا آخر ہفتہ تک یہ سب حدیثین کذب
ہین اور کچھہ حال انکا پیچھے گذر چکا ہے اور اسیطرح رغائب کے
نماز کی حدیثین جو اول جمعہ رجب مین پڑھتے ہین یہ سب کذب
ہین اور اونکی مثل یہ روایت ہی جو عبد الرحمن بن منده نے
(اور یہ صادق ہی) ابن جہضم سے (یہ حدیثونکا بنانیوالا ہی)
روایت کی ہی کہا اوسنے حدیث کی ہمسے علی بن محمد بن سعید
بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خلف بن عبد اللہ صغانی نے حمید بن انس
سے اوسنے مرفوع کیا ہی رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ
اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے الحدیث اور تمین سے کوئی اول جمعہ رجب
مین غافل نہو جاوے اسلئے کہ وہ ایسی رات ہی جسکو فرشتے رغائب بولتے
ہین اور ذکر کی احادیث اوسنے لمبی حدیث مین بیان کیا ہی کہا ابن
جوزی نے اس حدیث کی تہمت ابن جہضم کو لگاتی ہین اور کذب کیطرف
اوسکو منسوب کرتے ہین کہا اوسنے مینے حافظ عبد الوہاب سے سنا ہی کہ وہ کہتا تہا
راوی اسکے مجہول ہین مینے بہت کتابین انکی تلاش مین دیکہی ہین
لیکن انکو کہین نہ پایا کہا بعض حفاظ نے شاید انکا خلقہ نہین ہوا
مین کہتا ہون لیکن ابتدا اس حدیث کا کہ رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہے
اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اسکو ابو الفتح اور ابن
ابی الفوارس نے امالی مین حسن سے مرسل روایت کیا ہی جیسا کہ سیوطی نے
جامع صغیر مین ذکر کیا ہے لیکن اسلئے اس قول مین کہ رجب کے
روزے کہنے مین اور بعض راتونکی نماز مین کوئی روایت صحیح نہین
ہے اسمین بحث ہی اسلئے کہ رجب کے روزے کی بہت حدیثون سے ثابت
ہین اگرچہ ضعیف ہین + + + + + + +

مسجد هذا وهو في الصحيحين وقوله من حديث
ابي ذر وقد سئله اي مسجد وضع في الارض اول
فقال المسجد الحرام قال ثم اي قال المسجد الاقصى
الحديث وهو متفق عليه وفي حديث عبد الله بن عمرو لما
بنى سليمان البيت سال ربه ثلاثا ساله حكما
يصادف حكمه فاعطاه اياه وساله ملكا لا ينبغي
لاحد من بعده فاعطاه اياه وساله ان لا يؤم احد
هذا البيت لا يريد الا الصلوة فيه الا رجع من خطيئته
كيوم ولدته امه وانا ارجو ان يكون قد اعطاه الله
وهو في مسند احمد وصحيح الحاكم وفي الباب حديث
رابع دون هذه الاحاديث رواه ابن ماجه في سننه
وهو حديث مضطرب ان الصلوة فيه يفضل خمسين
الف صلوة وهذا محال لان مسجد رسول الله
افضل منه والصلوة فيه يفضل على غيره بالف صلوة
وقد روى في مسجد بيت المقدس التفضيل بخمسمائة
وهو اشبه وصح انه عليه السلام اسرى به اليه وانه
صلى فيه وام المرسلين في تلك الصلوة وربط البراق
بحلقة الباب وعرج منه وصح عنه ان المؤمنين يتحصنون
به من ياجوج وماجوج فهذا المجموع ما يصح فيه
من الاحاديث قلت وكذا ثبت ان المهدي مع المؤمنين
يتحصنون به من الدجال وان عيسى عليه السلام
ينزل من منارة مسجد الشام فيأتي فيقتل الدجال و
يدخل المسجد وقد اقيم الصلوة فيقول المهدي
تقدم يا روح الله فيقول انما هذه الصلوة اقيمت لك
فيتقدم المهدي ويقتدي به عيسى عليه السلام شا...

تیسری یہ کہ یہ مسجد صحیحین مین ہے اور قول آنحضرت کا
جو ابو ذر نے روایت کیا ہے ابو ذر نے پوچھا کون سے
مسجد پہلے زمین مین بنائی گئی ہے فرمایا مسجد حرام کہا
پہر کونسی فرمایا مسجد اقصٰے الخ یہ متفق علیہ ہے اور حدیث
عبد اللہ بن عمرو کی جب سلیمان علیہ السلام نے وہ گہر بنایا تو اللہ تعالے
سے تین سوال کئے ایک حکم جو تیری حکم کے موافق ہو اللہ تعالے
نے اسکو دیدیا دوسرا ایسا ملک کہ کسی کو ان کے پیچہے نہ ملے تو اللہ تعالے
نے اسکو دیدیا تیسرا یہ کہ جو شخص قصد نماز سے اس گہر مین امامت کرے
گناہون سے ایسا ہو جائے گویا آج ہی اسکو اسکی ماں نے جنا ہے اور مین
ظن کرتا ہون کہ اللہ تعالے نے یہ بہی اسکو دیدیا ہے یہ حدیث مسند
امام احمد اور صحیح حاکم مین بہی ہے اور اس باب مین سوائے انکے ایک اور
چوتھی حدیث ہے جو ابن ماجہ نے سنن مین روایت کی ہے اور مضطرب ہے
نماز اسمین پچاس ہزار درجہ زیادہ اور جگہہ نماز پڑہنے سے فضیلت رکہتی
ہے اور یہ محال ہے اسلئے کہ مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے
اور اسمین ایک نماز ہزار درجہ باقی مسجد و نیز فضیلت رکہتی ہے اور مسجد
بیت المقدس کی فضیلت پانچ سو نمازوں کی برابر مروی ہے اور یہ روایت
اشبہ ہے اور صحیح ہو چکا ہے کہ آنحضرت نے معراج کی رات مین سیر اسطرف کیا
ہے اور اس جگہ نماز پڑہی اور سب رسولوں کی امامت کرائی اور براق
کو حلقہ سے باندہا اور اس جگہہ سے آسمان کو تشریف لے گئے اور صحیح
ہے کہ مومن اس جگہ یاجوج ماجوج سے پناہ پکڑینگے یہ مجموعہ ہے ان صحیح حدیثوں
کا جو اسکی فضیلت مین مروی ہوئی ہیں مین کہتا ہون اسی طرح یہ بہی ثابت
ہے کہ امام مہدی معہ مومنوں کے دجال سے اس جگہہ پناہ پکڑینگے اور عیسی
علیہ السلام شام کی مسجد کے منارے سے اترینگے اور دجال کو قتل کرکے مسجد مین
داخل ہونگے اور جب نماز کا وقت ہوگا تو مہدی کہینگے آگے آئیے یا روح اللہ امامت
کرائیے وہ کہینگے یہ نماز آپ کیلئے تکبیر کہی گئی ہے تب مہدی امام اور

وحديث من صلى ليلة النصف من شعبان
ثلث عشر ركعة يقرأ في كل ركعة ثلاثين مرة
قل هو الله احد شفع في عشرة قد استوجبوا النار
وغير ذلك من الاحاديث التي لا يصح منها شيء

فصل ومنها ركاكة الفاظ الحديث وسماجتها
بحيث يمجها السمع ويدفعها الطبع كحديث
اربع لا تشبع من اربع انثى من ذكر وارض من
مطر وعين من نظر واذن من خبر قلت رواه
ابو نعيم في الحلية عن ابي هريرة وابن عدي و
الطبراني عن عائشة رضي الله عنها كما في الجامع
الصغير الا انه قال وعالم من علم بدل واذن من
خبر فالحديث ضعيف لا موضوع وحديث ارحموا
عزيز قوم ذل وغني قوم افتقر وعالما يلاعب به الصبيان
قلت وحديث الحاكة والاساكفة والصواغين او
صنعة من الصنائع المباحة فكذب على رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذ لم يذم الله ورسوله الصنائع المباحة
قلت قد يذم لما فيهما من الامور المكروهة والمحرمة
ليجتنب عنها كما بينته في شرح عين العلم من مراتب
المكاسب قال ومن ذلك حديث من فارق الدنيا
وهو سكران دخل القبر سكران وبعث سكران و
امر به الى النار سكران الى جبل يقال له سكران و
حديث ان لله ملكا اسمه عمارة على فرس من ياقوت
طوله مد بصره يدور في البلدان ويقف في الاسواق
ينادي ليغلو كذا وكذا وليرخص كذا وكذا
وحديث ان لله ملكا يقال له عمارة ينزل على حمار

بعض اونمین سی یہہ ہی بعض نصف شعبان کی رات مین تیرہ رکعت
پڑہے ہر ایک رکعت مین تیس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے دس ایسے
آدمیون کی شفاعت کریگا جو آگ کی لائق ہونگی اور اس باب مین
اور حدیثین بہی ہین صحیح انمین کوئی نہین **فصل** بعض
اونمین یہہ ہی کہ حدیث کی الفاظ ایسے رکیک ہون جو آدمی کی
طبیعت اور کان اونکو برا جانین مثل ان حدیثون کی **حدیث**
چار چیزون کا چار چیزون سے پیٹ نہین بہرتا عورت کا مرد سے زمین کا
بارش سے آنکہہ کا نظر سے کان کا خبر سے مین کہتا ہون اسکو
ابو نعیم نے حلیہ مین ابی ہریرہ سے اور ابن عدی و طبرانی نے
عائشہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے مگر اسنے
بدلی کان خبر سے یہہ کہا ہی کہ عالم علم سے پس حدیث ضعیف ہی
موضوع نہین ہے **حدیث** رحمت کرو عزیز قوم پر جو ذلیل ہو
جائی اور غنی قوم پر جو محتاج ہو جائی اور عالم پر جسکے ساتہہ لڑکے
کہیلین - مین کہتا ہون حدیث جولاہی اور موچی اور سنیار
اور کسی مباح صنعت کی سب آنحضرت پر کذب ہی اسلئے کہ اللہ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مباح صنعت کی مذمت نہین
کی مین کہتا ہون کبہی مذمت کی جاتی ہی اسلئے کہ اسمین امور محرمہ
اور مکروہہ ہوتی ہین تاکہ اس سے پرہیز کیجائی جیسا کہ مین نے شرح عین العلم مین
بیان کیا ہے - کہا اوسی قسم سے ہی یہ **حدیث** جو شخص
دنیا کو حالت مستی مین چہوڑی قبر مین اسی حالت سی داخل ہوگا
اور مستی کی حالت مین اوٹہایا جائیگا اور اوسی حالت مین اسکیلیے
آگ کا حکم پہاڑ کیطرف کیا جائیگا جسکا نام سکران ہی **حدیث**
اللہ تعالی کا ایک فرشتہ ہی نام اوسکا عمارہ ہے یاقوت کی گہوڑی پر سوار ہو
کر جسکا طول اوسکی نظر کے برابر ہی شہرون مین پہرتا اور بازارون مین
کہڑا ہو آواز کرتا ہی کہ فلانی فلانی شی مہنگے کرو اور فلانی فلانی ارزان

لكنها يتقوى بعضها ببعض وقد اورد شيئا منها في رسالة الادب في رجب وفي العوام الصوام ايضا ثم بعض ما ورد فيه موضوع كما بينه بقوله كحديث من صلى بعد المغرب اول ليلة من رجب عشرين ركعة جاز على الصراط بلا حساب وحديث من صام يوما من رجب وصلى ركعتين يقرأ في كل ركعة مائة مرة آية الكرسي وفي الثانية مائة مرة قل هو الله احد لم يمت حتى يرى مقعده من الجنة قال واقرب ما جاء فيه ما رواه ابن ماجة في سننه ان رسول الله عليه السلام نهى عن صيام رجب قلت وهو محمول على اعتقاد وجوبه كما كان في الجاهلية والا فلم يقل احد من العلماء بكراهة صومه +

فصل ومن ذلك احاديث صلوة ليلة النصف من شعبان كحديث يا علي من صلى ليلة النصف من شعبان مائة ركعة بالف قل هو الله احد قضى الله له كل حاجة طلبها تلك الليلة وساق خرافات كثيرة واعطى سبعين الف حوراء لكل حوراء سبعون الف غلام وسبعون الف ولدان الى ان قال ويشفع والداه كل واحد منهما في سبعين الفا فالعجب ممن شم رائحة العلم بالسنة ان يغتر بمثل هذا الهذيان ويصليها وهذه الصلوة وضعت في الاسلام بعد الاربع مائة ونشات من بيت المقدس فوضع لها عدة احاديث منها من قرأ ليلة النصف الف مرة قل هو الله احد الحديث بطوله وفيه يبعث الله اليه مائة الف ملك يبشرونه

لیکن بعض کو بعض سے تقویت ہو جاتی ہے اور شیخ نے کچھ اسکا بیان رسالہ الادب فی رجب مین اور قوام الصوام مین کیا ہے پھر ان بعض حدیثین موضوع ہین جیسا کہ اوسنے بیان کیا ہے مثل اس حدیث کی جو شخص بعد مغرب کے رجب کی اول رات مین بیس رکعت پڑھے بل صراط سے بلا حساب گذریگا **حدیث** جو شخص ایک دن رجب کا روزہ رکھے اور دو رکعت نماز پڑھے ہر ایک مین سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور پھر دوسری مین سو مرتبہ قل ہو اللہ احد نہین مرتا جبتک اپنی جگہہ جنت مین نہ دیکھہ لے کہا اسکے قریب یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزون سے منع کیا ہے مین کہتا ہون اسکے لئے حکم ہے جو اعتقاد وجوب کا رکھتا ہو جیسا کہ جاہلیت مین تہا ورنہ کسی عالم نے ان روزون کو مکروہ نہین کہا **فصل** اسی قسم سے یہ حدیثین ہین **حدیث** شعبان کی نصف رات مین نماز پڑہنی **حدیث** اے علی جو کوئی شعبان کی رات مین سو رکعت پڑھے ہر رکعت مین ہزار مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے اللہ تعالی اوسکی حاجت کو جو اوس سے مانگے پوری کرتا ہے تا کہ اوسنے بہت خرافات ذکر کئی اور اوسے ستر ہزار حورین ہر ایک کے ساتھہ ستر ہزار غلام اور لڑکے دیئے جنتی کہ کہا اوسکے ماں باپ اوسکے ستر ہزار کی شفاعت کرینگے اور تعجب ہے اس شخص سے جو کچھہ علم کی بو رکھتا ہو پھر ایسے ہذیان باتوں پر فریفتہ ہو اور ایسی نمازین پڑھے - یہ نماز اسلام مین چار سو برس کے بعد بنائی گئی ہے اور پہلے بیت المقدس میں پیدا ہوئی ہے اسکے فضیلت مین بہت حدیثین مروی ہین بعض ایسی ہے جو شخص نصف رات مین ہزار مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے الخ اسمین ہے اوسکی طرف اللہ تعالی ہزار فرشتے خوشخبری کیلئے بھیجتا ہے +

فهذا كذب من عدة وجوه احدها ان فيه
شهادة سعد بن معاذ وسعد قد توفي قبل
ذلك في غزوة الخندق وثانيها ان فيه وكتب
معاوية بن ابي سفيان هكذا ومعاوية انما
اسلم زمن الفتح وكان من الطلقاء وثالثها
ان الجزية لم تكن نزلت حينئذ ولا يعرفها
الصحابة ولا العرب وانما انزلت بعد عام تبوك
وحينئذ وضعها النبي عليه السلام على نصارى
نجران ويهود اليمن ولم يؤخذ من يهود المدينة
لانهم وادعوه قبل نزولها ثم قتل من قتل
منهم واجلى بقيتهم الى خيبر والى الشام وصالح
عليه السلام اهل خيبر قبل فرض الجزية فلما
نزلت آية الجزية استقر الامر على ما كان عليه و
ابتدأ ضربها على من لم يتقدم له معه عليه
السلام صلح فمن ههنا وقعت الشبهة في اهل
خيبر ورابعها ان فيه انه وضع عنهم الكلف و
السخر ولم يكن في زمانه عليه السلام لا كلف ولا
سخر ولا مكوس وخامسها انه لم يجعل لهم عهدا
لازما بل قال نقركم ما شئنا فكيف يضع عنهم
الجزية التي يصير لاهل الذمة بها عهد لازم
مؤبد ثم لا يثبت لهم امانا لازما مؤبدا وسادسها
ان مثل هذا مما يتوفر الهمم والدواعي على نقله
فكيف يكون قد وقع ولا يكون علمه عند حملة
السنة من الصحابة والتابعين وائمة الحديث و
ينفرد بنقله ونقله اليهود وسابعها ان اهل خيبر

یہ کاذب ہے کئی وجہ سے ایک تو یہ ہے کہ اسمین شہادت سعد بن معاذ
کی ہے اور سعد پہلے اس سے جنگ خندق مین فوت ہوگئے دوسرے یہ ہے کہ
اسمین ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے اسطرح لکھا۔ حالانکہ معاویہ بعد زمانہ
فتح مکہ کی اسلام لایا ہے اور طلقا سے تہا تیسری یہ ہے کہ جزیہ اسوقت
اترا ہی نہیں تھا اسکو صحابہ اور عرب نہیں جانتے تھے یہ بعد سال
تبوک کی نازل ہوا ہے اور اوسوقت آنحضرت نے نصاری
نجران اور یہود یمن پر مقرر کیا اور مدینہ کے یہودیوں سے
نہ لیا اسلیئے کہ انہون نے پہلے نزول کے اسکو چھوڑ دیا تہا
پہر مقتول ہوا جو ہوا اور باقیون کو خیبر اور شام کیطرف جلاوطن
کر دیا اور آنحضرت نے اہل خیبر سے قبل فرض ہونے جزیہ کے
صلح کی پہر جب آیت جزیہ کی نازل ہوئی ٹھہر گیا امر جیسا اب
ہے اور پہلے جزیہ اسپر لگایا گیا جو آنحضرت کی پاس صلح
کے لئے نہ آیا اسی جگہہ سے اہل خیبر کے حق مین شبہہ
واقع ہوا ہے چوتھی وجہ یہ ہے اسمین ہے کہ ان سے
تکلیف اور فرمانبرداری رکہی گئی تھی اور آنحضرت کے
زمانہ مین تکلیف اور فرمانبرداری اور محصول ساری نہ تھے
پانچوین وجہ یہ ہے کہ انکے ساتھ کوئی اقرار لازم نہ کیا گیا
تہا بلکہ یہ تہا جبتک چاہین ہم تمکو رکہین پس کسطرح
اونسے وہ جزیہ دور ہو سکتا ہے جس سے اہل جزیہ کی ساتھ
ہمیشہ کا عہد ہو جاتا ہے چھٹی وجہ یہ ہی ایسی خبر کے بہت
ناقل ہوتے ہین کس طرح ممکن ہے کہ یہ خبر واقع
ہوئی ہو اور کوئی صحابہ اور تابعین اور امامان
حدیث سے نہ جانتا ہو اسکی ناقل اور عالم فقط یہود
ہے نکلین ساتوین وجہ یہ ہے کہ اہل خیبر نے

✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

من مجاعة كل يوم فيسير **فصل** ومنها احاديث
ذم الحبشة والسودان كلها كذب كحديث دعوني
من السودان انما الاسود لبطنه وفرجه وحديث
الزنجي اذا شبع زنى واذا جاع سرق قلت رواه
ابن عدي بسند ضعيف عن عائشة وزاد فيه و
ان فيهم لسماحة ونجدة كما في الجامع الصغير و
حديث اياكم والزنجي فانه خلق مشوه وحديث انه رأى
طعاما فقال لمن هذا قال العباس للحبشة
اطعمهم قال لا تفعل ان جاعوا سرقوا وان شبعوا
زنوا **فصل** ومنها احاديث ذم الترك واحاديث
ذم الخصيان واحاديث ذم المماليك كحديث
لو علم الله في الخصيان خيرا لاخرج من اصلابهم
ذرية يعبدون الله قلت وقد تقدم وحديث
شر المال في آخر الزمان المماليك قلت رواه ابو يعلى
بسند لا بأس به عن ابن عمر كما في الجامع الصغير و
اما حديث اتركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج
كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة فرواه
ابو داود والحاكم في مستدركه عن ابن عمرو وكذا
حديث اتركوا الترك ما تركوكم فان اول من يسلب
امتي ملكهم وما خولهم الله بنو قنطوراء رواه الطبراني
عن ابن مسعود كذا في الجامع الصغير وقنطوراء
جارية ابراهيم الخليل ولدت له اولادا منهم
الترك والصين كذا في النهاية **فصل** ومنها
ما يقترن بالحديث من القرائن التي يعلم بها
انه باطل مثل حديث وضع الجزية عن اهل خيبر

اور بہاؤ بناتا ہے **فصل** بعض اونمین سے حدیثین مذمت حبشہ اور
سودان کی مین سب کذب ہین **حدیث** مجہسے آگے سوڈان
کا ذکر نہ کرو اسلئے کہ سیاہی پیٹ اور فرج کے لئے ہوتی ہے **حدیث**
زنگی کا جب پیٹ بہر جائے زنا کرتا ہے اور جب بہوکہا ہے چوری
کرتا ہے مین کہتا ہون ابن عدی نے سند ضعیف عائشہ سے روایت
کی ہے اور یہ زیادتی بیان کی ہے کہ انمین جوانمردی اور دلیری ہے
جیسا کہ جامع صغیر مین ہے **حدیث** بچو تم زنگیون سے اسلئے کہ
انکی پیدائش قبیح ہے **حدیث** آنحضرت نے طعام دیکہا فرمایا اسکا
کہانا ہے کہا عباس نے مین حبشیونکو دیتا ہون فرمایا نہ دے جب بہوکے ہوتے ہین چوری کرتے ہین
اور جب سیر ہوتے ہین زنا کرتے ہین **فصل** بعض انمین سے ترک اور خصیون اور غلامون
کے مذمت مین حدیثین ہین **حدیث** اگر اللہ تعالی خصیون مین نیکی جانتا تو
اونکی پیٹہون سے اولاد پیدا کرتا جو اوسکی عبادت کرتے مین کہتا
ہون اسکا حال پیچہے گذر چکا ہے **حدیث** برا مال آخر زمانہ
مین غلام ہین مین کہتا ہون ابو یعلی نے سند لا باس سے ابن عمر سے
روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے لیکن یہ حدیث چہوڑو
حبشہ کو جبتک وہ تمکو چہوڑین اسلئے کہ کعبہ کا خزانہ کوئی نہین نکالیگا
مگر حبشیون سے ذو سویقتین اسکو ابو داؤد اور حاکم نے مستدرک
مین ابن عمر سے روایت کیا ہے اور اسیطرح ہے یہ حدیث ترک
کرو ترکون کو جبتک تمکو ترک کرین اسلئے کہ انکا بادشاہ پہلے
میری امت کو دور کریگا اور اللہ تعالی نے بنو قنطورا کا مالک نہین
کیا یہ طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے ایسا ہی جامع صغیر مین ہے
اور قنطورا ابراہیم خلیل اللہ کی لونڈی کا نام ہے اس سے اولاد
پیدا ہوئی جو ترک اور چین مین بستی ہین **فصل** بعض انمین
حدیث کی ساتھ ایسے قرینے ملجاتے ہین جنسے معلوم ہو جائے کہ باطل
ہے مثل اس حدیث کی اہل خیبر سے جزیہ اتارا گیا ++

قالوا لا يجب الجزية على الخيابرة ولا في التابعين
ولا في لفعله بل قالوا اهل خيبر وغيرهم في الجزية
سواء وقد صرحوا بان هذا الكتاب كذب مكذوب
كالشيخ ابي حامد والقاضي ابي الطيب والقاضي ابي يعلى
وغيرهم وذكر الخطيب البغدادي هذا الكتاب
وبين انه كذب من عدة وجوه (**فصل**) ونذكر
جوامع وضوابط كلية في هذا الباب. فمنها احاديث
الحمام بالتخفيف لا يصح منها شئ كحديث كان
يعجبه النظر الى الحمام وحديث كان يعجب النظر الى
الخضرة والاترج والحمام الاحمر قلت اخرج الطبراني
وابن السني وابو نعيم عن علي وابو نعيم عن عائشة انه
عليه السلام كان يعجبه النظر الى الاترج وكان يعجبه
النظر الى الحمام الاحمر وروى ابن السني وابو نعيم عن
ابن عباس كان يعجبه النظر الى الخضرة والماء الجاري
كذا في الجامع الصغير وحديث شكى رجل الى رسول الله
الوحدة فقال له لو اتخذت زوجا من حمام فانسك
واصبت عن فراخه وحديث اتخذوا الحمام المقاصيص
فانها تلهي الجن عن صبيانكم قلت رواه الشيرازي
في الالقاب والخطيب والديلمي عن ابن عباس و
ابن عدي عن انس بلفظ اتخذوا هذه الحمام المقاصيص
في بيوتكم فانها تلهي الجن عن صبيانكم كذا في
الجامع الصغير وقال زكريا بن يحيى الساجي بلغني
ان ابا البختري دخل على الرشيد وهو يطير الحمام
فقال هل تحفظ في هذا شيئا فقال حدثني هشام
عن ابيه عن عائشة ان النبي عليه السلام كان

جنہوں نے خیبریوں پر جزیہ کے وجوب کا انکار کیا ہو اور نہ کوئی تابعین اور فقہا
میں ہے بلکہ سب نے کہا ہے کہ اہل خیبر وغیرہ جزیہ میں برابر ہیں۔ اور لوگوں
نے تصریح کی ہے کہ یہہ کتاب کاذب ہے مثل شیخ ابی حامد اور
ابی الطیب اور قاضی ابی یعلی وغیرہ اور خطیب بغدادی
نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہہ کئی وجہوں سے
کاذب ہے (**فصل**) اس باب کے قواعد کلیہ کے بیان
میں بعض اون سے یہہ ہے کہ کبوتر کے باب میں کوئی حدیث
صحیح نہیں ہوئی مثل اس حدیث کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کبوتر کا دیکھنا بہت پسند آتا تہا آنحضرت سبزی اور ترنج
اور کبوتر سرخ کا دیکھنا دوست رکہتے تہے میں کہتا ہوں
طبرانی نے اور ابن السنی اور ابو نعیم طب میں ابی کبشہ سے اور
ابن السنی اور ابو نعیم علی سے اور ابو نعیم عایشہ سے روایت کی ہے
کہ آنحضرت م کو ترنج کا اور کبوتر سرخ کا دیکھنا بہت پسند آتا تہا۔ اور ابن
السنی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت
سبزی اور پانی جاریکا دیکھنا بہت پسند کرتے تہے ایسا جامع الصغیر
میں ہے حدیث ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ
کیا کہ میں اکیلا ہوں فرمایا ایک جوڑا کبوتروں کا لیے جب وہ الفت کرینگے انسے بچے
پیدا ہو جاینگے حدیث کبوتروں کو رکہو اسلیے کہ یہہ تمہاری لڑکوں سے جنوں کو کہیل میں
ڈالتے ہیں میں کہتا ہوں یہہ شیرازی نے القاب میں اور خطیب اور دیلمی نے ابن
عباس سے اور ابن عدی نے انس سے ان الفاظ سے روایت کی ہے ان کبوتروں کو گہروں
میں رکہو اسلیے کہ یہہ جنوں کو تمہاری لڑکوں سے کہیل میں ڈالتے ہیں ایسا ہی جامع
الصغیر میں ہے اور کہا زکریا بن یحیی الساجی نے مجہے پہونچا ہے کہ ابا البختری رشید کے پاس
داخل ہوا اور وہ کبوتر اڑا رہا تہا کہا کیا تو اسمیں کوئی حدیث یاد رکہتا ہے
کہا میرے پاس ہشام نے اپنے باپ سے اوس نے عائشہ سے
حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(متن)

لم يتفق لهم من الاحسان ما يوجب وضع الجزية
فانهم حاربوا الله ورسوله وقاتلوه وقتلوا
اصحابه وسلوا السيوف في وجوههم وسموا النبي عليه
السلام وآووا اعداءه المحاربين له المحرضين
على قتاله فمن اين يقع هذا الاعتناء بهم في اسقاط
هذا الفرض جعله الله عقوبة لمن لم يدن منهم
بدين الاسلام ثامنها ان النبي عليه السلام لم
يسقطها عن الابعدين عنه مع عدم معاداتهم
له كاهل اليمن واهل نجران فكيف يضع عن
الخيبريين الادنين مع شدة معاداتهم له وكفرهم
وعنادهم ومن المعلوم انه كلما اشتد كفر
الطائفة وتغلظت عداوتهم كانوا احق بالعقوبة
لا باسقاط الجزية تاسعها انه عليه السلام لو
اسقط عنهم الجزية كما ذكروا لكانوا من احسن الكفار
حالا ولم يحسن بعد ذلك ان يشترط لهم اخراجهم
من ارضهم وبلادهم متى شاء فانه اهل الذمة
الذين يقرون بالجزية لا يجوز اخراجهم من
ارضهم وديارهم ما داموا ملتزمين لاحكام
الذمة فكيف اذا روعي جانبهم باسقاط الجزية
واعفوا من الصغار الذي يلحقهم باداتها
فاى صغار بعد ذلك اعظم من نفيهم من
بلادهم وتشتتهم في ارض الغربة فكيف يجتمع
هذا وهذا عاشرها ان هذا لو كان حقا
لما اجتمع الصحابة والتابعون والفقهاء كلهم
على خلافهم وليس في الصحابة رجل واحد

(ترجمہ)

کوئی ایسا احسان آنحضرت سے نہیں کیا کہ جس سے جزیہ کو
مستحق ہو جائیں بلکہ انہوں نے خدا اور رسول سے جنگ کیا اور
آنحضرت صلعم اور انکے صحابہ سے مقابلہ کیا اور تلواریں کھینچیں اور آنحضرت
کو زہر دیا اور آنحضرت کے دشمنوں کو جو لوگوں کو جنگ پر برانگیختہ کرتے تھے
جگہہ دی پس کسطرح انکے ساتھ یہ بے پرواہی ہو سکتی ہے اور
فرض انسے ساقط ہو سکتا ہے اللہ تعالے نے انپر یہ عذاب ڈالا
ہے کہ انسے کوئی مسلمان نہیں ہوا آٹھوین وجہ یہ ہے کہ آنحضرت نے
جزیہ دور کے رہنے والوں سے ساقط نہیں کیا باوجودیکہ ان سے دشمنی
تھی مثل اہل یمن اور اہل نجران کی تو خیبر والوں سے باوجودیکہ قریب
ہیں اور دشمنی اور کفر اور عداوت میں زیادہ ہیں کیونکر ساقط
ہوگا اور ظاہر ہے کہ جس گروہ میں کفر اور عداوت زیادہ ہوتے
ہے وہ سخت عذاب کے لائق ہوتا ہے نہ لائق جزیہ کی ساقط کرنے
کی۔ ناوین وجہ یہ ہے اگر آنحضرت انسے جزیہ ساقط کرتے جیسا کہ لوگ
ذکر کرتے ہیں تو اور کافروں سے اچھا حال ہوتا اور انسے یہ شرط کرنی
لائق نہ تھی کہ جب ہم چاہینگے تم کو زمین اور شہروں سے نکالدینگے
اسلئے کہ وہ ذمی ہو گئی جب اقرار جزیہ کا کر لیا پس جبتک احکام
ذمہ کو مانتے رہینگے انکا گھروں اور زمین سے خارج کرنا جائز نہیں ہوگا
چہ جائیکہ جب انکی جزیہ ترک کرنے سے رعایت کی گئی اور ذلت سے جو
وقت ادار جزیہ کی لائق ہوتی ہے معاف کی گئی۔ پس کون سے
ذلت اس سے زیادہ ہے جب انکو گھروں سے باہر کر دیا اور غیر زمین
میں پراگندہ کئے گئے پھر کیونکر ایسی ایسی باتیں جمع ہو سکتی
دسوین وجہ یہ ہے اگر یہ حق ہوتا تو صحابے اور تابعی
اور فقہا سب کے سب اسکی خلاف پر کیوں جمع ہوتے
حال آنکہ کوئی آدمے صحابیوں میں ایسا نہیں

الى آخرها حديث لو يربى احد كم بعد المائتين جرو كلب خير له من ان يربى ولدا و حديث اذا كان الولد غيظا والمطر قيظا و حديث لا يولد بعد ستمائة مولود ولله فيه حاجة

(فصل) ومنها احاديث التواريخ المستقبلة وقد تقدمت الاشارة اليها وهو كل حديث فيه اذا كانت سنة كذا وكذا احل كذا وكذا الحديث يكون فى رمضان هدة توقظ النائم وتقعد القائم وتخرج العواتق من خدورها وفى شوال مهمهة وفى ذى القعدة تميز القبائل بعضها من بعض وفى ذى الحجة تراق الدماء وحديث يكون صوت فى رمضان اذا كانت ليلة النصف منه ليلة الجمعة يصعق له سبعون الفا ويضم سبعون الفا قلت رواه ابو نعيم عن شهر بن حوشب مرسلا ان النبى عليه السلام قال يكون فى رمضان صوت وفى شوال مهمهة وفى ذى القعدة تحارب القبائل وفى ذى الحجة ينتهب الحاج وفى المحرم ينادى مناد من السماء الا ان صفوة الله من خلقه فلان يعنى المهدى فاسمعوا له واطيعوا رواه الحاكم وغيره عن عمرو ابن شعيب عن ابيه عن جده مرفوعا وفى ذى القعدة تجاذب القبائل وعامئذ ينتهب الحاج فيكون ملحمة حتى تهرب صاحبهم فيبايع بين الركن والمقام وهو كاره يبايعه مثل عدة اهل بدر يرضى عنه

حدیث ایک سو اسی سال کے بعد تم مین سے ہر ایک کے لیے اولاد پالنے سے کتی کا بچہ پالنا بہتر ہے **حدیث** جب اولاد غصہ والی اور بارش سے نا امید ہے **حدیث** چہہ سو برس کے بعد کوئی لڑکا پیدا نہین ہوگا جو اللہ تعالے کو اوس کے حاجت ہو **(فصل)** بعض اون سے وہ حدیثین ہین جنہین تاریخ آیندہ کا ذکر ہو کچھہ حال اونکا پیچھے گذر چکا ہے وہ ایسی حدیث ہے جسمین ذکر ہو کہ جب فلان سال ہوگا تو اسمین یہہ اثر ہوگا **حدیث** رمضان مین ایک آواز ہوتا ہے سوئی ہوئی کو جگاتا ہے اور کھڑی ہوئی کو بٹھلاتا ہے اور کواری لڑکیون کو پردے سے نکالتا ہے اور شوال مین جنگل اور ذیقعد مین قبیلہ ایک دوسرے سے متمیز ہو جاتی ہین اور ذی الحجہ مین خون بہتے ہین **حدیث** جب رمضان کے نصف مین جمعہ کی رات ہو تو اوسمین آواز ہوتا ہے ستر ہزار آدمین بیہوش ہو جائینگے اور ستر ہزار آپسمین ملجائینگے مین کہتا ہون ابو نعیم نے شہر بن حوشب سے مرسل روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے رمضان مین آواز ہوگا اور شوال مین جنگل اور ذیقعد مین قبیلہ آپسمین جنگ کرینگے اور ذی الحجہ مین حاجی لوٹے جائین گے اور محرم مین آوازہ دینے والا آوازہ دیگا خبردار برگزیدہ آدمی اللہ تعالے کے نزدیک فلان ہے یعنی مہدی اوس کے بات سنو اور اوس کے اطاعت کرو۔ یہہ حاکم وغیرہ نے عمر بن شعیب سے اور اونکے باپ سے اوس دادا سے مرفوع روایت کی ہے اور ذیقعد مین قبیلے کھینچے جائین گے اور اسے سال حاجی لوٹے جائین گے اور جنگ ہوگا تا کہ مالک انکا بھاگ جائیگا پہر بیعت اوس کے رکن اور مقام کے درمیان ہوگی حالانکہ وہ بیعت کو مکروہ جانیگا مثل تعداد اہل بدر کی راضی ہونگے اسی بیعت

يلعب بالحمام فقال الرشيد اخرجه عني ثم قال لولا انه من قريش لعزلته يعني من القضا قلت هذا عذر بارد فانه اذا ثبت عنده كذبه لا سيما على رسول الله عليه السلام سقط عدالته واستحق العزل قال وهو الذي حضر المهدي فوجده يلعب بالحمام فروى له حديث لا سبق الا في خف او نصل او حافر او جناح فلما خرج قال اشهد ان قفاك قفا كذاب ثم امر بذبح الحمام وقال السبب كذب هذا على رسول الله عليه السلام قال وارفع شئ جاء فيها حديث انه رأى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة قلت هذا ليس بموضوع كما قال الحافظ العسقلاني بل يرتقي الى الحسن وله شواهد (فصل)

ومنها احاديث اتخاذ الدجاج ليس فيها حديث صحيح كحديث الدجاج غنم فقراء امتي وحديث امر الفقراء باتخاذ الدجاج والاغنياء باتخاذ الغنم قلت روى ابن ماجة من حديث ابي هريرة ان النبي عليه السلام امر الاغنياء باتخاذ الغنم وامر الفقراء باتخاذ الدجاج وقال عند اتخاذ الاغنياء الدجاج ياذن الله بهلاك القرى قال الدميري وفي اسناده علي بن عروة الدمشقي قال ابن حبان كان يضع الحديث اقول والظاهر ان الحديث ضعيف لا موضوع وقد شرحت معناه في بهجة الانسان في مهجة الحيوان (فصل)

ومنها احاديث ذم الاولاد كلها كذب من اولها

بہتر انسے ہے کہا رشید نے اسکو دور کر یہہ اگر قریش سے نہ ہوتا تو مین اسکو قضا سے معزول کر دیتا مین کہتا ہون یہہ عذر بارد ہے اسلیے کہ جب کذب اسکا ثابت ہوگیا خصوصا آنحضرت پر عدالت اسکی ساقط ہوگئی اور معزولی کا مستحق ہوگیا کہا ہے دمیری نے یہی جو مہدی پر داخل ہوا اور وہ کبوترون سے کھیل رہا تھا اسکو یہہ حدیث سنائی نہین جائز مسابقت مگر اونٹ اور تیر اور گہوڑے اور چوپائی مین جب وہ نکلا کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تیرا پیچہا کذاب کا ہے پہر کبوتر کی ذبح کا حکم دیا اور کہا اسی سبب سے آنحضرت پر کذب بولا ہے اور مرفوع تر حدیث اس باب مین یہہ مروی ہے کہ آنحضرت نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچہے جاتی دیکہا فرمایا شیطان ہے پیچہے شیطان لگا ہوا ہے مین کہتا ہون یہہ موضوع نہین ہے جیسا کہ حافظ عسقلانی نے کہا ہے بلکہ حسن کو مرتبہ کو پہنچتی ہے اور اسکی شواہد ہین (فصل)

بعض اونمین مرغی رکہنے کے حدیثین ہین انمین کوئی حدیث صحیح نہین حدیث مرغیان میری امت کی فقیرون کی بکریان ہین حدیث مین فقیرون کو مرغیون کے رکہنے کا حکم دیتا ہون اور غنیونکو بکریون کے رکہنے کا مین کہتا ہون ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی علیہ السلام نے غنیونکو بکریون کے رکہنے کا حکم دیا ہے اور فقیرون کو مرغیونکی رکہنے کا اور فرمایا غنیونکی بکریان رکہنے سے اللہ تعالی گانون کے ہلاک کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کہا دمیری نے اوس کے سند مین علی بن عروہ دمشقی ہے کہا ابن حبان نے یہہ حدیثین بنایا کرتا تہا مین کہتا ہون ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہین اور مین نے اوس کے معنے بہجۃ الانسان فی مہجۃ الحیوان مین بیان کیئے ہین (فصل)

بعض اون سے اولاد کے مذمت کے حدیثین اول سے آخر تک سب کی سب کذب ہین

من جهة صحته ثبوت وضعه وقلت انه
ضعيف فقد رواه الطبراني في الاوسط و
البيهقي عن ابي سعيد كما في الجامع الصغير
وفيه ايضا من اكتحل بالاثمد يوم عاشوراء
لم ترمد ابدا رواه البيهقي عن ابن عباس
انتهى قال واما احاديث الاكتحال والادهان
والطيب فمن وضع الكذابين وقابلهم آخرون
فاتخذوه يوم تألم وحزن والطائفتان مبتدعتان
خارجتان عن السنة واهل السنة يفعلون
ما امر به النبي عليه السلام في الصوم ويجتنبون
ما امر به الشيطان من البدع قلت فينبغي ان يكتحل
في يوم عاشوراء ان يكون تبعا للحديث لا اظهار
الفرح والحزن كما هو طريق الخوارج المضادة
للروافض وقد اشتهر عن الروافضة في بلاد
العجم من خراسان وعراق بل في بلاد ما وراء
النهر منكرات عظيمة من لبس السواد والدوران
في البلاد وجرح رؤسهم وابدانهم بانواع
من الجراحة ويدعون انهم محبوا اهل البيت
وهم بريئون منهم (**فصل**) ومنها ذكر
فضائل السور وثواب من قرأ سورة كذا فله
كذا من اول القرآن الى آخره كما يذكره الثعلبي
والواحدي في اول كل سورة والزمخشري في آخرها
وكذا اتبعه البيضاوي وابو السعود المفتي قال
عبد الله بن المبارك اظن الزنادقة وضعوها
انتهى قد اعترف بوضعها وقال قصدت ان اشغل

غایت یہہ ہی کہ ضعیف ہو گی طبرانی نے اوسط مین اور
بیہقی نے ابو سعید سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین
ہے۔ اور یہی اوسے مین ہے جو شخص عاشورہ کے دن سرمہ لگاوے
تو اوس کے آنکہین ہمیشہ بیمار نہین ہوتین۔ یہہ بیہقی نے
ابن عباس سے روایت کی ہے انتہے کہا اوس نے حدیثین
سرمہ اور تیل اور خوشبوئی کے کذابون کے بناوٹ ہاین
اور دوسرون نے اسکا مقابلہ کرکے اوسکو غم اور حزن کا دن
مقرر کر لیا ہہ دونون گروہ بدعتی مین سنت سے خارج
ہین اہل سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو روزہ کی بابت
بجا لاتے ہین۔ اور بدعتون سے جو شیطان کا حکم ہے بچتے
ہین مین کہتا ہون اوس شخص کو جو عاشورہ کی دن سرمہ لگاتا ہے
حدیث تابع ہونا چاہیے نہ ظاہر کرنا خوشی اور غم کا جیسا کہ طریق خوارج
اور روافض کا ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہین اور خراسان
اور عراق بلکہ ماوراء النہر کے شہرون مین ہے رفضیون کے
بہت برے کام مشہور ہین جیسے کپڑے اور دیوارین کو سیاہ کرنا
اور سر اور بدن پر قسم قسم کے زخم لگانے اور دعوے کرتے ہین
کہ ہم اہل بیت کی محب ہین حالانکہ وہ اسے بُرے ہین۔
(**فصل**) بعض اون سے سورتون کے فضیلت کا
ذکر اور بیان ثواب اس شخص کا جو فلانی فلانی سورت پڑہے
اول قرآن سے لیکر آخر تک جیسا کہ ثعلبی اور واحدی ہر سورت
کے اول مین بیان کرتے ہین اور زمخشری آخر مین
اور ایسا ہی بیضاوی اور مفتی ابو السعود اس کا تابع ہوے
ہین۔ کہا عبد اللہ بن مبارک نے مین ظن کرتا ہون شاید یہہ
زندیقون کی بناوٹ ہی انتہی اور اونکی وضع کا یقین کر لیا ہی اور کہا
میرا قصد یہہ ہی کہ آدمی قرآن کا شغل رکہین

(متن)

ساکن السماء وساکن الارض یعنی الهلک وحدیث عند اس مائة یبعث الله ریحا باردة یقبض الله فیها روح کل مؤمن وحدیث اذا کانت سنة ثلاثین ومائة کان الغرباء قرآن فی جوف ظالم ومصحف فی بیت قوم لا یقرؤن فیه ورجل صالح بین قوم سوء وحدیث اذا کانت سنة خمس وثلاثین ومائة خرجت شیاطین حبسهم سلیمان بن داؤد فی جزائر البحر فذهب منهم تسعة اعشارهم الی العراق یجادلونهم بالقرآن وعشر بالشام وحدیث اذا کانت سنة خمسین ومائة فخیر اولادکم البنات وحدیث اذا کانت سنة ستین ومائة کان کذا وکذا وحدیث اصحابی اهل ایمان وعمل الی الاربعین واهل بر وتقوی الی الثمانین واهل تواصل وتراحم الی العشرین ومائة واهل تدابر وتقاطع الی الستین ومائة ثم الهرج الهرج وحدیث الآیات بعد المائتین وحدیث اذا اتت علی امتی ثلاثمائة وستون سنة فقد حلت لهم العزبة والترهب علی رؤس الجبال (فصل) ومنها الاکتحال یوم عاشوراء والتزین والتوسعة والصلوة فیه وغیر ذلک من فضائله لا یصح منها شئ ولا حدیث واحد غیر احادیث صیامه وما عداها فباطل وامثل ما فیها حدیث من وسع علی عیاله یوم عاشوراء وسع الله علیه سائر سنته قال الامام احمد لا یصح هذا الحدیث واما لا یثبت

آسمان اور زمین کے رہنے والے **حدیث** سو سال کے سر پر اللہ تعالی سرد ہوا بھیجیگا اسمین ہر مومن کا روح قبض کریگا **حدیث** جب ایکسو تیس سال گذرینگے تو غریب قرآن کے مانند پیٹ ظالم مین ہونگی اور قرآن کیطرح اوس قوم کی گہر مین جو اسکو نہین پڑہتے اور مرد صالح کی طرح جو برے قوم مین ہو **حدیث** جب سن ایک سو پینتیس ہوگا تو وہ شیطان نکلین گے جنکو سلیمان بن داؤد علیہ السلام نی جزائر بحر مین قید کیا ہے تو نو حصہ عراق کیطرف جا کر قرآن کے ساتہہ اون سے جنگ کرین گے اور ایک حصہ شام کی طرف جائیگا **حدیث** جب سن ایک سو پچاس ہوگا تو بہتر اولاد تمہاری اسوقت لڑکیان ہین **حدیث** جب سن ایک سو ساٹہہ ہوگا تو یہ یہ ہوگا **حدیث** میرے اصحاب چالیس سن تک ایمان والے اور عمل والے ہین اور اسی سن تک صاحب بر اور تقوی کے ہین اور ایک سو بیس تک صاحب تواصل اور تراحم کی ہین (یعنے آپسمین وصل اور رحم کرین گے) اور ایک سو ساٹہہ تک صاحب تدابر و تقاطع کے ہین (یعنے آپسمین قطع کرینگی) بعد اس کے جنگ ہے **حدیث** آفات دو سو برس کے بعد ہین **حدیث** جب میری امت تین سو ساٹہہ سال گذرینگے تو اونکو مسافری اور پہاڑون پر اکیلی رہنا حلال ہوگا (فصل) انسی عاشورا کے دن سرمہ لگانا اور زینت کرنے اور فراخی کرنے اور اسمین نماز پڑہنے وغیرہ اونسی کوئی شئے صحیح نہین ہے اور کوئی حدیث صحیح نہین سوائے روزے کی حدیثونکی اور ماسوائے ان کے سب باطل ہین اور اچھی تر اون سے یہہ روایت ہے جو شخص دسوین محرم کو اپنے عیال پر فراخی کریگا اوسپر اللہ تعالی تمام برس فراخی کریگا کہا امام احمد نی یہہ حدیث صحیح نہین ہے مین کہتا ہون عدم صحت سے ثبوت

من ذلك حديث ... كما قال ومن ذلك ما وضع
بعض جهلة اهل السنة في فضائل معاوية قال
اسحق بن راهويه لا يصح في فضل معاوية بن
ابی سفیان عن النبي عليه السلام شئ ومن
ذلك ما وضعه الكذابون في مناقب ابي حنيفة
والشافعي على التنصيص على اسميهما وكذا
ما وضعه الكذابون ايضا في ذمهما ومن ذلك
الاحاديث في ذم معاوية وذم عمرو بن العاص
وذم بني امية ومدح المنصور والسفاح وكذا
ذم يزيد والوليد ومروان بن الحكم وكذا كل
حديث في بغداد وذمها والبصرة والكوفة
ومرو وقزوين وعسقلان والاسكندرية
ونصيبين وانطاكية فهو كذب وكذا كل حديث
في تحريم ولد العباس على النار وكل حديث في
ذكر الخلافة في ولد العباس وكذا كل حديث في
مدح اهل خراسان الخارجين مع عبد الله بن
علي وولد العباس وكذا احاديث عدد الخلفاء
من اولاد العباس وكذا حديث ان مدينة كذا
وكذا من مدن الجنة او من مدن النار وحديث
ذم ابي موسى من اقبح الكذب وحديث نظر رسول
الله عليه السلام الى معاوية وعمرو بن العاص
وقال اركسهما في الفتنة ركسا ودعهما الى النار دعا
فهو كذب وكذا كل حديث فيه ان الايمان لا يزيد
ولا ينقص فكذب وقابلهم وضعها طائفة
اخرى فوضعوا احاديث الايمان يزيد وينقص

تو معلوم کر لیگا کہ امر ایسا ہی ہے جیسا کہ اوسنے کہا ہے - اور اسی
قسم سے ہین جو اہل سنت سے بعض جاہلون نے معاویہ کی فضیلت
مین بنائی ہین - کہا اسحق بن راہویہ نے معاویہ کی فضیلت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت ثابت نہین ہے
اور اوسی قسم سے ہین جو بعض کذابون نے ابوحنیفہ اور شافعی کے
نام لیکر اون کے مناقب بنائے ہین اور ایسے ہی ہین جو کذابون
نے اونکی مذمت مین بنائی ہین اور اسے قسم سے ہین معاویہ
اور عمرو بن العاص اور بنی امیہ کی مذمت کی حدیثین
اور منصور اور سفاح کی صفت کی - اور ایسے ہی ہے یزید اور
ولید اور مروان بن الحکم کی مذمت اور اسی طرح بغداد اور
اوسکی مذمت اور بصرہ اور کوفہ اور مرو اور قزوین اور عسقلان
اور اسکندریہ اور نصیبین اور انطاکیہ کی حدیثین سب جھوٹی
ہین - اور اسی قسم کی ہین وہ حدیثین جنمین عباس کے
اولاد کے آگ مین جانیکی حرمت کا بیان ہے اور وہ حدیثین
جن مین عباس کے اولاد کی خلافت کا ذکر ہے اور وہ حدیثین
جو اہل خراسان کی مدح مین ان لوگون کے حق مین جو عبد اللہ
بن علی اور عباس کے اولاد کے ساتھ نکلے ہین وارد ہوئی ہین
اور وہ حدیثین جنمین عباس کے اولاد خلیفون کی تعداد آئی ہے
اور وہ حدیثین جن مین ذکر ہے کہ فلان فلان شہر جنت کی
شہرون سے ہے یا دوزخ کے شہرون سے اور یہ سب جھوٹی ہین اور حدیث
ابوموسی کی مذمت یہ بڑا کذب ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے معاویہ و عمرو بن العاص کو دیکھا اور کہا ان دونون کو فتنہ مین اوندھا کر
اور دونو کو آگ مین ڈال کذب ہے اور اسیطرح وہ حدیثین جنمین ذکر ہے کہ ایمان بڑھتا گھٹتا نہین
کذب ہے اور دوسرے گروہ نے انکا مقابلہ کر کے حدیثین بنائی ہین کہ ایمان
گھٹتا بڑھتا ہے

✦ ✦ ✦ ✦ ✦

الناس بالقرآن عن غيره وقال بعض
جهلاء الوضاعين في هذا النوع نحن نكذب
لرسول الله عليه السلام ولا نكذب عليه ولم
يعلم هذا الجاهل انه من قال عليه ما لم يقل
فقد كذب عليه واستحق الوعيد الشديد

(فصل) ومما وضعه جهلة المنتسبين
الى السنة في فضل الصديق حديث ان الله
يتجلى للناس عامة يوم القيمة ولابي بكر خاصة
وحديث ما صب الله في صدري شيئا الا صببته
في صدر ابي بكر وحديث كان اذا اشتاق الى الجنة
قبل شيبة ابي بكر وحديث انا وابو بكر كفرسي
رهان وحديث ان الله لما اختار الارواح
اختار روح ابي بكر وحديث عمر كان رسول الله
عليه السلام وابو بكر يتحدثان وكنت كالزنجي
بينهما وحديث لو حدثتكم بفضائل عمر
عمر نوح في قومه ما فنيت وان عمر حسنة
من حسنات ابي بكر وحديث ما سبقكم ابو بكر
بكثرة صوم ولا صلوة وانما سبقكم بشئ وقر في
صدره وهذا من كلام ابي بكر بن عياش فانه
وقد سبق بلفظ ما فضلهم والكلام عليه
قال واما ما وضعه الرافضة في فضائل علي فاكثر
من ان يعد قال الحافظ ابو يعلى قال الخليلي
في كتاب الارشاد وضعت الرافضة في فضائل
علي واهل البيت نحو ثلاثمائة الف حديث ولا
يستبعد هذا فانك لو تتبعت ما عندهم

اور بعض جاہل وضاعون نے کہا ہے کہ ہم حضرت کی تعظیم
کے لیے جھوٹھ بولتے ہین نہ ضرر کے لیے۔ اور اس جاہل
نے یہہ نہین معلوم کیا کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
جھوٹھ بولے خواہ کسی غرض سے بولی وہ مستحق سخت عذاب
کا ہوتا ہی (فصل) بعض اون سے جاہلون نے جو
سنت کی طرف منسوب ہین) حضرت ابوبکر صدیق کی فضیلت
مین حدیثین بنائی ہین **حدیث** اللہ تعالے آدمیون کی
لیے عموما ظاہر ہوگا اور ابوبکر کے لیئے خصوصا **حدیث**
جو شئے اللہ تعالی نے میرے دلمین ڈالی ہے مین نے وہ ابوبکر
کے دلمین ڈالدئی ہے **حدیث** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب جنت کی مشتاق ہوتی ابوبکر کے داڑہی پر بوسہ دیتے **حدیث**
میری اور ابوبکر کے مثال دو گہوڑے مرہون کی ہے **حدیث**
اللہ تعالی نے جب روحون کو پسند کیا تو ابوبکر کا روح پسند کیا **حدیث**
حضرت عمر کا قول ہی جب رسول اللہ اور ابوبکر آپسمین باتین کرتی تہی
مین زنگی کی طرح ان دونون مین ہوتا تہا **حدیث** اگر مین
عمر کی فضیلین نوح ع کی عمر کی برابر بیان کرتا ہون تو تمام نہ ہونگی اور
عمر ابوبکر کی نیکیون سے ایک نیکی ہے **حدیث** ابوبکر تمپر بہت نماز
روزونسے سبقت نہین لیگیا لیکن اوس شئے سی جو اوس کے دلمین
ثابت ہوئی ہی یہہ کلام ابوبکر بن عیاش کے ہی مین کہتا ہون
کلام اوسپر (ما فضلکم) مین گذر چکی ہے کہا اوس نے لیکن علی کے
فضایل جو رافضیون نے بنائی ہین شمار سے اکثر ہین کہا حافظ
ابو یعلی نے کہا خلیلی نے کتاب الارشاد مین رافضیون
نے علی اور اہل بیت کی فضیلت مین تین لاکہہ حدیث بنائی
ہے۔ اور یہہ بعید نہین ہے اگر تو اون کے کتابون
کے تتبع کرے

+ + + + +

الاعلام والمشايخ الكرام لمناسبة كل عضو وله
تعلق في المقام وقال وحديث التشهد بعد
الفراغ من الوضوء وقول المتوضئ اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد
ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من
التوابين واجعلني من المتطهرين وفي حديث
اخر رواه تقي بن مخلد في مسنده سبحانك
اللهم ربنا وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت
استغفرك واتوب اليك فهذا الذكر بعده و
التسمية قبله هو الذي رواه اهل السنن والمسانيد
قلت وقد بينت طرقه في شرح حصن الحصين

(**فصل**) وكذا التقدير اقل الحيض ثلاثة
ايام واكثره بعشرة باطل قلت وله طرق متعددة
رواه الدارقطني وابن عدي في الكامل والعقيلي
وابن الجوزي وتعدد الطرق ولو ضعفت
يرقي الحديث الى الحسن فالحكم عليه بالوضع
لا يستحسن قال وكذلك حديث لا صلوة لمن عليه
صلوة قال ابراهيم الحربي سألت احمد بن
حنبل عن هذا الحديث فقال لا اعرفه قال
الحربي ولا سمعت انا بهذا في حديث رسول
الله قلت ولائمتنا في وجوب الترتيب بين
القضاء والاداء احاديث ثابتة غير ذلك

(**فصل**) ومن الاحاديث الباطلة حديث
من بشرني بخروج نيسان ضمنت له على الله
الجنة وحديث من اذى ذميا فقد اذاني

اور مشایخوں نے ہر اعضا کی لائق کوئی دعا دیکھ کر اوسکو مستحب
قرار دیا ہے اور کہا حدیث تشہد کے وضو کی فراغت
کے بعد اور وضو کرنیوالے کا یہہ قول گواہی دیتا ہوں میں اس
بات کی کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک
نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا یا اللہ مجھکو توبہ
کرنیوالوں سے کر اور مجھکو پاک لوگوں سے کر اور دوسری حدیث میں جو تقی
بن مخلد نے مسند میں روایت کی ہے پاک ہے تو اے رب ہمارے
اور تیری صفت کرتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں نہیں کوئی لائق
عبادت کی مگر تو تجھسے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں
اس روایت کو یعنی یہہ ذکر کرنا بعد وضو کی اور بسم اللہ پڑھنی قبل وضو
کی اہل سنن اور مسانید نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں حدیث اوسکی طرق شرح حصن
حصین میں بیان کردئے ہیں (**فصل**) اقل حیض کے تین دن تک مقرر
کرنی اور اکثر کی دس دن تک باطل ہے میں کہتا ہوں اوسکی بہت طرق ہیں
جنکو دارقطنی اور ابن عدی نے کامل میں اور عقیلی اور ابن جوزی نے
روایت کیا ہے اور بہت طرق اگرچہ ضعیف ہوں حدیث کو حسن
کردیتی ہیں پس اوسپر وضع کا حکم کرنا اچھا نہیں ہے کہا اوس نے ایسا ہی
یہہ حدیث ہے نہیں نماز ہوتی اوس کے جسکے ذمے کوئی دوسری
نماز ہو کہا ابراہیم حربی نے میں نے احمد بن حنبل سے اس حدیث
کی نسبت سوال کیا انہے جواب دیا کہ میں اوسکو نہیں جانتا کہا حربی
نے میں نے بھی یہہ حدیث کہیں نہیں سنی ۔ اور ہمارے اماموں
کے پاس قضا نمازوں کے لوجوب ترتیب کے لیئے اس کے
سوا اور بہت حدیثیں ہیں (**فصل**) یہہ احادیث
باطلہ ہیں **حدیث** جو کوئی مجھے نیسان کے نکلنے کی
خوشخبری دے میں اوس کے لیے جنت کا ضامن ہوں **حدیث**
جس نے ذمی کو ایذا دے اوس نے مجھے ایذا دے

وقال وهذا كلام صحيح وهو اجماع السلف حكاه
الشافعي وغيره ولكن هذا اللفظ كذب قلت
ومعنى اللفظ الاول ايضا صحيح عند المحققين
في المتأخرين وانما الكلام في ثبوت سندها ويؤيد
الحديث الاول ما رواه احمد وابوداؤد و
الحاكم والبيهقي عن معاذ بسند صحيح قال
وهذا مثل اجماع الصحابة والتابعين وجميع
اهل السنة على ان القران كلام الله منزل غير
مخلوق وليس هذا اللفظ حديثه عليه السلام

فصل وكل حديث في التنشيف بعد الوضوء فانه
لا يصح وكذا حديث مسح الرقبة في الوضوء باطل قلت وقد
ثبت في حديث وائل انه عليه السلام مسح ظاهر رقبته رواه
الترمذي وبه استحبه علماءنا قال واحاديث الذكر على اعضاء
الوضوء كلها باطلة واقرب ما روي فيها احاديث التسمية
على الوضوء وقال الامام احمد لا يثبت في التسمية على الوضوء حديث
انتهى ولكنها احاديث حسان قلت اذا كانت الاحاديث حسانا فكيف
يقال انها لا تثبت ثم التسمية على الوضوء لعله اراد بها على اعضاء
والا ففي ابتدائه ثابت اجماعا فانه سنة مؤكدة
عند الجمهور وواجبة عند الامام احمد و
في رواية ابي داؤد لا صلوة لمن لا وضوء له
ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه وفي رواية
ابن ماجة اقتصر على الجملة الثانية ثم اعلم
انه لا يلزم من كون اذكار الوضوء غير ثابتة
عنه عليه السلام ان يكون مكروهة وبدعة
مذمومة بل انها مستحبة استحبها العلماء

اور کہا یہہ کلام صحیح ہے اور یہہ سلف کا اجماع ہے روایت کیا اوسکو شافعی
وغیرہ نے لیکن یہہ الفاظ کذب ہین - مین کہتا ہون معنی پہلے
لفظ کی بہی پہلے محققین کے نزدیک صحیح ہین لیکن کلام تو
ثبوت سند مین ہے - پہلی حدیث کی موید یہہ حدیث ہی جو احمد
اور ابوداؤد اور حاکم اور بیہقی نے معاذ سے ساتہہ سند صحیح
کے روایت کی ہے کہا اوس نے اوسپر اجماع صحابہ اور تابعین
اور جمیع اہل سنت کا ہی کہ کلام اللہ منزل ہی مخلوق نہین ہے
حالانکہ یہہ الفاظ آنحضرت سے ثابت نہین **فصل** جس حدیث مین وضو
کی اعضاؤنکی پانی خشک کرنیکا ذکر ہی وہ کوئی صحیح نہین ہے
اور اسیطرح وضو مین گردن کے مسح کی حدیث باطل ہی مین کہتا ہون
حدیث وائل کی ثابت ہی کہ آنحضرت نے گردن کی اوپر کیطرف مسح کیا
ہے یہہ ترمذی نے روایت کی ہی اور ہمارے عالمون نے اسکو مستحب قرار
دیا ہی - کہا حدیثین ذکر کے اعضاء وضو پر سب کے سب باطل ہین اور
قریب تر انسے حدیث بسم اللہ کی ہی اور کہا امام احمد نے وضو پر بسم اللہ
پڑہنے مین کوئی حدیث ثابت نہین لیکن حدیثین حسن ہین مین کہتا
ہون جب حدیثین حسن ہوئین تو اونکو کسطرح کہا جائیگا کہ وہ ثابت نہین
وضو پر بسم اللہ پڑہنے سے اسکا ارادہ شاید اعضاؤن پہ پڑہنیکا ہوگا ورنہ
ابتدا مین تو اجماعا ثابت ہی اسلیے کہ جمہور کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے
اور امام احمد کے نزدیک واجب ہی اور ابی داؤد مین ہی جسکا وضو
نہ ہو اسکی نماز نہین ہوتی - اور نہین وضو اس شخص کا
جو اس پر بسم اللہ نہ پڑہے - اور ابن ماجہ نے
دوسرے جملہ پر ہے اقتصار کیا ہے - جاننا
چاہیئے کہ عدم ثبوت ذکر سے اعضاء وضو پہ لازم
نہین آتا کہ وہ مکروہ یا بدعت سیئہ ہو - بلکہ یہہ
مستحب ہے بڑے بڑے عالمون ◆ ◆

مرفوعا سياتي على الناس زمان يحل فيه
العزوبة الحديث وهو بتمامه رواه الديلمي عن حذيفة
بن اليمان مرفوعا خير نساءكم بعد ستين و
مائة العواقر وخير اولادكم بعد اربع وخمسين
النبات ۔ ومنها ما في الترمذي عن ابي امامة
مرفوعا ان اغبط اوليائي عندي لمؤمن
خفيف الحاذ الحديث وقد اخرجه احمد والبيهقي
في الزهد والحاكم في مستدركه وقال هذا اسناد
للشاميين صحيح عندهم ولم يخرجاه انتهى
ورواه ابن ماجة ايضا في طريق اخر عن ابي
امامة ومن شواهده ما للخطيب وغيره من
حديث ابن مسعود رفعه اذا احب الله العبد
اقتناه لنفسه ولم يشغله بزوجة ولا ولد و
للديلمي عن انس رفعه يأتي على الناس
زمان لان يربي احدكم جرو كلب خير له
من ان يربي ولدا من صلبه قال ومن ذلك
احاديث البيهقي عن قطع السدر قال العقيلي
لا يصح في قطع السدر شئ وقال احمد ليس فيه
حديث صحيح قلت وقد رواه ابو داؤد بسند
صحيح والضياء عن عبد الله بن حبشي
من قطع سدرة صوب الله رأسه في النار
وفي رواية الديلمي عن علي مرفوعا سيد الشجر
السدرة قال ومن ذلك ما تقدمت الاشارة
الى بعضه من احاديث مدح العدس والارز
والباقلا والباذنجان والرمان والزبيب

آدمیون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا جسمین رانڈ رہنا حلال ہے الخ
بعض اونسی یہہ ہی جو دیلمی نے حذیفہ بن الیمان سے مرفوع روایت
کی ہے ایک سو ساٹھہ سال کے بعد بہتر تمہاری عورتین وہ ہین جو
نہ جنین اور بعد چون سال کے تمہارے لیئے بہتر اولاد بیٹیان ہین
بعض اونسے جو ترمذی مین ابی امامہ سے مرفوع ہی تحقیق پسندیدہ میرے نزدیک
میرے دوستون سے وہ مومن ہے جسکا عیال کم ہو الخ اور احمد اور بیہقی نے
زہد مین اور حاکم نے مستدرک مین بھی روایت کی ہے اور کہا ہے یہہ
اسناد شامیونکی ہے اونکے نزدیک صحیح ہے اور ان دونون نے
اسے روایت نہین کی انتہی اور ابن ماجہ نے بھی دوسرے طریق سے
ابی امامہ سے روایت کی ہے اور اسکا شاہد خطیب وغیرہ مین ابن مسعود
سے ہے جب اللہ تعالی کسی آدمی کو دوست رکھتا ہے تو اوسکو اپنے نفس کے لیئے
چن لیتا ہے اور اسکو اولاد اور بیوی مین مشغول نہین کرتا اور دیلمی
نے انس سے مرفوع روایت کی ہے لوگون پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ
اوسمین کتے کا بچہ پالنا بہتر ہے حقیقی اولاد پالنے سے کہا اور انہونے
اسی قسم سے یہہ حدیثین ہین جنمین بیرے کے قطع کرنے کی
ممانعت ہے کہا عقیلی نے بیرونکے کاٹنے مین کوئی حدیث صحیح نہین
ہوئی اور کہا احمد نے اسمین کوئی حدیث صحیح نہین ہے مین کہتا
ہون ابو داؤد نے سند صحیح سے اور ضیاء نے عبد اللہ بن
حبشی سے روایت کی ہے جو کوئی بیرونکو کاٹیگا اللہ تعالے
اسکو آگ مین سر کے بل الٹا کریگا۔ اور دیلمی مین
علی سے مرفوع روایت ہے سردار درختون سے
بیر ہے۔ کہا اوس نے اسی قسم کے ہین
وہ حدیثین جنکا اشارہ پیچھے گذر چکا ہے جن مین
ذکر مسور اور چاول اور باقلے اور انار اور انگور

✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

قلت وفي رواية الخطيب عن ابن مسعود من
اذى ذميا فانا خصمه ومن كنت خصمه فقد
خصمته يوم القيمة قال وحديث يوم صومكم
يوم نحركم قلت وقد سبق الكلام عليه وحديث
للسائل حق وان جاء على فرس قلت قد تقدم
الكلام عليه مستوفى قال ومن ذلك حديث
لولا كذب السائل ما افلح من رده قال العقيلي ليس
في هذا الباب شئ يثبت عن النبي عليه السلام
قلت سبق الكلام عليه ايضا ومن ذلك احاديث
التحذير من التبرم بحوائج الناس ليس في هذا
شئ صحيح قال العقيلي قد روي في هذا الباب
احاديث ليس فيها شئ يثبت وكذلك احاديث
السخي قريب من الله قريب من الناس قريب
من الجنة والبخيل عكسه قال الدارقطني لا يثبت
فيها حديث بوجه قلت رواه الترمذي
عن ابي هريرة والبيهقي عن جابر والطبراني
في الاوسط عن عائشة كما في الجامع الصغير
ومن ذلك احاديث اتخاذ السراري فانهن
مباركات الارحام قال العقيلي لا يصح في السراري
عن النبي عليه السلام شئ

(فصل)

ومن هذا احاديث مدح العزوبة كلها باطلة
قلت حديث خيركم في المائتين كل خفيف الحاذ
لا اهل له ولا ولد رواه ابو يعلى عن حذيفة مرفوعا
قال السخاوي وفي معناه احاديث كثيرة منها
ما رواه الحارث بن ابي امامة من حديث ابن مسعود

[illegible]

مین کہتا ہون خطیب نے ابن مسعود سے روایت کی ہے جسنے ذمی
کو ایذا دے مین اسکا دشمن ہون اور جسکا مین دشمن ہوا قیامت
کے دن اُس سے جھگڑونگا کہا اور حدیث تمہاری روزہ کا دن
نحر کا دن ہے مین کہتا ہون کلام اوسپر بھی گذر چکی ہے حدیث
سوالی کا حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آوے مین کہتا ہون کلام
اوسپر بھی گذر چکی ہے کہا اوس نے اسی قسم کے یہہ حدیث
ہے اگر سوالی جھوٹھ نہ بولے تو نہ خلاصی پائے جو اوسکو رد کرے
کہا عقیلی نے اس باب مین کوئی ایسی شئے نہین جو آنحضرت سے
ثابت ہو مین کہتا ہون اوسپر بھی کلام پیچھے گذر چکی ہے اسی قسم
سے حدیثین ہین جنمین یہہ ذکر ہے کہ حسین مین نہون اور رحم والون سے
خیر طلب کرنی چاہئے کہا عقیلی نے اس باب مین کوئی شئے آنحضرت سے
ثابت نہین اسی قسم کی یہہ حدیثین جنمین ذکر ہے بخل سے ڈرنے کا
ساتھہ حاجات لوگونکی کے۔ اسباب مین یہہ ہے کوئی حدیث صحیح
نہین ہی کہا عقیلی نے اس باب مین بہت حدیثین مروی ہین پر
صحیح کوئی نہین ہے ایسی ہی یہہ حدیثین ہین سخی قریب ہے آدمیونکا
قریب ہی جنت سے اور بخیل اوسکے برعکس ہے کہا دارقطنی نے اسمین کوئی حدیث
ثابت نہین ہی مین کہتا ہون اسکو ترمذی نے ابوہریرہ سے اور بیہقی نے جابر سے اور طبرانی نے اوسط
مین عائشہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہی اسی قسم کی ہین حدیثین لونڈیان رکھو
سلو کہ اونکی رحمون مین برکت ہی کہا عقیلی نے لونڈیونکا باب مین آنحضرت سے
کوئی حدیث ثابت نہین **فصل** اس قسم کی ہین وہ حدیثین جنمین [illegible]
کی مدح کا ذکر ہے سب باطل ہین مین کہتا ہون اسحدیث کو تم مین
بہتر دو سو مین وہ ہے جسکا عیال کم ہو ابو یعلی نے حذیفہ سے مرفوعا
بیان کیا ہے کہا سخاوی نے اوسکے معنے مین بہت حدیثین ہین
بعض اون سے یہہ ہے جو حارث بن ابی امامہ
نے ابن مسعود سے مرفوعا روایت کی ہے

ذلك احاديث فضائل الديك وقد تقدم

فصل ومن ذلك احاديث الترمذي

اربع من سنن المرسلين السواك والطيب و

الحناء فسمعت شيخنا الحجاج المزي يقول هذا

غلط من بعض الرواة وانما هو الختان بالنون

لكن كذلك رواه المحاملي عن شيخ الترمذي قال

والظاهر ان اللفظة وقعت في اخر السطر فسقط

منها النون فرواه بعضهم الحناء وبعضهم و انما

هو الختان قلت وهذا بعيد لان مدار الدلائل

على تحقق الرواية ومدار الرواية على الفاظ المشائخ

لا على كتابتها في الكتاب والله الملهم بالصواب

قال وصح حديث الخضاب بالحناء والكتم

قلت كما في الشمائل للترمذي وغيره وفي رواية

الطبراني والخطيب عن ابن عمر مرفوعا سيد

ريحان اهل الجنة الحناء قال ومن ذلك التختم

بالعقيق قال العقيلي لا يثبت في هذا شئ عن

النبي عليه السلام قلت تقدم حديث تختموا

بالعقيق والكلام عليه ومن ذلك حديث النهي

ان تقص الرؤيا على النساء قال العقيلي لا يحفظ

من وجه يثبت ومن ذلك احاديث انه لا يدخل

الجنة ولد زنى قال ابو الفرج ابن جوزي قد ورد

في ذلك احاديث ليس فيها شئ يصح وهي معارضة

بقوله (ولا تزر وازرة وزر اخرى) قلت ليست

معارضة لها ان صحت فانه لم يحرم الجنة بفعل

ابويه بل لان النطفة الخبيثة لا تخلق منها طيب

اسی قسم سے ہین مرغی کے فضیلت کی حدیثین اوراُنکا حال پیچھے گذر

چکا ہی **فصل** اسے قسم سے ہین یہ حدیثین جنمین مہندی اور اوسکی

فضیلت اور صفت کا ذکر ہی اسمین ایک سالہ ہی کوئی شئی اسمین صحیح

نہین ہی اور منجملہ ترمذی کے ہے حدیث اسباب مین چار چیزین پیغمبرونکی

سنتون سی ہین مسواک اور خوشبوئی اور مہندی مین نے شیخ سے سنا ہے

کہ وہ کہتا تہا حجاج مزے کہتا ہے یہ بعض راویونسے غلطی ہی یہ لفظ

ختان ہے جسکے معنی ختنہ کی ہین لیکن محاملی نے شیخ ترمذی سے اسی طرح

روایت کی ہی کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ آخر سطر مین ہوگا اسلیئے

نون گرگیا ہی بعضون نے حنا کہا ہی بعضونے ختان کہا مین کہتا ہون

یہہ بعید ہے مدار عقل کا روایت پر ہی اور مدار روایت کا الفاظ مشائخ پر نہ کہ

کے کتابت پر اللہ تعالے صواب پر الہام کرنیوالا ہی کہا حدیث خضاب کی مہندی

اور وسمی سی صحیح ہی مین کہتا ہون جیسا کہ شمائل ترمذی وغیرہ مین ہے

اور طبرانی اور خطیب مین ابن عمر سے مرفوع روایت ہی سردار خوشبوون

اہل جنت سی مہندی ہی اور اسی قسم سی ہی حدیث عقیق کے انگوٹہی بنوانے

کی کہا عقیلی نے اسمین آنحضرت سی کوئی شئی ثابت نہین مین کہتا ہون

اس حدیث پر کلام پیچھے گذر چکی ہی اسی قسم سے ہی یہ حدیث جسمین ذکر

ہے کہ عورتونکو خواب نہ بتلانا چاہئے۔ کہا عقیلی نے یہہ کسی

وجہ سے محفوظ نہین ہے اسی قسم کی یہ حدیث ولد الزنا

جنت مین داخل نہ ہوگا۔ کہا ابو الفرج ابن جوزی نے

ایسی بہت حدیثین آئے ہین ان مین صحیح کوئی نہین

اور یہ اس آیت کی معارض ہے ہے (کوئی ایک دوسرے کا

بوجہ نہ اوٹہائیگا) مین کہتا ہون اگر یہہ صحیح ہوجائے

تو کچھہ معارض نہین ہے اس لیئے کہ ماں باپ کے فعل

سے اسپر جنت حرام نہین ہوا بلکہ اسلیئے کہ نطفہ خبیثہ سے غالبًا

پاک شخص پیدا نہین ہوتے + + + +

الحناء وفضلها والثناء عليها وغيرها لا يصح منه شيء

والهندباء والكراث والبطيخ والجوز والجبن
والهريسة وفيها جزء كله كذب من اوله الى آخره
واقرب ما جاء فيها حديث افضل طعام الدنيا
والآخرة اللحم وقال العقيلي لا يصح في هذا المتن
عن النبي عليه السلام شيء قلت قد تقدم
سيد طعام الدنيا والكلام عليه مبسوطا
وقال ومن هذا احاديث النهي عن قطع
اللحم بالسكين فانه من صنع الاعاجم
قال الامام احمد ليس بصحيح وكان رسول
الله عليه السلام يحتز من لحم الشاة ويأكل
قلت وفي الترمذي انه عليه السلام قطع اللحم
بالسكين وبسطت الكلام عليه في شرح
شمائله قال ومن ذلك احاديث النهي عن
الاكل في السوق كلها باطلة قال العقيلي لا يثبت
في هذا الباب شيء عن النبي عليه السلام ومن
ذلك احاديث البطيخ وفضله وفيه جزء قال
الامام احمد لا يصح في فضل البطيخ شيء الا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يأكله قلت وفي
الجامع الصغير البطيخ قبل الطعام يغسل البطن
غسلا ويذهب بالداء اصلا رواه ابن عساكر
عن بعض عمات النبي عليه السلام وقال
شاذ لا يصح انتهى وهو يفيد انه غير موضوع
كما لا يخفى

فصل

ومن تلك احاديث فضائل الازهار كحديث فضل النرجس والورد
والمرزنجوش والبنفسج والبان كلها كذب ومن

اور ہندبا اور گندنا اور تربوز اور اخروٹ اور پنیر اور
ہریسہ کا ہے ان کے حال مین ایک کتاب ہے اول سے
آخر تک کذب ہے اور ان سے عمدہ حدیث یہ ہے دنیا اور آخرت
کی طعاموں سے افضل گوشت ہے کہا اوسنے اس مین آنحضرت سے کوئی
روایت صحیح نہین اور مین کہتا ہون اسکا حال اور اسپر کلام تفصیلا
پیچھے گذر چکی ہے اور کہا اسی قسم کی یہ حدیث ہے چہرے سے گوشت
کا کاٹنا منع ہے اس لیئے کہ یہ عجمیون کا کام ہے - کہا امام احمد
نے یہ صحیح نہین ہے اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بکریون کا گوشت کاٹتے تھے اور کہاتے تھے مین کہتا ہون
ترمذی مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے چہرے سے گوشت
کاٹا اور مین نے کلام اوسپر شرح شمایل ترمذی مین تفصیلا
کیے ہے کہا اسی قسم کی ہین حدیثین جنہین بازار مین کہانے
سے منع کیا ہے سب کے سب باطل ہین - کہا عقیلی نے اس باب
مین کوئی شئے آنحضرت سے ثابت نہین ہے اسی قسم کی حدیثین
تربوز کی جنہین اونکی فضیلت کا ذکر ہے اس مین ایک رسالہ
ہے کہا امام احمد نے تربوز کی فضیلت مین آنحضرت سے کوئی
شئے ثابت نہین مگر یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہاتے
تھے مین کہتا ہون جامع صغیر مین ہے کہ تربوز قبل
طعام کی معدہ کو دہو دیتا ہے اور بیماری کو بالکلیہ دور کرتا
ہے ابن عساکر نے آنحضرت کی بعض پہوپہیون سے روایت کی ہے
اور کہا شاذ ہے صحیح نہین انتہے اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ یہہ موضوع نہین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے —

فصل

اسے قسم سے شگوفون کے فضیلت کی حدیثین
جنہین نرگس اور گلاب اور مرزنجوش اور بنفشہ
اور البان کے فضیلت کا ذکر ہے سب کے سب کذب ہین —

بیان اطعمہ

وفی لفظ اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس رواه ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والحکیم فی نوادر الاصول والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن عدی والطبرانی والبیہقی والخطیب عن بہز بن حکیم عن ابیه عن جده کذا فی الجامع الصغیر وقد یستفاد هذا المعنی من قوله تعالی (لا یحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم) قال ومن ذلک احادیث النهی عن سب البراغیث قال العقیلی لا یصح فی البراغیث عن النبی علیه السلام شئ قلت هذا غریب منه فقد روی احمد والبزار والبخاری فی الادب والطبرانی فی الدعوات عن انس ان رسول الله علیه السلام سمع رجلا یسب برغوثا فقال لا تسبه فانه ایقظ نبیا للصلوة الفجر ومن ذلک احادیث اللعب بالشطرنج اباحة وتحریما کلها کذب علی رسول الله علیه السلام وانما یثبت فیه المنع عن الصحابة قلت تقدم حدیث من لعب بالشطرنج والکلام فیه ومن ذلک حدیث لا تقتل المرأة اذا ارتدت قال الدارقطنی لا یصح هذا الحدیث عن رسول الله علیه السلام قلت صح نهیه علیه السلام عن قتل النساء قال ومن ذلک حدیث من اهدی له هدیة وعنده جماعة فهم شرکاؤه قال العقیلی لا یصح فی هذا الباب شئ وقال

دوسری روایت مین ہے کیا تم فاجر کے ذکر سے ڈرتے ہو (کہ لوگ اسکو معلوم نہ کرین) رعایت کرتے ہو ذکر کرو فاجر کا تاکہ لوگ اس سے خوف کرین۔ اسکو ابن ابی الدنیا نے ذم الغیبۃ مین اور حکیم نے نوادر الاصول مین اور حاکم نے کنی مین اور شیرازی نے القاب مین اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم سے اوس نے باپ سے اوسنے دادا سے روایت کی ہے ایسا ہی جامع صغیر مین ہے اور اس آیت سے بھی یہ معنی مستفاد ہو سکتے ہین (نہین دوست رکھتا اللہ تعالے اونچی آواز کو ساتھ برائی کے مگر اسے جو مظلوم ہو) کہا انھین قسم کی ہین یہ حدیثین جنمین پسوؤن کو گالی دینے کے ممانعت کا ذکر ہے کہا عقیلی نے پسوؤن کے حق مین آنحضرت سے کوئی روایت ثابت نہین ہے مین کہتا ہون یہ عجیب بات ہے اسلیے کہ احمد اور بزار اور بخاری نے ادب مین اور طبرانی نے دعوات مین انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پسو کو گالی دیتے سنا فرمایا اسکو گالی نہ دے اسلیے کہ اوس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لیے اوٹھایا تھا۔ اسی قسم کی ہین حدیثین شطرنج کے مباح ہونے اور حرمت مین کے سب کذب ہین ہان صحابہ سے اوسکی ممنوعیت ثابت ہے اور یہ حدیث اور اوسپر کلام پیچھے گذر چکی ہے۔ جو شخص شطرنج سے کھیلے اسی قسم کی ہے جب عورت مرتد ہو جاوے اوسکو قتل نہ کرنا چاہیے۔ کہا دارقطنی نے یہ آنحضرت سے ثابت نہین ہے۔ مین کہتا ہون یہ حدیث صحیح ہے کہ عورتونکو قتل نہ کرنا چاہیے کہا اسی قسم کی ہے یہ حدیث جسکی طرف ہدیہ بھیجا جاوے۔ اور اوس کے پاس کچھ آدمی ہون تو وہ اوس کے شریک ہین کہا عقیلی نے اس باب مین کوئی شے ثابت نہین ہے کہا

فی الغالب ولا یدخل الجنة الا نفس طیبة
فان کان فی هذا الجنس طیبة دخلت الجنة و
کان الحدیث من العام المخصوص وقد ورد
فی ذمه انه شر الثلاثة وهو حدیث حسن و
معناه صحیح فهذا لاعتبار فان شر الابوین عارض
وهذا نطفة خبیثة فشره من اصله وشر الابوین
من فعلهما انتهی وتقدم الکلام علیه فی لفظ
ولد الزنی لا یدخل الجنة واما حدیث ولد الزنی
شر الثلاثة فرواه احمد وابوداؤد بسند صحیح
والحاکم فی مستدرکه والبیهقی عن ابی هریرة
وزاد الطبرانی والبیهقی عن ابن عباس رضی
الله عنهما اذا عمل بعمل ابویه وفی النهایة
قیل هذا جاء فی رجل بعینه کان موسوما
بالشر وقیل هو عام وانما صار ولد الزنی شرا
من والدیه لانه شرهم اصلا ونسبا وولادة
لانه خلق من ماء الزانی والزانیة فهو ماء خبیث
وقیل لان الحد یقام علیهما فیکون تمحیصا
لهما وهذا لا یدری ما یفعل به فی ذنوبه

فصل ومن ذلک حدیث لیس لفاسق
غیبة قال الدارقطنی والخطیب قد ورد من
طرق وهو باطل قلت رواه الطبرانی بسند
ضعیف عن معاویة بن حیدة بهذا
اللفظ ویؤیده حدیث اترعون عن ذکر
الفاجر اذکروه بما فیه یحذره الناس
رواه الخطیب فی روایة مالک عن ابی هریرة

اور جنت مین نہ داخل ہوگا مگر نفس پاک اس جنس میں اگر کوئی
نفس پاک ہوا تو جنت مین داخل ہوگا پھر یہ عام مخصوص البعض
ہوجائیگی اور اوسکی مذمت مین یہ حدیث وارد ہوئی ہے کہ تینوں مین
سے شریر ہی یہ حدیث حسن ہی اور معنی اسکی صحیح ہین پس اس تقدیر
پر تعجب نہین ہے اسلیے کہ شر ماں باپ کا عارضی ہے اور یہ
نطفہ خبیثہ ہے اسکا شر اصلی ہے اور ماں باپ کے فعل کا یہ شر ہی
انتہی اور اسکا حال پیچھے گذر چکا ہے لیکن یہ حدیث ولد الزنا تینوں سے
شریر ہے اسکو احمد اور ابو داؤد نے سند صحیح سے اور حاکم نے مستدرک
مین اور بیہقی نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے اور طبرانی نے اور بیہقی
نے ابن عباس سے یہ زیادتی کی ہے جب اپنی ماں باپ کا عمل کرے
اور نہایہ مین ہے بعضوں نے کہا ہی یہ خاص ایک مرد کے حق مین
ہے جسکا نام شر تھا اور بعضوں نے کہا ہے عام ہے اور ماں باپ
سے اسلیے زیادہ برا ہوا کہ برا ہے اوسکی اصلی اور نسبی اور ولادتی ہے
کیونکہ زانی اور زانیہ کے پانی سے پیدا ہوا ہے اور
وہ پانی خبیث ہی اور بعضوں نے کہا یہ اس لیے کہ حد
ان دونوں پر قائم کی جاتی ہے پس انکی یہ آزمایش
ہوا اور یہہ معلوم نہین کہ بسبب گناہ کے اسکے ساتھ
کیا ہوگا

فصل اسی قسم کی ہے یہ حدیث
فاسق کے غیبت نہین ہے کہا دارقطنی اور خطیب نے کئی
طرق سے آئی ہے اور باطل ہے مین کہتا ہون یہ
طبرانی نے ساتھ سند ضعیف کی معاویہ بن حیدہ سے
ان الفاظ سے روایت کی ہے اور یہ حدیث اوس کے
موید ہے کیا تم فاسق کے ذکر سے رعایت کرتے ہو اسکا
ذکر کرو تاکہ لوگ اوسکو معلوم کرلین یہ خطیب نے مالک سے
اوس نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے

رواه ابوداود والترمذی قال الترمذی حدیث حسن واخرجہ النسائی عن ابن المبارك بسندها فما نقل عن ابن المبارك غیر ضائر بعد ما ثبت بالطریق التی ذکرناها ومناظرة الاوزاعی مع الامام ابی حنیفة رحمه الله مشهودة وروی الطحاوی ثم البیهقی بسند صحیح عن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب رفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود وروی الطحاوی ان علیا رفع یدیه فی اول التکبیر ثم لم یعد قال وحدیث یزید بن ابی زیاد عن ابی لیلی عن البراء ان رسول الله علیه السلام کان اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه الی قریب اذنیه ثم لا یعود قال الشافعی ذهب بعض الناس الی تغلیط یزید وقال الامام احمد هذا حدیث واه قلت اذا ثبت من طرق اخری لا یضر ضعف هذا بل یصلح للتقوی به قال وحدیث وکیع عن ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس وعن نافع عن ابن عمر قالا قال رسول الله علیه السلام یرفع الایدی عند سبع مواطن عند افتتاح الصلوٰة واستقبال القبلة والصفا والمروة والموقفین والجمرتین لا یصح رفعه والصحیح رفعه عن ابن عمر وابن عباس قلت وعلی تقدیر عدم صحة رفعه یکفینا صحة وقفه لا سیما وهو فی حکم المرفوع

ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے۔ اور کہا ترمذی نے یہہ حسن ہے۔ اور نسائی نے ابن مبارک سے دونو سندون سے روایت کی ہے۔ پہر جو ابن مبارک سے منقول ہے وہ ضرر نہین دیتا جب دوسرے طریق سے ثابت ہو چکی جو ہمنی ذکر کیا ہے اور مناظرہ اوزاعی کا امام ابو حنیفہ کے ساتہہ مشہور ہے۔ اور طحاوی نے بعد از ان بیہقی نے سند صحیح سے اسود سے روایت کی ہے کہا اوس نے مین نے عمر بن خطاب کو دیکہا کہ اونہون نے رفع یدین پہلی تکبیر کے وقت کیا پہر نہ کیا۔ اور طحاوی نے روایت کی ہے کہ علی نے پہلی تکبیر مین رفع الیدین کیا پہر نہ کیا۔ کہا اوس نے حدیث ابن ابی زیاد کے ابی لیلے سے اوس نے براء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے رفع یدین کانون تک کرتے پہر نکرتے کہا شافعی نے بعض آدمیون نے یزید کو تغلیط کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا امام احمد نے یہہ حدیث واہی ہے۔ مین کہتا ہون جب یہہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہو چکی تو اسکا ضعف کچہہ ضرر نہین دیتا بلکہ قوت کی صلاحیت رکہتا ہے کہا اوس نے حدیث وکیع کی۔ ابن ابی لیلے سے اونے حکم سے اونے مقسم سے اونے ابن عباس سے اور نافع سے اونے ابن عمر سے کہا دونو نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سات جگہہ مین ہاتھ اوٹہائے جائین پہلی تکبیر کے وقت اور قبلہ اور صفا اور مروہ کے استقبال کے وقت اور دونو موقفون اور جمرون کے وقت اسکا رفع کرنا صحیح نہین۔ بلکہ ابن عمر اور ابن عباس سے یہہ روایت مرفوعًا ثابت ہی مین کہتا ہون اگر اسکا مرفوع ہونا ثابت نہو تو ہمارے لیے موقوف ہی کافی ہے کیونکہ یہ حکم مرفوع

البخاري في صحيحه باب اهدى له هدية وعنده
جلساؤه فهو احق قال ويذكر عن ابن عباس ان
جلساءه شركاؤه ولم يصح قلت وقد تقدم الكلام
عليه في حرف الميم ومن ذلك حديث ان عبد الرحمن
بن عوف يدخل الجنة حبوا قال شيخنا الامام
عن رسول الله عليه السلام قلت اراد شيخه
ابن تيمية ومن ذلك احاديث الابدال والاقطاب
والاغواث والنقباء والنجباء والاوتاد كلها باطلة
عن رسول الله عليه السلام واقرب ما فيها حديث
لا تسبوا اهل الشام فان فيهم البدلاء كلما مات
رجل منهم ابدل الله مكانه رجلا اخر ذكره احمد
ولا يصح ايضا فانه منقطع قلت قد وردت
الاحاديث والاثار مرفوعا وموقوفا على الصحابة
الابرار والتابعين الاخيار جمعها الحافظ السيوطي
في رسالة مستقلة سماها الخبر الدال على وجود
القطب والاوتاد والنجباء والابدال

(فصل)

ومن ذلك احاديث المنع من رفع اليدين في
الصلوة عند الركوع والرفع منه كلها باطلة لا يصح
منها شئ كحديث ابن مسعود الا اصلي بكم صلوة
رسول الله عليه السلام قال فصلى فلم يرفع يديه
الا في اول مرة قال ابن المبارك قد ثبت حديث
سالم عن ابيه يعني في الرفع ولم يثبت ابن مسعود
كحديثه الاخر صليت مع رسول الله عليه السلام
وابي بكر وعمر فلم يرفعوا الا عند افتتاح الصلوة
وهو منقطع لا يصح قلت حديث ابن مسعود

بخاری نے صحیح میں باب جسکی طرف کچھ ہدیہ کیا جاوے
اور اوسکے پاس اوسکے ہمنشین ہوں تو وہی اوسکا لائق ہے کہا اور
ابن عباس سے مروی ہے کہ جلیس اوسکے ہدیہ میں شریک ہیں
اور یہ صحیح نہیں میں کہتا ہوں کلام اوپر حرف میم میں گذر چکے
ہے اسی قسم کے ہے یہ حدیث عبد الرحمان بن عوف جنت میں
گھٹنوں پر داخل ہوگا کہا ہماری شیخ نے یہ آنحضرت سے ثابت نہیں
میں کہتا ہوں مراد شیخ سے ابن تیمیہ ہے اسی قسم سے حدیثیں ابدال اور اقطاب
اور غوث اور نقیب اور نجیب اور اوتاد کی کے سب باطل ہیں اور
اقرب سب سے یہ حدیث ہے اہل شام کو گالی نہ دو اسلیے کہ انمیں ابدال
ہوتے ہیں جب کوئی اونمیں سے مرتا ہے اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرے کو کھڑا
کرتا ہے اسکو امام احمد نے ذکر کیا ہے اور صحیح نہیں اسلیے کہ منقطع ہے
میں کہتا ہوں بہت حدیثیں اور آثار مرفوع اور موقوف صحابوں اور
تابعین کے وارد ہوئی ہیں حافظ سیوطی نے ایک رسالہ
مستقل میں جسکا نام الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء
والابدال ہے سب کو جمع کیا ہے

فصل

اسی قسم کے ہیں جتنے نماز میں رکوع اور سجود کے وقت رفع
یدین کرنا منع ثابت ہوتا ہے سب کے سب باطل ہیں انسے
کوئی ثابت نہیں ہے مثل حدیث ابن مسعود کے کیا نہ
تمکو میں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ دکھلاؤں کہا راوی نے
اوس نے نماز پڑہی تو رفع یدین نہ کیا مگر پہلے دفعہ کہا ابن
مبارک نے حدیث سالم کے اپنے باپ سے رفع یدین کے حق میں
ثابت ہوا اور ابن مسعود کی حدیث ثابت نہیں مثل اوسکی دوسری حدیث
کی میں نے آنحضرت اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑہی
اونہوں نے رفع یدین نہیں کیا مگر شروع کے وقت یہ منقطع ہے صحیح نہیں
میں کہتا ہوں حدیث ابن مسعود کو

فلاصلوة له قبح الله واضعه قلت ولو صح
يحمل على انه لاصلوة كاملة له

فصل

ومن ذلك حديث ان الناس يوم القيمة
يدعون بامهاتهم لا باباتهم هو باطل قلت
قال محمد بن كعب بامامهم قيل بامهاتهم قيل
وفيه ثلاثة اوجه من الحكم احدها لاجل
عيسى عليه السلام الثاني لشرف الحسن والحسين
الثالث لئلا يفتضح اولاد الزني ذكره البغوي
في تفسيره معالم التنزيل قال والاحاديث
الصحيحة بخلافه قال البخاري في صحيحه باب
يدعى الناس يوم القيمة بابائهم ثم ذكر حديث
ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته
يقال هذه غدرة فلان بن فلان وفي الباب
احاديث غير ذلك قلت ويمكن الجمع باختلاف
المواقف والله سبحانه اعلم

فصل

ومن ذلك حضر رسول الله صلى الله عليه و
سلم سماعا ورقص حتى شق قميصه فلعن
الله واضعه ما اجراه على الكذب في حديث
لو احسن احدكم ظنه بحجر لنفعه هو من
وضع المشركين عباد الاوثان انتهى وقد
تقدم وحديث اتخذوا مع الفقراء
ايادي فان لهم دولة يوم القيمة موضوع
قلت ليس كذلك كما تقدم وحديث من عشق
فعف وكتم ومات فهو شهيد موضوع
قلت ليس كذلك كما سبق وحديث من كل

اوسکی نماز نہین ہوتی۔ اللہ تعالے اوسکی بنانیوالے کو خوار
کرے اگر صحیح ہو جائے تو اوسپر محمول ہوگی کہ نماز کامل نہین ہوتی

فصل اسی قسم سے ہی یہہ حدیث کہ آدمی قیامت کے دن
اپنی ماؤن کے نام سے پکاری جاوینگی نہ باپون کے نام سے۔ باطل ہے
مین کہتا ہون کہا محمد بن کعب نے ماؤن کے نام سے پہلے اماموں
کے نام سے پکاری جاوینگی بعضون نے کہا ہے اوسمین تین وجہ سے
حکم ہو سکتا ہے ایک یہہ کہ بسبب عیسی علیہ السلام کے دوسرا شرافت امام
حسن وحسین کے تیسرا اسلیئے کہ زانیون کی اولاد خوار نہو یہہ بغوی
نے تفسیر معالم التنزیل مین ذکر کیا ہے کہا اوسنے احادیث صحیحہ
اوسکی خلاف پر ہین۔ بخاری نے صحیح مین لکھا ہے باب قیامت
کے دن آدمی اپنے اپنے باپون کے نام سے پکاری جاوینگے پہر
اوسنے یہہ حدیث ذکر کی ہے ہر فریبی کے لیئے قیامت کے دن
جہنڈا موافق اوسکی فریب کے کہڑا کیا جائیگا کہا جائیگا یہہ
فلان بن فلان کا فریب ہے اور باب مین اوسکی سوا اور حدیثین بہت ہین
مین کہتا ہون سب کے تطبیق اسطرح ہوسکتی ہے کہ اختلاف موقفون
پر کیا جاوے واللہ سبحانہ اعلم

فصل اسی قسم سے ہی سوال حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم راگ پر حاضر ہوئے۔ اور کودے یہانتک کہ آپکا کرتا پہٹ گیا اللہ تعالے
اوسکی بنانیوالے پر لعنت کرے کیسا اوسنے جہوٹ پر دلیری کی ہے
حدیث اگر کوئی پتہر سے بہتر کیسا تہ اپنا یقین درست کرے تو
اسکو وہ نفع دیگی یہہ مشرکون کی بناوٹ ہی جو بتون کی عبادت
کرتے ہین انتہی اسکا حال پیچہے گذر چکا ہی حدیث فقیرون سے دوستی کرو
کہ قیامت کے دن انکا غلبہ ہوگا موضوع ہی مین کہتا ہون اسطرح نہین
جیسا پیچہے گذر چکا ہی حدیث جو شخص عاشق ہوا اور (برائی
سے) بچا اور (اوسنی عشق کو) چہپایا اور مر گیا تو وہ شہید ہوا موضوع
مین کہتا ہون اسطرح نہین ہے جیسا کہ پیچہے گذر چکا ہی حدیث جو شخص

اذ لا يقال مثل هذا من قبل الرأى كيف وقد
روى عليه السلام لا يرفع الايدى الا فى سبع مواطن
حين يفتح الصلوة وحين يدخل المسجد الحرام
فينظر الى البيت وحين يقوم على الصفا والمروة
وحين يقف مع الناس عشية عرفة وبجمع و
المقامين حين يرمى الجمرة وذكره البخارى معلقا
فى كتابه المفرد فى رفع اليدين فقال وقال وكيع
عن ابن ابى ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن
عباس عنه عليه السلام لا يرفع الايدى الا فى
سبع مواطن فى افتتاح الصلوة واستقبال
الكعبة وعلى الصفا والمروة وبعرفات وبجمع وفى
المقامين عند الجمرتين قال وحديث اورده
البيهقى فى الخلافيات من رواية عبد الله بن عون
الجزار حدثنا مالك عن الزهرى عن سالم عن ابيه
ان النبى عليه السلام كان يرفع يديه ثم لا يعود
قلت وقد صح عنه خلاف ذلك فيحمل على
نسخ الاول فتامل فقول ابن القيم من شم روائح
الحديث على بعد شهد بالله انه موضوع
مدفوع قال وحديث ابن الزبير كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يرفع يديه فى اول الصلوة
ثم لم يرفعهما هو موضوع قلت هذا مدفوع
بانه يوافق ما ثبت عن ابن مسعود وغيره
فالحكم المطلق بوضعه من غير علة فى سنده
غير مشروع قال وحديث وضعه محمد بن عكاشة
الكرمانى عن انس موقوفا من رفع يديه فى الركوع

(حاشیہ: م الطبرانى بسنده عن ابى ليلى عن الحكم عن المقسم عن ابن عباس عنه)

اسلئے کہ اسطرح فکر سے نہین کہا جاتا کسطرح ہو حالانکہ طبرانی نے ابن
ابی لیلی سے اونے حکم سے اونے مقسم سے اونے ابن عباس سے
اونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے رفع یدین نکیا جائے
مگر سات مکانو نمین جب نماز شروع کیجائے اور جب مسجد حرام مین داخل ہو
اور بیت اللہ کو دیکھے اور جب صفا مروہ پر کھڑا ہو اور جب عرفہ کی رات
آدمیون کے ساتھ کھڑا ہو اور جمع کرے اور دو مقامو نمین جب جمرہ کو ری کرے
اسکو بخاری نے تعلیقاً کتاب المفرد رفع الیدین مین ذکر کیا ہے
کہا اونے کہا وکیع نے ابن ابی لیلی سے اونے حکم سے اونے مقسم سے
اونے ابن عباس سے اونے آنحضرت سے کہ نہ رفع الیدین کرے کوئی
مگر سات مکانون مین شروع نماز مین اور استقبال قبلہ
مین اور صفا مروہ پر اور عرفات مین اور جمع مین اور دونو مقامون
مین دونو جمرون کے پاس کہا اوس نے اس حدیث کو بیہقی خلافیات
مین عبد اللہ بن الجزار سے کہا اوس نے حدیث کی ہمسے مالک نے
زہری سے اونے سالم سے اوس نے اپنے باپ سے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے پہر دوسری مرتبہ نکرتے
مین کہتا ہون آنحضرت سے خلاف اسکا صحیح ہو چکا ہے اب پہلے کو
نسخ پر محمول کیا جائیگا۔ پس قول ابن قیم کا (کہ جو دور سے
حدیث کی بو سونگتا ہے کہیگا کہ یہہ موضوع ہے) مدفوع ہے کہا
اونے اور حدیث ابن زبیر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول
نماز مین رفع یدین کرتے پہر نہ کرتے موضوع ہے مین کہتا ہون
یہہ قول درست نہین اسلئے کہ ابن مسعود وغیرہ کی حدیث سے (جو
ثابت ہو چکی ہے) موافق ہے۔ پہر سوائے کسی علت کے
اوس پر مطلقاً وضع کا حکم کرنا مشروع نہین۔ کہا
اوس نے اس حدیث کو محمد بن عکاشہ کرمانی
نے بنایا ہے جو انس سے وقوف مروی ہے جو شخص رکوع مین رفع یدین کرے

مع مغفود له غفرله موضوع قلت وهوكذلك
كما تقدم قال وغاية ما روى فيه انه منام رآه
بعض الناس قلت رؤيا المنام لا عبرة بها في
اثبات الحديث عنه عليه السلام **وحديث**
من قص اظفاره مخالفا لم ير في عينيه رمدا
من اقبح الموضوعات قلت قد تقدم **وحديث**
اذا دعت احدكم امه وهو في الصلوة فليجب و
اذا دعاه ابوه فلا يجب يرويه عبد العزيز
بن ابان القريشي الاموي قال البخاري تركوه
وقال ابن معين وغيره كذاب روى احاديث
موضوعة وحديث جابر في التشهد وفي اوله
بسم الله التحيات لله يرويه حميد بن الربيع
عن ابي عاصم عن ابن جريج عن ابي الزبير عنه
قال ابن معين حميد هذا كذاب وقال
النسائي ليس بشئ قلت هذا يقتضي ضعفه
لا وضعه كيف وقد رواه الطبراني في الكبير
والاوسط عن ابن الزبير مرفوعا بسم الله
وبالله خير الاسماء التحيات لله الحديث
ذكره العلامة الجزري في الحصن مع التزامه
ان يكون جميع ما فيه صحيحا

ایسے بخشے ہوئے کیساتھہ کہانا کہائے وہ بھی بخشا جاتا ہے مین
کہتاہون یہ اسیطرح ہے جیساکہ پیچھے گذراہے کہا اوسنی غایت
یہہ ہے کہ یہہ خواب ہو جو بعض آدمیون نے دیکھی ہو مین کہتاہون
خواب سے حدیث ثابت نہین ہوسکتے **حدیث** جو شخص اپنے
ناخن مخالف وتاری اپنے انکھومین بیماری نہ دیکھیگا۔
یہہ موضوع ہے مین کہتاہون پیچھے گذرچکی ہے **حدیث** جب کسیکو
تمسے اوسکی مان نماز پڑھتے وقت بلائے توچاہیئے کہ جواب دے اور
جب باپ بلائے تو نہ بولے۔ یہہ روایت عبد العزیز بن ابان قریشی
نے کی ہے کہا بخاری نے لوگون نے اسکو ترک کردیا ہے کہا ابن
معین وغیرہ نے کذاب ہے اوسنے بہت حدیثین موضوعہ روایت
کی ہین **حدیث** تشہد جابر کے جسکے اول مین بسم اللہ التحیات
للہ ہے۔ حمید بن الربیع نے ابی عاصم سے اوس نے ابن
جریج سے اوس نے ابی الزبیر سے اوس نے جابر سے روایت
کی ہے کہا ابن معین نے یہہ حمید کذاب ہے اور کہا نسائی نے
یہہ کچھہ شئے نہین۔ مین کہتاہون اس سے اسکا ضعف نکلتا
ہے نہ واضع ہونا۔ یہہ کسطرح ہو حالانکہ طبرانی نے کبیر اور وسط
مین ابن الزبیر سے مرفوعہ روایت کی ہے شروع کرتاہون
ساتھہ نام اللہ کے اور ساتھہ نام اللہ کے جو سب نامونسے بہتر ہے
سب عبادتین واسطے اللہ تعالی کے لیئے ہین الخ اسکو علامہ جزری نے حصن حصین
ذکر کیا ہے باوجودیکہ اوسنے التزام کیا ہے کہ اوسمین تمام حدیثین صحیح ہون

تمت

واضح ہو کہ اس کتاب کا ترجمہ مولوی فضل حق مشہور فضل احمد صاحب الفرنجی ساکن موضع دلا ور ضلع گوجرانوالہ نے کیا ہے اور بسبب
نہ ہونے فرصت کی میں نے اسکا ترجمہ نہین دیکھا چونکہ یہ مولوی صاحب یقینا خاص پنجاب کے رہنے والے ہین اور اکثر ہندوستانی الفاظ سے واقف نہو نگے
اسلیئے میرا یہ خیال ہے کہ اسکے ترجمہ میں [illegible] مطابق زبان ہندوستان کے نہو البتہ مطلب اسکا فوت نہین ہونیکا۔ راقم محی الدین مہتمم مطبع